القرآن الحکیم

مع دو ترجمہ مستند

از مترجمین

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی و حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی

اور

تفسیر سراج البیان

از

علامہ محمد حنیف صاحب ندوی

ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار ۔ لاہور (۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝

۲۱۔ اور جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھتے انہوں نے اپنے میں تکبر کیا اور بڑی سرکشی کی۔

۲۲۔ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ۝

۲۲۔ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے۔ اس دن مجرموں کو خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے کہ کوئی آڑ ہو جائے۔

۲۳۔ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ۝

۲۳۔ اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے۔ پھر ہم ان کو اڑتی ہوئی خاک کر ڈالیں گے۔

۲۴۔ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۝

۲۴۔ اس دن بہشتی لوگ ٹھکانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں گے اور دوپہر کے آرام کی جگہ کے لحاظ سے بھی عمدہ مقام میں ہوں گے

۲۵۔ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا ۝

۲۵۔ اور جس دن آسمان بدلی سے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے لگاتار

۲۶۔ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ

۲۶۔ حقیقی بادشاہت اس دن رحمٰن کی ہوگی اور وہ

مکے والوں کے عجیب اعتراضات

۲۱۔ مشرکین مکہ کا نبوت و بعثت کے متعلق اعتراضات کا سلسلہ ہے دراصل وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ حضور کی فضیلت اور بزرگی کو تسلیم کریں۔ یہ بات ان کے لئے بہت گراں تھی۔ کہ وہ اپنی قوت و غرور طبعی کو بالائے طاق رکھ کر تسلیم کریں۔ کہ حضور ان میں سب سے زیادہ بہتر اور اعلےٰ انسان ہیں اس لئے طرح طرح کے اعتراضات تراشتے رہتے تھے کبھی کہتے آپ چونکہ انسان ہیں اس لئے منصب نبوت و رسالت کا حق نہیں کبھی کہتے کہ .... آپ کے پاس آسمان سے قرآن نازل نہیں ہوتے۔ کبھی کہتے آپ عند اللہ معزز و مقرب نہیں ورنہ کبھی کہتے کہ ہم فرشتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں کبھی اس سے بھی بڑھ کر کہتے کہ ہم کو خدا ہی لا دکھائیے۔ ان لغویات کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ بزعم خود اپنے کو بڑا اور عقل مند سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے نہایت سرکش ہو رہے ہیں۔ بھلا ان کو فرشتے دیکھنے کا کیا استحقاق ہے۔ اور کیا فرشتے دیکھنے کے بعد اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ کیا پھر یہ لوگ نہیں کر سکتے کہ یہ محض

جادو [illegible] بجز اللہ تعالیٰ اور ان کو [illegible] دیکھنے کا مطالبہ تو بہت بڑا تکبر اور سخت غرور کی بات ہے کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ خدا بھی کوئی ان کی طرح [illegible] درست ہے۔ اور جب یہ جا رہیں گے وہ تو موجود ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً فرشتوں کو دیکھیں گے اور ان کی یہ طلب بھی پوری ہوگی مگر اس وقت ان کو دیکھنا ان کے لئے خوش آئند نہ ہوگا۔ فرشتے اس وقت ان کے [illegible] کیا جائے گا اور اللہ کے حضور میں پیش کیا جائے گا اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ کاش یہ فرشتے روک لئے [illegible] اس وقت ان کے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں گے [illegible] کہ وہ بالکل [illegible] پھیلے ہوئے ذرات کی طرح فضا میں [illegible] البتہ پاکباز اور نیک انسان جو اللہ سے ڈرتے ہیں [illegible] اور پرہیزگاری کے جذبات [illegible] اہل جنت ہیں ان کے لئے عقبیٰ کی نعمتیں مقدر ہیں [illegible] ٹھکانا ہوگا۔ [illegible] ہوں گے۔

۲۵۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ سے مراد ہے کہ جب قیامت [illegible] آسمان پھٹ جائے گا [illegible] اور فرشتے [illegible]

حل لغات:۔ لَا يَرْجُونَ ۔ امید نہیں رکھتے [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ○

۲۷- وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○
۲۸- يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○
۲۹- لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○
۳۰- وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○
۳۱- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○
۳۲- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ
الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ

دن کافروں پر دشوار ہوگا ○
۲۷- اور جس دن ظالم شخص اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا ○
کہے گا کاش میں رسول کے ساتھ راہ پکڑتا ○
۲۸- کمبختی میری کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا
۲۹- اس نے مجھے نصیحت بہکا کے کہ وہ مجھ تک آچکی تھی گمراہ کیا
اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے ○
۳۰- اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب میری قوم (قریش) نے
اس قرآن کو متروک (چھوڑا ہوا) ٹھہرایا ○ ف
۳۱- اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنائے
اور تیرا رب رہنما اور مددگار کافی ہے ○
۳۲- اور کافروں نے کہا اس پر قرآن اکٹھا ایکبار کیوں نہ
اتارا گیا۔ ہم نے اسی طرح اتارا تاکہ ہم تیرا دل اس سے ثابت

(بقیہ حاشیہ ۸۶۵)

زمین پر نازل ہوں گے۔ تاکہ اپنے فرائض سرانجام دیں۔ اس دن بادشاہت اور اختیارات صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوں گے۔ اور دنیا کی کوئی قوت زمین و آسمان کو تباہی سے نہ بچا سکے گی۔ یہ دن ان لوگوں کے لئے سخت ہوشربا ہوگا جو کہ اس دن پر یقین نہیں رکھتے تھے اور قیامت کا نام لیکر مضحکہ اڑاتے تھے۔

ف کہ اس آیت سے مقصود اس کیفیت کو ظاہر کرنا ہے جب حشر میں کفار کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اعمال کا انجام کیا ہونیوالا ہے اسوقت یہ لوگ اپنے دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹیں گے اور نہایت ہی حسرت کے انداز میں کہیں گے۔ اے کاش ہم نے رسول کی پیروی کی ہوتی۔ اور ہم فلاں فلاں گمراہ اور بدکردار لوگوں کو دوستی کے لئے منتخب نہ کرتے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دینا

ف یعنی ایک طرف تو مشرکین و منکرین افسوس کا اظہار کریں گے دوسری جانب اللہ کا رسول کھڑا ہوگا! اور کہے گا! اے اللہ میں نے ہر چند ان لوگوں کو قرآن کی جانب بلایا۔ اور صراط مستقیم کی دعوت دی مگر ان لوگوں نے ہمیشہ روگردانی کی اور قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا۔ اس لئے آج ان سے بھی ویسا ہی سلوک ہو کہ یہ تیری عنایتوں اور مہربانیوں کے امیدوار نہیں اور تیری طرف سے بالکل بے التفاتی کا شکار رہیں جس طرح انہوں نے تیری کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

اس طرح اب ان کی معروضات قابل اعتبار نہیں سمجھی جائیں گی۔

آیت مفہوم کے اعتبار سے عام ہے یعنی وہ مسلمان بھی داخل ہیں جنہوں نے عملاً قرآن کو ترک کر رکھا ہے اور ان کی زندگی یکسر غیر قرآنی زندگی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھ کر فراموش کر دیگا اور پھر اس کو کبھی نہ دیکھے گا قرآن قیامت کے روز خدا سے کہے گا کہ اے خدا تیرے اس بندے نے مجھے بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ اس لئے میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیے یعنی بعض سلف سے پوچھا گیا کہ اس نے قرآن پڑھا اور پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی یا دنیا کی مجلسوں میں پھنسا رہا! اور سب کچھ بھلا بیٹھا۔

حل لغات :- عَسِيْرًا مشکل دشوار گزار۔ خَلِيْلًا غیر متین شخص۔
خَذُوْلًا خذل سے ہے۔ بمعنی مدد دینا نہ کرنا۔ مَهْجُوْرًا بے ترک چھوڑا ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝
٣٣- وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ
اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝
٣٤- اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝
٣٥- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ
اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝
٣٦- فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝
٣٧- وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ
اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ
اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

رکھیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے ۝ ف۱
٣٣- اور جو مثال وہ تیرے پاس لاتے ہیں ہم اس کا
درست جواب اور اچھا بیان تجھے دیتے رہتے ہیں ۝
٣٤- جو لوگ اوندھے منہ ف۲ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں
گے انہیں کا برا درجہ اور وہی بہت گمراہ ہیں ۝
٣٥- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور انکے بھائی ہارون کو
انکے ساتھ وزیر (کام بٹانے والا) بنایا ۝
٣٦- پھر کہا کہ تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جنہوں نے
ہماری آیتوں کو جھٹلایا پھر ہم نے ان کو ہلاک کیا ۝
٣٧- اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ۝
ہم نے انہیں غرق کیا اور انہیں لوگوں کیلئے ایک نشانی ٹھہرایا
اور ہم نے ظالموں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۝

قرآن آہستہ آہستہ کیوں نازل ہوا

ف۱ مخالفین کو ایک اعتراض یہ تھا کہ قرآن، تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں نازل ہوتا ہے یکدم اکٹھا کیوں نہیں اتارا گیا؟ اللہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مقصود یہ تھا کہ آپ کے قلب کو ڈھارس رہے، اور تھوڑا تھوڑا نازل ہونے سے وہ جمعیت خاطر کیساتھ اس کو محفوظ رکھ سکیں۔ نیز بہ دفعات نازل کرنے کے یہ فوائد بھی ہیں۔

۱- اس سے کہ مقابلہ کرنے والوں کو آسانی ہے اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم اتنی بڑی ضخیم کتاب کا جواب کیونکر لکھ سکتے ہیں۔

۲- یہ بھی فائدہ ہے کہ آہستہ آہستہ نازل ہونے سے مسلمانوں کے دل میں شوق و اضطراب کے جذبات پیدا ہوں۔ اور وہ جاننے کیلئے بے تابانہ منتظر رہیں، کہ دیکھئے نزول کو اللہ تعالیٰ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۳- ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس طرح قوت عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔

۴- نشر و اشاعت میں بھی آسانی تھی۔ کہ جتنا جتنا قرآن نازل ہوتا گیا دوسروں تک سرعت کیساتھ پہنچ گیا۔ اور محفوظ ہو گیا۔

ف۲ یعنی بطور سزا کے انہیں منہ کے بل دوزخ کی طرف بھگایا جائے گا۔ حدیث میں ہے۔ ان الذی امشاھم علی ارجلھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم کہ جس خدا نے دنیا میں ان لوگوں کو پاؤں کے بل چلنے کی استعداد عطا کی ہے۔ وہ قیامت کے دن ان کو منہ کے بل چلنے کی قوت بخش سکتا ہے۔

بعض صوفیا نے کہا ہے کہ منہ کے بل چلنا اس کیفیت سے تعبیر ہے۔ کہ ان لوگوں کے دل اس عالم حشر میں بھی دنیا کے مرغوبات سے متعلق رہیں گے۔ اور ماسوی اللہ خواہشات ہنوز باقی رہیں گی۔

حل لغات

ترتیلا۔ رتل الکلام کے معنے ہوتے ہیں۔ کہ کلام کو ہم سیکھ سیکھ اور حسن ترکیب و تنسیق کے ساتھ پیش کیا۔ ترتیل کہتے ہیں قرآن مجید کے آہستہ آہستہ مخارج حروف پڑھنے کو۔

تدمیرا۔ دمار سے ہے۔ جس کے معنے ہلاک کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۸- وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝

۳۸- اور عاد و ثمود اور کنوئیں والوں اور اس کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو ہلاک کیا ۝

۳۹- وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝

۳۹- اور سب کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور سب کو ہم نے ہلاک کیا ہلاک کرنا ۝ ف۱

۴۰- وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝

۴۰- اور وہ داخل ہو اس بستی میں ہو آئے ہیں جس پر برا مینہ برسایا گیا تھا یعنی کیا وہ اسکو دیکھتے نہ تھے نہیں بلکہ وہ جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے تھے ۝

۴۱- وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝

۴۱- اور جب اے محمد تجھے دیکھتے ہیں تو سوائے ٹھٹھے کے تجھے کچھ مطلب نہیں رکھتے کیا یہی شخص ہے جسے اللہ نے رسول کر بھیجا ہے ف۲

۴۲- اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

۴۲- یہ تو ہم کو ہمارے معبودوں سے گمراہ کرنے ہی لگا تھا اگر ہم ان پر ثابت قدم نہ رہتے اور عنقریب جب عذاب دیکھیں گے معلوم کر لیں گے ف۳ کہ کون بڑا گمراہ ہے

سنت اللہ

ف۱ ان آیات میں اللہ کے اس قانون جاریہ کی تشریح ہے کہ جب کسی قوم کے پاس اللہ کے رسول آئیں اور وہ انکو صراط مستقیم کی طرف دعوت دیں۔ تو وہ ان کی تعلیم شریعت اور دین کو ترجیح دیں وہ پابندی کی جانب جائیں۔ اور انکو فسق و فجور پسند ہو۔ تو اس وقت عذاب الٰہی آتا ہے اور انکا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور فرعون کو دعوت دی کہ وہ بنی اسرائیل پر ظلم ڈھانا چھوڑ دے! اور چند معجزات و خوارق سے اسکے حجاب کبر و غرور کو اسکی آنکھوں سے دور کرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ اسکو اپنی طاقت اور دین پر بڑا ناز تھا اسلئے حقائق کو بصیرت کی آنکھ سے نہ دیکھ سکا! وہ غرق ہو گیا۔ نوح کی قوم تقریباً ہزار سالہ تبلیغ و اشاعت کے باوجود نہ سنبھلی اور طوفان میں غارت ہو گئی۔ عاد اور ثمود کی بستیاں انکے انکار اور سرکشی کی وجہ سے الٹ گئیں اور اصحاب رس تباہ ہو گئے اور مٹ گئے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ کے پیغام کو ٹھکرا دیا۔ اسکے رسول اور فرستادے کو اذیتیں پہنچائیں۔ اور اشیاء و ہوا و ہوس کے پیچھے بڑی ناعاقبت [illegible] کی۔

ف۲ گزشتہ اقوام و ملل کی تباہی اور بربادی کا ذکر کر کے جو اسباب بیان کیا ہے مگر [illegible]

مشرکین کو کبھی نہیں سمجھا کر نقش قدم پر چلتے ہیں یہی ان کا شیوہ رہا ہے اور ذات الاصفات پر صدا زن ہوتے ہیں اور نہایت تحقیر کے لہجے میں کہتے ہیں۔ کیا اس شخص کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ گویا رسول کے لئے ضروری ہے کہ وہ مالدار ہو اور ان لوگوں کی طرح جھوٹی عزت اور جھوٹے وقار کا بھی مالک ہو۔ انکے خیال میں حضور کیلئے لازم تھا کہ وہ انکے منتخب لوگوں میں سے ہوتے تحقیر و استہزاء کی کوئی وجہ نہیں۔ بلکہ حضور کمالات روحانی اور وجاہت و حسن جسمانی کے لحاظ سے ان تمام لوگوں سے بہتر تھے یا یوں کہئے کہ آپ تمام کمالات کے حامل تھے! اور انسانیت کا صحیح نمونہ تھے گو ابتداءً وہ دولت نہ تھی مگر دولت خدا کے تو شہنشاہ تھے! اور کیا [illegible]

ف۳ یہ لوگ وہی جب بت پرستی کی اپنے کو اولاد سے پر رکھتے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں گمراہ کر دیا ہوتا۔ یہ جاہلانہ استقلال اور عزیمت ہے کہ اپنے معتقدات کو نہیں چھوڑتے۔ ارشاد ہے کہ عنقریب جب عذاب دیکھ لیں گے اور رسوائیوں کے ساتھ آمنا سامنا ہو گا۔ اس وقت انکو معلوم ہو گا کہ راہ راست پر کون ہے اور کون گمراہ۔

حل لغات: ۱۔ اصحاب الرس۔ رس اس کنوئیں کا نام ہے جہاں [illegible] قوم نے [illegible] تھا اسلئے [illegible]

www.KitaboSunnat.com

۴۳- اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ۝

۴۳۔ کیا دیکھا تو نے وہ شخص جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا۔ کیا تو اس کا داروغہ ہو سکتا ہے؟ ۝

۴۴- اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

۴۴۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ انہیں بہت لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو چارپایوں کی مانند ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ۝ ف

۴۵- اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۝

۴۵۔ کیا تو نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ اس نے کیونکر سائے کو پھیلایا ہے اور اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا رکھتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس کا راہ بتلانے والا مقرر کیا

۴۶- ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ۝

۴۶۔ پھر ہم نے اس کو سمیٹ کر اپنی طرف آہستہ آہستہ کھینچ لیا ۝

۴۷- وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝

۴۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو اوڑھنا اور نیند کو آرام بخشا اور دن کو اُٹھنے کا وقت مقرر کیا ۝

۴۸- وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ

۴۸۔ اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری دینے کے لئے

ربع

ف۱ مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ دلائل و براہین کی وجہ سے اسلام کی صداقتوں کا انکار نہیں کرتے۔ بلکہ محض ہوائے نفس کی پیروی میں ایسا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا خدا تو ان کی اپنی خواہشات ہیں۔

ف۲ یعنی جس طرح چارپایوں میں عقل و شعور کی استعداد نہیں ہوتی اسی طرح یہ لوگ بھی فہم و بصیرت سے محروم ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے تو ان سے بھی بدتر ہیں کہ وہ کم از کم ان فرائض کو تو ادا کرتے ہیں۔ جو فطرت نے ان پر عائد کئے ہیں مگر یہ انسانی فرائض کو بھی بھول چکے ہیں اور انسانی شرف و بزرگی کو بیچ کر کھو چکے ہیں۔

تذکیر بآلاء اللہ

ف۳ قرآن حکیم دلائل و براہین کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ اس میں ہر نوع اور ہر طبقے کے لوگوں کے لئے تسکین کا جوہر اور وافر سامان موجود ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں عرفت و ثقاہت کے کسی طریق کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اس میں حکمت و فلسفہ بھی ہے۔ اور نفسیات انسانی کی نفی بھی۔ منقول اور محسوس دلائل بھی ہیں۔ اور اقوام و ملل کے حالات بھی۔ کلیات بھی ہیں اور مشاہدات بھی۔ یعنی رشد و ہدایت کے جس قدر ممکن طریقے تصور میں آ سکتے ہیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔

ان آیات میں مشاہدات فطرت کا بیان ہے۔ اور تذکیر بآلاء اللہ کے اصول پر ان لوگوں کو دعوت ایمان ہے۔ جو غور و فکر کے عادی ہیں۔ ارشاد ہے کہ دیکھو ہم نے سایوں کو کس طرح آدم کے لئے پیدا کیا۔ اس کی وجہ سے سارا عالم تاثیر سے روشنی پھیل جاتی ہے۔ اور ایک عجیب خوشگوار فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو دنیا میں تاریکی و ظلمت چھا جائے۔ کیا اسی طرح فکر کی ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے کسی آفتاب ہدایت کی ضرورت نہیں؟

ہم نے رات پیدا کی ہے کہ وہ تمام عیوب کو لباس کی طرح ڈھانک لیتی ہے۔ اور نیند کو آرام کرنے کے لئے بنایا۔ پھر دن کو پیدا کیا۔ جس میں تم اٹھ کر پھرتے ہو۔ تو کیا موت کی نیند سے بیداری اور بعثت ممکن نہیں؟

اور ہم خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتے ہیں۔ جو باران رحمت کی خبر دیتی ہیں اور آسمان سے پاک و صاف پانی برساتے ہیں۔ کہ خشک اور مردہ زمینیں اس کی وجہ سے زندہ ہو جائیں۔ اور حیوانات اور انسان اس پانی سے استفادہ کریں۔ (باقی صفحہ ۸۷۰ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝

٤٩- لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝

٥٠- وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝

٥١- وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ۝

٥٢- فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝

٥٣- وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝

ہوائیں بھیجتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا ہ

۴۹۔ تاکہ ہم اس سے مردہ شہر کو زندہ کریں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو اس سے پلائیں ہ

۵۰۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو انکے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تاکہ وہ دھیان کریں مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے بغیر ناشکری کئے نہ رہے

۵۱۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے ہ

۵۲۔ پس تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس کے ساتھ ان کا بڑے زور سے مقابلہ کر ہ

۵۳۔ اور وہی ہے جس نے دو دریا بنائے (جیسے روم و بحر فارس) ایک شیریں پیاس بجھانے والا ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے اور انکے درمیان آڑ اور مضبوط بند رکھ دیا ہے ہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۶۹)

دکیا دل کی خشک اور مردہ زمینیں الہام و وحی کی بارش کے پانی سے تر و تازہ نہ ہوں گی؟

یعنی تم ان تمام معجزات نگوینی پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ علیم و حلیم خدا اپنے بندوں پر کس درجہ مہربان ہے۔

ورنہ، ہے کہ ہم چاہتے تو ہر بستی میں پیغمبر بھیجتے۔ اور آپ کی سہولت و آسانی پیش نظر رکھتے مگر منشا یہ تھا کہ ان تمام رسالت کی ذمہ داریاں کو آپ تنہا اٹھائیں۔ اس لئے اپنے اس منصب جلیل کو سمجھتے ہوئے منکرین کی خواہشات کا احترام نہ کیجئے۔ اور انکی جہالت اور سرکشی کے خلاف زبردست جہاد کیجئے۔

اس کے بعد پھر قدرت کے ذکر سے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ دیکھو بعض جگہ ایک دریا ہوتا ہے اور اس میں دو قسم کے دھارے الگ الگ اور ممتاز طریق پر بہتے ہیں۔ ایک دھارا میٹھا اور شیریں ہوتا ہے۔ اور دوسرا کڑوا اور کھاری اور دونوں کے درمیان قیامت تک ایک مضبوط روک ہوتی ہے۔ جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتی۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور زبردست قدرت پر حیرت انگیز دلیل نہیں۔ آخر ان دونوں دھاروں کو آپس میں ملنے سے کس نے روک رکھا ہے۔ اور کس نے ان دونوں میں الگ الگ خواص اور رنگ پیدا کئے ہیں؟

یہ بھی اسی کی قدرت باہرہ ہے کہ ایک قطرۂ آب سے آدمی پیدا کر کے اسے کنبوں اور قبیلوں والا بنا رہا ہے۔

حلِ لغات

سُبَاتًا۔ منقطع کر دینے والی چیز۔ رات چونکہ دن کے تعلقات کد و کاوش سے انسان کو جدا کر دیتی ہے۔ اس لئے اسے سُبات سے تعبیر کیا ہے سُبات کے معنے خواب و راحت و آسائش کے بھی ہیں۔

مَرَجَ۔ ملائے۔

فُرَاتٌ۔ کے معنے صاف اور شیریں پانی کے ہیں۔

اُجَاجٌ۔ شور۔ کھاری۔ تلخ۔

۵۴۔ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝

۵۴۔ اور وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی بنایا۔ پھر اس کے لئے نسب (یعنی ننھیال اور ددھیال) اور دامادی (یعنی سسرال) کا سلسلہ قائم کیا اور تیرا رب قادر ہے ۔

۵۵۔ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝

۵۵۔ اور وہ اللہ کے سوا ان کو پوجتے ہیں جو نہ انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ف۱ اور کافر اپنے رب کی طرف پیٹھ دے رہا ہے ۔

۵۶۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

۵۶۔ اور ہم نے تجھے صرف خوشی اور ڈر سنانے کیلئے بھیجا ہے ف۲

۵۷۔ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝

۵۷۔ تو کہہ میں تم سے تبلیغ قرآن پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا مگر جو کوئی چاہے کہ اپنے رب کی طرف کو راہ پکڑے (وہ راہ پکڑ لے) ف۳

۵۸۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝

۵۸۔ اور تو اس زندہ پر جو نہیں مرتا بھروسہ کر اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے ۔

ع

۵۹۔ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

۵۹۔ جس نے آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے چھ دن

شرک اللہ کا کھلا انکار ہے !

ف۱ اللہ کے مختلف انعامات آپ دیکھ چکے اور آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ ہر قسم اور ہر نوع کی قدرتیں اُس کے ساتھ مختص ہیں۔ وہی کائنات کا مالک ہے اور اسی کی ذات بابرکات کو ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں۔ مگر مشرکوں کی بے وقوفی اور کم عقلی ملاحظہ ہو۔ کہ باوجود ایک قادر و علیم خدا کے یہ ایسی چیزوں کی پوجا اور عبادت میں مصروف ہیں۔ جو ان کو نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتی ہیں۔ اور نہ نقصان۔ ارشاد ہے۔ کہ یہ شرک اللہ تعالیٰ کا کھلا انکار ہے اور کھلی بغاوت ہے۔

بشیر اور نذیر

ف۲ حضورؐ سے قبل جس قدر انبیاء تشریف لائے۔ وہ یا تو بشیر تھے۔ یا نذیر۔ یعنی ان کے پیغام میں یا تو انذار کا عنصر قوی تھا۔ یا بشارت کا۔ مگر حضورؐ کو جامعیت عطا کی گئی۔ آپ بیک وقت بشیر بھی تھے اور نذیر بھی۔ آپ نے اپنے ماننے والوں اور عقیدت مندوں کو جنت و فلاح کی ابدی کامرانی کی خوشخبریاں سنائیں۔ اور منکروں کو جہنم اور ناکامی کی خبر دی۔

پیغمبر بلا معاوضہ تبلیغ کرتے ہیں

ف۳ یہ اصل میں حضورؐ کی سیرت کی ترجمانی ہے۔ آپؐ نے تئیس سال تک برابر قوم کو دعوت رشد و ہدایت دی۔ اور پیہم اور مسلسل انسانیت کے ارتقا کے لئے جدوجہد فرمائی۔ گمراہ اور پست خیال انسانوں کو قعر ذلت سے اٹھا کر علائیت اور عروج کے آسمان تک پہنچا دیا۔ اور ان سے بے مثل خدمت کا بھی کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا۔ اور دنیا والوں سے بے نیاز رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ معاوضہ اور اجر سے مستغنی ہو کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں کی جانب خود دستگیری کرتا ہے اور دنیا والوں کو ان کی اطاعت پر آمادہ کر دیتا ہے۔ (باقی صفحہ ۸۷۲ پر)

حلِ لغات :-

صِهْرًا ۔ خسر، داماد، بہنوئی۔ سسرال یا دامادی قرابت والا۔

ظَهِيرًا ۔ اصل معنے مددگار اور معاون کے ہیں مگر جب صلہ علیٰ ہو تو اس کے معنے مخالف اور دشمن کے ہو جاتے ہیں۔

مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ
عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۝

میں بنایا۔ پھر عرش پر قرار پکڑا وہ رحمٰن ہے سو تو
اس کا حال کسی خبردار سے پوچھ ۝

٦٠- وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ
قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا
تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ۝

٦٠- اور جب اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو
تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا ہوتا ہے کیا ہم اسے سجدہ کریں جسکے
لئے تو ہم کو کہتا ہے اور انکی اور نفرت بڑھتی ہے ۝

٦١- تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا
وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝

٦١- بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے
اور اس میں چراغ یعنی سورج اور روشن چاند رکھا ۝

٦٢- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝

٦٢- اور وہی ہے جس نے اس کیلئے جو دھیان کرنا اور شکر گذار ہونا
چاہتا ہے رات اور دن کو ایک دوسرے کا جانشین مقرر کیا ۝

٦٣- وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى
الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ
قَالُوا سَلَامًا ۝

٦٣- اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے
ہیں۔ اور جب اُن سے جاہل لوگ باتیں کرتے ہیں
تو کہتے ہیں کہ سلام ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷۱)

آج اگر ہمارے علماء و قائدین کی باتوں میں اثر نہیں ہے ... وہ باوجود شیوا بیانی اور جادو مقال ہونے کے قوم میں کوئی انقلاب اور تبدیلی نہیں پیدا کر سکتے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ قوم کے محتاج ہیں اور قوم کو انکی چنداں ضرورت نہیں۔ وہ پیشہ ور ہیں اور جلب منفعت کے لئے دعوت و تبلیغ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ ہمارے مصلحین اور قائدین حضورؐ کے اسوہ سے کسب انوار کریں۔ اور اللہ کے دین کی بے مزد خدمت کریں۔ آگے اللہ کا کام ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کی ضروریات کو پورا کرے۔

جمال میں سے ایک شان ہے۔ صفت نہیں۔

ف۲ یعنی مکہ والوں کے دل میں اس درجہ بتوں کی محبت ہے۔ کہ وہ غلو میں معبود حقیقی کو بھی بھول گئے ہیں۔ اور جب انہیں دعوت دی جاتی ہے۔ کہ خدائے رحمٰن کے سامنے جھکو۔ اور کسی چیز کی عبادت نہ کرو۔ تو وہ ازراہ سرکشی کہتے ہیں۔ یہ خدائے رحمٰن کون ہے؟ کیا تمہارے کہنے پر ہم اللہ کی عبادت کرنے لگیں۔ اور اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں؟

یہ طرز بیان ویسا ہی ہے کہ جس سے ان کا انکار مقصود نہیں۔ مسمّٰی کا انکار مطلوب ہے اور یہ اسی قبیل سے ہے جیسا کہ فرعون نے موسیٰ سے کہا تھا۔ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ؟

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱ یوم کے معنے عربی میں وقت طویل کے ہیں۔ یہ بارہ گھنٹے کا دن اس سے مراد نہیں ہے۔ اس لئے آیت کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ ہم نے آسمان اور زمین کو چھ طویل قرنوں میں پیدا کیا۔ عرش سے حکومت و اقتدار مراد ہے۔ رحمٰن اللہ کے شیون

حل لغات

بُرُوجًا۔ منازل۔ برج کی جمع ہے۔ یعنی ستاروں کے لئے مقررہ راہیں اور منزلیں۔

www.KitaboSunnat.com

۶۴- وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ
قِيَامًا○
۶۴- اور وہ اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام میں رات کاٹتے ہیں ○

۶۵- وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ○
۶۵- اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب جہنم کا عذاب ہم سے ہٹا بیشک اسکا عذاب ایک بڑی چٹی ہے ○

۶۶- إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا○
۶۶- بیشک وہ بری قرارگاہ اور برا مقام ہے ○

۶۷- وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ
يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا○
۶۷- اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو بیجا نہیں اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ اسکے درمیان معتدل گذران کرتے ہیں ○

۶۸- وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا○
۶۸- اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو جس کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے ناحق نہیں مارتے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے وہ بڑے وبال سے ملاقات کرے گا ○

۶۹- يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
۶۹- اور قیامت کے دن اسکو دگنا عذاب دیا جائے گا اور

عِبادُ الرحمٰن

ف ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی صفات بتائی ہیں۔ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو اللہ کے صحیح معنوں میں بندے ہیں۔ اور ان کو رحمٰن کی غلامی اور نیازمندی کا فخر حاصل ہے ؛

ارشاد ہے کہ وہ دنیا میں ظلم و معصیت سے علو و برتری نہیں چاہتے۔ نہایت نرم اور منکسر مزاج ہوتے ہیں۔ عجز و انکسار کا یہ عالم ہے کہ چلتے ہیں تو ہولے ہولے، وقار و رحمت کے باوجود ان میں شیخی اور گھمنڈ نہیں ہوتا۔ متانت اور سنجیدگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہیں اور اپنے وقت کی قیمت کو پہچانتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے خوب آگاہ ہوتے ہیں جن میں جہالت ہوتی ہے۔ اسلئے جہاں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے دلوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔ اور انکا شعار ہوتا ہے کہ رات کی تاریکیوں میں اللہ کے ذکر سے کسب انوار کرتے ہیں۔ اور رات کا اکثر حصہ سجود و قیام میں گزار دیتے ہیں۔ مگر اپنی عبادت پر انہیں ناز نہیں ہوتا۔ ہر وقت لرزاں اور ترساں رہتے ہیں۔ اور عذاب خدا سے پناہ مانگتے رہتے ہیں ؛

ان کے مزاج میں توازن و اعتدال کا مادہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ جب اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تو بے دریغ ہو جاتے ہیں۔ ہاں معصیت کے کام میں ایک حبہ بھی خرچ نہیں کرتے۔ اور نہ یہ حقوق اللہ میں خرچ کرنے سے کوتاہی کرتے ہیں کہ مال میں کوئی کمی یا تنگی محسوس کرتے ہوں۔

توحید کے قائل

رہے واضح رہے کہ اللہ کی راہ میں سب کچھ لٹا دینا بھی اسراف نہیں مگر معصیت اور گناہ کی راہ میں ایک پائی بھی خرچ کرنا اسراف ہے۔ اس لئے لَمْ يُسْرِفُوْا اور لَمْ يَقْتُرُوْا کے معنے یہی ہوں گے۔ جو ہم نے بیان کئے ہیں ؛ (باقی صفحہ ۸۸۵ پر)

حلِ لغات:- هَوْنًا - سکینت سے۔ ہولے ہولے۔ بتفرقہ وآہستگی وہ وقار و نرمی دلگی ؛
غَرَامًا - عذاب۔ ہلاک۔ ہمیشہ اور ہر وقت کی بدی۔ شفیقی۔ حرص ؛

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۝
٧٠- إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝
٧١- وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝
٧٢- وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا
بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝
٧٣- وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝
٧٤- وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا

رہ ہمیشہ اس میں خوار ہو کر پڑا رہے گا ۝
٧٠- جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے سو
ایسوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝
٧١- اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کئے سو وہ اللہ
کی طرف رجوع ہونے کی جگہ رجوع ہوتا ہے ۝
٧٢- اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ شغل
یا کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ (وضع سے) گزر جاتے ہیں
٧٣- اور وہ کہ جب انکو انکے رب کی آیتیں کیساتھ نصیحت کیجاتی
ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ۝
٧٤- اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیبیوں
اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک بخش

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٨٧٣)

عباد الرحمٰن میں ایک وصف یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ توحید کے قائل اور حقوق العباد میں بہت زیادہ محتاط ہوتے ہیں۔ ان سے قتل و غارتگری کے واقعات ظہور پذیر نہیں ہوتے۔ اور نہ یہ کہ وہ دولت عفاف و عصمت سے محروم ہیں۔ وہ انتہا درجے کے پاکباز ہوتے ہیں۔

غور فرمائیے کہ اللہ کے بندوں میں کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور اللہ کا بندہ ہونا کن صفات پر موقوف ہے۔

کیا وہ بھی وہ لوگ جو انتہا درجے کے مغرور اور ضدی ہوتے ہیں۔ جن کی راتیں بے ارتھی اور بدمستیوں میں گزرتی ہیں۔ جو عذاب الٰہی سے قطعاً بے خوف ہوتے ہیں۔ اور جلب منفعت جن کا مقصد ہوتا ہے۔ جو خدا کے سوا قبروں اور مزاروں کو معبود جانتے ہیں۔ اور ادنیٰ فروعی اختلاف پر قتل و غارت گری پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ زنا اور بدمعاشیوں سے جن کو عار نہیں۔ کیا اللہ کے نیک بندے اس کے محبوب ہو سکتے ہیں؟ کیا اس قماش کے لوگ ولایت اور عبودیت کے مقام بلند پر فائز ہو سکتے ہیں؟ اور کیا ان لوگوں کے ہاتھ میں قوم کی باگ ڈور دینا سود مند

ہو سکتا ہے؟

حاشیہ صفحہ ہذا

بالاخانوں کے مکین

ف عباد الرحمٰن کی تفصیل کے بعد ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ وہ لوگ ان ہیں۔ جو بہشت میں بالاخانوں پر رہیں گے۔ جن کے مرتبے بلند ہوں گے۔ اور فرشتوں کی جانب سے جن کا دعا و سلام کے ساتھ خیر مقدم ہوگا۔ ارشاد ہے کہ یہ لوگ ہیں۔ جو مجالس فسق و فجور میں شریک نہیں ہوتے اور عفیف اور پاکباز رہتے ہیں۔ جو نہایت باوقار اور متین ہوتے ہیں۔ بے ہودہ محفلوں سے باعزت و کرامت گزر جاتے ہیں۔ ادھر نگاہ اٹھا کر بھی انکی جانب نہیں دیکھتے۔ پھر ان میں یہ بھی خوبی ہوتی ہے۔ کہ جب اللہ کی باتیں انکو سمجھائی جاتی ہیں۔ تو وہ فکر اور غور سے سنتے ہیں۔ اور عامل ان پر لوٹ نہیں پڑتے۔

اپنی بیوی بچوں کے لئے اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ نیک اور سعادت مند ہوں۔ اور ان کی راحت و آسائش (باقی صفحہ ٨٧٥ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

۷۵- اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ
يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ○

۷۶- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا
وَّمُقَامًا ○

۷۷- قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ
فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ○

(کہ وہ نیکوکار ہوں) اور متقیوں کا پیشوا بنا ○

۷۵. ایسے لوگوں کو بدلے میں بسبب ان کے صبر کے بالاخانے ملیں گے اور وہاں ان کا دعا اور سلام کے ساتھ استقبال کیا جائے گا ○

۷۶. ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ ٹھہراؤ اور مقام کی خوب جگہ ہے ○

۷۷. تو کہہ میرا پروردگار تمہاری کچھ پروا نہیں رکھتا اگر تم اس کو نہ پکارو۔ سو تم قرآن کو جھٹلا چکے ف۱ سو جلدی اس کے وبال میں مبتلا ہو گے ○

آیاتہا ۲۲۷	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ	رکوعاتہا ۱۱

سورت شعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۱- طٰسٓمٓ ○

۲- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○

۳- لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

۱. طسم ف ○

۲. یہ کھلی کتاب کی آیتیں ہیں ○

۳. شاید تم (اس رنج) میں اپنی جان کو کھو دو گے کہ وہ (لوگ) ایمان نہیں لاتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷۴)

سبب نہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ پرہیزگاروں کی امامت ملے اور اتباع سب کے پارسا ہوں ●

اسکے بعد اللہ تعالیٰ کے استغناء اور کمال بے نیازی کا اعلان فرمایا ہے ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ کو نہیں پکارتے تو اللہ بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ چاہے تو جہنم میں تم سب کو تنکے کی طرح ڈال دے۔ اس نے جو تم کو باقی رکھا ہے۔ تو اس لئے کہ تم عبادت کرتے ہو۔ اور اپنی ضروریات کے لئے اس کو پکارتے ہو ●

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ سے مراد مشرکین ہیں۔ جو اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ اور اس کی بے نیازی اور قضاء کی تکذیب کرتے ہیں۔ فرمایا عنقریب تمہیں اس کی سزا مل کر رہے گی ●

سورہ شعراء

ف۱ طسم حروف مقطعات ہیں تفصیل الٓمٓ کی بحث میں دیکھئے

امام رازی کہتے ہیں۔ طا سے مراد قلوب عارفین کا طرب و نشاط ہے۔ اور سین سے مقصود عشاق کا سرور و بہجت ہے۔ اور میم مریدین کی مناجات پر دال ہے ●

کتاب مبین کے تعارف کے بعد حضور کی اس محبت و عشق کا ذکر ہے۔ جو آپ کو عام انسانوں سے تھی۔ آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ایک نفس انسانی بھی نجات سے محروم رہے۔ اور اللہ کے عذاب کا شکار ہو جائے آپ نے نہایت جانسوزی سے قوم کو نجات و فلاح کی دعوت دی اور راہ مستقیم پر گامزن ہونے کی تلقین فرمائی۔ ارشاد ہے کہ آپ ان لوگوں کی محبت میں اپنی جان کیوں کھوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اس وضاحت اور دلائل کی کثرت کے باوجود بھی اسلام قبول نہیں کرتے تو جانے دیجئے۔ اور ان کی چنداں پرواہ نہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ حق کی پہچان کے لئے باطل کا وجود قائم رہے ورنہ اس کی استطاعت و قدرت میں ہے۔ کہ وہ ایسا زبردست نشان ظاہر کرے۔ جس کے سامنے ان لوگوں کی گردنیں جھک جائیں اور وہ اسلام کی صداقت قبول کر لیں ●

حل لغات:- قُرَّةَ اَعْيُنٍ۔ آنکھوں کی ٹھنڈک ● لِزَامًا۔ چمٹ جانیوالا عذاب۔ لازم ہونا ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۰	۴- اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی نشانی ان پر نازل کریں۔ پھر انکی گردنیں اس نشانی کے سامنے نیچی رہ جائیں ۰
۵- وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۰	۵- اور رحمٰن کی طرف سے جب ان کے پاس جب کبھی کوئی نئی نصیحت آئی اسی سے انہوں نے منہ موڑا ۰
۶- فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۰	۶- سو یہ جھٹلا چکے اب عنقریب انھیں اسکی حقیقت معلوم ہو جائیگی جس پر ٹھٹھا کرتے تھے ۰
۷- اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۰	۷- کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ اس میں ہم نے کس قدر ہر قسم کی نفیس چیزیں اُگائی ہیں ۰
۸- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۰	۸- بے شک اس میں نشانی ہے اور اکثر ان میں ماننے والے نہیں ۰
۹- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۰ ع	۹- اور اللہ تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ۰
۱۰- وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ	۱۰- اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں

ف۱ مقصد یہ ہے۔ کہ کفار، ان کی گمراہی میں انکار و الحاد کے جراثیم ہیں۔ ان کے لئے قرآن حکیم کی کوئی آیت بھی موجب ہدایت و برکت نہیں۔ جب قرآن نازل ہوتا ہے۔ ان کا اعراض اور بیزاری بڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ مسخر اڑاتے ہیں۔ اور ہنسی دل لگی میں حقائق کو ٹال دیتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ کے کلام سے استہزاء کرنے کی سزا کس قدر کڑی اور سخت ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ۔ سے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ بہت کوتاہ نظر ہیں۔ اگر یہ زمین کی گوناگوں انگوریوں کی افادیت پر غور کرتے۔ اور نباتات کے انواع و اقسام اور قباحت کو دیکھتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ فطرت بہت فیاض ہے۔ اور اس کی پیدا کردہ کوئی چیز بیکار ہے خالی نہیں۔ بجز کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ قرآن جیسے کہ روحانی نعمتیں نازل ہوں اور قرآن کی ہر آیت کو ان حق ناشناس نے تکذیب کر دیا۔

حضرت موسیٰ کا مطالبہ آزادی

ف۲ حضرت یوسف سے تقریباً چار سو سال بعد بنی اسرائیل کی حالت مصر میں بہت خراب ہو گئی۔ اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جانے لگے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا۔ کہ ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے ایک پیغمبر کو بھیجا جائے۔ جو ان کی غلامی اور بندگی کی زنجیروں کو توڑ دے۔ اور جو اپنے القائی تدبیر سے ان لوگوں کے دل میں ایمان کی شمع کو روشن کر دے۔ چنانچہ اس خدمت کے لئے حضرت موسیٰ منتخب کیا گیا۔ اور آپ سے کہا گیا۔ کہ فرعون کی قوم بہت ظالم ہو چکی ہے۔ اور اس کی سرکشیاں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ تم جاؤ۔ (بقایا صفحہ ۸۷۷ پر)

حل لغات:-

باخِعٌ۔ ہلاک کرنے والا۔ غم کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں جھونکنے والا۔ ج ۔ بخع الباخع الوحد نفسه و محدث۔ جدید۔ یعنی ہر آیت جو نازل ہوتی وہ لوگوں کی معلومات کے اعتبار سے نئی اور جدید ہوتی۔ مقصد یہ کہ علم تو ازلی ہے لیکن اس کے لئے کوئی بات بھی نئی اور پرانی نہیں۔ وہ انسانوں کی ... سے نئے نئے تحرّرو تنوع کو لیتی۔ منہ عنف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ — کے پاس جاؤ ۔

۱۱- قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ — ۱۱- جو فرعون کی قوم ہے کیا ان کو ڈر نہیں ! ۝

۱۲- قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۙ — ۱۲- بولے اے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں ۝

۱۳- وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ — ۱۳- اور میرا دل رک جاتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، تو ہارون کی طرف پیغام بھیج ۝

۱۴- وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۙ — ۱۴- اور مجھ پر مجھ کو ایک گناہ ہے کہ مصری کو مار ڈالا تھا، سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں ۝

۱۵- قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ — ۱۵- فرمایا ہرگز نہیں، تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ۔ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں ۝

۱۶- فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ — ۱۶- سو فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم جہاں کے مالک کا پیغام لائے ہیں ۝

۱۷- اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ — ۱۷- کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ۝

۱۸- قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ — ۱۸- بولا کیا ہم نے تجھے تیرے لڑکپن کے زمانہ میں اپنے گھر میں نہیں پالا تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷۶)

اور ان کو رشد و ہدایت کی طرف دعوت دو ۔ آخر کیوں ان لوگوں کے دلوں میں خشیت و تقویٰ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے ؟

حضرت موسیٰ نے کہا ۔ کہ میں ڈرتا ہوں ۔ کہ وہ مطالبے کو ٹھکرا دیں ۔ اور میرے پیغام کی تکذیب نہ کر دیں ۔ یہ بھی خیال ہے کہ ان کا سامنا کرنے سے میرے دل میں ایک قسم کی تنگی پیدا ہوتی ہے ۔ اور زبان بھی جو ہر بلاغت و فصاحت سے محروم ہے ۔ اور ایک یہ بات بھی ہے ۔ کہ قبطی کو مار ڈالنے کا جرم بھی مجھ پر ہے ۔ اس لئے مجھے مارے ڈالے جانے کا بھی خوف ہے ۔ غرضیکہ میری انتہا درجہ کی مخالفت ہوگی ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ جاؤ ان میں سے کوئی خوف بھی تمہارے دل میں نہیں رہے گا ۔ تمہارے سینے کی تنگی اور ضیق کو انشراح سے بدلے دیتے ہیں ۔ زبان فصیح و بلیغ ہو جائے گی ۔ اور ہاتھ بٹانے کے لئے ہارون کو ساتھ کئے دیتے ہیں ۔ ہماری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ ۔ ہم تمہاری دعاؤں کو سننے والے ہیں ۔ فرعون سے جا کر صاف صاف طور پر کہہ دو ۔ ہم رب العلمین کی طرف سے رسول ہو کر آئے ہیں ۔ اس لئے اب بنی اسرائیل کی غلامی کا دور ختم ہو چکا ۔ اب وقت آ گیا ہے ۔ کہ تو ان کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کا موقع دے ۔ اب یہ عبودیت اور ذلت کی زندگی بسر نہیں کر سکتے ۔

حل لغات :-

لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ ۔ میری زبان رواں نہیں ۔

ذَنْۢبٌ ۔ الزام ۔ گناہ ۔

نُرَبِّكَ ۔ تربیت سے ہے ۔ معنی پالنا ۔ پوسنا ۔ پرورش کرنا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○

اور تو ہم میں اپنی عمر کے کتنے برسوں تک رہا ○

١٩- وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

١٩- اور تو اپنا کام کر گیا۔ جو کر گیا۔ اور تو نا شکروں میں سے ہے ○

٢٠- قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○

٢٠- بولا وہ کام میں نے اس وقت کیا تھا اور میں بھٹکنے والوں میں سے تھا ○

٢١- فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ
فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

٢١- پھر جب میں تم سے ڈرا تو تمہارے پاس سے بھاگ گیا۔ پھر میرے رب نے مجھے حکم عطا کیا اور مجھے رسول بنایا ○

٢٢- وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ
عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○

٢٢- اور کیا یہی احسان ہے۔ جو تو مجھ پر رکھتا ہے۔ کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ○ ف١

٢٣- قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

٢٣- فرعون نے کہا رب العالمین کیا چیز ہے ؟ ○

٢٤- قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○

٢٤- کہا آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے۔ اس کا مالک۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو ○

موسیٰ اور فرعون کی بحث

ف١ حضرت موسیٰ نے جب بنی اسرائیل کی بندگی اور غلامی کے خلاف احتجاج کیا۔ اور فرعون سے کہا۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ کرتا ہوں۔ تو فرعون نے کہا۔ یہ بچپن کا تجھے نبوت کیونکر مل گئی ؟ کیا ہم نے تیری تربیت نہیں کی۔ اور تمہیں پال پوس کر بڑا نہیں کیا۔ اور کیا تو ایک مدت تک ہمارے پاس نہیں رہا۔ اور کیا تو نے اس قبطی کو بلا وجہ نہیں مار ڈالا تھا ؟ حضرت موسیٰ نے جواباً کہا۔ کہ قبطی کے معاملہ میں مجھ سے واقعی لغزش ہو گئی تھی۔ اور ڈر کر میں بھاگ گیا تھا۔ اب اللہ نے مجھے سمجھ بوجھ عنایت فرمائی ہے۔ اور مجھے نبوت کا عہدہ عطا کیا ہے۔

اس لئے تیری راہنمائی کے لئے آیا ہوں۔ باقی تربیت وغیرہ کا احسان، تو کیا پوری قوم کو غلام بنا کر ایک فرد کی تربیت کرنا کوئی بہت بڑا احسان ہے۔ جو تو جتلا رہا ہے۔ اور پھر یہ بھی تو اسی وجہ سے ہوا۔ کہ تو نے بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کر ڈالنے کا حکم دے رکھا تھا۔ یہ تیرے استبداد اور ظلم کا نتیجہ ہے۔

کہ میں تیرے ہاتھ لگا اور تیرے محل میں میری تربیت ہوئی ؟ اب فرعون نے جب دیکھا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے نہایت معقول جواب دیئے ہیں۔ اور اس کے بعد ان سوالات پر مزید گفتگو کی گنجائش نہیں۔ تو اس نے پہلو بدلا۔ اور کہا۔ کہ یہ رب العالمین کون ہے ؟

.... جس کی طرف سے تو رسول ہو کر آیا ہے۔ اور جس کی جانب تو ہمیں دعوت دیتا ہے۔ اور جس کا نام بار بار تیری زبان پر آتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جواباً کہا۔ رب العالمین وہ ہے۔ جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اس پر وہ اپنے حواریوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ سنتے ہو۔ موسیٰ کیا کہہ رہے ہیں ؟ گویا وہ چاہتا تھا کہ اپنے اہل موالیوں کو مشتعل کیا جائے۔ اور اگر بتایا جائے۔ کہ موسیٰ تمہارے معتقدات کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔

موسیٰ نے بات کا رخ بدل کر کہا۔ کہ رب وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے آباؤ اجداد کو بھی۔

(باقی صفحہ ۸۶۹ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٥- قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ○

٢٥- فرعون نے ان لوگوں سے جو اس کے گرد تھے کہا تم نہیں سنتے ہو؟ ○

٢٦- قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○

٢٦- موسیٰ نے کہا۔ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا رب ○

٢٧- قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○

٢٧- فرعون نے کہا۔ البتہ یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ دیوانہ ہے ○

٢٨- قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

٢٨- موسیٰ نے کہا۔ مشرق اور مغرب۔ اور جو ان کے درمیان میں ہے۔ سب کا رب۔ اگر تم عقل رکھتے ہو ○

٢٩- قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰــهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ○

٢٩- فرعون نے کہا۔ اگر تو نے میرے سوا کوئی اور معبود ٹھہرایا تو میں تجھے قیدخانہ میں بھیج دوں گا ○

٣٠- قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ○

٣٠- بولا۔ اگرچہ میں تیرے پاس ایک روشن چیز لاؤں؟ ○

٣١- قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

٣١- کہا اگر تو سچا ہے۔ تو وہ چیز لا ○

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٨٧٨)

فرعون اس مزید تشریح سے گھبرا گیا۔ اور جواب بن نہ آیا۔ تو کہنے لگا۔ کہ یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ قطعی دیوانہ ہے۔ موسیٰ نے اس کے جواب کو قابل جواب نہ سمجھتے ہوئے کہا۔ کہ وہ خدا مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے۔ سب کا مالک ہے۔ مگر تم نافہمی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتے۔ فرعون اس جواب سے بالکل ہی گھبرا گیا۔ اُسے پہلی دفعہ معلوم ہوا۔ کہ کوئی ذات ایسی ہے۔ جو اس سے بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ اور اُس کی حدود سلطنت مشرق سے مغرب تک وسیع ہیں۔ اُس نے غصہ سے بے تاب ہو کر کہا۔ خبردار! جو میرے سوا کسی دوسرے خدا کو مانا۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ میں تمہیں قید کر دوں گا۔

حضرت موسیٰ نے بالکل بے خوف ہو کر کہا۔ کیا دلیل و معجزہ کے بعد بھی تم سختی کرو گے۔ اس نے کہا۔ اگر تم میں صداقت ہے۔ تو دلائل پیش کرو۔ موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو ڈالا۔ تو وہ اژدھا بن گئی۔ اور بغل میں سے ہاتھ دبا کر نکالا۔ تو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ یہ معجزے دراصل فرعون کے لئے بطور تنبیہ کے تھے۔ اس کو ان معجزات سے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ اللہ کی قدرت سے بے جان خشک لکڑی بھی اژدھا بن سکتی ہے۔ اس لئے تم بنی اسرائیل کو بے کس نہ سمجھو۔ اور ہاتھ کا براق ہونا کامیابی و کامرانی کی طرف اشارہ ہے۔

حلِّ لغات: مِنَ الضَّآلِّيْنَ۔ ضال کی جمع ہے۔ ضلالت کا لفظ لغزش اور غلطی پر بولا جاتا ہے۔ اور گمراہی پر بھی۔ یہاں مقصود لغزش ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ نے قبطی کو قتل کیا تھا۔ بلکہ تادیباً مارا تھا۔ وہ کمزور ہونے کی وجہ سے جانبر نہ ہو سکا۔ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وما یہاں منطقی تعریف کے لئے نہیں۔ بلکہ اسکا مقصود یہ تھا۔ کہ موسیٰ خدا کا صحیح صحیح تخیل پیش کریں۔ اَلْمَسْجُوْنِيْنَ۔ سجن سے ہے۔ جس کے معنے قیدخانے کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٢- فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ○

٣٢. تب اس نے اپنی لاٹھی ڈال دی۔ تو وہ اسی وقت صریح اژدھا بن گئی ○

٣٣- وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ○

٣٣. اور اپنا ہاتھ اندر سے نکالا تو وہ اسی وقت ناظرین کے لئے (سفید) چمکتا ہو گیا ○

٣٤- قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ○

٣٤. فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا۔ یہ کوئی (بڑا ہی) دانا جادوگر ہے ○

٣٥- يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○

٣٥. چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے۔ سو اب تم کیا صلاح دیتے ہو؟ ○

٣٦- قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ○

٣٦. بولے اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دے۔ اور شہروں میں اکٹھا کرنے والے بھیج ○

٣٧- يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ○

٣٧. کہ ہر دانا جادوگر کو تیرے پاس لائیں ○

٣٨- فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ

٣٨. پھر ایک مقررہ دن کے وعدہ پر جادوگر جمع

جادوگروں سے مقابلہ

ف فرعون نے جب موسٰی کے معجزات کو دیکھا۔ تو اپنے ہالی موالی سے کہنے لگا۔ یہ تو بہت سمجھدار جادوگر ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ تم کو سحر و جادو کے زور سے تمہارے ملک سے نکال دے۔ اور بنی اسرائیل کو مصر کی حکومت سونپ دے۔ یہ انقلاب پسند ارادہ باقی ہے۔ کہو تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا۔ حضور ان دونوں کو چندے مہلت دیجئے اور اس اثنا میں شہروں میں اور دیہات میں ہرکارے دوڑا دیجئے۔ تاکہ وہ تمام بڑے بڑے جادوگروں کو لے آئیں۔ فرعون کو یہ تجویز پسند آئی۔ اس کے ملک کے ہر گوشہ سے جادوگر بلائے۔ اور ایک دن مقابلے کے لئے مقرر کیا۔ تمام لوگوں میں اعلان کے ذریعے مشتہر کر دیا گیا۔ کہ سب اکٹھے ہوں۔ اور مقابلہ دیکھیں۔ تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں۔ تو ہم سب ان کی پیروی کرنے پر مجبور ہوں؟

چنانچہ جب فرعون کے پاس جادوگر آگئے۔ تو کہنے لگے۔ حضور اگر ہم غالب آگئے۔ اور موسٰی و ہارون کو شکست دے دی۔ تو کیا ہم کو انعام بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا۔ ہاں تمہیں انعام بھی دیا جائے گا۔ اور مقربین میں بھی شمار ہو گا۔

حضرت موسٰی نے جادوگروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم بھی کرشمہ سازی کا اظہار کرنا چاہتے ہو کرو۔ تمہیں میری طرف سے اختیار ہے۔ انہوں نے لاٹھیاں اور رسیاں میدان میں ڈال دیں۔ اور وہ دیکھنے والوں کو سانپ کی شکل میں نظر آنے لگیں۔ کہنے لگے۔ کہ ہم فرعون کے اقبال اور قوت کی برکت سے یقیناً غالب رہیں گے۔ اس پر حضرت موسٰی جوش میں آگئے۔ اور آپ نے اپنی لاٹھی جو زمین پر ڈالی۔ تو وہ اژدھا بن گئی۔ اور ان تمام جھوٹے جھوٹے سانپوں کو نگل گئی۔ جادوگر جو سمجھدار تھے۔ اور اپنی فنی قوتوں سے آگاہ تھے۔ (باقی صفحہ ۹۲۹ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مَّعْلُوْمٍ ۝ کئے گئے ۝

٣٩- وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝

٣٩- اور لوگوں سے کہا کہ کیا تم بھی اکٹھے ہونے ہو ۝

٤٠- لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

٤٠- شاید ہم جادوگروں کی اگر وہی غالب ہوں پیروی کریں ۝

٤١- فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

٤١- پھر جب جادوگر آئے۔ تو فرعون سے کہنے لگے بھلا اگر ہم غالب آ گئے تو ہمیں کچھ صلہ بھی ملے گا ۝

٤٢- قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

٤٢- کہا ہاں - اور تم اس وقت مقرب بھی ہو گے ۝

٤٣- قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝

٤٣- موسیٰ نے انہیں کہا۔ جو تم ڈالتے ہو ڈالو ۝

٤٤- فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ

٤٤- اس پر انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۰)

فوراً پہچان گئے۔ کہ یہ جادو یا کرشمہ سازی نہیں - یہ اللہ کی حکمت ہے۔ اور اس کی قدرت ہے - چنانچہ انہوں نے اس معجزہ کو دیکھ کر فوراً کہہ دیا - کہ ہم نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ہم رب العالمین کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور موسیٰ و ہارون کے خدا کو مانتے ہیں ۔

معلوم ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانے میں جادو اور سحر کا بہت زیادہ رواج تھا۔ اسی لئے آپ کے معجزات کو بھی جادو سمجھے۔ اور اسی لئے حضرت موسیٰ کو اس نوع کے دلائل سے نوازا گیا۔ تاکہ وہ قوم کو یقین دلا سکیں۔ کہ وہ اللہ کی جانب سے ہیں ۔

معجزہ اور سحر میں باریک اور دقیق فرق یہ ہے کہ سحر وہ علم ہے۔ جس کو ہر شخص سیکھ سکتا ہے۔ اور جس کے اثر سے جو تحول و انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اس کے اسباب و ذرائع معلوم ہو سکتے ہیں۔ مگر معجزہ اللہ کے تقرب خاص کی نشانی ہے۔ اور ہر شخص کے بس کا نہیں۔ اکتساب سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ذریعے سے جو انقلاب یا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس کے اسباب و ذرائع کو معلوم کر لینا انسانی وسعت و طاقت سے باہر ہے۔ معجزات کو وہ لوگ خوب جان سکتے ہیں۔ جو خود جادوگر ہوں۔ اور فن تحویل و تصرف سے آگاہ ہوں ۔

حلّ لغات

اَرْجِهْ ۔ ڈھیل دیجئے۔ یا توقف کیجئے ۔

اَرْجِهْ سے امر ہے۔ جیسے معنے تاخیر و توقف میں ڈالنے کے ہیں ۔

حِبَالَهُمْ۔ حبل کی جمع ہے۔ بمعنی رسی ۔

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ○

۴۵- فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ○

۴۶- فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○

۴۷- قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۴۸- رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○

۴۹- قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

ڈالیں اور بولے فرعون کے اقبال کی قسم بیشک ہم ہی غالب ہیں ○

۴۵- پھر موسٰی نے اپنا عصا ڈالا سو وہ فوراً ہی ان کے
جھوٹ کو جو انہوں نے بنا رکھا تھا نگلنے لگا ○

۴۶- پھر جادوگر سجدہ میں گر پڑے ○

۴۷- بولے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے ○

۴۸- جو موسٰی اور ہارون کا رب ہے ○

۴۹- فرعون نے کہا۔ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں حکم دوں تم اس پر
ایمان لے آئے۔ بیشک یہی تمہارا بڑا ہے۔ جس نے
تمہیں جادو سکھلایا۔ سو البتہ تمہیں معلوم ہو جائے گا ○
میں تمہارے اُلٹے سیدھے ہاتھ پاؤں کاٹوں گا۔ وقف
اور تم سب کو سُولی پر چڑھاؤں گا ○

نشۂ ایمان اور حلاوتِ اسلامی

ف فرعون نے جب دیکھا۔ کہ جادوگر موسٰی کے معجزات و کمالات کے قائل ہو گئے ہیں۔ اور غیر متوقع طور پر انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تو سخت گھبرایا۔ اور غصے سے بے تاب ہو گیا۔ کہنے لگا۔ کہ تم نے بغیر میری اجازت کے موسٰی و ہارون کے مسلک کو قبول کر لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ بڑا جادوگر ہے اور تمہارا استاد ہے۔ تم نے پہلے سے آپس میں سمجھوتہ کر رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ موسٰی کے غالب آتے ہی تم نے تبدیلی مذہب کا اعلان کر دیا۔ یہ بہت بھاری جرم ہے۔ میں تمہیں سخت عبرتناک سزا دوں گا۔ تمہارے ہاتھ پاؤں آڑا سے ترچھے کٹوا دوں گا۔ اور تم سب کو بالآخر سولی پر چڑھوا دوں گا۔ انہوں نے اس دھمکی کو سنا۔ اور کمال بے خوفی سے پکار کر کہا۔ اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم اگر سولی پر مریں گے۔ تو اپنے رب ہی پاس جائیں گے۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح کی موت ہمارے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ ایمان میں پیش قدمی کی وجہ سے ہماری لغزشوں اور ہمارے گناہوں عفو و کرم کی نظر سے دیکھے گا۔ اور ہمیں بخش دے گا۔

غور فرمائیے۔ کہ ایمان کی حلاوت کس درجہ زبردست ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں زندگی کی شیرینی بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ کتنا بڑا انقلاب ہے۔ جو ان دلوں میں پیدا ہو گیا۔ یا تو یہ مقابلہ کے لئے آئے تھے۔ دلوں میں بغض و عناد تھا۔ دشمنی اور عداوت تھی۔ اور یا اب یہ فدائیت اور جانبازی ہے کہ فرعون آنکھیں دکھاتا ہے۔ اور ان کے دلوں میں قطعاً خوف پیدا نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا وہ مرتبہ اور مقام ہے جو تبدیلی و تحول کا باعث ہوتا ہے۔ اور جو مسلمان دل و دماغ کے لحاظ سے بالکل بدل دیتا ہے۔ بلکہ یوں سمجھئے۔ کہ ایمان مسلمان کو دوسرا دل اور علیحدہ دماغ عنایت کرتا ہے۔ جس میں بجز اللہ کی محبت اور شیفتگی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

حلِ لغات:- اٰذَنَ لَكُمْ۔ ایذان سے ہے۔ بمعنی اجازت دینا۔

٥٠۔ قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝

٥٠۔ بولے کچھ ڈر نہیں ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے ۝

٥١۔ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

٥١۔ ہماری یہی طمع ہے۔ کہ ہمارا رب ہمارے گناہ بخش دے اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ۝

٥٢۔ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝

٥٢۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو رات میں لے نکل۔ البتہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا ۝

٥٣۔ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝

٥٣۔ پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ۝

٥٤۔ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝

٥٤۔ کہ یہ اسرائیل تھوڑے سے لوگ ہیں ۝

٥٥۔ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۝

٥٥۔ اور وہ ہمیں غصہ میں لائے ہیں ۝

٥٦۔ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ۝

٥٦۔ اور بے شک ہم ہتھیار بند جماعت ہیں ۝

٥٧۔ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝

٥٧۔ پھر ہم نے اُن (مصریوں) کو باغوں اور چشموں ۝

٥٨۔ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝

٥٨۔ اور خزانوں اور عمدہ مقام سے باہر نکالا ۝

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ اگر بنی اسرائیل کی نجات چاہتے ہو۔ تو ان کو مصر سے لے کر نکل جاؤ۔ یقیناً تمہارا تعاقب ہوگا۔ اور پیچھا کیا جائے گا تو گھبرانا نہیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ فرعون کو پتہ چلا۔ تو اس نے فوراً اپنے آدمی دوڑا دیئے اور کہنے لگا۔ کہ یہ چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر اس نے ہمیں بہت پریشان کر رکھا ہے۔ ہم ان کی حرکتوں سے بہت ناراض ہیں۔ ہم سب کے سب مسلح ہیں۔ مگر پھر بھی نہ جانے کیا بات ہے۔ کہ یہ لوگ بالکل ہم سے نہیں ڈرتے۔

ہے بڑی جماعت کی جماعت مصر سے تعاقب کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ اور اس ترکیب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے باغوں اور چشموں سے ان کے مال و دولت اور عمدہ عمدہ مکانوں سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا۔ (باقی صفحہ ...)

حلِ لغات:۔

مِنْ خِلَافٍ۔ یعنی اُلٹے سیدھے ہاتھ پاؤں۔
الْمَدَائِنِ۔ مدینہ کی جمع۔ یعنی شہر۔
لَغَائِظُونَ۔ غیظ و غضب۔

www.KitaboSunnat.com

۵۹- كَذٰلِكَ ۚ وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝
۶۰- فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ۝
۶۱- فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوسٰىٓ
إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝
۶۲- قَالَ كَلَّآ ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝
۶۳- فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوسٰىٓ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ
كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝
۶۴- وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝
۶۵- وَأَنجَيْنَا مُوسٰى وَمَن مَّعَهُۥٓ أَجْمَعِينَ ۝
۶۶- ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝

۵۹- یہ کیا گیا اور بخشے وہ (مصر کے باغ اور چشمے اور خزانے) وارثاً بنی اسرائیل
۶۰- پھر انہوں نے اُن کا سورج نکلتے وقت تعاقب (پیچھا) کیا۔
۶۱- پھر جب دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ
کے اصحاب نے کہا کہ ہم تو پکڑے گئے۔
۶۲- اس نے کہا ہرگز نہیں میرے ساتھ میرا رب ہے۔ وہ مجھے راستہ بتا دے گا۔
۶۳- پھر ہم نے موسیٰ کو کہا۔ کہ اپنی لاٹھی سے سمندر کو چاڑ
پس سمندر پھٹ گیا۔ سو پانی کا ہر ٹکڑا بڑے
پہاڑ کی مانند کھڑا ہو گیا۔
۶۴- اور ہم اس جگہ دوسروں کو نزدیک لے آئے۔
۶۵- اور ہم نے موسیٰ اور اس کے سب ساتھیوں کو نجات دی۔
۶۶- پھر دوسروں کو غرق کر دیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۳)

اور ان کے ہلاک ہو جانے کے بعد بنی اسرائیل کو ان کا مالک بنا دیا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

جب یہ لوگ تعاقب کے لئے نکلے۔ تو سورج نکلتے وقت یعنی صبح کو انہوں نے بنی اسرائیل کو آ لیا۔ اور ان کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے رو برو ہوئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا۔ تو اسرائیل مارے خوف کے چلا اٹھے۔ کہ موسیٰ ہم تو پکڑے گئے۔ ہرگز نہیں۔ ڈرو مت۔ خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور کوئی راہ خلاصی کی نکال دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا۔ کہ دریا میں عصا مارو۔ چنانچہ انہوں نے عصا مارا۔ اور دریا پھٹ گیا۔ اور اس میں راستہ بن گیا۔ دونوں طرف پانی کی اونچی اونچی دیواریں پہاڑ کی طرح کھڑی ہو گئیں۔

(باقی صفحہ ۸۸۵)

حل لغات:۔

فِرْقٍ - حصہ۔ پارۂ جُدا۔
الطَّوْد ... کوہ بلند
وہ کوہ وغیرہ۔
أَزْلَفْنَا - قریب کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٧- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

٦٨- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

٦٩- وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ○

٧٠- اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ○

٧١- قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ○

٧٢- قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ○

٧٣- اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ○

٧٤- قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ○

٧٥- قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ○

٧٦- اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ○

٦٧- بے شک اس میں ایک نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر لوگ مومن نہ تھے ○

٦٨- اور بے شک تیرا رب غالب و بڑا مہربان ہے ○

٦٩- اور ان کو ابراہیم کی خبر پڑھ کر سنا ○ ف١

٧٠- جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کیا پوجتے ہو؟ ○

٧١- وہ بولے کہ ہم بت پوجتے ہیں پھر سارے دن انہی کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں ○

٧٢- کہا جب تم پکارتے ہو کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں!

٧٣- یا تمہیں کچھ نفع پہنچاتے ہیں یا نقصان ○؟

٧٤- بولے نہیں، پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا ہے ○

٧٥- ابراہیم نے کہا بھلا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جنہیں تم

٧٦- پوجتے ہو وہ تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادے بھی ○

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٨٨٤)

دریا میں راستہ دیکھ کر فرعون کا لاؤ لشکر بھی آگے بڑھا۔ مگر ہم نے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو تو عبور ہونے کی توفیق عنایت فرمائی۔ اور فرعونیوں کو دریا میں غرق کر دیا۔ ارشاد ہے کہ اس سارے قصہ میں عبرت و بصائر کی زبردست نشانی ہے مگر باوجود اس کے بہت سے لوگ موسیٰ پر ایمان نہ لائے۔ اور دولت ایمان سے محروم رہے۔

غرض یہ ہے کہ حضور کو تسلی دی جائے۔ ابتدائے سورۃ میں کہا گیا تھا۔ کہ آپ مخالفین کے غم میں بھی ہلکان نہ کیجئے۔ اس کے بعد موسیٰ کے معجزات بیان کئے۔ اور یہ بتایا کہ کس طرح فرعون اور اس کی قوم نے ہر مرحلہ پر شکست کا اعتراف کیا۔ مگر پھر بھی یہ کیفیت ہے کہ سوائے چند سعید روحوں کے اکثر اس سعادت سے بہرہ ور نہیں ہو سکے۔ پھر اگر یہ مشرکین آپ کے دلائل نبوت کو دیکھ کر نہیں پہچانتے ہیں۔ تو آپ پرواہ نہ کیجئے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

حضرت ابراہیم کا قوم سے تخاطب

حاشیہ صفحہ ہذا

ف١ ان آیات میں یہ بتایا ہے۔ کہ کس طریق سے حضرت ابراہیم نے توحید کی آواز کو بت پرستوں کے کانوں تک پہنچایا۔ اور اس راہ میں کن مشکلات اور دشواریوں کو برداشت کیا۔ اور یہ کہ حضرت ابراہیم کے دماغ میں توحید کا کس درجہ روشن اور صحیح تخیل موجود تھا۔

بات یہ تھی۔ کہ جس عہد میں حضرت ابراہیم مبعوث ہوئے۔ اور اس عہد میں بابل میں سخت ترین جہالت رائج تھی۔ لوگ بتوں کو پوجتے تھے۔ ستاروں کے نام پر اپنے معابد تعمیر کرتے تھے۔ اور اللہ کو قطعاً فراموش کر چکے تھے۔ اور بڑی مصیبت کی بات یہ تھی۔ کہ حضرت ابراہیم کی قوم۔ اور خود ان کا باپ شرک کی لعنتوں میں گرفتار تھے۔

(باقی صفحہ ٨٨٦ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷- فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۷۷- وہ تو میرے دشمن ہیں مگر جہان کا رب (دوست ہے)

۷۸- الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝
۷۸- جس نے مجھے پیدا کیا۔ سو وہی مجھے راہ بتاتا ہے ۝

۷۹- وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝
۷۹- اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ۝

۸۰- وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝
۸۰- اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے چنگا کرتا ہے ۝

۸۱- وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝
۸۱- اور وہ جو مجھے مارے گا پھر مجھے جلائے گا ۝

۸۲- وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝
۸۲- اور وہ جس سے مجھے توقع ہے۔ کہ انصاف کے دن میرے گناہ بخشے ۝

۸۳- رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝
۸۳- اے رب مجھے حکم دے اور نیکوں میں ملا ۝

۸۴- وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
۸۴- اور پچھلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ ۝

۸۵- وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝
۸۵- اور مجھے نعمت کے باغ کے وارثوں میں شامل کر ۝

۸۶- وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝
۸۶- اور میرے باپ کو بخش دے وہ گمراہوں میں تھا ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۵)

حضرت ابراہیم نے جرأت سے کام لے کر توحید کو پھیلانا شروع کر دیا۔ اور سب سے پہلے اپنی قوم اور اپنے باپ سے پوچھا۔ کہ تم لوگ کن چیزوں کی عبادت کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ مورتیوں کو پوجتے ہیں۔ اور اس عقیدے سے ہٹنے کے نہیں۔ بس یوں سمجھ لو کہ اپنے معتقدات پر سختی سے قائم ہیں۔ حضرت ابراہیم نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔ یہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں۔ اور تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ بات تو نہیں مگر باپ دادا کا یہی مذہب ہے۔ اس لئے چھوڑنا نہیں چاہتے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کیا تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ان معبودوں کے متعلق غور کیا ہے ۝

حاشیہ صفحہ ھذا بسلسلہ ترجمہ۔

تمہارے تکے دشمن ہیں۔ ان کی عبادت اور پرستش کرنا خود اپنی ذات سے عداوت کرنا ہے۔ ہاں اللہ اپنے ماننے والوں کا دوست ہے۔ جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ مجھے اسی نے خلعت وجود بخشا۔ اور وہی دین و دنیا کی مشکلات میں میری راہ نمائی کرتا ہے۔ وہی مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں۔ تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے۔ وہی مجھے مارے گا۔ اور قیامت کے دن پھر مجھے زندہ کرے گا۔ اسی سے میں متوقع ہوں۔ کہ قیامت کے دن میری لغزشوں پر خط عفو کھینچ دیگا۔ اور مجھے اپنی آغوش رحمت میں لے لیگا۔ یعنی حضرت ابراہیم نے ان لوگوں کو بتایا۔ کہ خدا وہ ہے جو ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اور سچے معنوں میں ہمارا اور تمہارا معاون اور مددگار ہے۔ یہ مٹی اور ریت کے بُت تو نہ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کی ۔ حَلِّ لُغَات: ۔۔۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٧- وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝
٨٨- يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝
٨٩- اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝
٩٠- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝
٩١- وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۝
٩٢- وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝
٩٣- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝
٩٤- فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغٰوٗنَ ۝
٩٥- وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝
٩٦- قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝

ف۱
٨٧- اور جس دن مُردے اُٹھائے جائیں مجھے رُسوا نہ کر ۝
٨٨- جس دن نہ مال کام آئے گا۔ نہ بیٹے ۝
٨٩- مگر جو اللہ کے پاس بے عیب دل لے کر آئے گا ۝
٩٠- اور جنت متقیوں کے پاس لائی جائیگی ۝
٩١- اور گمراہوں کے لئے (ف۲) دوزخ ظاہر کی جائے گی ۝
٩٢- اور ان سے کہا جائیگا جنہیں تم پوجتے تھے، کہاں ہیں ۝
٩٣- خدا کے سوا کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں؟ ۝
٩٤- پھر وہ (ان کے معبود) اور سب گمراہ (ہیں) اوندھے منہ گرائے جائینگے ۝
٩٥- اور ابلیس (ف۳) کا تمام لشکر بھی ۝
٩٦- وہ وہاں آپس میں جھگڑتے ہوئے یوں کہیں گے ۝

حضرت ابراہیمؑ کی دُعاء

ف۱ حضرت ابراہیمؑ جب اللہ تعالےٰ کا صحیح تخیل پیش کر چکے۔ اور حمد و ثنا کے فرائض ادا کر چکے۔ تو اپنے باپ کے لئے دُعا کی۔ فرمایا۔ اے مولا میرا باپ راہ راست پر گامزن نہیں ہے اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائیے۔ اور اُس دن کی رُسوائی و ذلت سے بچا لیجئے۔ جس دن نہ مال و دولت کے انبار کام آسکیں گے۔ اور نہ بیٹے ہی سود مند ثابت ہوں گے۔

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ سے مقصود یہ ہے۔ کہ وہاں عالم حشر میں بجز سلامتی قلب کے اور کوئی چیز مخلص اور نجات کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اور بسلامتی قلب تعبیر ہے۔ بتکثیر باطن سے۔ اخلاق کی بلندی اور رفعت سے عقائد کی صحت اور پاکیزگی سے۔

ف۲ یعنی اللہ کے نیک بندے اس کے مقام رضا کے بالکل قریب ہوں گے۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ جنت کی تمام نعمتیں ان کے سامنے ہیں۔ اور وہ لوگ جو گمراہ ہیں۔ جنہوں نے دنیا میں ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے دین کی مخالفت کی۔ اور شرک کی لعنتوں میں گرفتار رہے۔ اپنے کو جہنم کے نزدیک تر پائیں گے۔ اور محسوس کریں گے۔ کہ جہنم ان کے روبرو منہ کھولے کھڑا ہے۔

ف۳ گمراہوں اور مشرکوں سے کہا جائے گا۔ کہ وہ تمہارے معبود باطل کہاں ہیں۔ کیا آج وہ اس بے چارگی اور بے کسی میں تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ اور تم کو جہنم کے عذاب سے بچا سکتے ہیں اور یا وہ خود کو اللہ کے غضب سے اور غصہ سے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

(باقی صفحہ ٨٨٨ پر)

حلِ لغات:- سَلِیْمٌ ۔ زخمی یا وہ دل۔ اس کے معنی ڈسے کے بھی ہیں۔ یعنی وہ دل جس کو عشق الٰہی کے سانپوں نے ڈسا ہو۔ قتیل محبت۔

فَكُبْكِبُوْا ۔ كَبَّ الْاِنَاءَ کے معنے برتن کو اوندھا کر دینے کے ہیں۔ اور کُبْکِبَ اسی کی تضعیف ہے۔

جُنُوْدٌ ۔ جُنْدٌ کی جمع ہے۔ یعنے لشکر و گروہ و مددگار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷- تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
۹۸- اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
۹۹- وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝
۱۰۰- فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ۝
۱۰۱- وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ۝
۱۰۲- فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
۱۰۳- اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
۱۰۴- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ع
۱۰۵- كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِیْنَ ۚۖ
۱۰۶- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

۹۷- کہ اللہ کی قسم ہم صریح گمراہی میں تھے ۝
۹۸- جب کہ ہم تم (معبودوں) کو جہان کے رب کے برابر ٹھہراتے تھے ۝
۹۹- اور ہمکو سو ان گنہگاروں کے اور کسی نے گمراہ نہیں کیا ۝
۱۰۰- سو اب ہمارا نہ کوئی سفارشی ہے ۝
۱۰۱- اور نہ کوئی غم خوار دوست ۝
۱۰۲- سو کاش ہمارے لئے ایک بار پھر دنیا میں لوٹ کر جانا ہو کہ ہم ایمان
۱۰۳- اس بیان میں البتہ نشانی ہے۔ اور اکثر ان میں ماننے والے نہیں تھے ۝
۱۰۴- اور بیشک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ۝
۱۰۵- نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ۝
۱۰۶- جب ان سے ان کے بھائی نوحؑ نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۷)

لا کلام ہے کسی شخص میں جرأت نہیں۔ کہ اس کے غیظ و غضب کا سامنا کر سکے۔ آج تمام معبودان باطل کو ان کے عقیدتمندوں کے ساتھ جہنم میں اوندھے منہ گرا دیا جائے گا۔ اور تمام ابلیسی لشکر آگ میں جھونک دیا جائے۔ آج وہ لوگ معلوم کریں گے کہ یہ بت پرستی محض فریب نفس کی نیرنگیاں تھیں۔ ورنہ حاکم و قاہر اور مختار و قادر ذات صرف اللہ تعالےٰ کی ہے۔ یہ لوگ اس وقت اپنے مقتداؤں اور گمراہ معبودوں سے کہیں گے کہ واللہ ہم نے تم کو خدا کا شریک قرار دے کر سخت غلطی کا ارتکاب کیا۔ یقیناً ہم گمراہ ہو گئے۔ اور ہماری گمراہی کا موجب یہ ہمارے پر معاصی پیشوا ہی ہیں۔ یعنی وہ بڑے بڑے مذہبی مجرم پیشہ لوگ۔ جنہوں نے توحید کی روشنی سے ہمیں ہمیشہ بیگانہ رکھا۔ اور یہ حالت ہے۔ کہ ان مدعیان طریقت میں سے کوئی شخص جرأت سفارش نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو دنیا میں ہم کو تسلیاں دیتے تھے۔ اور اپنے کو نجات و مخلصی کا اجارہ دار سمجھتے تھے۔ اور وہ جو اپنے

اور اپنے مریدوں کے سوا سب کو جہنمی قرار دیتے تھے۔ آج خود عذاب الٰہی کا شکار ہیں۔ اور ان کی زبانیں گنگ ہیں۔ ان سے اتنا بھی تو نہیں ہو سکتا۔ کہ اپنے عقیدت مندوں اور نیاز مندوں کی طرف سے کچھ کہہ سن لیں۔ دوستی اور آشنائی کے تمام تعلقات منقطع ہیں۔ یہ لوگ اس وقت اس خواہش کا اظہار کریں گے۔ اگر اب ہمیں دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ تو ہم سچے مومن ثابت ہوں گے۔ ارشاد ہے۔ کہ اب اس بے مائگی و افلاس کی صورت میں ان کو حقیقت حال کا احساس ہونا محض بیکار ہے۔ اور اس پورے قصہ میں عبرت و تذکیر کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ مگر ان لوگوں کے لئے جو دولت ایمان سے بہرہ ور ہیں۔ یہ مشرکین مکہ ان کو اتفاق کو محسوس کر سکتا اسلام کی سچائیوں کا اعتراف نہیں کرتے۔ اور ان کے دلوں سے تبدیلی اور اصلاح کی استعداد بحیثیت مفقود ہو چکی ہے۔

• حل لغات - حَمِیْمٍ - مخلص - دوست • اَخُوْهُمْ - یعنی اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ انبیاء شفقت اور محبت کے اعتبار سے کس درجہ قریب ہوتے ہیں •

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠٧- إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝
١٠٨- فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
١٠٩- وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
١١٠- فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
١١١- قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝
١١٢- قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
١١٣- إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ
تَشْعُرُونَ ۝
١١٤- وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
١١٥- إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝

١٠٧- بے شک تمہارے لئے میں امانتدار پیغمبر ہوں ۝
١٠٨- تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝
١٠٩- اور میں اس (پیغام) پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا۔ میری
اُجرت صرف جہانوں کے رب پر ہے ۝
١١٠- سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝
١١١- وہ بولے کیا ہم تجھے مانیں حالانکہ کمینے لوگ تیرے تابع ہیں ۝
١١٢- بولا مجھ کو ان کے معلوم کرنے سے کیا غرض جو وہ پیشہ کرتے رہے ہیں ۝
١١٣- ان کا حساب پوچھنا صرف میرے رب ہی کا کام ہے
اگر تم سمجھو ۝
١١٤- اور میں مومنوں کو نکال نہیں سکتا ۝
١١٥- میں تو صرف کھول کر سنانے والا ہوں ۝

حضرت نوح

ف ان آیات میں حضرت نوح کا ذکر ہے۔ جنہوں نے حیرت انگیز استقلال کے ساتھ قوم کے کفر اور ان کی سرکشی کا مقابلہ کیا۔ اور تقریباً ایک ہزار سال تک مسلسل رشد وہدایت کی دعوت دی اور اپنے خلوص اور محبت سے مجبور ہو کر بکمال دلسوزی منکرین حق کو سچائی کی طرف بلایا۔ ان کا زمانہ ٹھیک طور پر تو معلوم نہیں تاریخ کی اصطلاح میں یہ آدم ثانی ہیں۔ البتہ انجیل اور قرآن سے ان کے تبلیغی کارناموں پر روشنی پڑتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اس دور کے داعی ہیں۔ جب کہ انسانوں کی عمریں عموماً بہت زیادہ طویل ہوتی تھیں۔

ارشاد ہے۔ کہ حضرت نوح نے قوم سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ تم کیوں پاکبازی کی زندگی بسر نہیں کرتے۔ کیا تمہارے دلوں میں اللہ کا ڈر نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تمہارے لئے زبردست امانت دار اور معتمد ہوں۔ میں تم کو اللہ سے اتقاء وخشیت کی دعوت دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ میری اطاعت شعاری میں سعادت دینی و اُخروی حاصل کرو۔ اور اس پر میں پیغمبرانہ وقار کی طرح کسی سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ اللہ جو تمام کائنات کا مالک اور پروردگار ہے۔ مجھے فراموش نہیں کرے گا۔ میں اپنی کسی حاجت کے لئے تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ بلکہ مخلصانہ دلسوزی اور محبت سے کہتا ہوں۔ کہ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت قبول کرو۔

نوح کے مخاطبین نے جب یہ وعظ سُنا۔ تو کہنے لگے۔ کہ ہم تمہارے دین کو قبول کر کے ذلیل اور کمینے نہیں بننا چاہتے۔ کیونکہ جسقدر لوگ تم پر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب ارذل پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت نوح نے فرمایا۔ کہ کبر وغرور کے نشہ میں چُور سرایا وادہ۔

(باقی صفحہ ۸۹۰ پر)

حلِ لُغات:

بطارد۔ طرد سے ہے۔ بمعنے ہٹا دینا۔ دُور کر دینا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۶۔ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ○

۱۱۷۔ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ○

۱۱۸۔ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ
وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۱۱۹۔ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○

۱۲۰۔ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ○

۱۲۱۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

۱۲۲۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

۱۲۳۔ كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ○

۱۱۶۔ بولے اے نوح اگر تو باز نہ آیا۔ تو پتھروں سے مارا
جائے گا۔

۱۱۷۔ بولا اے رب میرے میری قوم نے مجھے جھٹلایا ○

۱۱۸۔ تو میرے اور ان کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر اور مجھے اور
میرے ساتھیوں کو جو مومن ہیں نجات دے ○

۱۱۹۔ پھر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا ○

۱۲۰۔ پھر اس کے بعد ان باقیوں کو ڈبو دیا ف۱ ○

۱۲۱۔ بے شک اس بیان میں البتہ نشانی ہے۔ اور ان میں بہت
لوگ ماننے نہیں تھے ○

۱۲۲۔ اور بے شک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ○

۱۲۳۔ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۹)

ایک داعی حق و صداقت کو لوگوں کے پیشوں سے کیا بحث؟
کیا عزت و وجاہت کا تعلق صرف دولتمندی اور حسب نسب
سے ہے۔ کیا وقار و حشمت۔ فسق و فجور کا نام ہے
اور کیا تم محض اس لئے رذیل نہیں ہو۔ کہ تمہارے پاس باوجود
تمام جرائم اور گناہوں کے دولت ہے؟

ارشاد ہے۔ کہ ان لوگوں کا معاملہ اللہ سے ہے۔ میں
کوئی حق نہیں رکھتا۔ کہ ان کو اپنے پاس سے ہٹا دوں!
اور کہہ دوں کہ چونکہ تم بڑے بڑے منصبوں اور عہدوں
پر فائز نہیں ہو۔ اس لئے اللہ کے نزدیک بھی تمہارا کوئی
مرتبہ نہیں۔ میں تو اللہ کا پیغمبر ہوں۔ اور مجبور ہوں۔ کہ
یکساں طور پر۔ اللہ کا پیغام سب کو پہنچا دوں۔

دنیا کے اور حریص بندوں نے جب مساوات کا وعظ
سُنا۔ تو بے تاب ہو گئے۔ کہنے لگے۔ کہ ہم ایسی تبلیغ و
اشاعت کو نہیں چلنے دیں گے۔ اگر آپ نے چند روز
اور ان مشاغل کو جاری رکھا۔ تو سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ وہ لوگ جن کی عمر کا حاصل ہی تفوق و اقتدار
کا جذبہ ہے۔ کیونکر اس قسم کی تعلیم کو قبول کر سکتے
تھے۔

حضرت نوح نے ان کے اس بغض و عناد کو دیکھ کر
اللہ سے دعا کی۔ کہ مولا یہ لوگ تکذیب کی آخری حد کو پہنچ
چکے ہیں۔ اور اب اصلاح کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ اس
لئے ہمارے اور ان کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ
کر دیجئے۔

چنانچہ حضرت نوح کی کچھ شنی گئی۔ اور یہ منکرین باحسرت
وہیں طوفان میں نیست و نابود ہو گئے۔

ارشاد ہے کہ اس قصہ میں بھی مشرکین مکہ کے لئے نصیحت
و تذکیر کی نشانی ہے۔ مگر ان میں اکثر لوگ اگر چہ ہدی کی
دولت سے محروم ہیں۔

حل لغات:۔ اَلْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۔ بھری ہوئی کشتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

۱۲۵۔ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝

۱۲۶۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝

۱۲۷۔ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ
اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

۱۲۸۔ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ۝

۱۲۹۔ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝

۱۳۰۔ وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ۝

۱۳۱۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝

۱۳۲۔ وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝

۱۳۳۔ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ۝

۱۲۴۔ جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۝

۱۲۵۔ بے شک میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں ۝

۱۲۶۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۱۲۷۔ اور میں اس پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا میری
مزدوری صرف جہان کے رب پر ہے ۝

۱۲۸۔ کیا تم ہر ٹیلے پر کھیلنے کو ایک نشانی بناتے ہو ۝

۱۲۹۔ اور ایسے استوار محل بناتے ہو کہ گویا تم ہمیشہ رہو گے ۝

۱۳۰۔ اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو ظلم سے پنجہ مارتے ہو ۝

۱۳۱۔ اور اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۱۳۲۔ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو تم جانتے ہو ۝

۱۳۳۔ مدد کی تمہاری چوپایوں اور بیٹوں سے ۝

قوم عاد کی تباہی

یہ انسانی فطرت کا عام قانون ہے۔ کہ جب انسان کو مال و دولت سے بہرہ وافر قرار دیا جائے۔ اور اس کی اہلیت سے زیادہ اس کو نوازا جائے۔ تو پھر یہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تفاخر و تکبر کے جذبے۔ دنیا کو باقی اور ابدی سمجھنے کا تخیل اور تفرد و اختصاص کے ولولے پیدا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حضرت ہود مبعوث ہوئے۔ تو قوم عاد کی بالکل یہی کیفیت تھی۔ مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے ان کے حوصلے بڑھ گئے تھے۔ یہ ہر بلندی پر عیش و عشرت کے قصر تعمیر کرتے۔ تاکہ یہ ان کی عزت اور وقعت کے نشان قرار پائیں۔ اور وہ بڑے بڑے قلعے بناتے۔ تاکہ نفس کو یہ فریب دے سکیں۔ کہ یہ مقام عارضی و فانی نہیں۔ بلکہ آفات و حوادث سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رہنے والا ہے۔ اور اختصاص و تفرد کے لئے عام لوگوں پر سختی کرتے اور یہ چاہتے۔ کہ تمام راحتیں اور تمام ان کی قوم سے مختص ہو جائیں۔

حضرت ہود نے ان کی اس مادیت پرستی کو دور کرنے کے لئے "تقویٰ" کا نسخہ تجویز فرمایا۔ اور ان کو یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تم سے کسی معاوضے کا طالب نہیں۔ کیونکہ معاوضہ طلب کرنے کی صورت میں تبلیغ بالکل بے اثر ہو جاتی ہے۔

یہ واضح ہے۔ کہ پیغمبر دنیا والوں سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا۔ اور نبوت کو جلب منفعت کا ذریعہ نہیں بناتا۔ (ربانی صفحہ ۲۱۵ ج ۲)

حل لغات:۔

رِیْعٍ۔ ٹیلہ۔ بلندی۔

اٰیَةً۔ نشان۔ یعنی اونچی اونچی عمارتیں۔ جو ان کی فارغ البالی کی علامت ہوں۔

مَصَانِعَ۔ جمع مصنع۔ قلعے۔ محلات۔ حوض، اور کنوئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣٤ - وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

١٣٥ - اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

١٣٦ - قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝

١٣٧ - اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

١٣٨ - وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

١٣٩ - فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

١٤٠ - وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

١٤١ - كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

١٤٢ - اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

١٣٤ - اور باغوں اور چشموں سے ٥

١٣٥ - بیشک میں تمہاری نسبت ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ٥

١٣٦ - وہ بولے خواہ تو نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں
میں سے نہ ہو ہمارے لئے سب برابر ہے ٥

١٣٧ - یہ نصیحت وغیرہ کچھ نہیں اگلوں کی عادت ہے ٥

١٣٨ - اور ہم پر عذاب نہ آئے گا ٥

١٣٩ - پس انہوں نے اسے جھٹلایا (ف۱) تو ہم نے انہیں ہلاک کیا بیشک
اس بیان میں نشانی ہے اور ان میں بہت لوگ ماننے والے نہیں تھے ٥

١٤٠ - اور بیشک تیرا رب اللہ وہی غالب مہربان ہے ٥

١٤١ - ثمود نے (ف۲) رسولوں کو جھٹلایا ٥

١٤٢ - جب انہیں ان کے بھائی صالح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ؟ ٥

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵۱)

وہ خالصۃً اللہ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیتا ہے۔ اور اپنی خدمات اس کے حضور میں پیش کر دیتا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ دنیا طلبی میں اس کو بھی عام انسانوں کی طرح دوڑتا ہوا دیکھیں۔ وہ دولت کو تقسیم کرنے کے لئے آتا ہے۔ دولت کو سمیٹنے کے لئے نہیں آتا۔ اس کا نصب العین یہ ہوتا ہے۔ کہ ماننے والوں میں تقویٰ اور پرہیزگاری کے جذبات پیدا کئے جائیں اور ان کے دلوں میں مادیت کے خلاف نفرت و حقارت کا جوش پیدا کیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ حضرت ہود نے جب قوم سے کہا۔ کہ مادیت پرستی میں اس حد غلو کرنا تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگا۔ تو وہ ہنسے۔ اور کہا۔ کہ جناب آپ کے وعظ کا ہمارے دلوں پر قطعاً کوئی اثر نہیں۔ ہم تو عیش و عشرت کی زندگی کو ایک معمولی اور ناگزیر بات جانتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ بہت بڑا جرم نہیں۔ پہلی قوموں میں بھی اسی طرح کے جذبات موجود تھے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم عذاب الٰہی سے ڈریں۔ اور خائف ہوں۔

قوم کے اس متکبرانہ جواب پر حضرت ہود بالکل مایوس ہو گئے۔ تب اللہ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور ان کی آنکھیں الٹ دی گئیں۔ اور تفاخر و تکبر کے علم سرنگوں کر دیئے گئے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عاد کی تمام شان و شوکت خاک میں مل گئی۔ اور نشہ دولت و قوت کے سرشار قضا کی آغوش میں جا سوئے۔

حلِ لغات :-

خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ - پہلوں کی عادت۔ گزشتہ لوگوں کا وتیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۳- اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝

۱۴۳- بیشک میں تمہارے لئے امانتدار پیغمبر ہوں ۝

۱۴۴- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝

۱۴۴- سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۱۴۵- وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

۱۴۵- اور میں اس پر کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری صرف جہان کے رب پر ہے ۝

۱۴۶- اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ۝

۱۴۶- کیا تم ان چیزوں میں جو یہاں ہیں نڈر چھوڑ دیئے جاؤ گے ۝

۱۴۷- فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝

۱۴۷- باغوں اور چشموں میں ۝

۱۴۸- وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝

۱۴۸- اور کھیتوں اور کھجوروں میں جنکے گچھے نازک ہیں ۝

۱۴۹- وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝

۱۴۹- اور تم پہاڑوں میں تکلف سے گھر تراشتے ہو ۝

۱۵۰- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝

۱۵۰- سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۱۵۱- وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝

۱۵۱- اور بیباک لوگوں کا حکم نہ مانو ۝

۱۵۲- الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ۝

۱۵۲- جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ۝

قومِ ثمود کی سرکشی اور ہلاکت

ف۱ جس طرح کفر و انکار کی ماہیت یکساں ہے۔ اسی طرح ایمان و ایقان کی حقیقت ایک ہے۔ جس طرح آدم نے توحید کی اولین شمع روشن کی۔ اسی طرح انبیا مابعد نے تفریح کا اُجالا پیش کیا ۔

چنانچہ آپ انبیا کی تعلیم میں ایک نوع کی وحدت دیکھیں گے ۔ اور محسوس کریں گے ۔ کہ ان دونوں کا منبع ایک ہے ۔ ماخذ ایک ہے ۔ تعلیم ایک ہے ۔ اور پیغام ایک ہے ۔ اور یہ واقعہ ہے ۔ کہ صداقت ہمیشہ حقیقت ہوتی ہے ۔

حضرت ہود نے قوم کو تقویٰ اور پیغمبر کی اطاعت کی دعوت دی تھی ۔ اسی طرح حضرت صالح نے فرمایا ۔ کہ دل میں تبدیلی پیدا کرو ۔ قلب سے دنیا کی محبت نکال دو ۔ اور اس کو معارف ایمان سے معمور کر دو ۔ اور انتہا پاکیزہ بناؤ کر گناہ اس میں اپنا نشیمن نہ بنا سکے ۔ میں تم سے معاوضہ نہیں چاہتا ۔ کیا تم سمجھتے ہو ۔ کہ تمہیں دنیا کے عیش و عشرت کے سامان سے ہمیشہ بہرہ ور ہونے کا موقع دیا جائے گا ۔ اور تم کو چشموں اور باغوں میں اور کھیتوں اور درختوں میں بلا کسی باز پرس کے

ہمیشہ شاد رکھا جائے گا ۔ یہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا ۔

مقصود یہ ہے کہ اللہ کے قانون مکافات کی تشریح اور مکافاتِ عمل فاقابل شنوائی کی تحقیق کی جائے ۔

وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ سے غرض یہ ہے کہ تم نے نشاط و بہجت اور تفریح و فرحت کے لئے پہاڑوں میں اپنے مکانات بنائے ہیں ۔

(باقی صفحہ ۸۹۴ پر)

حلِّ لغات :-

طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۔ یعنی پھل کے بوجھ کی وجہ سے خوشے ٹوٹنے کو ہیں ۔ یا جیسے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں ۔

فٰرِهِیْنَ ۔ فَارِهٌ کی جمع ہے ۔ جس کے معنے نہایت شاد و نیک مرد کے ہیں ۔ و یعنی حذاقت و دجمال ۔

اَلْفَارِهَةُ ۔ خوبصورت اور جوان لونڈی کو کہتے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۳- قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝

۱۵۳- بولے سوائے اسکے نہیں کہ تجھ پر کسی نے جادو کیا ہے ۝

۱۵۴- مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

۱۵۴- تو بھی ہماری مانند ایک آدمی ہے۔ سو اگر تو سچا ہے۔ تو
کوئی نشان لا ۝

۱۵۵- قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ
شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

۱۵۵- کہا یہ اونٹنی ہے پانی پینے کی۔ ایک باری اس کی ہے
اور ایک مقرروں کی باری تمہارے لئے ہے ۝

۱۵۶- وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

۱۵۶- اور اس کو بُری طرح ہاتھ نہ لگانا۔ کہ ایک بڑے دن کا عذاب
تمہیں آ پکڑے گا ۝

۱۵۷- فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝

۱۵۷- پھر انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر پچھتاتے رہ گئے ۝

۱۵۸- فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

۱۵۸- سو انہیں عذاب نے آپکڑا بے شک اس بیان میں نشانی
ہے اور ان میں اکثر ماننے والے نہیں تھے ۝

۱۵۹- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

۱۵۹- اور بیشک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹۳)

فرحت کی نشاط کے لئے بھی تم نے کچھ سوچا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ اللہ کی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرو۔ اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت اختیار کرو ٭

ولا تطیعوا امر المسرفین سے مراد یہ ہے کہ نافرمانی کا ارتکاب نہ کرو۔ مسرف قرآن کی اصطلاح میں حدود اعتدال سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔ اور مسرف وہ لوگ ہیں جو حدود شریعت کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اور خواہشات نفس کے پیرو ہیں ٭

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ حضرت صالح کی قوم نے جواب دیا۔ وہ یہ تھا کہ ہم سمجھتے ہیں۔ تمہارا دماغ درست نہیں۔ تم آسیب زدہ ہو۔ بشری ضروریات اور خواہشات سے متصف ہو۔ گویا ان کے نزدیک پیغمبر کا انسان ہونا۔ نبوت کے منافی تھا۔ آخر میں انہوں نے معجزہ طلب کیا۔ اور کہا۔ اگر تم واقعی راست باز ہو تو ہم کو کوئی خارق عادت کے طور پر کوئی نشانی دکھاؤ ٭

حضرت صالح نے فرمایا۔ یہ اونٹنی نشانی ہے۔ اس کو آزادی ہے وقت مقررہ پر پانی پینے دو۔ اور اسکو کوئی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ مظہر معجزہ کا ظہور نہ ہو گا۔ اور تم عذاب عظیم میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ ان لوگوں کو چونکہ حضرت صالح سے کوئی عقیدت نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے ازراہ شرارت اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور اونٹنی کو نشان مقررہ کرنے کے معنے بھی یہ تھے۔ کہ دیکھیں ان میں رواداری کا جذبہ موجود ہے یا نہیں۔ اس نے جیسا اونٹنی کے مارے جانے سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ لوگ حضرت صالح سے کسی نوع کا تعلق رکھنا گوارا نہیں کرتے۔ اور ان میں اتنی اخلاقی جرات بھی نہیں کہ اونٹنی کو گھاٹ سے پانی پینے دیں۔ تو اللہ کا غضب آیا اور یہ لوگ تباہ کر دیئے گئے ٭ ارشاد ہے کہ اس آیت سے منکرین والوں کو عبرت اور بصیرت حاصل ہونی چاہیئے تھی۔ مگر اکثر محروموں کا یہ عالم ہے کہ اکثر ایمان کی دولت سے بہرہ ور نہیں ہوتے ٭

حل لغات

اَلْمُسَحَّرِيْنَ۔ مسحر سے ہے۔ جادو زدہ۔ اور آسیب زدہ ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۰- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚۖ
۱۶۱- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
۱۶۲- اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝
۱۶۳- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝
۱۶۴- وَمَآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۱۶۵- اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
۱۶۶- وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝
۱۶۷- قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُخْرَجِيْنَ ۝

۱۶۰- قوم لوط نے رسولوں کو جھٹلایا ۝
۱۶۱- جب اُن سے اُن کے بھائی لوط نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۝
۱۶۲- بیشک میں تمہارے لئے ایک امانتدار پیغمبر ہوں ۝
۱۶۳- سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝
۱۶۴- اور میں اس پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری
تو صرف جہانوں کے رب پر ہے ۝
۱۶۵- کیا تم جہانوں کے مردوں پر دوڑتے ہو ؟ ۝
۱۶۶- اور اپنی بیویوں کو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں۔
چھوڑتے ہو۔ بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو کہ حد سے باہر نکل گئے ہو ۝
۱۶۷- بولے اے لوط اگر تو باز نہ آیا۔ تو تُو ضرور جلا وطن
کیا جائے گا ۝

حضرتِ لُوطؑ کا اخلاقی مشن

ف حضرت لُوط اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر تھے اور ایک خاص اخلاقی مشن کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ان کا اخلاقی نصب العین یہ تھا۔ کہ سدومیوں کے جذبۂ ناپاک کی اصلاح کی جائے۔ اور ان کے غیر فطری رجحانات کو فطرت کے صحیح اور پاکیزہ راستے کی جانب منتقل کر دیا جائے۔ بات یہ تھی کہ سدومی ہوس اور شہوت کے مجسم پیکر تھے ان کے دلوں سے مذہب کا احترام اُٹھ چکا تھا۔ روحانیت بالکل مفقود تھی۔ اور گو وہ بظاہر انسان تھے۔ مگر جذبات و خیالات کے اعتبار سے بالکل حیوان تھے۔ وہ زندگی کو محض وسیلۂ عیش و عشرت سمجھتے۔ اور ہر وقت معصیت میں مبتلا رہتے۔ حضرت لُوط نے اس صورتِ حالات کو دیکھا۔ اور ان کو اس فعلِ شنیع سے روکا۔ فرمایا کم بختو! اللہ نے تمہاری جنسی ضروریات کی تکمیل کے لئے عورتوں کو پیدا کیا ہے۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم ان کو چھوڑ کر لونڈوں کے پیچھے جاتے پھرتے ہو۔ آخر اس تجاوز اور غیر طبعی مشاغل سے تمہارا مقصد کیا ہے۔ میں تمہاری ان حرکات کو قابلِ نفرت سمجھتا ہوں۔ اور تمہارے اعمال کا سخت مخالف ہوں۔ اُن بدبختوں نے بجائے اس کے کہ اس گناہ سے باز آتے۔ اور توبہ کرتے۔ حضرت لُوط کی نصیحتوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ اگر آپ نے وعظ و نصیحت کے اس سلسلہ کو بند نہ کیا۔ تو ہم آپ کو اس بستی سے نکال باہر کریں گے۔

(بقایا صفحہ ۸۹۶ پر)

حلِ لُغات:-

عٰدُوْنَ - تجاوز کرنے والے۔ حد اعتدال سے بڑھنے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٨- قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ○

١٦٨- کہا بیشک میں تمہارے اعمال کا دشمن ہوں ○

١٦٩- رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○

١٦٩- اے رب جو یہ کرتے ہیں اسکے وبال سے مجھے اور میرے گھر والوں کو بچا ○

١٧٠- فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ○

١٧٠- پھر ہم نے اُسے اور اُسکے سب گھر والوں کو نجات دی ○

١٧١- اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ○

١٧١- مگر ایک بڑھیا کہ باقی رہنے والوں میں رہی ○

١٧٢- ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

١٧٢- پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کیا ○

١٧٣- وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ○

١٧٣- اور ان پر ایک مینہ برسایا۔ سو ان ڈرائے ہوؤں کا کیا برا مینہ تھا ○

١٧٤- اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

١٧٤- بیشک اس بیان میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ماننے والے نہیں ○

١٧٥- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○

١٧٥- اور بیشک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ○

١٧٦- كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ○

١٧٦- بن کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○

ف۱ حضرت لوطؑ نے اللہ سے پناہ مانگی۔ اور دعا کی۔ کہ اللہ مجھے اور میرے گھر والوں کو ان ظالموں سے مخلصی عطا فرما۔ اور انکی بداعمالیوں کے وبال سے نجات دے۔ نتیجہ ہوا۔ کہ ان لوگوں پر پتھروں کی سخت بارش ہوئی۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے حرفِ غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بداخلاقی بھی کسی قوم کی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہو سکتی ہے۔ بلکہ اخلاقِ جنسی کی اصلاح۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس درجہ اہم ہے۔ کہ اسکے لئے ایک خاص پیغمبر مبعوث اور مامور کیا گیا۔

کیا مسلمانوں نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان واقعات کو کیوں بیان فرماتے ہیں؟ آخر لوطؑ کی قوم کے غیر فطری۔ معاملات ہمارے لئے کیوں قابل تشریح ہیں؟ کیوں ان کے اس گندے مذاق کی تشہیر ضروری سمجھی گئی۔ بلکہ کئی دفعہ اس سلسلہ کو بیان فرمایا؟

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب کہ مسلمانوں میں بھی یہ مرض پھیلے گا۔ اور وہ جذبات و خیالات کے لحاظ سے بالکل سدومیوں کے ہم مرتبہ ہوں گے۔ اور اُن کی طرح پاکبازی کو نفرت کے قابل سمجھیں گے۔ موجودہ تہذیب اور کلچر کی وجہ سے قوم کے بیشمار بچے اس ابتلائے عظیم میں مبتلا ہیں۔ نسلیں کمزور ہو رہی ہیں۔ حوصلہ اور جسارت کے جوہر تقریباً ختم ہیں۔ کیا علمائے قائدین اس مرض کے ازالہ کے لئے حضرت لوطؑ سے سبق لیں گے۔ اور آئندہ نسلوں کو ہلاکت و تباہی کے عذاب سے نجات دلائیں گے۔

حلِ لغات:- الْقٰلِیْنَ۔ قالی کی جمع ہے۔ بغض نفرت کرنے والا۔

اَهْلَهٗ۔ گھر والے۔ مردم شماری۔

اِلَّا عَجُوْزًا۔ بجز ایک بڑھیا۔ یہ حضرت لوطؑ کی بیوی تھیں۔ جنہوں نے انکے مسلک سے بوجہ اپنی جہالت اتفاق نہیں کیا۔ اور ان کو پیغمبر تسلیم نہیں کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۷- اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

۱۷۷- جب اُن سے شعیبؑ نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ۝

۱۷۸- اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

۱۷۸- میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں ۝

۱۷۹- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

۱۷۹- سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝

۱۸۰- وَمَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

۱۸۰- اور میں تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو صرف جہانوں کے رب پر ہے ۝

۱۸۱- اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝

۱۸۱- پیمانہ بھر کر دو۔ اور نقصان دینے والے نہ بنو ۝

۱۸۲- وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝

۱۸۲- اور سیدھی ترازو سے تولو ۝

۱۸۳- وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

۱۸۳- اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو ۝

۱۸۴- وَاتَّقُوا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝

۱۸۴- اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور اگلی مخلوقات کو پیدا کیا ۝

ف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصحاب ایکہ بادیہ پیما لوگ تھے۔ اور ان کا کوئی مستقل مسکن نہ تھا یہی وجہ ہے کہ ان کو اصحاب ایکہ سے موسوم کیا گیا۔ ایکہ کے معنے درختوں کے اجتماع اور جھنڈ کے ہو سکتے ہیں۔

دوسرے قصوں اور اس میں ایک بات امتیاز کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ان سب قصوں میں پیغمبر وقت کو ان کی قوم کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ جیسے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ۔ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ۔ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ۔ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ۔ مگر اس قصے میں کہا گیا ہے۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ۔ جس کی وجہ مفسرین نے یہ بیان کی ہے۔ کہ حضرت شعیب قرابت کے اعتبار سے ان لوگوں میں سے نہیں تھے۔ مگر اس سے زیادہ موزوں اور دقیق توجیہ یہ ہے۔ کہ اصل میں انبیاء کو اخوان قوم باعتبار قرابت کے نہیں کہا گیا۔ بلکہ باعتبار اس شفقت اور محبت کے کہا گیا ہے۔ جو انبیاء کو اپنی امت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اس میں یہ حکمت بھی پنہاں ہے۔ کہ لوگ باوجود انتہائی عقیدت اور منزلت کے ان کو دائرہ بشریت کے اندر سمجھیں۔ اور ان کے مرتبے کو حد سے زیادہ نہ بڑھائیں۔

حضرت شعیب کے لئے اخ کا لفظ غالباً اس لئے استعمال نہیں فرمایا۔ تاکہ شعیب کی قوم کے متعلق معلوم ہو کہ ان کی بدمعاملگی کی وجہ سے ان کے نبی کا رشتہ اخوت ان سے منقطع ہے۔ اور جب تک یہ لوگ معاملات میں دیانت دار نہ ہوں گے۔ اخوت ان میں قائم نہ رہ سکے گی۔ اور یہ برابر منتشر اور متفرق افراد کی صورت میں رہیں گے۔

اس لفظ کے یہاں ترک کر دینے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر جرم بدمعاملگی کے جرم سے نسبتاً ہلکا ہے۔

(باقی صفحہ ۸۹۸ پر)

حلِ لغات

اَلْقِسْطَاسِ - ترازو۔ آلہ وزن۔

وَلَا تَبْخَسُوْا - بخس سے ہے۔ جس کے معنے نقصان پہنچانے کے ہیں۔

اَلْجِبِلَّةَ - مخلوق۔ خلقت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵- قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝

۱۸۵- بولے سوا اس کے نہیں کہ تجھ پر کسی نے جادو کیا ہے ۝

۱۸۶- وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

۱۸۶- اور تو تو ہماری مانند ایک آدمی ہے۔ اور ہمارے خیال میں تو تو جھوٹا ہے ۝

۱۸۷- فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

۱۸۷- سو اگر تو سچا ہے۔ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے ۝

۱۸۸- قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

۱۸۸- بولا میرا رب خوب جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو ۝

۱۸۹- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

۱۸۹- پھر انہوں نے اُسے جھٹلایا تب سائبان کے دن کے عذاب نے انہیں آپکڑا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ۝

۱۹۰- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

۱۹۰- بیشک اس بیان میں نشانی ہے۔ اور ان میں سے اکثر لوگ ماننے والے نہیں تھے ۝

۱۹۱- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

۱۹۱- اور بیشک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹۷)

باہم یکار شتہ حرمت منقطع نہیں ہوا کرتا۔ مگر بدمعاملگی کی صورت میں پیغمبر کسی قوم سے کسی قسم کا واسطہ نہیں رکھتے۔

بات یہ تھی کہ اصحاب الایکہ تجارت پیشہ لوگ تھے۔ جنگلوں میں پھر کر تجارت کرتے۔ اور یونہی وقت گزارتے۔ مگر ان میں یہ برائی پیدا ہو گئی کہ ناپ تول میں بددیانتی کرنے لگے۔ اور اس طرح نظام تمدن سے دشمنی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کو ان کی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا۔ تاکہ یہ لوگ اس حقیقت کی جانب توجہ مبذول کریں۔ کہ رشتہ انسانیت کو استوار کرنے کیلئے دیانتداری شرط اول ہے۔ اور یہ ہرگز ضروری نہیں کہ تجارت کے لئے خواہ مخواہ بے ایمانی کی جائے۔ مگر بعض ناسمجھ اشخاص نے یہ بات غلط طور پر مشہور کر دی ہے۔ کہ تجارت اور دیانت دو مختلف چیزیں ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں دیانت وامانت دونوں چیزیں تجارت کو فروغ دینے کیلئے بمنزلہ راس المال کے ہیں۔

اسلئے جو قوم معاملات اور لین دین میں حدود اخلاق کو ملحوظ نہیں رکھتی کبھی سچی اور حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ جھوٹ سے تجارت کو حقیقی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ الگ بات ہے کہ عارضی طور پر کوئی شخص کسی کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائے مگر ہمیشہ لوگوں کو دھوکے میں رکھنا ناممکن ہے۔ حضرت شعیب نے جب ان سے کہا کہ ناپ تول میں دیانتداری سے کام لو۔ کیونکہ یہ تمدن کا یہی تقاضا ہے تو انہوں نے اس صاف گوئی کو گستاخی کیساتھ سنا۔ اور انکار کیا۔ نتیجہ وہی ہوا۔ جو سنت اللہ کے مطابق عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اور مٹ گئے۔

حل لغات:۔ یَوْمِ الظُّلَّةِ۔ ان پر بادل سائبان کی طرح چھا گیا اور یہی بادل ان کے لئے غضب کا باعث ہوا۔ اس لئے اس عذاب کے دن کو سائبان کا دن کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٩٢- وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
١٩٣- نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝
١٩٤- عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝
١٩٥- بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝
١٩٦- وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝
١٩٧- أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝
١٩٨- وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ۝
١٩٩- فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝
٢٠٠- كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝
٢٠١- لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝
٢٠٢- فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝
٢٠٣- فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ۝

١٩٢- اور بیشک یہ قرآن جہانوں کے رب کا اتارا ہوا ہے ۝
١٩٣- اسے روح الامین (جبرائیل) نے اتارا ہے ۝
١٩٤- تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں ہو جائے ۝
١٩٥- فصیح عربی زبان میں ۝
١٩٦- اور بیشک یہ قرآن اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں مذکور ہے ۝
١٩٧- کیا ان (اہل مکہ) کے لئے یہ نشانی کافی نہیں۔ کہ اس قرآن کو علماء بنی اسرائیل جانتے ہیں ۝
١٩٨- اور اگر ہم اس قرآن کو کسی عجمی شخص پر نازل کرتے ۝
١٩٩- پھر وہ اسکو ان (عربیوں) کے سامنے پڑھتا تو اسپر ایمان نہ لاتے ۝
٢٠٠- اسی طرح اس کا انکار ہم نے مجرموں کے دلوں میں جما رکھا ہے ۝
٢٠١- وہ قرآن کو نہ مانیں گے جبتک کہ دکھ کی مار دیکھیں ۝
٢٠٢- پھر وہ ان پر ناگہاں آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ۝
٢٠٣- پھر کہیں کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے ۝

قرآن

وہ قصص و اخبار کو ذکر کرکے یہ بتایا کہ یہ وہ کتاب ہے۔ جو اقوام و ملل کے حالات پر مشتمل ہے۔ اور جس میں زندگی کے ہر شعبہ پر کافی بحث ہے۔ جو انتہا درجہ کی فصاحت و بلاغت سے متصف ہے اور جو تعلیمات اور پیغام کے لحاظ سے کائنات کی جامع ترین کتاب ہے۔ اللہ کا پیغام ہے جو عوام مادی و روحانی سب کا مجمل لب ہے۔ و اس کو روح الامین یعنی جبرئیل لاتے ہیں۔ جبرئیل الامین اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں۔ اور پیغمبر اعظم پر نذیر ہیں نیکوں قلب پہ اللہ کی جانب سے تعلیم کا نزول ہوا ہے۔ وہ اللہ سے آیات سن کر آپ کے دل تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ کتاب عربی زبان میں نازل کی گئی ہے۔ یعنی ایک ایسی زبان میں جو معانی و مطالب کو ادا کرنے کے لئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ اور اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اسی کو تشبیں شریف کہا گیا ہے۔ اس کی آمد آمد کے ترانے گائے گئے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکنے والا ہے۔ اور ایک سردار آنے والا ہے۔ ایک سرخ و سپید انسان کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اور یہ وضاحت مذکور ہے۔

حل لغات:- زُبُر۔ زبور کی جمع ہے۔ بمعنے کتاب اور نوشتہ۔ الْاَعْجَمِیْنَ۔ غیر عرب یعنی عجم کے لوگ۔ عجم اس شخص کو کہتے ہیں جو فصاحت کے ساتھ بات نہ کر سکے۔ خواہ وہ اچھے طور پر بات کرنے پر قادر ہو۔ خواہ اہل عرب ہو۔
سَلَكْنٰهُ۔ مصدر سلک متعدی بھی ہے۔ اور چونکہ مفعول بھی لیتی سلکنا کے معنے یہ بھی ہیں۔ کہ ہم داخل کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٢٠٤۔ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ○
٢٠٤۔ پس کیا وہ ہمارا عذاب جلد چاہتے ہیں ○

٢٠٥۔ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ○
٢٠٥۔ بھلا دیکھ تو اگر چند برس ہم انہیں بہرہ مند رکھیں ○

٢٠٦۔ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ○
٢٠٦۔ پھر ان کے پاس وہ آ جائے جس کا ان سے وعدہ تھا ○

٢٠٧۔ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ○
٢٠٧۔ تو ان کا چند برس بہرہ مند ہونا ان کے کیا کام آئے گا ○

٢٠٨۔ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ○
٢٠٨۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے ڈرانے والے (پہلے بھیج دیئے) ○

٢٠٩۔ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ○
٢٠٩۔ نصیحت دینے کے لئے اور ہم ظالم نہیں ○

٢١٠۔ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ○
٢١٠۔ اور اس قرآن کو شیطان نے نہیں اتارا ○

٢١١۔ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ○
٢١١۔ اور انہیں لائق نہیں کہ قرآن اتاریں اور وہ ایسا کرنے کی قدرت ○

٢١٢۔ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ○
٢١٢۔ بیشک وہ تو قرآن سننے سے بھی دور کئے گئے ہیں ○

٢١٣۔ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ○
٢١٣۔ پس تو اے نبی! اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکار کہ تو بھی عذاب میں گرفتار (نہ) کیا جائے ○

٢١٤۔ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ○
٢١٤۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا ○

٢١٥۔ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○
٢١٥۔ اور جو مسلمان تیرے تابع ہیں ان کے لئے اپنے بازو نیچے کئے (نرمی کر) ○

٢١٦۔ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ○
٢١٦۔ پھر اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو کہہ کہ میں تمہارے کاموں سے بے تعلق ہوں ○

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹۹)

کہ دنیا میں ایک نیا پیغمبر مسلم آباد ہونے والا ہے۔ اس بات کا بھی ذکر ہے کہ نئے ممالک اس صاحب شریعت کی راہ تکیں گے۔ اور ساری دنیا اس کے نغموں سے گونج اٹھے گی۔

ارشاد ہے کہ ان حقائق سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں اور وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں صحیح اور درست ہیں۔

فرمایا ہے کہ عربی میں قرآن کو نقل کرنے کی یہ مصلحت تھی کہ مطالب کو زیادہ وضاحت کے ساتھ اس میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ دوسری زبانیں ان واضح مطالب کے حق میں اس کی ہمسری نہیں کر سکتیں۔ تاہم اگر اس کو کسی دوسری زبان میں ہم نازل کرتے۔ تو یہ لوگ پھر اس سے منکر رہتے۔ کیونکہ ان کے [illegible] کی حالت کچھ اس نوع کی ہے۔ کہ یہ ہدایت و حق کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھتے۔ ان کی طبیعتیں مسخ ہو چکی ہیں۔ اور رشد و ہدایت کی استعداد چھن چکی ہے۔

اس کے بعد یہ بتایا ہے۔ کہ یہ لوگ عذاب الیم کے منتظر ہیں۔ اور جب تک یہ عذاب نہ آ جائے گا۔ یہ لوگ سچائی اور حق کا اعتراف نہ کریں۔

قرآن حکیم کے متعلق یہ کہنا کہ انسانی کلام ہے۔ سراسر نادانی، قلقیت اور جہالت پر دال ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک انسان جو ذرا بھی تعلیم یافتہ ماحول میں پیدا نہیں ہوتا۔ جو کسی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کرتا۔ جس کے عادات عادی اور معمولی نہیں۔ وہ یکایک حکمت و فلسفہ اگلنے لگے اور اقوام و ملل کے فلسفہ موت و حیات پر تبصرہ فرمانے لگے۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایسی کتاب انسانی دماغ کا نتیجہ ہو۔ جو فصیح و بلیغ بھی ہے۔ آسان بھی ہے۔ اور تمام انسانی ضروریات و داعیات کو پورا کرنے والی بھی ہے۔

حل لغات:۔ عَشِیرَتَکَ۔ عشیرۃ کے معنے کنبے اور قبیلے کے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷- وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝
۲۱۸- الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝
۲۱۹- وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝
۲۲۰- اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
۲۲۱- هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝
۲۲۲- تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝
۲۲۳- يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝
۲۲۴- وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝
۲۲۵- اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝
۲۲۶- وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝
۲۲۷- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝

۲۱۷- اور اُس غالب مہربان پر بھروسہ رکھ ○
۲۱۸- جو تجھے اُٹھتے وقت دیکھتا ہے ○
۲۱۹- اور نمازیوں میں تیرا پھرنا دیکھتا ہے ○
۲۲۰- بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے ○
۲۲۱- میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس شخص پر اُترتے ہیں ○
۲۲۲- وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں ○
۲۲۳- سنی ہوئی بات لا ڈالتے ہیں۔ اور بہت اُن میں جھوٹے ہیں ○
۲۲۴- اور شاعروں کی بات وہی مانتے ہیں جو گمراہ ہیں ○
۲۲۵- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ (شاعر) ہر میدان (مضامین) میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں ○
۲۲۶- اور وہ باتیں کہتے ہیں جو نہیں کرتے ○
۲۲۷- مگر وہ شاعر جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور بعد ظلم سہنے کے بدلہ لیا (تو ان کی شاعری میں مضائقہ نہیں) اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس کروٹ اُلٹتے ہیں ○

ف۱ عام عربوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ خیالات و افکار کا بھی ایک شیطان ہوتا ہے۔ جو ملہم و شاعر کو عجیب باتیں بتلا دیتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ حضور کا یہ الہام بھی معاذ اللہ شیطان کے القاء کا نتیجہ ہو۔

ارشاد فرمایا۔ کہ یہ محض وہم باطل ہے۔ شیاطین اور جنات میں یہ استعداد اور طاقت ہی نہیں اور نہ وہ اس قدر اہم کام کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ قلب جبریل سے اس کو چھڑا لینے کا یارا نہیں۔ اور نہ لوح محفوظ سے اس کو معلوم کرنے پر قادر۔ کیونکہ اب ان کو سماعت اسرار سے روک دیا گیا ہے۔

حضور شاعر نہ تھے

ان آیات میں دراصل حضور کی سیرت طیبہ بیان فرمائی ہے اور بتلایا ہے۔ کہ آپ کن نفوس و عادات کے حامل ہیں۔ ارشاد ہے کہ آپ موحد ہیں۔ اور ایک خدا کو پوجتے ہیں۔ کیونکہ شرک دونوں جہان میں بدترین لعنت اور موجب ہلاکت ہے۔ آپ تبلیغ و راہنمائی کے اصولوں سے آگاہ ہیں۔ آپ نے پہلے اپنے قریبی متعلقین کو اصلاح کی طرف بلایا۔ اور پھر دوسرے لوگوں کو مخاطب کیا۔ مومنین کے حق میں آپ انتہا درجے کے شفیق ہیں اور مجرموں سے سراسر بیزار۔ اللہ کے سامنے شب و روز جھکتے ہیں اور راتوں کو قیام فرماتے ہیں۔ اور نمازیوں اور پاکبازوں سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ انہیں بکمال الفت و محبت نشست و برخاست دیکھتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ کیا ہے پیغمبر کو تم ان لوگوں جیسا سمجھتے ہو جو دروغ گو اور جھوٹے ہیں۔ جن کا [illegible] نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ شیطان کن لوگوں پر نازل ہوتا ہے۔ اسی طرح کے جھوٹے انسانوں پر جو بیٹھ غیب اور [illegible] کی باتوں پر کان لگائے رہتے ہیں۔ اور دنیا میں محض جھوٹ کی اشاعت کرتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۹۲ پر)

(باقی صفحہ ۹۲ پر)

حلِ لغات:- تَقَلُّبَكَ۔ گھومنا۔ پھرنا۔ اَفَّاكٍ۔ اِفْكٌ سے ہے۔ بالغہ سے جھوٹ بولنے والا۔ اَلْغَاوٗنَ۔ غاوی کی جمع۔ بہکے گمراہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اٰیَاتُهَا ۹۳ (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) رُكُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱۔ طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝

۲۔ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

۳۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

۵۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝

۶۔ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝

۷۔ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝

مکی آیتیں ۹۳ (۲۷) سُورۂ نمل رکوع ۷

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ طٰسٓ۔ یہ سورتیں قرآن اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں۔

۲۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

۳۔ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت پر یقین
رکھتے ہیں۔

۴۔ بیشک جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کے اعمال
ہم نے انکو اچھے کر دکھلائے ہیں سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

۵۔ یہ وہی لوگ جنکو بُری طرح کا عذاب ملنا ہے اور وہی آخرت
میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

۶۔ اور تجھ کو تو یہ قرآن ایک حکمت والے باخبر کیطرف سے ملتا ہے۔

۷۔ جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے ابھی میں
تمہارے پاس کوئی خبر لاؤنگا یا تمہارے پاس سلگتا ہوا انگارا لاؤنگا تاکہ تم تاپو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰۰) ف۱ حضور کے متعلق ایک شبہ یہ بھی تھا کہ آپ شاعر ہیں۔ اور محض رقیق قسم کی باتوں سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ ورنہ در اصل ان میں کوئی صداقت نہیں۔ ارشاد فرمایا۔ کہ تم لوگ منصب نبوت سے آگاہ نہیں۔ تم جانتے کہ نبوت کس قدر اعلیٰ شے کی چیز ہے۔ کیا نہیں معلوم ہے کہ شعراء کس قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور انکا اتباع کس قماش کے لوگ کرتے ہیں۔ نبوت اور شاعری میں کیا نسبت۔ نبوت تو سراسر عمل کا نام ہے۔ اور شاعری بے عملی کا۔ شعراء کا کوئی خاص نصب العین نہیں ہوتا۔ وہ محض بیکار اور بے عمل لوگ ہوتے ہیں۔ اور ہر وادی میں بہ جاتے ہیں۔ بخلاف انکے انبیاء سراپا فکر و عمل کا پیکر ہوتے ہیں۔ اور انکے سامنے ایک نصب العین ہوتا ہے جسکو وہ پیش کرتے ہیں۔

اس آیت سے نفس شاعری کی مذمت مقصود نہیں۔ بلکہ شعراء کی ذہنی حالت کا تجزیہ کرنا منظور ہے تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ نبوت اور شاعری میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔

سُورۂ نمل

ف۱ ان آیات سے سورہ نمل کا آغاز ہوتا ہے۔ طٰسٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ تفصیل الٓمٓ کی بحث میں گزر چکی۔

سورہ کا آغاز قرآن کے تعارف سے ہوا ہے۔ ارشاد ہے کہ یہ قرآن اور کتاب مبین کی آیتیں ہیں۔ قرآن کے معنے اس کتاب کے ہیں جسکی کثرت سے قرأت اور تلاوت ہو۔ یہ مصدر بمعنی مفعول ہے۔ خود فرمایئے۔ انجیل کی اشاعت آج دنیا میں سب کتابوں سے زیادہ ہے۔ دنیا کے ہر گوشے میں مشنری موجود ہیں۔ اور ہر وہ زبان اور ہر قوم میں اس کو سرعت سے پھیلا رہے ہیں مگر وہ کتاب جس کی دن رات تلاوت ہوتی ہے۔ صرف قرآن ہے۔ کتاب مبین سے غرض یہ ہے۔ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ (باقی صفحہ ۹۰۹ پر)

حل لغات:- ھُدًی۔ سے غرض ہدایت۔ درجات و مراتب۔ اٰنَسْتُ۔ میں نے دیکھی۔ محسوس کی۔
تَصْطَلُوْنَ۔ اصطلاء سے ہے۔ آگ تاپنا۔

٨- فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ
حَوْلَهَا ۚ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
٩- يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
١٠- وَاَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى
مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝
١١- اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
١٢- وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ فِيْ
تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝
١٣- فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
١٤- وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
١٥- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ

۸- پھر جب وہاں آیا تو آواز دی گئی کہ جو کوئی آگ میں ہے اور
جو آس پاس ہے برکت والا ہے ف١ اللہ کی ذات پاک ہے جو سب جہانوں
کا پروردگار ہے ۔
۹- اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں اللہ غالب حکمت والا ہوں ف٢ ۝
۱۰- اور تو اپنا عصا ڈال پھر جب اس کو اس طرح ہلتے دیکھا جیسا
سانپ تو موسیٰ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ اے
موسیٰ مت ڈر بیشک میں جو ہوں میرے پاس پیغمبر نہیں ڈرتے ف٣ ۝
۱۱- مگر جس نے ظلم کیا پھر اس کے عوض برائی کے پیچھے نیکی کی تو میں بخشنے والا مہربان ہوں
۱۲- اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کہ بغیر بلائی (یعنی کسی بیماری کے) سفید
نکلے گا۔ یہ دو معجزے ان نو معجزوں میں ہیں جن کے ساتھ فرعون
اور اس کی قوم کی طرف (جا) کہ وہ فاسق لوگ ہیں ۝
۱۳- پھر جب ان کے پاس ہماری آنکھیں کھولنے والے معجزے پہنچے تو کہنے لگے یہ کھلا جادو ہے ۝
۱۴- اور بے انصافی اور غرور سے انکا انکار کیا اور دل ان کے ان معجزوں کا
یقین کر چکے تھے پس دیکھ کہ مفسدوں کا انجام کیا ہوا ۝
۱۵- اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو (بڑا) علم دیا اور دونوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰۲)

جس میں تمام ضروریات انسانی کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اس میں کہیں بھی
ابہام یا اجمال نہیں ہے۔ ہر قسم کی فروگذاشت اور مغالطے سے پاک ہے۔ ہر شخص
کے لئے موقع ہے۔ کہ وہ اسکے انوار سے کسب فیض ہو سکے۔ ارشاد ہے کہ قرآن
اور کتاب مبین ان لوگوں کی راہنمائی کیلئے ہے جو ایمان کی دولت سے بہرہ مند ہیں۔ اور
نماز و زکوٰۃ کے پابند ہیں۔ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان بالآخرت کے
متعلق فرمایا۔ کہ اسکے بغیر دلوں میں خلوص اور نیکی کا جذبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔
یہی عقیدہ ہے جو اعمال کو درست کر دیتا ہے۔ اور ذمہ داری کا احساس پیدا کر
دیتا ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے نیکی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی کے
طفیل انسان تمام برائیوں سے حقیقی طور پر نفرت کرنے لگتا ہے۔ کیونکہ وہ
جانتا ہے کہ ہر عمل کی ذمہ داری ہے۔ اور حساب ضروری ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے
کہ ایک وقت آئیگا جب مجھے خدا کے حضور میں اُٹھ کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور
وہاں قبیح اعمال کی سخت بازپرس ہوگی۔ قرآن حکیم کہتا ہے جو لوگ آخرت
پر ایمان نہیں رکھتے وہ نتائج کے لحاظ سے سخت گھاٹے میں رہیں گے ۔ انکے لئے

یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ دنیا میں خیر و برکت کا وافر ذخیرہ جمع کر سکیں اور اپنے
لئے زاد راہ کا سامان کر سکیں۔ یعنی قرآن حکیم کہ جو آپ حاصل کرتے ہیں
تو اللہ کے حضور سے قریب ترین روح و مقام ہے۔ اس طرح کہ قلب کے تمام
حجابات بالاطلاق جاتے ہیں۔ اور انوار و برکات اس کو براہ راست مستنیر بنا دیتی ہیں۔
غرض یہ ہے کہ قرآن کا کلام الٰہی ہونا بالکل قطعی اور یقینی ہے۔ اس میں
کسی طرح بھی فریب نفس یا غلط فہمی کا دخل نہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف١ یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ حضرت موسیٰ مدین سے جدا ہو کر چلے ہیں اور
ساتھ اس وقت انکی بیوی تھیں جنگل میں آگ کی طرف تجسس ہوا۔ دیکھا تو صرف روشنی

حل لغات:- مَنْ فِي النَّارِ سے مفسرین نے مختلف معانی مراد لئے ہیں۔ بعض
ابن عباس کی طرف جاتے ہیں کہ اللہ کا نور ہے۔ قتادہ کا مذہب ہے کہ حضرت
نور ہیں۔ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ وَلَمْ يُعَقِّبْ۔ یعنی التفت۔ یقال لمن ولّٰی
جو چیز کے قریب ہو جائے نہ آئے کا اسکا تعاقب ہے۔ تَهْتَزُّ۔ یعنی ہلتا۔ اہتزاز سے ہے
لپکنا۔ حرکت۔ جَآنٌّ سانپ۔ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ۔ یعنی بلا عیب۔ مرض کا کوئی اثر نہ ہو۔

لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت بخشی ○

۱۶- وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○

۱۶- اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور بولا لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے اور ہمیں ہر شے میں دیا گیا ہے بیشک یہ صریح فضل ہے ○

۱۷- وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○

۱۷- اور سلیمان کے لئے اسکے لشکر جنوں اور آدمیوں اور پرندوں میں سے جمع کئے گئے پھر وہ مثل قطار اسکے سامنے کھڑے کئے گئے ○

۱۸- حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

۱۸- یہاں تک کہ وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ. کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اسکا لشکر تمہیں کچل ڈالے اور انہیں خبر نہ ہو ○

۱۹- فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○

۱۹- تب سلیمان اس چیونٹی کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور کہا اے رب مجھے توفیق دے کہ تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں جن سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر ○

(حاشیہ صفحہ ۹۰۳) وہاں گئے تو دیکھا کہ جسکو وہ آگ سمجھے تھے وہ اللہ کی ایک تجلی تھی. فرمایا کہ موسیٰ با برکت ہے اور اللہ جو عالم کا پروردگار ہے تجسیم و تحیز سے پاک ہے! اے موسیٰ میں ہی عزیز و حکیم یعنی غالب برتر اور جمیع علوم و حکمت کا مالک خدا ہوں اور میں نے تمہیں نبی منتخب کیا ہے۔

حضرت موسیٰ اور فرعون

حضرت موسیٰ جب حضرت شعیب کے یہاں سے چلے تو انہوں نے جنگل میں اللہ تعالیٰ کی تجلی دیکھی. تجلی کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے. مفسرین کہتے ہیں کہ تجلی کے مختلف نوع کے اظہار کئے ہیں کہ تجلی وہ ہوتی ہے جسکو وہ ذات اپنے اظہار کا ایک مظہر ٹھہرائے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو طلب کیا اور فرمایا. دیکھو میں تمہارا خدا ہوں اور اسکے بعد انکو بتایا کہ تمہارا عصا جو ایک سانپ بن کر لہلہائے گا اور تمہارا ہاتھ سفید براق ہو جائے گا۔ غرضیکہ اسی طرح کے نو خوارق انکو دیئے گئے اور کہا گیا کہ اب فرعون اور اسکی قوم کے پاس جاؤ. وہ بہت ظالم ہو گیا ہے اور اسکی سرکشیاں حد سے بڑھ گئی ہیں. وہ فاسق ہے! وہ چاہتا ہے کہ بنی اسرائیل ہمیشہ غلامی کی تمام برائیاں جھیلتے جائیں. عصا کا سانپ بن جانا اور ہاتھ کا سفید براق ہو جانا. غالباً اس سے مقصود یہ تھا کہ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو تسلی ہو اور فرعون کو معلوم ہو جائے کہ بنی اسرائیل جیسی مجبور قوم میں بھی زندگی پیدا ہو سکتی ہے. اور میرے بندے اور میری قوم کے لئے خدا بھی غیرت رکھتا ہے. اگر اللہ کو انکی زندگی منظور ہے اور خدا یہ چاہتا ہے کہ انکو غلامی کے خلاف آمادہ کیا جائے. انہیں حریت کا احساس پیدا ہو جائے اور انکو بتلایا جائے کہ تم میں ظلم کے مقابلہ کی پوری قوت موجود ہے وہ دشمن کے لئے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں. ارشاد ہے کہ حضرت موسیٰ فرعون کے پاس تربیت و آزادی کا مطالبہ لیکر آئے اور خوارق و معجزات سے انکو یقین دلایا کہ میں اللہ کی جانب سے آیا ہوں اور بنی اسرائیل کی رہائی اب مقدرات میں سے ہے. اب یہ ناممکن ہے کہ تم زیادہ عرصہ تک ظلم کو جاری رکھ سکو. لیکن فرعون اور اسکی قوم نے موسیٰ کے مطالبات سے قطعی انکار کر دیا اور صاف کہدیا کہ وہ جادو ہے. یہ ہم لوگوں کو جادو کے ذریعہ ہماری حکومت چھیننا چاہتے ہیں. ارشاد ہے کہ یہ لوگ یقیناً حضرت موسیٰ کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے. مگر بات یہ تھی کہ اپنا اقتدار برقرار رکھیں اور لوگ انکی نبوت کو محسوس نہ کریں اور غرور و تکبر و نمود و سرکشی کا نتیجہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ
أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ○

۲۰۔ اور اس نے پرندوں کی خبر لی (یعنی حاضری لی) تو بولا۔ مجھے کیا ہے کہ میں
ہُدہُد کو نہیں دیکھتا۔ آیا وہ غیر حاضر ہے ○

۲۱۔ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ
أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ○

۲۱۔ میں اسے سخت سزا دوں گا۔ یا ذبح کر ڈالوں گا۔ یا وہ کوئی صاف
دلیل میرے پاس لائے ○

۲۲۔ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ○

۲۲۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد آ گیا۔ اور کہا کہ مجھے ایک بات معلوم
ہوئی ہے جو تجھے معلوم نہیں۔ اور میں شہر سبا سے تیرے پاس
ایک یقینی خبر لایا ہوں ○

۲۳۔ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن
كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ○

۲۳۔ میں نے ایک عورت پائی جو ان پر بادشاہت کر رہی ہے اور اس کو
ہر شے ملی ہے اور اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے ○

۲۴۔ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن
دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ○

۲۴۔ میں نے پایا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کے سوا سورج کو سجدہ
کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں بھلے دکھائے ہیں
اور انہیں راہ سے روکا ہے سو وہ راہ نہیں پاتے ○

۲۵۔ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ○

۲۵۔ اللہ کو کیوں نہ سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی چیز نکالتا
اور جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو جانتا ہے ○

حاشیہ صفحہ ۹۰۴:

پرندوں کی بولیاں

ف فرعون اور حضرت موسیٰ کے قصہ کے بعد داؤد اور سلیمان علیہ السلام کے حالات بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ فرعون کی تنگ ظرفی کو ظاہر کیا جائے۔ وہ بتایا جائے کہ اللہ کے نیک بندے باوجود تاج و دیہیم کے مالک ہونے کے اللہ کے شاکر رہتے ہیں۔ ذرہ بھر غرور نہیں ہو جاتے۔ دیکھئے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اتنی سیاسی فہم و فراست کا بہرہ وافر دیا گیا۔ مگر بتایا گیا کہ کس طرح سلطنت کی حدود کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح اختیارات کو انسانوں، جنوں اور پرندوں پر حاوی کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کی سادگی ملاحظہ ہو کہ وہ دائرہ عبودیت سے باہر نہیں نکلے اور جیسے اس فضیلت و برتری کو اللہ کی نوازش سمجھتے ہیں۔ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ سے غرض یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں یہ علم عطا فرمایا ہے کہ ہم پرندوں کی بولیاں سمجھ لیتے ہیں۔ چنانچہ ماہرین حیوانات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حیوانات بھی بولتے ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے تو بعض پرندوں کی آوازوں سے ان کے حروف بھی مرتب کئے ہیں۔ اور ان کو سمجھنے کی ابتدائی کوشش بھی کی ہے۔

چیونٹی اور سلیمان

ف حضرت سلیمان کے متعلق بائبل میں بھی مذکور ہے کہ بہت شان و شوکت کے نبی تھے۔ اس آیت میں ان کی حشمت و جلال اور تسخیر کا ذکر ہے۔ فرمایا۔ ان کے عساکر میں جن و انس کے علاوہ طیور بھی تھے جن سے جنگی خدمات لی جاتی تھیں۔ ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ جس سے ان کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت سلیمان اپنے عساکر کے ساتھ گزرتے ہوئے ایک میدان میں گزرے۔ یہ میدان چیونٹیوں کا مسکن تھا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ حضرت سلیمان کا لشکر نہایت حشمت و شوکت کے ساتھ ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے تو ایک چیونٹی کے اطلاع دینے پر سب کی سب اپنے اپنے سوراخوں میں گھس گئیں۔ ان کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں ہم پاؤں کے نیچے روند نہ ڈالی جائیں۔ حضرت سلیمان چیونٹی کی اس بات پر مسکرا کر ہنس پڑے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر شکریہ ادا کیا۔ وہ وسعت سلطنت اور فوج کی کثرت سے خوش ہوئے۔

دیکھئے ایک فرعون ہے کہ بنی اسرائیل کو غلام رکھنے پر نازاں اور مغرور ہے اور اپنے کو خدا سمجھتا ہے اور ایک سلیمان ہیں کہ ان وسیع اختیارات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۹۰۶ پر)

حل لغات:۔ يُوزَعُونَ ۔ یعنی باضابطہ ان کو تقسیم کر رکھا تھا۔ أَوْزِعْنِي ۔ مجھے توفیق دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٢٦- اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۩ ○ (السجدة)

٢٦- اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا رب ہے ○

٢٧- قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ○

٢٧- سلیمان بولا ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے ○

٢٨- اذْهَب بِّكِتٰبِي هٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ○

٢٨- میرا یہ خط لیجا اور ان کی طرف ڈال پھر ان کے پاس سے واپس آ۔ پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ○

٢٩- قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّيٓ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيمٌ ○

٢٩- وہ بولی اے دربار والو بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ہے ○

٣٠- إِنَّهُ مِن سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

٣٠- بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اور بیشک اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے شروع کیا گیا ہے ○

٣١- أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○

٣١- کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور تابعدار بنکر میرے پاس چلے آؤ ○

٣٢- قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُونِي فِيٓ أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُونِ ○

٣٢- بولی اے دربار والو میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا فیصلہ نہیں کیا کرتی جبتک تم حاضر نہیں ہوتے ○

٣٣- قَالُوا نَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ وَأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ○

٣٣- وہ بولے ہم لوگ بڑے زور اور سخت لڑنے والے ہیں اور کام تیرے اختیار میں ہے سو تو سوچ سمجھ لے کہ کیا حکم دیتی ہے ○

٣٤- قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوٓا أَعِزَّةَ أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ○

٣٤- بولی بیشک جب کسی بستی میں بادشاہ داخل ہوتے ہیں۔ تو اسے خراب کرتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو بے عزت کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے ○

حاشیہ صفحہ ٩٠٤۔

چیونٹی کے متعلق جدید ترین تحقیقات یہ ہے کہ یہ خطرات کو بہت دور سے محسوس کر لیتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بارش ہونی ہے تو بارش پڑنے سے پہلے ہی یہ چیونٹی فکر کر لیتی ہے۔ اس واقعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جب عساکر کو دور سے دیکھا اور گرد و غبار سے مطلع ہونا ہوا پایا تو سمجھ گئی کہ خطرہ قریب ہے۔ سبھی چیونٹیوں کو خبر کر کے جلدی جلدی بلوں میں گھسنے لگیں۔ ایک ادنیٰ بات ہے اور کوئی اس طرح گرد ہوا تو آسان ہے کہ چند چیونٹیوں کو بچا یا جائے جو معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان کا لشکر کسی جنگل میں جا رہا تھا اسکے صورت حال یہ تھی کہ چیونٹیوں کا پاؤں کے نیچے روندا جانا ضروری تھا۔ قَالَتْ نَمْلَةٌ کے معنے یہ نہیں کہ اس نے انسان کی زبان میں سلیمان اور اسکے عسکر کا نام لیا اور کہا کہ اُدْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ بلکہ اپنی زبان میں جیسی اشارات و حرکات سے دوسری چیونٹیوں کو خطرات سے آگاہ کر دیا۔ اور سلیمان اور اسکے عسکر کا نام قرآن نے بطور حکایت واقعہ کے ذکر کیا۔

ف١٢ حضرت سلیمان کی تسخیر اور وسعت کے متعلق یہ دوسرا واقعہ ہے۔ بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت سلیمان کے لشکر میں جن و انس کے علاوہ طیور بھی تھے اور انہیں ہدہد کے متعلق یہ صفات تھیں کہ وہ شاہانہ جنگ میں پانی تلاش کرنے والا عسکر کو پانی کا پتہ دے۔ چنانچہ ہدہد کے متعلق مشہور ہے کہ وہ زمین کے نیچے سے پانی کو معلوم کر لیتا ہے۔ دوسرا یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ھُوَ اَبْصَرُ مِنْ غَيْرِهٖ کہ وہ ہدہد سے بھی زیادہ تیز نگاہیں رکھتا ہے۔ ایک دن ہدہد لشکر میں نظر نہ آیا وہ گم ہو گیا۔ اس پر حضرت سلیمان کو تلاش ہوئی اور اسے بلا کر دریافت کیا اور غصے سے کہا کہ اگر وہ معقول عذر پیش نہ کر سکا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ ابھی اتنا ہی ہوا تھا کہ وہ آ گیا اور اس نے ایک نئے ملک اور نئی حکومت کی خبر دی۔ اس قصہ میں ہدہد کا بولنا اور ایک نئی سلطنت ڈھونڈھ نکالنا اور پھر ان کے مذہب تک کا پتہ دینا یہ سب ایسی باتیں ہیں جو عام لوگ مشکل سمجھتے ہیں۔ اس لئے بعض تفسیر نگاروں میں حسب ذیل شرح کی ہے۔ (١) یہ ایک خاص ہدہد تھا جسکو اللہ تعالیٰ نے معمولی سے زیادہ سمجھ بوجھ دے رکھی تھی۔ (٢) طیور بھی ان معاملات کو سمجھتے ہیں اور انکے متعلق یہ غلط مشہور ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہ بات ماہر علم الحیوانات نے انکی زبان کے چند اصول دریافت کئے ہیں۔ (٣) ہدہد ایک آدمی کا نام ہے۔ جیسے صفاً، ذئب، ابو عامر وغیرہ انسانوں کے نام ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ قول قابل اعتبار نہیں۔ تفقد الطیر من الطیور [illegible]

[illegible] لَقَدْ حَقَّ [illegible]

٣٥- وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ○

٣٥- اور میں انکی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لے کر آتے ہیں ○

٣٦- فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ○

٣٦- پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا، تو اس نے کہا: تم مجھے مال سے مدد دیتے ہو سو جو کچھ اللہ نے مجھے دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے۔ بلکہ تم اپنے ہدیے سے آپ ہی خوش رہو ○

٣٧- اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○

٣٧- ان کی طرف پھر جا، اب ہم ان پر ایسی فوجیں لیکر چڑھائی کریں گے جنکا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے اور ہم انہیں انکی بستی سے ذلیل کرکے نکالیں گے اور وہ خوار ہوں گے ○

٣٨- قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○

٣٨- کہا: اے دربار والو! تم میں کوئی ہے کہ اس عورت کا تخت میرے پاس اس سے پہلے اٹھا لائے، کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس حاضر ہوں ○

٣٩- قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ○

٣٩- جنوں میں سے ایک دیو بولا وہ تخت میں تیرے پاس لاؤں اس سے پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور میں اس کے اٹھالانے پر امانت دار اور زور آور ہوں ○

٤٠- قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ

٤٠- وہ شخص جس کو کتاب کا علم تھا، بولا کہ میں تیرے پاس پلک جھپکنے

حاشیہ صفحہ ۹۰۶:-

ملکۂ سبا کی طرف حضرت سلیمان کا مکتوب

ف ہُدہُد نے یا صاحب ہُدہُد نے جب یہ عذر پیش کیا کہ میں نے ایک عجیب حقیقت دریافت کی ہے۔ جہاں کے رہنے والے آفتاب کی پوجا کرتے ہیں۔ اور وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو حضرت سلیمان نے اس کو ایک رقعہ دیا اور کہا کہ اسکو لیکر وہاں جاؤ۔ اور معلوم کرو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ تعجب اور حیرت کا اظہار ہو جاتے ہیں کہ وہ آفتاب کو پوجتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ صرف مشرق کے مستور افق سے جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو چھپنے کے اسرار سے واقف ہے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب پرستی کی ابتدا اس خیال سے ہوئی کہ آفتاب روشنی اور زندگی کا مرکز ہے۔ اور خدا کا بھی نور ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ سورج اس کے حسن و جمال اور تجلیات کا بہت بڑا آئینہ دار ہو۔ قرآن حکیم نے بتایا ہے۔ کہ یہ عقیدہ اور خیال غلط ہے۔ اسکے نور اور اسکی قدرتوں میں دنیا کی کوئی چیز شریک یا سہیم نہیں۔ وہ نور ہے اور مشرق سے مغرب تک اسی کا نور چھلکتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی جرم منور ہے یا کوئی

ساری روشنی اور اُجالا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کائنات کا وجود اسکی وجہ سے قائم ہے اور اگر وہ نہ ہو تو پھر تمام دنیا عدم کے اندھیروں میں گم ہو اور کسی چیز کا بھی وجود باقی نہ رہے وہ واحد معبود ہے اور کوئی شخصیت بجز اسکے اس قابل نہیں کہ انسان جیسی پر عظمت ہستی اسکے سامنے جھکے۔ غرض یہ ہے کہ ملکۂ سبا کی قوم آفتاب کی پرستش کرتی تھی حضرت سلیمان نے تحقیق احوال کے لئے ہُدہُد کو بھیجا تاکہ وہ اس قوم کے پاس جائے اور اصل معاملہ دریافت کرے۔

ف ملکۂ سبا کی زبانی سے رقعہ کا مضمون ملاحظہ ہو کس قدر مختصر اور کس قدر جامع ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہہ کر گویا اسکو تعلیم دی ہے۔ کہ ہر کام میں ... نہیں، ہم اس خدا کو مانتے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے اور جسکے فیض و رحمت کی حد ... سے کہیں زیادہ وسیع ہے اسکے بعد اس سے مطالبہ کیا ہے کہ مطیع ہو کر میرے پاس چلے آؤ اور کسی قسم کی سرکشی کا اظہار نہ کرو۔

حاشیہ صفحہ ۹۰۷:- ف ملکۂ سبا نے حضرت سلیمان کا خط سنکر اس معاملہ میں اہل دربار سے مشورہ طلب کیا۔ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قدیم زمانے میں بھی طرز حکومت یہ تھی کہ اہل دربار سے مشورہ لیا جائے۔ اور بادشاہ کے اختیارات محدود ہوں۔ اس سے اس عہد کی جمہوری حکومت کا پتہ چلتا ہے۔ (باقی صفحہ ۹۰۸ میں)

حل لغات:- ہُدہُد، نام مشہور طیر، حضرت سلیمان علیہ السلام ... ملک یمن میں واقع ہے ... مَلَؤُا، سرداران قوم ...

بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ
فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا
مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ
اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ
كَرِیْمٌ ۝
۴۱- قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ
اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝
۴۲- فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ
قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝

سے پہلے لادوں گا۔ پھر جب سلیمانؑ نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا اور کہا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنی ہی جان کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ سخی ہے ۝

۴۱- سلیمانؑ نے کہا کہ اس (ملکہ) کے آگے اس کے تخت کی شکل بدل دو، ہم دیکھیں کیا وہ راہ پکڑتی ہے یا ان میں سے ہے جو راہ نہیں پاتے ۝

۴۲- پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ بولی گویا یہ وہی ہے اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی (معاملہ) معلوم ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو گئے تھے ۝

حاشیہ صفحہ ۹۰۷:-

حضرت سلیمان نے تحائف واپس کر دیئے!

ف۔ اس آیت میں بلقیس نے عام بادشاہوں کی اور ملوک کی جو حیثیت بیان کی ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ حدود مملکت کو وسیع کرنے میں کوشاں رہتے ہیں، اور جب کسی ملک پر حملہ کرتے ہیں تو ہر چیز بگڑ جاتی ہے۔ وہاں کا نظام یکسر بدل دیتے ہیں اور وہاں کے معززین اور اکابرین ان انقلابات میں پس جاتے ہیں۔ اس لئے یہ درست نہیں کہ سلیمان کو یہاں آنے اور حملہ کرنے کا موقع دیا جائے بلکہ کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس نے وفد سے کہا، کہ بہتر ہوگا کہ سلیمان کے لئے تحفے تحائف بھیجے جائیں، اگر اس نے انکو قبول کر لیا، تو معلوم ہوگا کہ وہ بہت زیادہ حریص نہیں ہے! دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ ہمارا ممنون ہو جائے گا اور اگر اس نے انکار کر دیا تو معلوم ہوگا کہ وہ جنگ پر آمادہ ہے۔ اس تجویز سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ سبا بہت عقل مند اور سمجھدار خاتون تھی، حالانکہ وزراء نے کہا تھا کہ ہم بہت بہادر ہیں اور ہر طرح مرنے مارنے پر تیار ہیں مگر اس نے یہ مناسب خیال نہ کیا۔

ف۔ غرضیکہ تحفے تحائف بھیجے گئے، لیکن حضرت سلیمانؑ نے انکو قبول کرنے سے انکار کر دیا، بلقیس کا خیال تھا کہ سلیمان بھی دنیا کے عام بادشاہوں کی طرح ہوگا اور وہ ان تحائف کو دیکھ کر خوش ہو جائے گا اس طرح دو سلطنتوں میں سیاسی تعلقات زیادہ استوار ہو جائیں گے۔ چونکہ حضرت سلیمانؑ اللہ کے پیغمبر بھی تھے اس لئے طبعاً دنیا و دنیا کے املاک سے بے نیاز تھے، انہوں نے جب دیکھا کہ ملکہ سبا نے ان کے پیغام کو نہیں سمجھا اور انکو معمولی حریص دنیا دار بادشاہ خیال کیا، تو غضب میں آ گئے اور کہنے لگے۔ تحائف واپس بھیج دو، ہم ان پر حملہ کریں گے اور بہ ذلت انکو وہاں سے نکال باہر کریں گے، معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے پاس نبوی قوت بھی ان سے کہیں زیادہ ہے۔

ف۔ بات یہ تھی کہ حضرت سلیمانؑ کے مدنظر تبلیغ اسلام تھی انہوں نے اسی لئے دعوتی خط بھیجا تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ اس ملک کے لوگ اسلام کی دعوت قبول کر لیں اور بت پرستی چھوڑ دیں، آپ کی خواہش تھی کہ یہ لوگ آفتاب کو نہ پوجیں بلکہ اس خدا کے سامنے جھکیں جس نے آفتاب کو پیدا کیا ہے۔ لیکن اس عورت نے اس پر غور نہ کیا اور جس عنوان سے جواب دیا، وہ توہین کے مترادف تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ سلیمان کا مقصد جہاد محض حدود مملکت کو وسیع کرنا ہے اور مال و دولت کو حاصل کرنا ہے، اسلام کی اشاعت مدنظر نہیں، حالانکہ واقعہ اس کے برعکس تھا۔

حل لغات: عفریت۔ دیو ہیکل۔ [illegible] دونوں [illegible] مشغول ہوتا ہے۔ وَالْاَمْرُ اِلَیْكِ۔ یعنی [illegible] آپ کے اختیار [illegible] اَنْكِرُوْا۔ شکل کو بدل دو [illegible]

زمین، عفریت، تحفہ، [illegible]

www.KitaboSunnat.com

۴۳- وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ○

۴۳- اور سلیمان نے اس عورت کو ان چیزوں سے روکا جنکو وہ خدا کے سوا پوجتی تھی۔ کیونکہ وہ کافروں میں سے تھی ○

۴۴- قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

۴۴- اس سے کہا گیا محل میں داخل ہو۔ سو جب اس نے اس کو دیکھا تو گہرا پانی خیال کیا۔ اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا۔ بیشک یہ تو محل ہے۔ اس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ بولی اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ کے جہانوں کے رب کیواسطے مسلمان ہوگئی ہوں ○

۴۵- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ

۴۵- اور ہم نے ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا۔ کہ اللہ کی بندگی کرو۔ تو وہ اسکے آتے ہی دو فریق (مومن ۔ کافر)

(بقیہ تشریح صفحہ ۹۰۸)

بلقیس کا تخت اور علم الحرکت

حضرت سلیمان کی ابتدا میں تو غصہ آیا کہ [illegible] بلقیس کے [illegible] [illegible] بلقیس کا [illegible] حضرت [illegible] [illegible] بہت جلد [illegible] تخت [illegible] [illegible] بہت مجھے [illegible] چالاک اور قوی جن نے کہا [illegible] [illegible] آپ اس مجلس سے اٹھیں گے میں [illegible] تخت موجود [illegible] [illegible] کتاب الٰہی کا علم تھا [illegible] تخت کو آپ کی خدمت میں حاضر کر سکتا ہوں [illegible] حضرت سلیمان نے کہا اس تخت کی ہیئت کو بدل دو [illegible] [illegible] تخت کی شکل بالکل تبدیل کر دی گئی [illegible] [illegible] جب حضرت سلیمان نے [illegible] تخت [illegible] تو اس نے کہا ہاں کچھ ایسا ہی [illegible] [illegible] کا اعتراف کر لیا۔ اور بولی کہ [illegible]

[illegible] آپ اللہ کے [illegible]

۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علم الحرکت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علم [illegible] صورت کی شکل [illegible] ہے۔

حل لغات: لُجَّۃٌ ۔ [illegible] ۔ [illegible] قَوَارِیرَ ۔ [illegible] شیشہ ۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ○

۴۶ - قَالَ يَٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِٱلسَّيِّئَةِ قَبْلَ ٱلْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

۴۷ - قَالُوا ٱطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَٰٓئِرُكُمْ عِندَ ٱللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ○

۴۸ - وَكَانَ فِى ٱلْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ○

۴۹ - قَالُوا تَقَاسَمُوا بِٱللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِۦ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِۦ وَإِنَّا لَصَٰدِقُونَ ○

ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ○

۴۶۔ صالح نے کہا اے قوم بھلائی سے پہلے برائی مانگنے میں کیوں جلدی کرتے ہو اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے۔ شاید تم پر رحم ہو ○

۴۷۔ بولے ہم نے تجھے اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس قدم دیکھا۔ کہا تمہاری نحوست خدا کے پاس ہے۔ بلکہ تم آزمائش میں ڈالے ہوئے لوگ ہو ○

۴۸۔ اور اس شہر میں نو آدمی تھے۔ جو فساد کرتے اور اصلاح نہ کرتے تھے ○

۴۹۔ وہ بولے باہم اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اسکے گھر والوں پر شبخون ماریں گے پھر ہم اسکے ولی (یعنی دعوے کرنے والے) سے کہیں گے کہ ہم اسکے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت حاضر نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں ○

حاشیہ صفحہ ۹۰۹۔

حضرت سلیمان کا شیش محل!

ف یہ وہ دوسرا واقعہ ہے جس سے بلقیس کو حضرت سلیمان کی عظمت اور دانائی کا حال معلوم ہوا۔ اور جس کی وجہ سے وہ اس درجہ متاثر ہوئی کہ فوراً اسلام کا اعلان کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان نے ایک عالیشان شیش محل تعمیر کرایا تھا۔ اور اس کی خصوصیت یہ تھی کہ بلور کا فرش بنوایا جس کے نیچے پانی رواں تھا۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ سامنے حوض ہے جس میں پانی بہہ رہا ہے۔ بلقیس جب محل میں داخل ہونے لگی تو اس نے پائنچے اٹھا لئے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ پانی نہیں بلور ہے۔ تو اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ بات یہ تھی کہ حضرت سلیمان اصل میں یہ بتانا چاہتے تھے۔ کہ آفتاب کی اصل حقیقت کا دھوکا اور فریب ہے اور اسکا وجود انہوں نے اس طرح واضح کیا۔ کہ بلور کے نیچے پانی رواں کر دیا۔ تاکہ بلقیس کا ذہن فوراً اس حقیقت کی جانب منتقل ہو کہ جس طرح یہ بلور پانی نہیں ہے۔ بالکل اس میں سے پانی نظر آتا ہے اسی طرح آفتاب بھی تجلیات الٰہی کا مظہر ہے۔ بجائے خود خدا یا معبود نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جس وقت اپنی غلطی کا احساس کر لیتی ہے تو فوراً اسلام قبول کر لیتی ہے! اور معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا سابق عقیدہ غلط تھا۔ آفتاب پرستش کے لائق نہیں۔ بلکہ پرستش کے لائق وہ ہے جس کی روشنی کا یہ آئینہ دار ہے۔ عقل ہے جو عرش سے بھی کوئی اس قسم کا اشارہ مقصود ہو لیکن یہ ہے کہ اختیار کیجئے تمہارے اس ذہنی میلان کو جو بدل کر مطلوب ہو گا۔ جس طرح تخت اپنے تبدیل ہیئت کے ساتھ پہچان لیا ہے اسی طرح دین الفطرت کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کی حقیقت کو پہچانو۔ یہی وہ دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے نازل فرمایا ہے۔ ان کو معلوم تھا کہ تمہارے تخت کی طرح بگڑ گیا ہے اور اسے بتا دیا ہے کہ عقلمند لوگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اصل حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان تبلیغ کے لئے اس کو لحاظ فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانے کے لوگ صنعت و حرفت کے کمالات اور معجزات کی باتوں کو مانا کرتے تھے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف ان آیات میں حضرت صالح اور قبیلہ ثمود کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد ہے کہ ہم نے ثمود کی قوم میں ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور انہوں نے اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور اس کی جانب بلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں دو فریق پیدا ہو گئے۔ ایک ماننے والوں کا اور دوسرا نہ ماننے والوں کا۔ ماننے والے کم تعداد میں تھے منکرین زیادہ۔ منکرین نے حضرت صالح اور مومنین کی سخت مخالفت کی اور یہاں تک بدبختی کا مظاہرہ کیا۔ کہ عذاب کا مطالبہ کرنے لگے اور مومنوں کو اپنے لئے منحوس خیال کرنے لگے۔ پھر ان میں سے نو آدمی ایک جگہ جمع ہو گئے۔

(باقی صفحہ ۹۱۱)

حل لغات: ۱۔ اطیرنا: بدشگونی۔ ۲۔ طائرکم: نحوست، بدشگونی۔ ۳۔ تفتنون: آزمائے جاتے ہو۔ ۴۔ رھط: لوگ، شخص، جماعت۔ ۵۔ لنبیتنہ: شبخون مارنا، رات کو اچانک حملہ کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

۵۰- وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○

۵۰. اور انہوں نے مکر کیا اور ہم نے بھی مکر کیا۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی ○

۵۱- فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ○

۵۱. سو دیکھ کہ ان کے مکر کا انجام کیا ہوا کہ ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ○

۵۲- فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○

۵۲. سو انکے گھر انکے ظلم (یعنی انکار) کے سبب اجاڑ پڑے ہیں بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں نشانی ہے ○

۵۳- وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○

۵۳. اور بچا لیا ان کو جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے رہتے تھے ○

۵۴- وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ○

۵۴. اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو ○

۵۵- أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○

۵۵. کیا تم عورتیں چھوڑ کر مردوں پر شہوت سے دوڑتے ہو، بلکہ تم جاہل لوگ ہو ○

حاشیہ صفحہ ۹۱۰

...حضرت صالح کو سر ان کی جماعت کے شبہ کر دیا جائے۔ اور رات ...ے پر انکار کر دیا جائے۔ تاکہ کسی شخص پر ذمہ داری عائد نہ ہو۔ فرمایا ...ک طرف تو یہ لوگ یہ تدبیر کر رہے تھے۔ دوسری جانب ہم نے ...ی کے مٹا دینے کی تدبیر کی اور آخر وہ حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی ...سے مٹا دیئے گئے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

سدومیت کیخلاف جہاد کی ضرورت

...اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات یا قانون عذاب انہیں لوگوں پر ...ی ہوتا ہے۔ جو اس پیغام سے روگرداں ہیں۔ اور اپنے گناہوں ...اصرار کرتے ہیں۔

...حضرت لوط قوم سدوم کی طرف آئے اور دنیا کی بدترین قوم ...سب سے پہلے انہیں لوگوں کے خلاف وضع فطری فعل کا ...اس میں اس درجہ فعل حسنہ کیا۔ کہ یہ بدعملی ان میں عام ...ہو گئی۔ حضرت لوط نے کہا۔ کہ یہ بہت بے حیائی کا کام ...تمہیں اپنی ان حرکات پر شرمانا چاہئے۔ اور اپنی اس جہالت کا ...اس ہونا چاہئے۔ کہ مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرتے ہو تو انہوں نے بجائے نادم ہونے کے الٹا ان نصیحتوں کو سنا۔ اور کہا۔ کہ لوط اور اس کے ماننے والوں کو بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑی پاکبازی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہمیں نہیں ہیں کہ ہمارے ساتھ رہیں۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے اصرار گناہ۔ اور انتہائی بداخلاقی کے باعث اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکا۔ اور یہ لوگ شدید عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

حل لغات

خَاوِيَةً ۔ خوی البیت سے ہے۔ یعنی مکان کے گر جانے کے ہیں۔

اَلرِّجَالَ ۔ جمع رجل بمعنے مرد۔ تنفر پیدا کرنے کے لئے کہا ہے مقصود اس سے لونڈے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۶۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○

۵۶۔ سو اس کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا۔ اپنی بستی سے لوط کے گھرانے کو نکالو یہ لوگ ستھرا رہنا چاہتے ہیں ○

۵۷۔ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

۵۷۔ پھر بچا دیا ہم نے اسے اور اسکے گھروالوں کو بجز اسکی عورت۔ ٹھہرا لیا تھا ہم نے اسکو کہ وہ پیچھے بسنے والوں میں رہے گی ○

۵۸۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○

۵۸۔ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا۔ سو ان ڈرائے ہوؤں کا مینہ کیا برا تھا ○

۵۹۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

۵۹۔ تو کہہ تعریف ہے اللہ کی اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام۔ بھلا اللہ اچھا ہے یا جن کو وہ شریک کرتے ہیں ؟ ○

افسوس ہے۔ کہ آج کل بھی تقریباً یہی حالت رونما ہے۔ لوگوں میں یہ مرض سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اور نوجوان اس شنیع افعال سے قطعاً شرم اور ندامت محسوس نہیں کرتے۔ اور اب ان کے روزمرہ میں یہ چیز داخل ہو گئی ہے۔ کہ وہ اغلام باز نوجوانوں پر آوازے کستے ہیں۔ اور مختلف مذاق کو روشن خیال سمجھتے ہیں۔ بےحس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ جو بیماری قوموں کی ہلاکت و تباہی کا باعث ہے۔ آج ہم اس بیماری پر فخر کر رہے ہیں۔ ہماری مجلسوں میں، کالجوں اور مدرسوں میں۔ تربیت گاہوں اور مذہبی اداروں میں ہر وقت اس طرح کے چرچے رہتے ہیں۔ گویا فضا بالکل شہوانی ہو چکی ہے۔ اور وقت آگیا ہے۔ کہ بدکاروں کی نسل دنیا سے مٹ جائے اور اس کی جگہ کوئی صالح اور نیک نسل لے۔ کیونکہ اس مرض سے ہمیشہ تباہی پھیلتی ہے اور گو آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہو۔ مگر نسلیں ضرور بیکار کم حوصلہ اور بزدل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ عذاب پتھراؤ سے زیادہ شدید اور ہولناک ہے۔ کیونکہ اس میں تو یہ ہوتا ہے کہ قوم بالکل مٹ جاتی ہے۔ اور اس کا وجود دوسروں کے لئے باعث اذیت نہیں ہوتا۔ اور اس میں یہ ہوتا ہے۔ کہ بظاہر زندہ رہتی ہے مگر روح اور عمل کے لحاظ سے بالکل مردہ اور آئندہ آنیوالی نسلوں کیلئے مجسم عذاب اور مجسم بےبسی و ناامیدی ہو۔ اسلئے ضرورت ہے کہ علماء اور اہل اللہ وقت حضرت لوطؑ کی طرح میدان میں آئیں اور قوم میں اخلاق کی اصلاح کے لئے ٹھوس کام کریں۔ اور اس سے ہرگز نہ شرمائیں کہ یہ کس نوع کا کام ہوگا۔ جب ایک پیغمبر خاص اس شے کی تکمیل کیلئے آسکتا ہے۔ تو پھر اس سنت پر عمل کرتے علماء اور اکابر کیوں شرمائیں ؟

www.KitaboSunnat.com

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَ
٦٠- أَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ
أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ
هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝
٦١- أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
٦٢ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

٦٠- بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا؟ اور تمہارے
لئے آسمان سے پانی اُتارا۔ پھر جس سے بارونق باغ
اُگائے۔ تمہاری طاقت نہ تھی کہ تم ان باغوں کے درخت اُگا
لیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ کوئی نہیں بلکہ
وہ لوگ راہ سے ٹیڑھے چلتے ہیں ۝
٦١- بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا۔ اور اسکے درمیان
نہریں بنائیں۔ اور اسکے لئے پہاڑ پیدا کئے! اور دو سمندوں کے
درمیان پردہ رکھا۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے؟ کوئی
نہیں بلکہ ان میں سے بہتوں کو سمجھ نہیں ۝
٦٢- بھلا کون بیقرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسکو پکارتا ہے اور کون
برائی کو دفع کرتا ہے۔ اور کون ہے کہ تمکو اگلوں کا خلیفہ زمین پر بناتا ہے۔
کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے؟ تم بہت کم سوچ کرتے ہو ۝

معبودِ حقیقی کون ہے؟

ف١ یہاں سے بیسواں پارہ شروع ہوتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ یہاں سے کسی نئے مضمون کا آغاز ہو۔ کیونکہ پاروں کی تقسیم مضامین کے اعتبار سے نہیں ہے۔

اس سے قبل کی آیت میں سوال کیا گیا تھا۔ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ یعنی ان گذشتہ واقعات کو دیکھو۔ اقوام و ملل کی تاریخ کو پڑھو اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عذاب سے بچایا۔ اور کیونکر مخالفین کو عبرتناک سزائیں دی گئیں۔ پھر فیصلہ کرو۔ کہ عزیز و غالب خدا بہتر ہے۔ یا وہ جو تمہارے بےجان بت ہیں۔ اور جن میں نفع و ضرر کی کوئی استعداد موجود نہیں۔

ان آیات میں قرآن نے نہایت عمیق اور دلنشین انداز میں مناظر قدرت کی جانب انسان کی توجہ کو منعطف کیا ہے۔ اور دریافت کیا ہے۔ کہ جلال و کمال کے ان مشاہدات کے بعد تمہاری رائے کیا ہے کیا تم اس خدا کو ماننے کے لئے آمادہ ہو جس کی قوت سے کائنات زندہ اور قائم ہے۔ یا ان کو جن کا دنیا میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ محض بیکار اور مہمل ہیں۔

(باقی صفحہ ٩١٤ پر)

حلِ لغات:

حَدَآئِقَ۔ حدیقۃ کی جمع ہے۔ یعنی محفوظ باغ یعنی جس باغ کے گرد دیوار ہو یا چاروں طرف لکڑی وغیرہ کی چیز لگائی گئی ہو۔

يَعْدِلُوْنَ۔ عدول سے ہے۔ یعنی کجروی یا راہ راست سے ہٹ جانا۔

حَاجِزًا۔ پردہ۔ آڑ۔

السُّوْٓءَ۔ تکلیف۔ دکھ۔ برائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٣- اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
٦٤- اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
٦٥- قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○
٦٦- بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ بَلْ

٦٣- بھلا کون جنگل اور دریا کی تاریکیوں میں تمہیں راہ بتاتا ہے
اور کون اپنی رحمت (ف۱) کے آگے آگے خوشخبری دینے کے
لئے ہوائیں بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے
اللہ اُن کے شرک سے بہت بلند ہے ○
٦٤- بھلا کون نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے
دُہراتا ہے۔ اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق
دیتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہے۔ تو کہہ (ف) اپنی
دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ○
٦٥- تو کہہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے اللہ
کے سوا غیب کی بات کوئی نہیں جانتا اور وہ یہ بھی نہیں جانتے
کہ کس وقت اُٹھائے جائیں گے ○
٦٦- بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم عاجز آگیا۔ بلکہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ٩١٣:-

قرآن حکیم کا یہ مخصوص انداز بیان ہے۔ کہ وہ انسان کے دل میں مواہب۔ وجدان کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور اس کے دل و دماغ پر تفصیلی دلائل و براہین کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ انسان ذاتی مطالعہ سے ان نتائج تک پہنچے جن کو وہ پیش کرتا ہے اور براہِ راست ان معارف اور معلومات سے جو فطرت کے حسن و جمال سے حاصل ہوں توحید و تجرد تک رسائی حاصل کرلے۔ جیسا کہ بار بار بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن کا منشا یہ ہے کہ لوگ خود بخود سوچ سمجھ کر اسکے ہمنوا ہوں ○

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ف۱ چنانچہ ارشاد ہے۔ بتاؤ کہ الوہیت اور خدائی کے لئے وہ ذات زیادہ موزوں ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ جس نے آسمان کی بلندیوں سے تمہارے لئے پانی نازل کیا۔ اور نباتات عمدہ عمدہ باغ پیدا کئے۔ جن کو تم سرسبز و شاداب نہیں کر سکتے تھے۔ یا وہ خود اصنام خیالی۔ جو تم نے بنا رکھے ہیں کیا وہ عقیدت اور نیاز مندی کے لئے سزاوار و لائق ہے۔ جس نے زمین کو جائے قرار بنایا۔ اس میں نہریں رواں کیں اور اسکے استقرار کیلئے پہاڑ پیدا کئے۔ اور دو دریاؤں میں بکمال حکمت ایک قسم کی آڑ بنا دی تاکہ آپس میں خلط نہ ہونے پائیں۔ ان میں ایک میٹھا ہے اور دوسرا کھاری۔ یا تمہارے معبودانِ باطل۔ قرآن پوچھتا ہے کہ آیا وہ ذات رحمت آیات عبادت اور بندگی کے لئے بہتر ہے۔ جو بے قرار اور بے چین انسان کی دُعاؤں کو سنتا ہے۔ اور جس نے تمہیں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے یا وہ جنکو تم اپنے زعم میں خدا سمجھتے ہو۔ فرماتے ہیں۔ کہ سمندر اور جنگل کی تاریکیوں میں تمہاری کون راہ نمائی کرتا ہے۔ اور ٹھنڈی ٹھنڈی فرحت ناک ہواؤں کو بارانِ رحمت سے پہلے کون بھیجتا ہے ○

مقصد یہ ہے کہ ان واقعات پر بہ ہمہ اوقات نظر دوڑاؤ۔ اور پھر دل کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھو کہ ان میں توحید کے چشمے بہتے ہیں۔ یہ شرک سراسر افک ہے ○

مشرکین مکہ سے قرآن حکیم کو یہ شکایت ہے۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ یہ لوگ ان نصیحت کی باتوں پر عقل اور فکر کی راہ سے غور نہیں کرتے ہیں ان میں اکثر بے علم اور جاہل ہیں اور بہت کم میں نصیحت پذیری کی استعداد ہے۔ تو جبکہ ہم بلند اور منفرد خدا تک پہنچ

هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ○

وہ آخرت کی نسبت شبہ میں ہیں۔ بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ○

۶۷۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ○

۶۷۔ اور کافروں نے کہا کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادے مٹی ہو گئے تو کیا البتہ ہم پھر نکالے جائیں گے ○

۶۸۔ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○

۶۸۔ یہی ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں کو بھی وعدہ ملتا رہا ہے۔ کچھ نہیں۔ یہ صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں ○

۶۹۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ○

۶۹۔ تو کہہ تم ملک میں سیر کرو۔ پھر دیکھو مجرموں کا انجام کیا ہوا ہے ○

۷۰۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ○

۷۰۔ اور تو ان پر غم نہ کر۔ اور ان کے مکر سے دل تنگ نہ رہ ○

۷۱۔ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

۷۱۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (عذاب دنیا کا) وعدہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱۴ :-

توحید یا دہریت

ف یہ آیات توحید کا بہترین حصہ ہیں۔ اس میں وہی سوال جواب کیا گیا ہے کہ آیا خالق اور رازق خدا عبادت اور بندگی کا مستحق ہے یا تمہارے مقرر کردہ معبود۔ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ سے مراد ہے کہ شرک کے جواز کے لئے کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔ اور کسی دلیل سے یہ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ کہ رب الاکوان کا کوئی شریک بھی ہے۔ کیونکہ عقل و بصیرت کیلئے صرف دو راہیں ہیں۔ جن کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک توحید کی راہ۔ یعنی خدا ایک ہے وہ بے مثل ہے اور بے نظیر ذات ہے۔ اور اسکے تخیل میں کثرت اور تعدد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا نفس تصور ہی شرکت اور کثرت کو مانع ہے۔ دوسری راہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس ذات سے انکار کر دیا جائے۔ اور دنیا کو محض مادہ کے مختلف مظاہر سے تعبیر کیا جائے۔ چونکہ موخر الذکر خیال مشاہدہ کے سراسر خلاف ہے۔ دنیا کا سارا نظم و نسق اور اس کا حسن و جمال ایک شاہد حسین کا پتہ دے رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے کہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں۔ اس لئے غور و فکر کے لئے صرف یہ گنجائش رہ جاتی ہے کہ وہ توحید کے عقیدے ہی کو قرین عقل و دانش قرار دے۔ اور شرک کو یکسر غیر عقلی اور غلط کہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

علم غیب کی تعریف

ف قرآن حکیم نے بار بار اس حقیقت کی صراحت فرمائی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی علوم غیب سے آگاہ نہیں۔ جس نے کائنات کو پیدا کیا اور وہی کائنات کے اسرار سے آشنا ہے۔ بہت کم لوگ غیب کی اصلیت سے واقف ہیں۔ (باقی صفحہ ۹۱۶ پر)

حل لغات:-

بُرْهَانَكُمْ ۔ برہان کے معنے دلیل قاطع اور روشن حجت جو مقصود اور دعوے کو بالکل واضح کر دے۔

بَلِ ادَّارَكَ ۔ اصل میں تدارک تھا۔ یعنی آخرت کی بابت ان کا علم ختم ہو چکا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صٰدِقِيْنَ ○

کب آئے گا؟ ○

۷۲- قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○

۷۲- تو کہہ جس کی تم جلدی مچا رہے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہاری پیٹھ پیچھے آ لگا ہو ○

۷۳- وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ○

۷۳- اور بیشک تیرا رب لوگوں پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اکثر ان میں بہت ناشکرے ہیں ○

۷۴- وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

۷۴- اور تیرا رب البتہ جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے اور وہ ظاہر کرتے ہیں ○

۷۵- وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

۷۵- اور آسمان اور زمین میں کوئی چھپی ہوئی شے نہیں جو کتاب میں لکھی ہو ○

۷۶- اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

۷۶- یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر وہ باتیں سناتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○

۷۷- وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

۷۷- اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱۵ ۔

غیب کے معنے یہ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں کے جاننے کو غیب کہتے ہیں جن کا پیشتر سے علم نہ ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ ان معنوں کے اعتبار سے ہر شخص عالم الغیب ہے۔ کیونکہ ہر شخص کچھ نہ کچھ ایسی باتیں معلوم کر لیتا ہے۔ جن کا پیشتر سے علم نہیں ہوتا۔ اور اس طرح اس کی معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایجادات و اختراعات کیا ہیں۔ کیا یہ پیشتر سے انسانوں کو معلوم تھیں۔ اور اگر معلوم نہیں تھیں تو کیا ان سے آگاہی علم غیب ہے! اور اگر اس نوع کی معلومات علم غیب کی تعریف میں آ سکتی ہیں تو پھر صرف خدا کے عالم الغیب ہونے کے کیا معنی ہیں! یہ سوالات ہیں جو قدرتاً غیب کی صحیح تعریف نہ جاننے کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔

بات اصل میں یہ ہے کہ غیب کے معنی مطلقاً کسی چیز کو اس طرح جاننے کے ہیں۔ کہ استدلال اور استنباط کی درمیانی کڑیاں مفقود ہوں۔ یعنی اس چیز کو معلوم کرنے کا کوئی منطقی اور طبعی ذریعہ نہ ہو اور باوجود اسکے قطعی و یقین کے ساتھ اس کا پتہ دیا جائے۔ اس قسم کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کو بلا کسی توسط کے بطور خود جانتا ہے اور اس کو کسی استدلال اور استنباط کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ انسان کا علم اکتسابی ہے اسلئے وہ علوم غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

منکرین کیلئے وعدۂ عذاب کی تکمیل

ف۱ منکرین نے جب یہ سنا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے اور سب لوگوں کو عالم موت سے نکال کر عالم حشر میں کھڑا کیا جائیگا۔ تو وہ ہنسنے اور کہنے لگے۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کیا ہم اور ہمارے باپ دادا دوبارہ زندگی کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے؟ یہ تو محض افسانہ معلوم ہوتا ہے اور اس قسم کے افسانے ہم پہلے بھی سن چکے ہیں۔ اور اسکے بعد کمال شوخ چشمی سے کہنے لگے کہ وہ وعدۂ عذاب کب آئیگا۔ جسکے مستحق تم کہتے ہو کہ مکذبین کے لئے مقدر ہے اور جسکے لئے اقوام و ملل کی تاریخ ہم سے بیان کی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔

(باقی صفحہ ۹۱۷ پر)

حل لغات ۔ عَسٰى ۔ یعنی یقیناً قرآن میں حرف مقاربہ کا استعمال ہمیشہ تحقیق کے معنوں میں ہوتا ہے۔
مَا تُكِنُّ ۔ اکنان سے ہے۔ یعنی چھپانا۔ مستور رکھنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸- إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ○

۷۸- تیرا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور وہ غالب جاننے والا ہے ○

۷۹- فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ○

۷۹- سو تو اللہ پر بھروسہ رکھ بے شک تو صریح راہ پر ہے ○

۸۰- إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ○

۸۰- تو مُردوں کو سُنا نہیں سکتا اور نہ بہروں کو پکار سُنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر جائیں ○

۸۱- وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ○

۸۱- اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت پر لا سکتا ہے تو تو صرف انہیں کو سُناتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی مسلمان ہیں ○

۸۲- وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

۸۲- اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی۔ تب ہم ان کے لئے زمین سے ایک دابہ یعنی چارپایہ (جانور) نکالیں گے۔ وہ ان سے کلام کرے گا۔ کہ

حاشیہ صفحہ ۹۱۶

ارشاد ہوتا ہے۔ کہ وہ وعدۂ عذاب بہت قریب ہے۔ تم عجلت نہ کرو۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتے۔ کہ حتی الامکان اس کے بندے اس کے غضب و غصہ کا باعث ہوں۔ وہ ہمیشہ عفو و کرم سے کام لیتا ہے۔ ہاں اگر بندوں کو اسی بات پر اصرار ہو کہ عذاب آئے۔ اور ضرور آئے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان کی تادیب و اصلاح کے لئے ضرور عذاب بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ جب مکہ والوں کی سرکشیاں حد سے بڑھ گئیں۔ اور انہوں نے طے کر لیا۔ کہ ہجرت کے بعد بھی مسلمانوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیا جائے گا۔ تو معرکۂ بدر کے سامان پیدا ہو گئے۔ اور مشرکین نے اس معرکہ میں سخت شکست کھائی۔ اور بصد حسرت و یاس باقی ماندہ واپس لوٹ گئے ۔

فٹ اس آیت میں کفار کے مخفی ارادے اور بھید جو تھے ان کے متعلق ارشاد ہے کہ وہ ہم سب کو معلوم ہیں۔ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے منصوبوں سے آگاہ نہیں۔

فٹ کتاب مبین لوح محفوظ ہے اور لوح محفوظ باری تعالیٰ کے علم سے تعبیر ہے۔

فٹ یعنی قرآن حکیم کا نزول اس لئے ہوا ہے۔ کہ اہل کتاب نے جو اختلافات پیدا کر رکھے ہیں۔ انکو دُور کرے۔ اور ان میں حقیقی اور سچا فیصلہ صادر فرمائے۔ اور مومن لوگوں کے لئے جو مومن ہیں انکا وجود باعث ہدایت و رحمت ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

فٹ غرض یہ ہے کہ اگر یہ لوگ دنیا میں اختلافات کو دُور نہ کریں اور اسلام کی نعمتوں سے محروم ہیں۔ تو آپ چنداں پرواہ نہ کیجئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان میں عملی طور پر فیصلہ کر دیگا۔ اور اس وقت انکو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں یہ راہ راست پر نہ تھے۔

فٹ قرآن حکیم کے مجموعہ برکت ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اور یہ حقیقت بھی غیر مشکوک اور قطعی ہے کہ حضور کا وجود کائنات کیلئے سرتاسر رحمت و ہدایت ہے۔ مگر باوجود اسکے یہ ممکن ہے کہ کچھ لوگ ان فیوض سے استفادہ نہ کریں۔ کیونکہ وہ مُردہ قلب ہیں۔ زندگی کی اصل استعداد ان سے چھن چکی ہے اور توجہ سماعت سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس لئے بہرے ہیں۔

حل لغات: الموتیٰ۔ باعتبار مسافت کے مُردہ۔ م

الصُّمَّ۔ اصم کی جمع ہے۔ یعنی بہرہ۔ دَابَّۃً۔ ہر وہ جانور جو زمین پر چلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۝
۸۳- وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝
۸۴- حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
۸۵- وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝
۸۶- اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

(اور کیونکہ) لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے ۝
۸۳- اور جس دن ہم ہر فرقہ میں سے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ایک فوج جمع کریں گے۔ پھر ان کے پرے باندھے جائیں گے ۝
۸۴- یہاں تک کہ جب وہ آ پہنچیں گے۔ تو خدا کہے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا باوجودیکہ تم نے ان کو پوری طرح سمجھا بھی نہ تھا۔ بھلا تم کیا کرتے تھے ! ۝
۸۵- اور ان کے ظلم کے سبب ان پر عذاب کا وعدہ پورا ہو گا۔ پھر وہ کچھ نہ بول سکیں گے ۝
۸۶- کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کریں اور دن بنایا دیکھنے کو۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں نشانیاں ہیں ۝

حاشیہ صفحہ ۹۱۷ :-

دابۃ الارض

جو لوگ قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ یہ عالم کون و فساد سے بدل جائے گا۔ چاند اور ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ آفتاب اپنی حرارت کھو دے گا۔ اور یہ بزم کائنات منتشر ہو جائے گی۔

جو لوگ اتنی بڑی حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ آسمان کی بلندیاں اور زمین کی وسعت یہ سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ اور صرف ایک خدا کی ذات باقی رہ جائے گی۔

جن لوگوں کو اس بات کے ماننے میں کوئی تامل نہیں کہ یہاں کا ذرہ ذرہ خوارق و عجائب کا مجموعہ ہے۔ ان کے لئے دابۃ الارض کا وجود قطعاً حیرت و استعجاب کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اور وہ بالکل اس قرین العقل چیز کا انکار نہیں کر سکتے۔ جب ایک قطرۂ آب سے ایک پری وش انسان پیدا کیا جا سکتا ہے۔ تو زمین سے ایک جانور پیدا کرنے میں کیا اشکال ہے۔ اس کا گفتگو کرنا بھی بلحاظ حیرت، تجربات نہیں۔

ارشاد ہے کہ ایک بڑا خرق عادت وقوع پذیر ہو گا۔ یعنی جس وقت منکرین کے بارہ میں (عذاب) کا وعدہ پورا ہو گا۔ تو اس سے پہلے دابۃ الارض زمین سے ایک جانور نکلے گا۔ اور زبان سے یا حالت و کیفیت سے بتائے گا۔ کہ اللہ کی نشانیاں برحق ہیں۔ اور اس کے وجود و تحقق میں کوئی شبہ نہیں۔

(باقی صفحہ ۹۱۹ پر)

حل لغات :-

فوجا۔ ایک جماعت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۷۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ
دٰخِرِيْنَ ○

۸۷۔ اور جس دن نرسنگا پھونکا جائے گا۔ تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے گھبرا جائے گا۔ مگر وہ جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس عاجزی کرتے چلے آئیں گے ف۲ ○

۸۸۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ○

۸۸۔ اور تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح رواں ہوں گے یہ اللہ کی صنعت (کاریگری) ہے جس نے ہر شے کو استوار کیا جو تم کرتے ہو وہ اس سے خبردار ہے ○

۸۹۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ
مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ
اٰمِنُوْنَ ○

۸۹۔ جو نیکی لائے گا اس کو نیکی سے بہتر بدلہ ملے گا۔ اور اس دن وہ گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے ف۳ ○

۹۰۔ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

۹۰۔ اور جو بدی لائے گا تو ان کے منہ آگ میں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۱۷

وہ بجائے خود اللہ کی ہستی اور قیامت کی حقانیت پر بہت بڑی دلیل ہوگا۔ ظاہر ہے کہ یہ علامات قیامت میں سے ہے۔ اس لئے زیادہ تفصیلات کی ضرورت نہیں۔ بس اس قدر جان لینا کافی ہے۔ کہ قیامت سے پہلے اس عجیب نشانی کا ظہور ہوگا۔

ف۱ یعنی قیامت میں ہر جماعت میں سے منکرین کے گروہ کو جمع کیا جائے گا۔ اور ان سے زجر و توبیخ کے طور پر کہا جائے گا۔ کہ تم لوگ دنیا میں ان حقائق کا انکار کرتے تھے۔ اور میری نشانیوں کی تکذیب کرتے تھے۔ حالانکہ تمہیں ان کا پورا علم نہ تھا۔ آج بتاؤ وہ تمہاری تکذیب کیا ہوئی۔ اور تمہاری شوخیاں کہاں گئیں۔

ارشاد ہے۔ کہ اس وقت یہ لوگ خاموش ہو جائیں گے۔ ان کی زبانیں گنگ ہو جائیں گی۔ اور یہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

(حاشیہ صفحہ ۹۱۸)

ف۱ اس آیت میں تذکیر بآلاء اللہ کے اصول پر انسانی توجہات کو عجائبات دنیا کی طرف مبذول فرمایا ہے!

ارشاد ہے کہ یہ رات اور دن کے نظام وافادیت پر غور کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون اور آرام کے لئے بنایا ہے۔ اور کیونکر دن کو روشن بنایا ہے۔ تاکہ تم اس میں کام کرو۔ اور اپنے فرائض منصبی کو انجام دے سکو۔

ف۲ یہ نفخہ ثانیہ کا تذکرہ ہے کہ جب صور پھونکا جائیگا تو اس وقت آسمانوں اور زمین کی تمام کائنات گھبرا اٹھے گی۔ بجز ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ اس فزع سے محفوظ رکھے۔ اور سب کے سب اس کے حضور میں بندے بنے چلے آئیں گے۔ (باقی صفحہ ۹۲۰ پر)

حل لغات: داخرین۔ ذلیل و منقاد کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ۖ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اوندھے منہ ڈالے جائیں گے۔ وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کرتے تھے ○

۹۱- إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

۹۱- مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کو پوجوں جسے اس نے حرمت دی ہے اور ہر شے اسی کی ہے۔ اور مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ میں حکم برداروں میں رہوں ○

۹۲- وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝

۹۲- اور یہ کہ قرآن پڑھ کر سنا دوں۔ پھر جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنے ہی نفس کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو کوئی گمراہی میں رہا تو کہہ دے کہ میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں ○

۹۳- وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ

۹۳- اور کہہ کہ سب تعریف اللہ کو ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھلائیگا۔ سو تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب

کون لوگ گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے!

(تفسیر حقانیہ ۹۱۹)

ف: اس سے قبل کی آیتوں میں بتایا گیا تھا۔ کہ صور پھونکنے کے وقت لوگ گھبرا جائیں گے! اور اس ہولناک منظر کی تاب نہیں لا سکیں گے۔ ان آیات میں یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ نیک اور صالح ہیں جنکے نامۂ اعمال میں حسنات کا ذخیرہ وافر ہے۔ وہ اس دن کے خوف و ہراس سے محفوظ رہیں گے۔ اور جو لوگ شقی ہیں اور جن کی زندگی کا دامن نور حق کا آفتاب و بدنما جرموں کو چھپاتا ہے۔ وہ جہنم میں منہ کے بل گرائے جائیں گے۔ اور وہاں ان سے کہا جائے گا۔ کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔

(از حاشیہ صفحہ گذشتہ)

اسلام دین صداقت ہے!

ف: سورہ نمل میں مکہ والوں کے تمام اعتراضات اور شکوک کو دور کیا گیا ہے۔ اور ان تمام چیزوں کی تفصیل بیان کر دی ہے۔ جن کی انکو رشد و ہدایت کے سلسلہ میں ضرورت تھی۔ اب ان آیات میں یہ بتلایا ہے۔ کہ ان حقائق کی وضاحت کے بعد بھی اگر تم لوگوں کو توفیق سعادت نصیب نہ ہو۔ تو میں اس بات کا مسئول نہیں۔ تم اپنے معتقدات اور خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتا۔ میں تو مجبور ہوں۔ کہ اب صرف اسی کی پرستش کروں جس نے کعبہ کو حرمت بخشی۔ اور جو ساری کائنات کا خالق ہے اور جس نے اس شہر کو ہدایت کیلئے مرکز بنایا۔ میں مجبور ہوں۔ کہ قرآن و اسلام کو حق و صداقت سے تعبیر کروں کیونکہ یہی ایک مسلک ہے جو انسانیت کیلئے مفید ہے۔ جہل کی تاریکیوں کو دور کر سکتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے انسانی دنیا کو سکون و اطمینان کی نعمتیں میسر آ سکتی ہیں۔

مجھ پر فرض ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤں گا۔ اور اس کی روشنی میں مخلوق خدا کو اس سے متنبہ کر دوں گا۔ مجھے یہ توقع نہ رکھو کہ میں تمہیں محض افسانوں اور کہانیوں سے خوش کرنے کی کوشش کروں گا۔ بالا حقائق اور بے معنی باتیں تمہارے گوش گزار کروں گا۔ میرے پاس تو جسمانی اور روحانی امراض کے علاج کیلئے ایک ہی نسخہ کیمیا ہے۔ اور وہ قرآن ہے۔ میں اسکو ہر مرض کیلئے استعمال کروں گا اور انشاء اللہ ہر مریض کا میاب ہو گا۔ اس کے بعد ارشاد ہے۔ کہ آج تم اسلام کی صداقتوں کے قائل نہیں ہو۔ اور حقائق کا انکار کرتے ہو مگر ایک وقت آئیگا جبکہ اسلام کی صداقت پر زمین و آسمان بھی گواہ ہونگے۔ تمہارا تجربہ اور تمہارا ارتقا خود تم کو ان حقائق تک پہنچا دیگا۔ ایک وقت آئیگا جبکہ الحاد و کفر کو جو آج علم و حقیقت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور فلسفہ میں اسلام کی سچائی کیلئے مستعد شہادتیں اور دلائل مہیا کیے جائیں گے اور انتظام ہوگا کہ کسی طرح انکار نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ موجودہ علوم اور موجودہ تحقیقات نے بھی اسلام کے بہت سے حقائق کو منکشف کر دیا ہے۔ اور وقت بہت نزدیک ہے جبکہ دنیا بہر رنگ اسلام کے قریب آ جائے گی۔

حل لغات۔ حَرَّمَهَا۔ تحریم سے ہے یعنی حرمت و عزت بخشنا۔ اَتْلُوَا قرآن کی ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ

ان باتوں سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو ○

آیاتہا	سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ	رکوعاتہا

مکی آیتیں ۸۸ | (۲۸) سورۂ قصص | رکوعات ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- طٰسٓمّٓ ○

۲- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○

۳- نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

۴- اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○

۱- طسم ○

۲- یہ کھلی کتاب کی آیتیں ہیں ○

۳- ہم تجھے ایمان دار لوگوں کے لئے موسیٰ اور فرعون کے سچے حالات سناتے ہیں ○

۴- فرعون ملک میں بڑھ چڑھ رہا تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو فرقے فرقے بنا رکھا تھا۔ ان میں سے ایک فرقہ کو ضعیف سمجھتا تھا۔ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بیشک وہ مفسدوں میں سے تھا ○

قصۂ غلامی و آزادی

ف۱ سورہ قصص کی ابتداء موسیٰ اور فرعون کے قصے سے ہوتی ہے کیونکہ یہ قصہ اپنے اندر مظلوموں اور بےکسوں کے لئے ایک عجیب کشش رکھتا ہے۔ اس کے بیان کرنے سے مقصد یہ ہے۔ کہ کچلے کے زیر دست انسانوں کے دل میں ابھار اور بلندی کی خواہشات پیدا کی جائیں۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی کیونکر مدد کرتا ہے۔ اور کس طرح حضیض غلامی سے اٹھا کر حکومت و وراثت کے بام بلند تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ قصہ حقیقت میں فرعون اور موسیٰ کا قصہ ہی نہیں۔ بلکہ حق و باطل کی معرکہ آرائی کا مکمل نقشہ ہے۔ فرعون اور فرعون جیسے ظالموں کی داستان عبرت ہے۔ بلکہ یوں کہیئے۔ کہ آزادی اور غلامی کا کامل فوٹو ہے۔

اس میں وہ تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جو غلام اور بر سر اقتدار قومیں۔ غلامی کی زنجیروں کو مستحکم کرنے کے لئے اختیار کرتی ہیں۔

چنانچہ ارشاد ہے۔ کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے ذلیل اور غلام رکھنے کے لئے دو تجویزوں کو پسند کیا۔ ایک یہ کہ ان میں افتراق و تشتت کے جذبات پیدا کر دیئے۔ اور وحدت و یکسانی کی مخالفت کی جائے۔ دوسری یہ کہ لڑکوں کو ذبح کر ڈالا جائے۔ اور لڑکیوں کو چھوڑ دیا جائے کہ وہ اس خلافانہ زندگی پر قانع رہیں۔

بتایئے۔ کہ کیا آج کا فرعون اس فرعون سے زیادہ دانائی سے انہیں دو طریقوں کو استعمال نہیں کر رہا؟

یہ لڑائی اور ہنگامے۔ یہ اختلافات کے طوفان اور جھگڑے یہ جماعت بندیاں اور گروہ سازیاں۔ کیا محض اس لئے نہیں پیدا کی جا رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۹۲۲ پر)

حل لغات:

شِيَعًا۔ گروہ گروہ۔ شِيْعَةٌ کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵- وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

۵- اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور پڑے تھے۔
ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور وارث
ٹھہرائیں ۝

۶- وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَ
نُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

۶- اور انہیں زمین میں قدرت دیں۔ اور فرعون اور ہامان
اور ان کے لشکروں کو اسرائیلیوں کے ہاتھ سے وہی
بات دکھلائیں۔ جس سے وہ ڈرتے تھے (کہ اسرائیلی غالب ہو جائیں) ۝

۷- وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ
فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ
اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝

۷- اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی۔ کہ
اُسے دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس کی نسبت
خوف ہو تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر
اور نہ غم کر۔ ہم اُسے پھر تیری طرف لائیں گے۔
اور اُسے رسول بنائیں گے ۝

۸- فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ

۸- پھر اُسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے

(حاشیہ صفحہ ۹۲۱)

کہ اس طرح سے آزادی اور حریت کے جذبات
کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اور قوم اپنے اختلافات
میں اُلجھ کر اپنے غالب دشمن سے غافل ہو
جاتی ہے۔

یہ کالج اور یونیورسٹیاں، یہ مدارس اور
تعلیم گاہیں۔ کیا مسلخ اور مذبحوں سے کم ہیں۔
جہاں لاکھوں نوجوانوں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ جو رقص
میں آوارگی اور فیشن کی ترویج کیا موجودہ تعلیم
کا نتیجہ نہیں ہے۔

بہر حال فرعون ہمیشہ ایک رہتا ہے۔ صرف
ظلم و ستم کا انداز ذرا بدل جاتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

ف ارشاد ہے کہ ایک طرف تو فرعون نے ان لوگوں
کو ذلیل ٹھہرانے کی ٹھانی، اور دوسری طرف
ہم نے ارادہ کر لیا۔ کہ غریبوں اور کمزوروں
کی مدد کریں گے۔ ان کو شرف و عزت
کی نعمتوں سے نوازیں گے۔ انہیں لوگوں
کے لئے نمونہ بنائیں گے۔ اور ارض مصر کی وراثت
بخشیں گے۔ اور فرعون و ہامان کو بتائیں گے۔
کہ تمہاری کوششیں بار آور نہیں ہو سکتیں۔ اور
اب تم بنی اسرائیل کو زیادہ دیر غلام نہیں رکھ
سکتے۔

ف اسکے بعد قصہ کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں
کہ کیونکر ہم نے موسیٰ کو ان کی ماں کی گود سے
اُٹھا کر فرعون کی آغوش میں پہنچا دیا۔ اور پھر
کیونکر ام موسیٰ کو موقع دیا۔ کہ وہ مادرانہ جذبات
محبت و شفقت کی تکمیل کرے

حل لغات:- آئمۃ۔ قائدین۔ امام کی جمع۔

[illegible]

www.KitaboSunnat.com

لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا
خٰطِـِٕیْنَ ۝
۹- وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ
عَیْنٍ لِّیْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى
اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝
۱۰- وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ
اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَاۤ
اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
۱۱- وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ؗ

لئے ایک دشمن اور باعث غم ہو۔ بے شک
فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر خطاکار
تھے ۝
۹- اور فرعون کی عورت نے کہا۔ کہ (یہ لڑکا) تیرے ف۱
اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔
اسے قتل نہ کرو۔ شائد ہمیں نفع دے یا ہم
اسے بیٹا بنائیں اور وہ نہ جانتے تھے ف۲ ۝
۱۰- اور موسیٰ کی ماں کا دل بیقرار ہوگیا۔ اگر ہم اسکے
دل کو ڈھارس نہ بندھاتے تو قریب تھا کہ وہ اس
بیقراری کو ظاہر کر دیتی (مگر ہم نے اسکے دل کو اس
لئے ڈھارس بندھائی) کہ مومنین میں رہے ف۳ ۝
۱۱- اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا۔ کہ تو اس

ف۱ حضرت موسیٰ کی ماں جب فرعون کے ڈر سے اپنے بچہ کو دریا میں ڈال دیا۔ تو وہ کسی طرح سے قصر شاہی میں پہنچ گیا۔ فرعون چاہتا تھا۔ کہ اس بچہ کو بھی تہ تیغ کروا دیا جائے۔ مگر بیوی نے روکا اور کہا۔ اسکو ہم متبنّٰی بنا لیں گے۔ بچہ پیارا بچہ ہے۔ ممکن ہے یہ ہمارے لئے نفع و خیر کا باعث ہو۔ اس لئے اس کو نہ مارو۔

خدا کی تدبیر دیکھئے۔ کہ کیونکر فرعون کو لاولد رکھا۔ پھر کس طرح سے اسکی بیوی کے دل میں شفقت و محبت کے جذبات پیدا کر دیئے۔ اور کس حکمت سے موسیٰ کو شاہانہ ٹھاٹھ دیکھنے کے مواقع بہم پہنچائے۔

غرض یہ تھی۔ کہ جو شخص فرعون جیسے شاندار بادشاہ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کی تربیت اسی کے محل اور اسی کی شاندار قصروں میں ہو۔ تاکہ ابتدا ہی سے اُس کے حوصلے بلند ہوں۔ اور خیالات شاہانہ ہوں۔ وہ اس کے ساز و سامان کو دیکھ کر مرعوب نہ ہو جائے۔ اور پوری خود داری۔ بے خوفی اور شان استغنا کے ساتھ بنی اسرائیل کی راہ نمائی کر سکے۔

ارشاد ہے کہ یہ سب کچھ فرعون کی تباہی کے لئے ہو رہا تھا۔ وہ اتنا سمجھدار تھا۔ مگر ہماری تدبیر کی باریکیوں کو نہ سمجھ سکا۔ اس کے گھر میں اس کا دشمن جوان ہو رہا تھا۔ اور وہ اس سے بالکل بے خبر تھا۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

ف۳ حضرت موسیٰ کی والدہ آخر عورت ہی تو تھیں۔ بچے کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر گھبرا گئیں۔

ارشاد ہے کہ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے۔ اور اس کو تسلی نہ دیتے۔ تو قریب تھا۔ کہ راز افشا کر دیتیں۔

ف۴ جب موسیٰ فرعون کے محل میں جا رہے تھے۔ تو اس کی ماں نے اُن کی بہن کو پیچھے لگا دیا۔

(باقی صفحہ ۹۲۳ پر)

حلِ لغات:

قُرَّةُ عَیْنٍ۔ آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنی باعث سُرور۔

فَارِغًا۔ یعنی صبر و قرار سے خالی ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝
١٢- وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ
قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ
عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ
لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝
١٣- فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ
تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
١٤- وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ

پیچھے چل جا۔ پھر وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی
اور انہیں معلوم بھی نہ ہوا ۝
١٢- اور ہم نے تو پہلے ہی سے سب دودھ پلانے والی
عورتیں موسیٰ پر حرام کر دی تھیں۔ پھر بہن نے کہا۔ کہ
تمہیں ایک گھر والے بتلاؤں۔ کہ وہ اسے تم کو پال دیں
اور وہ اس کے خیرخواہ ہیں ۝
١٣- پھر[ف] ہم نے موسیٰ کو اس کی والدہ کی طرف پہنچا
دیا۔ تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے
اور تاکہ اسے معلوم ہو کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا
ہے۔ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ۝
١٤- اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور سنبھلا اور ہم نے
اُسے حکم اور علم[ف] دیا۔ اور یوں ہم نیکوں کو جزا

بقیہ حاشیہ صفحہ
(۹۲۳)

کہ وہ دُور سے حالات کا مطالعہ کرتی رہے
اور دیکھتی رہے کہ کیا ہوتا ہے ۞
ف ان آیات میں اس بات کا ذکر ہے۔ کہ
جب فرعون کی بیوی نے دیکھا۔ کہ بچہ مطلق
دودھ نہیں پیتا ہے تو اس کو تشویش ہوئی۔
اور اس سوچ میں بھی کہ کیا کیا جائے۔ بچہ
دودھ نہیں پیتا ہے۔ کہ اتنے میں اس کی
بہن کہ جو کسی طریق سے محل میں پہنچ گئی۔
کہنے کا موقع ملا۔ انہیں نے کہا کہ میں تم
کو ایسے گھر والے بتلائے دیتی ہوں جو اس
بچے کی عمدگی کے ساتھ پرورش کریں گے۔
اور بچہ ان کے ساتھ رہا وہ خوش وخرم رہے
گا۔ ارشاد ہے۔ اس طریق سے ہم نے پیغمبر موسیٰ
کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ اور تسلی دی۔ تاکہ
اسکو معلوم ہو۔ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ فرمایا۔
مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر لوگ اللہ پر بھروسہ
نہیں رکھتے۔ اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ اپنے
بندوں کی ہر حال اعانت کرتا ہے ۞

ف یعنی موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہوئے
تو ہم نے انہیں علم بخشا۔ اور پیغمبرانہ شعور
بوجہ عنایت فرمائی ۞
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ سے غرض یہ ہے کہ جو
لوگ نیک اور صالح ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح
انکے علم و حکمت میں اضافہ کرتا رہتا ہے ۞

حلِ لغات:- عَنْ جُنُبٍ۔ کنارا اور دور سے
حَرَّمْنَا۔ اس سے مقصود تحریم
طبعی ہے یعنی موسیٰ طبعاً دودھ پینے سے متنفر
اَشُدَّهٗ۔ قوت۔ توانائی۔ جوانی ۞

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

۱۵- وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ
غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا
رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ
وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ
مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ
هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ
عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ○

۱۶- قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
فَغَفَرَ لَهٗ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ○

دیتے ہیں ○

۱۵- اور وہ شہر میں آیا۔ جب وہاں کے لوگ بے خبر
تھے تو وہاں اس نے دو آدمی لڑتے پائے یہ اس
کے رفیقوں میں سے تھا۔ اور یہ اس کے دشمنوں
میں سے تھا۔ تو اس نے جو اس کی قوم
کا تھا اس کے مقابلہ میں جو اس کے دشمنوں
تھا۔ موسیٰ سے مدد مانگی۔ تب موسیٰ نے اس کے
مکا مارا۔ پھر اس کو تمام کر دیا۔ تو کہا کہ یہ شیطانی
کام ہوا۔ بیشک وہ کھلم کھلا بہکا نیوالا دشمن ہے ○

۱۶- کہا اے رب میرے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو
مجھے بخش دے۔ پھر اسکو بخش دیا۔ بیشک وہی بخشنے
والا مہربان ہے ○

حضرت موسیٰ کی جوانی کا ایک واقعہ

۱ موسیٰ علیہ السلام کی تربیت جس ماحول میں ہوئی تھی۔
اس کا تقاضا یہ تھا کہ وہ بالکل بے خوف اور نڈر ہوتے
ہوتے۔ اور ان میں زبردست جرأت اور جسارت ہوتی۔
اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ
کہ موسیٰ فرعون کے گھر میں رہ کر اتنے جسور ہو جائیں۔
کہ آیندہ چل کر بنی اسرائیل کے صحیح معنوں میں راہنما
ثابت ہوں۔

ان آیات میں موسیٰ کے عنفوان شباب کا ایک
واقعہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک دن ایک قبطی اور اسرائیلی
کو آپس میں لڑتے ہوئے پایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس
زمانے میں حضرت موسیٰ فرعون کی تربیت سے آزاد ہو
چکے تھے۔ اسی لئے مصر میں وہ رات کے وقت آئے
جب کہ سب لوگ سو رہے تھے۔ اس اسرائیلی نے
جب یہ دیکھا کہ موسیٰ آ رہے ہیں۔ تو مدد کے لئے بلایا۔

حضرت موسیٰ نے عصبیت قومی کے جوش میں آکر قبطی
کے ایک گھونسہ رسید کیا۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔
اب موسیٰ کو احساس ہوا۔ کہ انہوں نے غلطی کی۔
فوراً جناب باری میں جھک گئے اور اپنے گناہ کی معافی
چاہی اور کہا۔ پروردگار بے شک مجھ سے قصور ہوا۔ میں
ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ مجرم کی مدد کروں۔ اس لئے میری
لغزش کو معاف کر دیجئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ہم نے معاف
کر دیا۔ کیونکہ ہم غفور و رحیم ہیں۔
یاد رہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ ارادہ نہیں
کیا تھا۔ کہ قبطی کو جان سے مار ڈالا جائے۔

(باقی صفحہ ۹۲۶ پر)

حل لغات:

فَاسْتَغَاثَهُ۔ مدد طلب کی۔
فَوَكَزَهٗ۔ ٹھوکا۔ مکا مارا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷- قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ○

۱۷- کہا اے رب جیسا تو نے مجھ پر نعمت کی۔ پس میں آئندہ مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○

۱۸- فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ○

۱۸- پھر صبح کو ڈرتے ہوئے راہ دیکھتا شہر میں گیا۔ تاکہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہی جس نے کل اس سے مدد چاہی تھی۔ پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے کہا بے شک نہیں کہ تو صریح گمراہ ہے ○

۱۹- فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ○

۱۹- پھر جب اس نے اس پر جو ان دونوں کا دشمن تھا۔ ہاتھ ڈالنا چاہا۔ تو وہ بولا۔ کہ اے موسیٰ تُو مجھے قتل کیا چاہتا ہے؟ جیسے کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو یہی چاہتا ہے کہ ملک میں بڑا بنتا پھرے۔ اور مصلح کاروں میں ہونا نہیں چاہتا ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۲۵

یہ تو اس کی قسمت میں مقدر تھا۔ کہ وہ اس ضرب کو برداشت نہ کر سکے۔ اور مر جائے۔ ورنہ عموماً ایک گھونسے کی معمولی چوٹ ہوتی ہے۔

اس واقعہ سے یہ چلتا ہے۔ کہ مقام نبوت کس درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور خدا کے نیک بندے کس جرأت اور صفائی سے اپنی لغزشوں کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

از بسکہ وہ قبطی دشمن کا ایک فرد تھا۔ اور اس دشمن قوم کا جس نے کہ بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔ جو سینکڑوں اسرائیلی بچوں کو زندگی سے محروم کر چکی تھی۔ اور جس کے نزدیک خون اسرائیل کی کوئی قیمت نہ تھی۔ مگر باوجود اس کے حضرت موسیٰ نے اپنے فعل کو غلطی سے تعبیر کیا۔ اور اللہ سے عفو و رحم کے طالب ہوئے۔

موسیٰ علیہ السلام چونکہ بشر تھے۔ جوان تھے مقابل میں مخالف گروہ کا ایک فرد قبطی تھا۔ اسرائیلی مدد کا طالب تھا۔ اس لئے یقیناً اس وقت کے حالات کا تقاضا یہی تھا۔ کہ حضرت موسیٰ مدد کے لئے آگے بڑھتے مگر وہ اس ناخوشگوار حادثہ کے متوقع نہ تھے۔ اس لئے جب انہوں نے دیکھا۔ کہ قبطی مر گیا۔ تو ان کو قدرتاً ندامت محسوس ہوئی۔ یہ کوئی ایسی گناہ کی بات نہ تھی صرف حالات کا تقاضا تھا۔ مگر شان نبوت کا اقتضا تھا کہ ترک اولیٰ کو بھی گناہ سمجھا جائے۔ اور اللہ سے غیر مشروط طور پر معافی مانگی جائے۔

حلّ لغات:-

ظَهِیْرًا۔ مددگار۔ اِسْتَنْصَرَهٗ۔ مدد کے لئے چیخنا۔
جَبَّارًا۔ ظالم۔ اس لفظ کا انتساب جب اللہ کی طرف ہو۔ تو اس کے معنے ضروریات کو پورا کرنے والے کے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۰- وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ○

۲۰- اور شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا کہا اے موسیٰ اہل دربار تیرے بارہ میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کریں۔ سو تو یہاں سے نکل بھاگ میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں ○

۲۱- فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

۲۱- تب وہ ڈرتا اور راہ تکتا ہوا شہر سے نکلا۔ بولا اے میرے رب ظالم لوگوں سے مجھے بچا ○

۲۲- وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○

۲۲- اور جب مدین کی سیدھ پر متوجہ ہوا۔ بولا، اُمید ہے کہ میرا رب مجھے راہ راست دکھلائے گا ○

۲۳- وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ

۲۳- اور جب مدین کے پانی پر آیا تو اس پر لوگوں کی جماعت پائی جو پانی پلا رہے تھے۔ اور ان سے الگ دو عورتیں پائیں کہ اپنی بکریاں، روکے کھڑی

موسیٰ مدین کے کنوئیں پر

ف موسیٰ علیہ السلام کے قبطی کو مارنے کے واقعہ سے مصر میں سنسنی پھیل گئی۔ اور طبقہ امراء میں ہل چل مچ گئی۔ ان کو تشویش لاحق ہوئی۔ کہ کہیں یہی نوجوان بنی اسرائیل کی نجات کا باعث نہ ہو۔ اس لئے سب نے مل کر مشورہ کیا۔ کہ اس کو پکڑ کر مار ڈالو۔ حضرت موسیٰ کے مخلصین میں سے ایک آدمی تھا۔ وہ دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے حقیقت حال سے موسیٰ کو آگاہ کر دیا۔ اس نے کہا۔ کہ کہیں بھاگ جائیے۔ آپ کے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں۔ اب حضرت موسیٰ پریشان ہوئے۔ اور مدین کی طرف چل کھڑے ہوئے۔ ان کو معلوم تھا۔ کہ وہاں ان کے عزیز و اقارب رہتے ہیں۔ لیکن راستہ معلوم نہیں تھا۔ ڈرتے ڈرتے مصر سے نکلے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ مولا اس ظالم قوم سے مخلصی عطا فرمایئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ مصر سے گئے ہیں۔ اس وقت نبوت سے باقاعدہ نہیں نوازے گئے تھے۔ مگر وجدانی طور پر بنی اسرائیل کی محبت ان کے دل میں ضرور جاگزیں تھی۔ اور وہ قطعاً فرعون اور اس کی قوم کو ظالم خیال کرتے تھے۔

دوسری بات جو اس ہجرت سے مستفاد ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ مصائب و مشکلات کے وقت صرف اللہ سے طلب اعانت کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم نے جب ہجرت فرمائی۔ تو آپ نے بھی کہا۔ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ کہ میں اپنے رب کے لئے ہجرت کر رہا ہوں۔ میری وہی راہنمائی کرے گا۔ اور حضرت موسیٰ اب جانے لگے ہیں تو بھی یہی فرماتے ہیں۔ عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔

(باقی صفحہ ۹۲۸ پر)

حلِ لغات:

يَاْتَمِرُوْنَ۔ اِئْتِمَار سے ہے۔ باہم کسی بات کے متعلق سوچنا۔ مشورہ کرنا۔

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ○

۲۴- فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ○

۲۵- فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

۲۶- قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ

تمیں۔ بولا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں ہم نہیں پلائیں گے۔ جب تک چرواہے (اپنے مویشی) واپس نہ لے جائیں اور ہمارا باپ بوڑھا بڑی عمر کا ہے ○ ولہ

۲۴- تب موسٰی نے اُن کے مویشیوں کو پانی پلایا۔ پھر سایہ کی طرف لوٹ آیا اور بولا اے میرے رب جو بھلائی تو نے میری طرف نازل کی ہے میں اس کا محتاج ہوں ○

۲۵- پھر ان دو میں سے ایک عورت شرم سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ کہا کہ بیشک میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے اس کا بدلہ دے۔ کہ تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا پھر جب وہ اسکے پاس آیا اور اس سے سارا حال بیان کیا۔ تو وہ بولا کہ خوف نہ کر تو نے اُن ظالموں سے نجات پائی ○

۲۶- ان دو میں سے ایک بولی کہ اے باپ اسے نوکر رکھ لے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۲۷

جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ ہر واقعہ میں جب انسان اپنے کو کسی الجھن میں دیکھے۔ تو اللہ سے استعانت چاہے۔ اور فی الحقیقت جو لوگ اللہ کے سامنے جھکتے ہیں اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اسے اپنا کارساز اور وکیل سمجھتے ہیں۔ اللہ ان کو کبھی ذلیل اور رُسوا نہیں کرتا۔ وہ ضرور ان کی آرزوں کو سنتا اور خواہشوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی نسبت یہی ہے۔ کہ اس کو پکارو۔ وہ سنے گا۔ اس سے مانگو۔ تو وہ ضرور دے گا۔ اور اگر اس پر مستحکم ایمان نہ ہو۔ اس پر پورا بھروسہ اور توکل نہ ہو۔ تو پھر وہ بھی پروا نہیں کرتا۔ اور اس حالت میں اس پر کوئی الزام بھی عائد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کو آزمانے کی ضرورت نہیں۔ وہ آزمائشوں سے قطعاً منزہ ہے ○

حاشیہ صفحہ ہذا

ولہ جب حضرت موسیٰ زہد کے اور تلاش کرتے ہوئے مدین پہنچ گئے۔ تو وہاں ایک پانی کے مقام پر لوگوں کا مجمع دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ اور اُن سے الگ دو عورتیں چپ چاپ کھڑی ہیں۔ اور دیکھ رہی ہیں۔ موسیٰ اپنی مصیبت کو بھول گئے۔ اور انسانی ہمدردی سے مجبور ہو کر پوچھا۔ خاتون محترم! یہاں کیوں کھڑی ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہم جانوروں کو اس وقت تک کیسے پانی پلا سکتی ہیں۔ جب تک کہ یہ بھیڑ نہ چھٹ جائے۔ اور پھر یہ خیال کرکے کہ کہیں یہ اجنبی دل میں ہمارے متعلق کوئی بری رائے قائم نہ کر لے۔ اور یہ نہ سمجھے۔ کہ پانی پلانے کے لئے یہاں کیوں آئی ہیں؟ انہوں نے دفع دخل مقدر کے طور پر کہہ دیا۔ کہ ہمارے ابا بوڑھے ہیں۔ وہ یہاں تک نہیں آ سکتے۔ یہ بات سن کر آپ آگے بڑھے۔ اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ پھر اللہ تعالٰے سے ایک طرف درخت کے سایہ میں کھڑے ہو کر کہا۔ کہ میں تیری رحمت اور نعمت کا محتاج ہوں ○

حلِ لُغات۔ مَا خَطْبُكُمَا۔ بمعنی کے معنی یہی ہے تمہاری خواہش کیا ہے ○ اَجْر۔ مزدوری۔ ہو سکتا ہے۔ جنت شعیب کے ذہین غریب اور مزدور سمجھ کر باپ سے سفارش کی ہو۔ کہ انہیں کچھ دیا جائے۔ اور موسیٰ علیہ السلام جوان کے ساتھ چلے گئے تو اسلئے ہو کر شاید ان کے ساتھ جانے میں موافق اور مساعد حالات پیدا ہو جائیں ○

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ
الْأَمِينُ ۝

البتہ بہتر نوکر جو تو رکھے وہ ہے جو زور آور اور
امانت دار ہو ۝

۲۷- قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى
ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي
ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا
فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ
عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ
الصَّالِحِينَ ۝

۲۷- کہا میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی ان دو بیٹیوں
میں سے ایک تیرے نکاح میں دوں۔
اس شرط پر کہ تو آٹھ برس میرا
نوکر رہے۔ اور جو تو دس برس پورے
کرے تو وہ تیری طرف سے (مہربانی) ہے اور میں تجھے
مشقت[2] میں ڈالنا نہیں چاہتا اگر اللہ نے چاہا تو مجھے نیک بخت پائیگا ۝

۲۸- قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا
الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ
عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝

۲۸- وہ بولا میرے اور تیرے درمیان یہی اقرار رہا۔ ان دونوں
مدتوں میں سے جونسی مدت میں پوری کروں تو مجھ پر کچھ
زیادتی نہ ہوگی اور جو ہم اس پر کہتے ہیں خدا گواہ ہے ۝

۲۹- فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ

۲۹- پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھروالوں

شادی کے سامان

[1] حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہوگئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے رحمت کا سامان مہیا کر دیا۔ ایک لڑکی شرماتی، اور لجاتی ہوئی ان کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی میرے ابا آپکو بلاتے ہیں۔ تاکہ آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلا کر جو احسان کیا ہے۔ اسکا معاوضہ آپکو دیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب یہ بہنیں اپنے جانوروں کو پانی پلا کر پہنچی ہیں۔ تو انہوں نے حضرت موسیٰ کی ہمدردی کا تذکرہ اپنے والد حضرت شعیب سے کیا ہوگا۔ اور حضرت شعیب نے اس بنا پر انہیں بلالیا ہوگا۔

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورتیں اگر حالات وقتیہ سے مجبور ہو کر کام کاج کریں۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اجنبی عورت سے بحد اعتدال گفتگو میں کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ اس کمزور طبقہ کی مدد کی جائے۔

غرض کہ حضرت موسیٰ۔ حضرت شعیب کے ہاں پہنچے تو انہوں نے سارا قصہ سنایا۔ کہ میں فلاں ہوں اور اس طرح مصر سے بھاگا ہوں۔ انہوں نے واقعہ سن کر کہا۔ کہ تم خوف نہ کھاؤ۔ خاطر جمع رکھو۔ اب ظالم فراعنہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

[2] جب اتفاقی رسمی گفتگو ختم ہوگئی۔ تو اللہ نے انتظام فرمادیا۔ کہ مہاجر موسیٰ قصر فرعون سے آزاد ہو کر حضرت شعیب کی صحبت سے استفادہ کرے۔ چنانچہ حضرت شعیب کی لڑکی کی اس سفارش پر کہ ابا انہیں اپنے ہاں ملازم رکھ لیجئے۔ آدمی مضبوط اور دیانت دار ہیں۔ حضرت موسیٰ وہاں رہ پڑے۔ اور مشیت کرم اللہ نے یہ کیا۔ کہ ان کی خانہ آبادی کی طرح ڈال دی۔ (ثنائی صفحہ ۳۰۱)

حل لغات:۔

اِسْتَأْجِرْهُ۔ یعنے انہیں "اجیر" بنا کر رکھ لیجئے۔
حِجَجٍ۔ حجۃ کی جمع ہے۔ یعنی سال۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝

کو لے کر چلا تو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ٹھہرو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے پاس کچھ خبر یا آگ کا انگارا لاؤں تاکہ تم تاپو ۝

۳۰- فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

۳۰- پھر جب وہاں آیا تو اس مبارک قطعہ میں میدان کے داہنے کنارہ کی طرف سے درخت سے یوں آواز آئی۔ کہ اے موسیٰ بیشک میں اللہ رب العالمین ہوں ۝

۳۱- وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا

۳۱- اور یہ کہ اپنی لاٹھی نیچے ڈال دے۔ پھر جب اس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا۔ کہ گویا وہ سانپ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۲۹

حضرت شعیب نے کہا۔ تم یہاں رہو یہ تمہارا گھر ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی تمہارے نکاح میں دے دوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پورے آٹھ سال تک میری خدمت میں رہو۔ اور اگر دس سال رہ جاؤ۔ تو یہ تمہاری مرضی ہوگی۔ میری طرف سے جبر نہ ہوگا۔ تم انشاء اللہ یہاں رہ کر محسوس کرو گے۔ کہ میں خوش معاملہ آدمی ہوں۔

حضرت موسیٰ نے بخوشی یہ شرط مان لی۔ اور کہا۔ کہ ان دونوں مدتوں میں سے جو چاہوں پوری کر دوں۔ آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بس یہ طے ہے۔ میرے اور آپ کے درمیان اللہ گواہ ہے۔

ع۔ یہ آٹھ سال کی خدمت اصل میں نکاح کے لئے شرط نہ تھی۔ بلکہ بات یہ تھی۔ کہ حضرت شعیبؑ بذریعہ الہام جانتے تھے کہ موسیٰ آیندہ چل کر بڑے جلیل القدر پیغمبر ہونے والے ہیں۔ اور اب نوجوان ہیں۔ ان کو پختہ اور متین ہونے کے لئے کڑی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ اس لئے انہوں نے اس حیلے سے ان کو اپنے ہاں رہنے پر مجبور کر دیا۔ کہ وہ ان کی صحبت اور تعلیم سے اس قابل ہو جائیں۔ کہ فرعون کا مقابلہ کر سکیں۔

جَذْوَةٍ۔ شعلہ۔ چنگاری۔

حل لغات:- شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ۔ یعنی مبارک میدان کے کنارے سے یا میدان کے داہنی جانب سے ایمن کا لفظ دونوں معنوں میں مشترک ہے یمن سے بھی اس کا اشتقاق ہو سکتا ہے۔ اور یمین سے بھی۔

تَهْتَزُّ۔ اہتزاز۔ یعنی جنبش کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ○

ہے۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور اپنے پیچھے پھر کر نہ دیکھا
اے موسیٰ آگے آ اور نہ ڈر بیشک تجھ کو خطرہ نہیں ہے ○

۳۲- اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○

۳۲- اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر بغیر برائی سفید نکلے گا۔ اور خوف کے سبب اپنا بازو اپنی طرف ملا۔ (یعنی سینے پر رکھ) غرض فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ تیرے رب کی طرف سے دو سندیں ہیں۔ کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں ○

۳۳- قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○

۳۳- بولا اے رب میں نے ان میں سے ایک آدمی کا خون کیا ہے سو میں ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کریں ○

۳۴- وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ

۳۴- اور میرا بھائی ہارون مجھ سے اس کی زبان مجھ سے

تجلیات

ف۱ حضرت شعیب کے گھر سے موسیٰ علیہ السلام جس وقت رخصت ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی بیوی ان کے ساتھ تھیں۔ جنگل میں جا رہے تھے۔ تاریکی اور سردی تھی۔ آگ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ موسیٰ نے دور سے دیکھا۔ کہ آگ کا شعلہ نظر آ رہا ہے۔ بیوی سے کہا۔ میں نے آگ دیکھی ہے۔ ذرا دور ہے۔ میں جاتا ہوں۔ شاید آگ مل جائے۔ اور کچھ پتہ لگے۔ تم یہیں ٹھہرو۔ یہ کہہ کر موسیٰ آگے بڑھے۔ دیکھا۔ تو وہاں آگ نہ تھی۔ تجلیات الٰہیہ کا ظہور تھا۔

ارشاد ہوا۔ کہ موسیٰ میں تمہارا خدا ہوں۔ ساری کائنات کا رب ہوں۔ غرض یہ تھی۔ کہ موسیٰ کو عہدہ نبوت پر سرفراز کیا جائے۔ ان کو معجزات عطا کئے جائیں۔ اور بتایا جائے۔ کہ اب تمہاری زندگی کا اصل دور شروع ہوتا ہے۔ یہ تجلی تو محض مخاطب کرنے کا ایک ذریعہ تھی۔ تجلیات کی حقیقت تعین کے ساتھ گندھی ہے۔ تفسیروں کو سمجھ لیجئے۔ کہ جس طرح الفاظ معنی کے اظہار کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح تجلیات اللہ کے منشا کے اظہار کی تعبیرات ہیں۔ اور بس۔

ارشاد ہوا کہ یہ عصا جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ زمین پر ڈال دو۔ اور جب موسیٰ نے اس حکم کی تعمیل کی۔ تو دیکھا۔ کہ یہ اژدہا بن گیا ہے۔ اس پر وہ ڈرے۔ اور ڈر کر بھاگے۔ حکم ہوا۔ کہ ڈرتے کیوں ہو۔ واپس آ جاؤ۔ تم بالکل محفوظ اور مامون ہو۔ دوسرا حکم ہوا۔ کہ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو۔ اور پھر نکالو۔ اور دیکھو۔ کہ کس قدر سفید براق ہو گیا ہے۔

یہ وہ معجزے ہیں۔ جو تمہیں دیئے گئے ہیں۔ ۱ہ ملخصہ۔ (ربانی صفحہ ۹۳۲ پر)

حل لغات:

مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ۔ یعنی برص نہ ہونا۔ جیسا کہ بائبل میں لکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا
يُصَدِّقُنِيٓ إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ
يُكَذِّبُونِ ○

زیادہ فصیح[1] ہے سو اسے میرے ساتھ مدد کے
لئے بھیج دے۔ کہ وہ میری تصدیق کرے۔
میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ○

۳۵- قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَٰنًا فَلَا
يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ أَنتُمَا
وَمَنِ ٱتَّبَعَكُمَا ٱلْغَٰلِبُونَ ○

۳۵- فرمایا۔ ہم تیرے بھائی سے تیرے بازو کو زور
دیں گے۔ اور تم دونوں کو غلبہ بخشیں گے سو
وہ دقبصد ایذا، تم تک نہ پہنچیں گے۔ ہماری نشانی
لیکر جاؤ۔ تم دونوں اور تمہارے تابعین ہی غالب رہیں گے[2] ○

۳۶- فَلَمَّا جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِـَٔايَٰتِنَا
بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا
سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا
بِهَٰذَا فِىٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ○

۳۶- پھر جب موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں
لے کر آیا۔ تو بولے کچھ یہ تو اکھڑا گیا ہوا
جادو ہے۔ اور ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادوں
سے ایسی باتیں سنی نہیں ○

۳۷- وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّىٓ أَعْلَمُ بِمَن

۳۷- اور موسیٰ نے کہا۔ میرا رب خوب جانتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ۹۳۱ و
کہ فرعون کے عظیم تکبر و غرور کو توڑنے کے لئے وہ
بڑی بڑی دلیلیں ہیں۔ ان کو لے کر اس کے اور
اس کی قوم کے پاس جاؤ۔ کہ وہ فسق و فجور کو اپنا
شیوہ و خصلت بنا چکے ہیں۔ تم ان کی اصلاح
کرو ○

ان دو معجزوں سے ایک تو یہ مقصود تھا
کہ بے سرو سامان موسیٰ کا دل مضبوط ہو جائے
اور وہ معلوم کرلے۔ کہ اللہ کی مدد میرے
شامل حال ہے۔ اور دوسری جانب فرعون اور
اس کی قوم کو یہ محسوس ہو کہ جس طرح یہ خشک
لکڑی اژدھا بن سکتی ہے۔ اور گوشت پوست
کا ہاتھ براق اور چمکیلا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح
بنی اسرائیل جیسی بے ضرر قوم ہمارے لئے
خطرہ اور خوف ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اس کا
نصیبہ چمک سکتا ہے۔ اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب
ہو سکتی ہے ○

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] حضرت موسیٰ نے فرمایا۔ میں اس خدمت
پہ خوش ہوں۔ اور میں بنی اسرائیل کی آزادی
کے لئے ضرور کوشش کروں گا۔ مگر دقت یہ
ہے کہ تنہا اس ذمہ داری کو اپنے لئے گراں سمجھتا
ہوں۔ ہارون کو میرے ساتھ کر دیجئے۔ کیونکہ اس
کی زبان مجھ سے زیادہ رواں ہے۔ اور یہی ڈر
ہے کہ شاید مجھے وہ قتل والے معاملہ میں مار نہ
ڈالیں ○

[2] اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری درخواست قبول ہے
ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائیں گے۔ اور
تم دونوں کو غلبہ دینگے۔ مخالفین عداوت کا ہاتھ تمہاری
طرف نہیں بڑھا سکیں گے۔ اور تم مع اپنے ماننے
والوں کے غالب و منصور ہو گے ○

حل لغات: ردءًا۔ مددگار اور معاون ○

www.KitaboSunnat.com

جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہ اس کی طرف سے ہدایت لایا ہے
اور جس کو آخرت کا گھر ملے گا۔
بے شک ظالموں کا بھلا
نہ ہوگا۔

٣٨- وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

٣٨۔ اور فرعون نے کہا۔ اے اہل دربار میں
تو جانتا نہیں کہ میرے سوا تمہارا کوئی
معبود ہو۔ پس اے ہامان میرے واسطے
گارے کو آگ سے پختہ کر یعنی اینٹیں بنا پھر
میرے ایک محل بلند کر تاکہ میں (اس محل پر
چڑھ کر) موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں۔
اور میرے خیال میں تو وہ جھوٹا ہے ۝

٣٩- وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

٣٩۔ اور اس کے لشکروں نے ملک میں ناحق تکبر

حق وصداقت کا ایک انوکھا معیار

ف۱ ان آیات میں اس بات کا ذکر ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام جب خوشخبریوں اور معجزوں سے مسلح ہو کر فرعون کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ سب جادو اور کرشمہ سازی ہے۔ اور یہ تمہارا پیغام توحید تجربہ تو ہماری سمجھ میں آتا نہیں۔ ہم نے کبھی اپنے باپ دادا سے اس قسم کی باتیں نہیں سنیں۔ گویا حق وصداقت کا یہ بھی ایک معیار ہے۔ کہ فرعون کے باپ دادا یا اس کے اکابر اس سے آشنا ہوں حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ وہ قدیم اعتراض ہے۔ جو اہل تمرد وعصیان کی جانب سے ہمیشہ پیش کیا جاتا رہا ہے چنانچہ جب بھی اللہ کے پیغمبروں اور رسول آئے۔ اور انہوں نے [illegible] کی دعوت دی تو [illegible] یہی اعتراض پیش کیا۔ کہ ہم [illegible] اس طرح کی باتوں سے آگاہ نہ تھے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا۔ تم ہم کو جھوٹا سمجھتے ہو۔ حالانکہ اللہ ہماری صداقت پر گواہ ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ کون حق وہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ اور کون عاقبت کے لحاظ سے کامیاب ہے۔ پھر اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اگر ہم جادوگر ہیں اور جھوٹے ہیں۔ تو ہم کو کامیابی میسر نہیں ہوگی۔ اور ہمیشہ اپنے مشن میں ناکام اور خائب وخاسر رہیں گے۔

حل لغات

عَاقِبَةُ الدَّارِ۔ حسن انجام سے تعبیر ہے۔ مراد جنت ہے۔
صَرْحًا۔ محل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ○

اور سمجھے کہ وہ ہماری طرف پھر نہ آئیں گے ○

۴۰- فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ○

۴۰- سو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا۔ پھر ہم نے انہیں دریا میں ڈال دیا۔ سو دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا ○

۴۱- وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ○

۴۱- اور ہم نے انہیں امام بنایا۔ کہ آگ کی طرف بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن ان کو مدد نہ ملے گی ○

۴۲- وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ○ع

۴۲- اور اس دنیا میں ہم نے اُن کے پیچھے لعنت لگائی۔ اور قیامت کے دن وہ بُرے لوگوں میں ہوں گے ○ع

۴۳- وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ

۴۳- اور تحقیق اُن کی اُمتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی کہ لوگوں کو راہ

ف فرعون در اصل بڑا مکار اور چالاک تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ موسیٰ کی تعلیم لوگوں میں اثر کر رہی ہے تو اس نے اطلع الیٰ الٰہ موسیٰ کو حیلہ مسخر اڑایا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اے معززین دربار۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں تمہارا خدا ہوں۔ اور موسیٰ کے کلام سے جو یہ مستفاد ہوتا ہے۔ کہ اللہ آسمان پر ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ اچھا ہامان سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ہامان ایک اونچا سا محل تعمیر کرو۔ میں دیکھوں تو سہی کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے؟ کیا ہے۔ یہ جملہ محض موسیٰ کے عقیدہ کے استخفاف کیلئے کہا گیا۔ ورنہ انہوں نے کبھی اس سے یا اُس کی قوم سے یہ نہیں کہا۔ کہ خدا آسمان پر بیٹھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور نہ حقیقتاً فرعون یہ سمجھتا تھا۔ کہ موسیٰ کا یہ مذہب ہے۔ یہ تو محض اپنے حاشیہ برداروں کو مطمئن کرنے کا ایک حیلہ تھا۔

ارشاد ہے کہ فرعون کی قوم نے اس پیغام کو ٹھکرا دیا۔ اور سخت کبر و غرور کا اظہار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ کا قانون ہلاکت حرکت میں آ گیا۔ اور یہ لوگ دریا میں غرق کر دیئے گئے۔

عذاب الٰہی کب آتا ہے

ف مقصد یہ ہے۔ کہ فرعونیوں پر اس وقت تک عذاب نہیں آیا۔ جب تک کہ انہوں نے کفر و عصیاں میں غلو کا درجہ حاصل نہیں کر لیا۔ کیونکہ خدا کا قانون ہے۔ کہ مفسدین کو مہلت دی جائے۔ ان کے افعال سے تعرض نہ کیا جائے۔ اور کردار و عمل کے لئے پوری آزادی دی جائے حتیٰ کہ پیالہ عصیاں پُر ہو جائے۔ طبیعت میں تاثیر و انفعال کی تمام قوتیں مفقود ہو جائیں۔ اور گناہوں کا پیالہ چھلک جائے۔ قرآن کی اصطلاح میں لعنت سے مراد اللہ کے فیوض و برکات سے محرومی ہے۔ اور اس کی رحمت سے دوری۔ سب و شتم کے قسم کی کوئی چیز مراد نہیں۔

حل لغات:۔ ائمۃ۔ امام کی جمع ہے۔ یعنی گناہوں میں پیش پیش۔

بصائر۔ جمع بصیرت۔ بمعنی دلیل۔ یقین۔ عبرت۔ زیرکی۔ بینائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ○

بجھانے والی اور ہدایت اور رحمت تھی۔ کہ شاید وہ نصیحت
پکڑیں ○

۴۴- وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ
قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۙ

۴۴- اور تو کوہ طور کی جانب غربی میں نہ تھا۔ جب ہم نے موسیٰ
کی طرف حکم بھیجا تھا۔ اور تو حاضرین میں
نہ تھا ○

۴۵- وَ لٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا
كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○

۴۵- اور لیکن ہم نے بہت سی اُمتیں پیدا کیں پھر اُن پر
لمبی مدتیں گزر گئیں اور تو اہل مدین میں مقیم نہ
تھا۔ کہ اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتا۔ لیکن
ہم رسول بھیجتے رہے ہیں ○

۴۶- وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

۴۶- اور تو کوہ طور کے کنارے پر موجود نہ تھا۔ جب ہم نے
(موسیٰ کو پکارا تھا) لیکن یہ تیرے رب کی رحمت سے
ہے۔ کہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے ف۲

اتمامِ حجت

ف۱ ارشاد ہے کہ ہم نے موسیٰ کو توراۃ اس وقت دی جبکہ عاد اور ثمود کی بربادیوں کے واقعات رُونما ہو چکے تھے۔ جب کہ عمالقہ جیسی شاندار قوم باوجود ساز و سامان کی کثرت اور فراوانی کے فنا کے گھاٹ اُتر چکی تھی۔ اور جب کہ کئی قومیں اللہ کے غیظ و غضب کا شکار ہو چکی تھیں۔ مقصد یہ تھا۔ کہ فرعون لوگ ان واقعات سے عبرت پکڑیں۔ اور نصیحت حاصل کریں اور توراۃ کو انکے لئے رحمت و ہدایت کا سبب قرار دیں۔ مگر ہوا یہ کہ باوجود واقعات کی تفصیل اور وضاحت کے یہ لوگ آخر وقت تک گمراہی پر مصر رہے۔ تاآنکہ اللہ کے عذاب نے انھیں آپکڑا۔ اور یہ بے بس ہو کر رہ گئے ○

آنحضرتؐ کی نبوت پر ایک دلیل

ف۲ ان آیات میں واقعات اور قصص کی اس تفصیل کو اللہ تعالیٰ نے بطور اعجاز کے پیش کیا ہے۔ اور حضورؐ کی نبوت پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ جب موسیٰ کو جبل طور کی غربی جانب مخاطب کیا گیا۔ اور اس کو توراۃ دی گئی۔ تو آپ اس وقت موجود نہ تھے۔ اور نہ آپ مدین میں مقیم تھے۔ جب حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب میں ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ تو آپ اس وقت بھی حاضر نہ تھے۔ اور نہ اس وقت موجود تھے۔ جب کہ ہم نے موسیٰ کو پکارا۔ اور خلعتِ نبوت سے نوازا۔ پھر جو آپ یہ واقعات مع جزئی تفصیل کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں۔ تو کیونکر؟ ارشاد ہے کہ یہ محض ہمارے فضل و رحمت سے تمہیں یہ علم اور معارف عطا کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو راہ راست پر گامزن کرو۔ اور گناہ کے نتائج و عواقب سے آگاہ کرو۔ کہ اس سے قبل ان کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا ○

(باقی صفحہ ۹۳۶ پر)

حلِ لُغات :-

قُرُوْنًا ۔ زمانے کی جمع ہے۔ مراد اہلِ زمانہ سے ہے۔ قومیں۔ اُمتیں ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَذَكَّرُوْنَ ○

۴۷- وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا
لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۴۸- فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا
لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ
يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا
سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ
كٰفِرُوْنَ ○

۴۹- قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى
مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید وہ نصیحت پکڑیں ○

۴۷۔ اور شاید نزول قرآن اس لئے ہے کہ (مبادا) ان
اعمال بد کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے
ہیں ان پر کوئی آفت پڑے تو وہ کہنے لگیں کہ اے پروردگار
تو نے کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہوتے ○

۴۸۔ سو جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آیا تو یوں کہنے لگے کہ
اس رسول کو وہ چیزیں کیوں نہیں ملیں جو موسیٰ کو ملی تھیں کیا وہ لوگ
جو چیز کہ پہلے موسیٰ کو ملی تھی منکر نہیں ہو چکے کہتے ہیں کہ (تورات
و قرآن) دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کے موافق ہیں اور
کہتے ہیں کہ ہم تو دونوں کو نہیں مانتے ○

۴۹۔ تو کہہ اگر تم سچے ہو تو تم اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب
لاؤ جو ہدایت میں ان دونوں سے بڑھ کر ہو تاکہ میں بھی اسی پر چلنے لگوں ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳۵:۔

یعنی قرآن حکیم میں اقوام و امم کے حالات کو وسعت اور تفصیل کے ساتھ ذکر کرنا۔ اور مشکل واقعات کی گتھیوں کو سلجھانا۔ حالانکہ ایام و قرون کے صدہا پردے درمیان میں حائل کر رکھے ہیں۔ یقیناً اعجاز ہے۔ اور حضرتؐ کی نبوت پر زبردست دال ہے پھر اس چیز پر بھی غور کیجئے۔ کہ آپ اُمی اور ان پڑھ ہیں۔ اور خود تورات میں بھی واقعات کو اس رنگ میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ان حالات میں اگر ایک شخص قوموں کے عروج و زوال پر بحث کرتا ہے اور ان کے اسباب و علل بیان کرتا ہے۔ اور ان کی تہذیب و تمدن کے خط و خال دکھاتا ہے۔ تو پھر اس میں کیا شبہ رہ جاتا ہے کہ تائید غیبی یقیناً اس کے ساتھ ہے۔ ورنہ انسانی طاقت و وسعت میں تو یہ ممکن نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

منکرین قرآن کی بہانہ جوئی

ف لَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ میں لولا امتناعیہ ہے۔ اور اس کی خبر محذوف ہے۔ اور دوسرا لولا تحضیض ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ ہم نے جو آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ تو محض اتمام حجت کے لئے۔ کیونکہ یہ لوگ اس قسم کے ہیں۔ کہ جب ان کو مصیبت پہنچتی آتی ہے۔ اور عذاب الٰہی کو دیکھتے ہیں۔ تو اس وقت حسرت سے کہتے ہیں کہ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا۔ یعنی مولا آپ نے ہم میں رسول کیوں مبعوث نہیں فرمایا۔ کہ ہم اس کی پیروی کرتے۔ اور گناہ و معصیت کے کاموں کو چھوڑ دیتے۔ پھر جب وہ وقت آگیا کہ اللہ نے آپ کو حق و صداقت دے کر بھیجا۔ تو اب انھوں نے یہ کہتے ہیں کہ ہم کو بھی تورات کی طرح کی کتاب ملنا چاہیئے تھی۔ قرآن تو ہم نہیں مانتے۔ کیونکہ یہ کسی قدر مختلف ہے۔ کیا ان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ انہیں لوگوں نے خواہ مخواہ تاویلوں سے تورات کا بھی انکار کیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ و ہارون کے متعلق صاف کہہ دیا تھا۔ کہ یہ دونو جادوگر ہیں۔ ہم ان کو نہیں تسلیم کرتے۔ (بقایا صفحہ ۹۳۷)

حل لغات۔ الحق۔ پیام صدق و صداقت۔
تظاھرا۔ ایک دوسرے کے ہم نوا ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۰۔ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ
اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ
اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

۵۰۔ پھر اگر وہ تیرا کہا پورا نہ کر سکیں تو جان لے کہ وہ صرف اپنی خواہشوں کے پیرو ہیں۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو پیغمبر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہش کا مطیع ہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا ○

۵۱۔ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ○

۵۱۔ اور ہم نے ان کے لیے پے در پے قرآن اتارا۔ کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں ○

۵۲۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ○

۵۲۔ جن لوگوں کو ہم نے اس قرآن کریم سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں ○

۵۳۔ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ
مُسْلِمِيْنَ ○

۵۳۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے وہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور ہم تو اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے ○

۵۴۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا

۵۴۔ انہیں ان کا اجر دوہرا ملے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳۶۔

ارشاد ہے۔ ان سے کہو۔ کہ اگر تمہارے پاس تورات و قرآن سے کوئی بہتر کتاب موجود ہے تو اس کو پیش کرو۔ میں اس کی پیروی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

غرض یہ ہے کہ ان لوگوں کی بہانہ جوئی اور ضد و عناد کو دور کرنے کے لئے ہم نے رسول بھیجا کہ یہ نہ کہیں۔ اللہ نے ہمارے مطالبہ کو پورا نہیں کیا۔ ورنہ حق واضح تھا۔ اور بعثت رسول کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

فرمایا۔ کہ اگر یہ لوگ تمہارے اس سوال کا جواب نہ دیں اور ان دونوں جلیل القدر کتابوں سے بہتر کوئی کتاب نہ لاسکیں تو پھر آپ سمجھ لیجئے۔ کہ یہ لوگ نیک نیت نہیں ہیں محض ہوا و ہوس کے بندے ہیں۔ اور انکار کے لئے حیلے بہانے ڈھونڈتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس حقیقت کو بیان کیا۔ کہ اصل گمراہی کیا ہے۔ اور کون شخص ہے جو سب سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے اور کون ظالم ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف فرمایا۔ ضلالت اور بے راہ روی کی جڑ ہوائے نفس کا اتباع ہے۔ اور گمراہ وہ شخص ہے۔ جس کے سامنے کوئی اصول نہیں۔ جس کی زندگی کا کوئی نصب العین نہیں۔ جو کسی دستور العمل کو نہیں مانتا۔ اور بجز خواہشات نفس کے اور کسی چیز کا احترام نہیں کرتا۔ اور ظالم کی زندگی بالکل حیوانات کی زندگی ہے۔ کہ کھایا پیا بچے جنے۔ اور مر گئے۔ ظالم اپنی ذات کو صاحب امر سمجھ کر صرف اپنے ارادوں کو درست خیال کرتا ہے۔ اور اللہ کے احکام سے روگردانی کرتا ہے۔ اور اپنی ہی بات کو ہر طرح معقول اور قرین عقل سمجھتا ہے۔ وہ مغرور ہے۔ ہوائے نفس کا پجاری ہے۔ اور ذلیل ہے۔ جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں اور جس کو کبھی توفیق ہدایت نہیں ملتی۔

حل لغات ۔ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ۔ توصیل سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں ترتیب و تسلسل قائم کیا۔ یعنی ہم نے ان کے لیے پیہم کلام اتارا۔ کہ انہیں نصیحت ہو۔

صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○
٥٥- وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ
وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ○
٥٦- إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِينَ ○
٥٧- وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ
نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا أَوَلَمْ نُمَكِّن
لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ
كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ

صبر کیا۔ اور بدی کو نیکی سے دفع کرتے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں ○

۵۵۔ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ موڑ لیتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے سلام ہو تمہیں ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے ○

۵۶۔ اے محمدﷺ تو جسے چاہے راہ پر نہیں لا سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہے راہ پر لائے۔ اور وہ راہ پر آنے والوں کو خوب جانتا ہے ○

۵۷۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تیرے ساتھ ہدایت کے پیرو ہوں۔ تو ہم اپنے ملک سے اُچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے انہیں ادب کے با امن مکان میں جگہ نہیں دی۔ جس کی طرف ہر جنس کے میوے کھچے چلے آتے ہیں؛ ہماری طرف سے رزق

اہلِ کتاب میں سعادت مند گروہ

ف ان آیات میں اہل کتاب میں سے اس طبقہ کی تعریف کی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق ہدایت سے بہرہ ور کیا ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ ان لوگوں نے قرآن کو تسلیم کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یقیناً یہ پیغام رشد وہدایت ہے۔ حق اور سچائی ہے۔ اور ہم تو اس کو تورات کی روشنی میں پہلے سے تسلیم کرتے تھے۔

فرمایا۔ ان لوگوں کو قیامت کے دن دوہرا اجر دیا جائیگا۔ کہ انہوں نے تورات کو بھی حرز جان بنایا۔ اور اب قرآن کو بھی مانتے ہیں۔ ان لوگوں نے ایمان کے سلسلہ میں انتہائی صبر اور جلال سے کام لیا ہے۔

انکی عادت ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد مخالفین کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی کا جواب حسن سلوک سے دیتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ اور اس درجہ متین اور سلیقہ ہیں۔ کہ خرافات سے تعرض کرتے جب کبھی جاہلی کے لوگ ان کو ہدفِ ملامت واستہزاء بنانا چاہتے ہیں۔ یہ سلام کرکے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اور عزت وکرامت سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم اپنے اعمال کے پوری طرح ذمہ دار ہیں۔ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو۔ جھگڑے سے کیا فائدہ۔ جاؤ ہم تم سے جاہلوں اور حقیقت ناآشناؤں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔

ف اہل کتاب کے اس نصفت شعار گروہ کے ساتھ ایک ایسی جماعت بھی تھی۔ جو قرآن کی روشنی سے دلوں کی ظلمتوں کو دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور حضور کی یہ انتہائی خواہش تھی۔ کہ یہ لوگ بھی اسلام کی ضیاباریوں سے دلوں کو منور کریں۔

(باقی صفحہ ۹۳۹ پر)

حل لغات:- یدرءون۔ درء سے ہے۔ یعنی دور کرنا۔ اللغو۔ خلاف حقیقہ کوئی بات۔ بیہودہ اور باطل بات۔
نتخطف۔ اُچک لئے جائیں گے۔ یعنی ہم کو ہمارے گھروں سے نکال باہر کیا جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○
٥٨- وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ
فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِ
هِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ○
٥٩- وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى
يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَ
اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ○
٦٠- وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ع

مگر اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے ○
٥٨- اور ہم نے ایسی بہت سی بستیاں کھپا دیں یعنی ہلاک کر دیں
جو اپنی معیشت میں اترا چکی تھیں۔
سو یہ اُنکے گھر پڑے ہیں جو ان کے ہلاک ہوئے پیچھے شاذونادر
ہی آباد ہوئے اور آخر ہم ہی وارث ہوئے ○
٥٩- اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں تھا جبتک
کہ اُن کے بڑے شہر میں ایک رسول نہ بھیجے جو اُن کے
سامنے ہماری آیتیں پڑھے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں
کرتے۔ جبتک کہ وہاں کے لوگ ظلم اختیار نہ کریں ○
٦٠- اور جو چیز تمہیں ملی ہے سو دُنیا کے جینے ہی کا فائدہ اور اس کی
زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے
والی ہے۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ٩٣٤۔

قرآن نے کہا۔ کہ آپ ہدایت کی جانب دعوت دے سکتے ہیں اور ... کر سکتے ہیں۔ کہ صحیح و غلط نہیں ان کے اعمال بد کے نتائج سے آگاہ کرتے رہیں۔ مگر توفیق ہدایت آپ کے بس کی بات نہیں۔ یہ آپ کے اختیار سے باہر ہے۔ کہ جس کو چاہیں دائرہ فلاح و فوز میں شامل کر لیں۔ اور اس کے سینے کو حق و صداقت کے لئے کھول دیں۔ مفسرین کی رائے ہے۔ کہ یہ آیت عام نہیں ہے۔ بلکہ جناب ابوطالب سے متعلق ہے۔ کہ ہر چند حضور نے ان سے کہا۔ چچا ایک دفعہ تو میرے سامنے توحید و رسالت کی گواہی دے دیجئے مگر نہیں کے جانتے بوجھتے یہی کہا۔ کہ بھتیجے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں اعیان قریش کی مخالفت کروں۔ اور اسلام قبول کر لوں گویا باوجود اعتراف علم اور حضور کی خواہش کے ابوطالب رشد و ہدایت کی برکتوں سے محروم رہ گئے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے توفیق و استعداد ارزانی نہیں ہوئی تھی۔ اور خدا کو منظور نہیں تھا۔ کہ ابوطالب دنیا سے ایمان و ایقان کی دولت لے کر جائے۔

ابتلا اور عذاب میں منطقی فرق

ف١ آیت کا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ عذاب الٰہی سے پیشتر اتمام حجت کے طور پر انبیاء کا آنا ضروری ہے۔ مگر بعض اہل زیغ نے اس کے معنے یہ سمجھے ہیں۔ کہ ہر مصیبت اور ہر ابتلاء سے قبل لازمی ہے کہ ایک پیغمبر فرض کر لیا جائے۔ اور اس مصیبت یا ابتلاء کو اس کے انکار کا نتیجہ ٹھہرایا جائے۔ اس مفہوم کے پیش کرنے میں ایک دھوکہ یہی ہے۔ کہ ہر مصیبت کو عذاب کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے حالانکہ ان دونوں میں منطقی لحاظ سے عموم و خصوص کا تعلق ہے یعنی ہر عذاب تو یقیناً مصیبت ہے۔ مگر ہر مصیبت عذاب نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ نیک بندوں کیلئے بطور تنبیہ یا آزمائش کے ہو۔ اور بس۔

ف٢ اُمّہا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء ہمیشہ مرکزی شہروں میں آتے ہیں دیہات میں نہیں۔ اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قوموں پر موت تک نہیں آتی جبتک کہ ظلم و عصیان کو زندگی نہ بنا لیں۔

حل لغات :- بطرت :- تکبر اختیار کی۔ اُمّہا :- ... اُمّ القرٰی۔ قریہ کا اصل جو شہر ہو مختلف بستی۔

اُمّ القرٰی کے معنے ہر چیز کے اصل مرکز اور شہر کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦١ - اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ
الْمُحْضَرِيْنَ ○

٦١۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے
پانے والا ہے کیا اس شخص کی مانند ہو جائے گا جسے ہم نے
حیات دنیا کے فائدوں سے بہرہ مند کیا۔ پھر وہ قیامت کے
دن پکڑے ہوؤں میں آئے گا ○

٦٢ - وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○

٦٢۔ اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا۔ تو کہے گا کہ میرے وہ شریک
جن کا تم دعوے کرتے تھے کہاں ہیں؟ ○

٦٣ - قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا اَغْوَيْنٰهُمْ
كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا
يَعْبُدُوْنَ ○

٦٣۔ وہ شرکاء جن پر بات پوری ہو گئی وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب
یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے بہکایا تھا جیسے ہم گمراہ تھے ویسے ہی ہم نے انہیں
بھی گمراہ کیا تھا ہم تیرے آگے ان سے دست بردار ہوتے ہیں۔ وہ لوگ حقیقت میں
ہم کو نہ پوجتے تھے۔ بلکہ اپنی خواہشوں کو ○

٦٤ - وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ
لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ○

٦٤۔ اور کہا جائے گا کہ تم اپنے شریکوں کو بلاؤ۔ پھر وہ بلائیں گے تو وہ
انکو جواب نہ دیں گے۔ اور عذاب دیکھیں گے۔ کاش وہ راہ
پر ہوتے ○

دیندار اور مادہ پرستی

ف اس آیت میں مشرکین کے اس شبہ کا جواب ہے کہ اگر ہم اسلام قبول کر لیں گے۔ تو نتخطف من ارضنا یعنی ہمیں ہماری سرزمین سے نکال باہر کیا جائے گا۔ اور ملک و دولت سب کچھ چھین لیا جائے گا۔ ارشاد ہے۔ کہ کیا تم، لذت عقبیٰ کا مقابلہ دنیائے دوں کے سامان عیش و عشرت سے کرتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سب کچھ عارضی و فانی ہے۔ اور آخرت کی نعمتیں باقی رہنے والی اور دائمی ہیں اور منافع کے لحاظ سے کہیں بہتر اور موزوں ہیں۔

فرمایا۔ پھر اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ دیندار اور دنیا دار کیا انجام میں برابر ہیں؟ دیندار اور متقی کے لئے جنت کے پر بہار دروازے کھلے ہوں گے۔ اور دنیا کے طالب کو چند روزہ عیش کے بعد خدا کے حضور میں پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔

بات اصل میں یہ ہے کہ لوگوں کو عقبیٰ اور دینداری پر کامل یقین نہیں ہے۔ ورنہ حقیقت میں سچا دیندار انسان ہرگز دنیا میں ایک مادہ پرست سے کم خوش حال نہیں رہتا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مادہ پرستی میں قناعت نہیں ہے۔ اور مسرت مفقود ہے۔ اور دینداری میں طمانیت ہے تسکین ہے اور مسرت و قناعت ہے۔

مادہ پرستی حرص و آز کے جذبات کو بڑھا دیتی ہے۔ خلفشاری و خود غرضی پیدا کر دیتی ہے۔ اور انسان کو جانوروں کے قریب تر کر دیتی ہے۔ کہ وہ انہیں کی طرح جذبہ جسم کے مطمح نظر سے محروم ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے دینداری ہمہ قناعت ہے۔ ایثار کا جذبہ ہے۔ ایثار و محبت ہے۔ اور انسانیت کا جدید ترین نصب العین ہے۔ اس کی وجہ سے فرشتوں کا قرب اور عالم ملکوت سے وابستگی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ خود غرضی سے منفصل ہے۔ اور عالم بالا سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ (ثنائی صفحہ ۲۱۹ جلد ۲)

حل لغات

اَلْمُحْضَرِيْنَ۔ محضر کی جمع بمعنے مجرم۔ جن کو پکڑ کر کسی عدالت کے سامنے حاضر کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵- وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ۝

۶۶- فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ۝

۶۷- فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝

۶۸- وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

۶۹- وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

۷۰- وَهُوَ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ

۶۵. اور جس دن ان کو پکارے گا تو کہے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا ۝

۶۶. پھر اس دن انہیں کوئی بات نہ سوجھے گی سو وہ آپس میں بھی پوچھ گچھ نہ کریں گے ۝

۶۷. سو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے۔ سو اُمید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں ہو ۝

۶۸. اور تیرا رب جو چاہے پیدا کرے اور پسند کرے ان کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ اور اللہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بلند ۝

۶۹. اور تیرا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے۔ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ۝

۷۰. اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دُنیا اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳۰

ہیں آج تو مریدان باعقیدت اپنے مرشدوں پر بہت بھروسہ رکھتے ہیں اور انہیں خدا کا ہم مرتبہ سمجھتے ہیں مگر قیامت کے دن معاملہ بالکل برعکس ہوگا۔ یہ حقیقت کیشان ازلی تو رہبران کامل کے پیچھے ہوں گے۔ اور پیران طریقت آگے آگے ان سے بیزاری کا اظہار کرینگے یہ کہیں گے کہ ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ اور وہ جواب میں کہیں گے غلط ہے۔ جس طرح ہم گمراہ ہوئے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی بہک گئے۔ اور حقیقت میں یہ محض ہوائے نفس کے تابع تھے۔ انہوں نے ہماری عبادت نہیں کی۔

حاشیہ صفحہ ہذا

اس سے قبل کی آیتوں میں تو مشرکین سے توحید کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ اس آیت میں بتایا گیا۔ کہ نبوت کے سلسلہ میں بھی سوال کیا جائیگا۔ کہ تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آئے۔ انہوں نے تم تک ہمارا پیغام پہنچایا۔ اور تمہاری راہنمائی کی۔ بتاؤ تم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس وقت ان کی کیفیت یہ ہوگی کہ مارے خوف اور ندامت کے ان سے کوئی جواب نہ بن پڑیگا۔ خاموش رہیں گے۔ اور اتنا بھی نہ پوچھ سکیں گے۔ کہ کسی ساتھی سے پوچھیں اور بتائیں، ارشاد ہے کہ یہ حساب کی گھڑی ایسی سخت اور کٹھن ہوگی۔ کہ یہی لوگ ان سے جواب نہ بن پڑیں گے اور خود قطعی بے چارگی میں گھر جائیں گے۔ جو تائب ہوں گے اسی دنیا ہی میں راست پر رہ ہو گئے۔ اور جنہوں نے دولت ایمان سے بہرہ وافر حاصل کر لیا۔

اللہ جسکو چاہے اپنی خدمات کے لئے مختص کرلے

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ سے مقصود ایک لطیف نکتہ ہے۔ مکہ والوں کو ہمیشہ یہ بات کھٹکتی تھی کہ خدا نے قریش کے بڑے بڑے اولوالعزم کو چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بے یار و مددگار شخص کو نبوت و رسالت کیلئے کیوں منتخب کیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم تو سردار ہیں معزز ہیں۔ پڑھے لکھے لوگ ہیں اور دنیا کے لحاظ سے وجیہہ ہیں جلیل القدر ہیں۔ ان سب باتوں سے قطع نظر کرکے اللہ نے یہ کیا سوچا کہ ایک یتیم بچہ کو سرداری بخش دی۔ کیا ہم میں کوئی اس قابل نہ تھا۔

حل لغات: فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنۢبَآءُ ظاہر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کوئی خبر ان کو نہیں سوجھے گی۔

وَيَخْتَارُ پسند کرتا ہے یعنی جسکو چاہتا ہے دین کی خدمات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○
۷۱- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ
اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ
إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا
تَسْمَعُونَ ○
۷۲- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ
إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ
فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○
۷۳- وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَ
النَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن

آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

۷۱۔ تو کہہ بھلا دیکھو اگر اللہ قیامت کے دن تک ہمیشہ تم پر رات رکھے۔ تو اللہ کے سوا اور کون سا معبود ہے۔ کہ تم کو روشنی لاوے۔ پھر کیا تم سنتے نہیں ہو ○

۷۲۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ قیامت کے دن تک ہمیشہ تم پر دن رکھے تو اللہ کے سوا اور کون سا معبود ہے کہ تم کو رات لاوے جس میں تم آرام پاؤ۔ پھر کیا تم دیکھتے نہیں ہو ○

۷۳۔ اور اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو پیدا کیا تاکہ تم اس میں آرام پاؤ اور اس کا فضل (روزی) تلاش کرو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۴۱۔

کرتے۔ سر پر حجت قائم ہو جانے کے بعد ہم سب نالائق تھے ... زمانے میں پیغمبر کی تکلیف وہ اور ناقابل برداشت فرو گذاشت تھی ... اور ... یہی اعتراضات کرتے۔ وہ یہی یہ کہتے کہ رحمت کے ... ایک بنی اسرائیل کو ... بنی اسمٰعیل کو ... کیا گیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اگر عرب میں کسی پیغمبر کو بھیجنا منظور تھا۔ تو وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں بنی اسمٰعیل میں سے ہوتا ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم اگر ہماری مصلحتوں سے آگاہ نہیں ہو تو تمہاری نظریں بالکل سطحی ہیں۔ تم یہ نہیں جان سکتے۔ کہ کون شخص نبوت کے عہدہ جلیلہ کے لئے مناسب اور موزوں ہے۔ تم صرف یہ دیکھتے ہو کہ کون زیادہ سرمایہ دار اور زیادہ اعوان و انصار رکھنے والا ہے۔ اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کون قلب و دماغ کے لحاظ سے سب سے بلند ہے اور کون بے داغ ... ہے۔ کہ ہم اسے منتخب کریں۔ اور لاکھوں پر حجت بنا دیں ۔

غرض یہ ہے کہ تم کو اللہ کے معاملات میں دخل اندازی کا استحقاق نہیں ہے۔ وہ جو چاہے کرے۔ اور جس شخص کو چاہے برگزیدہ کرے ۔

حاشیہ صفحہ ہذا ،

ایک واضح حقیقت

ف یہ بالکل سادہ اور واضح حقیقت ہے۔ کہ تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر اتنی سی بات بھی مشرکوں کے دماغ میں نہیں آتی۔ وہ اس کے سوا دوسروں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کائنات کا نظم و نسق انکے ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہے کہ کیا تم نے کبھی اپنے معبودوں کی قوتوں کا جائزہ بھی لینے کی کوشش کی۔ کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ وہ کن اختیارات کے مالک ہیں۔ اور کیا انکی بیچارگی اور عجز پر بھی تم نے نظر کی۔ بتاؤ کہ اگر آفتاب اور ماہتاب کا پیدا کرنے والا خدا ... اور آفتاب کو غروب ہونے نہ دے۔ تو پھر یہ تمہارے خدا اور تمہارے مزعومہ معبود کیا تمہارے لئے پر سکون رات کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ یہ ... اس کی رحمت و نوازش ہے کہ اس نے لیل و نہار کے ... باقی رکھا تاکہ رات کو تم ... کرو اور دن بھر کی تکان دور کرو۔ اور دن میں معاش ڈھونڈو ... جو کہ ان حقائق پر غور نہیں کرتے۔ اور نہ اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں (باقی صفحہ ۹۴۳ پر)

حل لغات:۔ سَرْمَدًا ۔ دائمی ہمیشہ ۔

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور شاید کہ تم شکر کرو ○

۷۴۔ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○

۷۴۔ اور جس دن وہ پکارے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن
کا تم دعوےٰ کرتے تھے ○

۷۵۔ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا
اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ ع

۷۵۔ اور ہر امت میں سے ایک گواہ کھینچ لیں گے۔ پھر
کہیں گے۔ کہ اپنی سند لاؤ۔ تب کہیں گے کہ حق
بجانب خدا ہے۔ اور جو باتیں وہ جوڑتے تھے۔
اُن سے گم ہو جائیں گی ○ ف۱

۷۶۔ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ
مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ
اُولِي الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا
تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ○

۷۶۔ قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا سو وہ ان پر
ظلم کرنے لگا اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے
تھے کہ ایک زور آور جماعت اسکی کنجیاں اُٹھانے سے
تھک جاتی تھی۔ جب اسکی قوم نے اس سے کہا۔ کہ اترا
مت۔ اللہ کو اترانے والے پسند نہیں آتے ○ ف۲

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ۔ کہہ کر اس حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ کہ مال و دولت کا حصول تقویٰ اور پرہیزگاری کے منافی نہیں۔ بلکہ اللہ کے فضل کا اکتساب ہے۔ افلاس فی نفسہٖ اسلامی نقطہ نگاہ سے کوئی بہتر چیز نہیں ہے۔ بلکہ بعض حالات میں نہایت مذموم ہے۔ اس طبیعت کی مسکنت اللہ کو پسند ہے۔ اور کبر و غرور ناپسند ممکن ہے کہ ایک دولت مند آدمی طبیعت کا نہایت غریب ہو اور ایک مفلس کا دماغ بہت متکبر اور مغرور ہو۔ اس لئے اصل چیز اخلاق کے باب میں تونگری اور افلاس نہیں۔ بلکہ دل کا غنا اور دل کی مسکنت ہے۔ (حاشیہ صفحہ ھذا)

ف۱ یعنی اس وقت جو لوگ اپنے مقتداؤں کو عرش بریں پر متمکن سمجھتے ہیں۔ قیامت کے دن جب اُن سے مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ اپنے عقیدہ شرک پر دلیل لاؤ۔ اور وہ اسباب و علل بیان کرو۔ جن کی وجہ سے تم نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کی۔ تو وہ بالکل خاموش اور ساکت ہو جائیں گے۔ اور کوئی معقول وجہ بھی ذکر نہ کر سکیں گے۔ بلکہ اس وقت انہیں محسوس ہوگا۔ کہ حق اور درست بات اللہ ہی کی تھی۔ اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرا کر سخت گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

قارون

ف۲ یہ آیات قارون کے متعلق ہیں۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ انسان بعض دفعہ مال و دولت کے نشہ میں کس درجہ سرشار ہو جاتا ہے اور تمام انسانی حقوق کو بھول جاتا ہے۔ اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ عیش و عشرت کی یہ فراوانی اللہ کے فضل اور بخشش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ میری اپنی قوت بازو کا ثمرہ ہے۔ اور میری عقل و فراست کا حاصل ہے۔ اس لئے میرے مال و دولت میں خدا کا کوئی حق نہیں۔ اس قسم کے لوگ عام طور پر کم ظرف ہوتے ہیں۔ عالی حوصلہ اور بلند مقام لوگ باوجود تمول کے منکسر ہوتے ہیں اور بڑی فراخدلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۹۴۴ پر)

حلِ لغات:-
وَنَزَعْنَا۔ یعنی ہر امت کی صفوں میں سے ایک ایک کو کھینچ لیں گے۔
اَلْكُنُوْزِ۔ کنز کی جمع ہے۔ یعنی خزانے۔
مَفَاتِحَهٗ۔ مَفَاتِح۔ جمع ہے مِفْتَح اور مَفْتَح کی۔ مِفْتَح بالکسر کے معنی کنجی کے ہیں۔ اور مَفْتَح بالفتح کے معنی خزانہ۔
لَا تَفْرَحْ۔ یعنی جامے سے باہر نہ ہو اور اتراؤ نہیں۔

۷۷- وَ ابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ
الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ
الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○

۷۷- اور جو اللہ نے تجھے دیا ہے۔ اس سے آخرت
کا گھر حاصل کر۔ اور دنیا سے اپنا حصہ فراموش
نہ کر اور جیسے اللہ نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے
تو بھی نیکی کر۔ اور زمین میں فساد نہ چاہ۔ بیشک اللہ
کو فساد کرنیوالے پسند نہیں ○

۷۸- قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ
عِنْدِيْ ؕ اَوَ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ
مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ
جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ ○

۷۸- کہا یہ مال تو مجھے اس علم سے ملا ہے جو میں جانتا
ہوں۔ کیا اس نے نہ جانا کہ اس سے پہلے اللہ نے
قرنوں میں سے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ جو اس
سے زیادہ زور رکھتے تھے۔ اور مال میں بھی اس
سے زیادہ تھے، اور کیا گناہگاروں سے ان کے
گناہوں کی بابت باز پرس نہ ہوگی! ○

۷۹- فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ

۷۹- پھر اپنے ٹھاٹھ سے اپنی قوم کے سامنے نکلا۔

قارون کی شخصیت کے متعلق مفصل معلوم نہیں۔ کہ کون تھا۔ مفسرین نے مختلف قیاس آرائیاں کی ہیں۔ بعض کے نزدیک موسیٰؑ کے چچازاد بھائیوں میں سے تھا۔ اور بعض کے نزدیک چچا تھا۔ ایک خیال یہ بھی ہے۔ کہ موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا۔ بہر حال قرآن کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسرائیلی تھا۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے تھا۔ اللہ نے اس کو خوش حالی بخشی۔ مال و دولت سے نوازا۔ اور بے انتہا خزائن و دفائن کا مالک بنایا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ یہ اللہ کی ان بخششوں کا شکر ادا کرتا۔ اور مخلوق خدا سے نہایت انکسار و عجز سے پیش آتا۔ مگر یہ اکڑنے اور اترانے لگا۔ قوم نے کہا۔ دیکھو بہت زیادہ غرور اور تمکنت اچھی نہیں۔ اپنے جامے میں رہو کیونکہ اللہ کو ایسی حرکتیں پسند نہیں ہیں۔ مال و دولت میں سے کچھ آخرت کے لئے بھی خرچ کرو۔ اور دنیا میں خدا کو نہ بھولو۔ کہ آخرت میں خسارہ اٹھاؤ۔ لوگوں سے بھلائی کے ساتھ پیش آؤ۔ جس طرح کہ اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے۔ اور غرور و کبر سے ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

قارون نے جب یہ نصیحتیں سنیں۔ تو لغزاؤ و عجب و تکبر کہنے لگا۔ اپنے وعظ کو رہنے دو۔ میرے مال میں اللہ کی بخششوں کو کوئی دخل نہیں۔ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اپنی قابلیت سے حاصل کیا ہے۔

فرمایا۔ اس کمبخت کو معلوم نہیں۔ کہ اس سے قبل کئی قوموں کو اللہ تعالیٰ ان کے غرور اور دنیا پرستی کی وجہ سے ہلاک کر چکا ہے۔ اور وہ قومیں دولت و قوت میں، اعوان و انصار میں اس سے کہیں بڑھی ہوئی تھیں۔ یہ اپنے گھمنڈ سے اپھرا آرہا ہے اور یہاں جہنم زدوں میں زندگی کی تمام لذتیں چھین لی جاتی ہیں۔ اور پوچھا تک نہیں جاتا۔

(باقی صفحہ ۹۲۵ پر)

حلِّ لغات:- وَلَا تَنْسَ الخ۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ یہاں عقبیٰ کیلئے توشہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کیلئے زاد مہیا کرو۔ وہاں یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ دنیا بالکل فراموش کر دو۔ بلکہ مقصد یہ ہے۔ کہ دولت بھی جمع کرو۔ اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرو۔

فِيْ زِيْنَتِهٖ۔ اپنی سج دھج میں۔

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ
اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝
۸۰- وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝
۸۱- فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا
كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝
۸۲- وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ
بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ

جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے یوں بولے
کاش کہ جو قارون کو ملا ہے ہم کو بھی ملے۔
بے شک اُس کی بڑی قسمت ہے ۝
۸۰- اور جنہیں علم ملا تھا بولے کمبختی تمہاری جو کوئی ایمان
لایا اور نیک کام کئے اسکے لئے اللہ کا ثواب ہی بہتر
ہے۔ اور یہ بات صرف صابروں کو سکھلائی جاتی ہے ۝
۸۱- پھر ہم نے قارون کو مع اس کے گھر کے زمین میں
دھنسا دیا سو اللہ کے سوا اُس کے لئے کوئی جماعت
نہ تھی کہ اُسکی مدد کرتی۔ اور نہ وہ خود اپنا انتقام لے سکا ۝
۸۲- اور جو لوگ کل اس کے رتبہ کی آرزو کرتے تھے۔
صبح کو اُٹھ کر بولے۔ ارے غضب یہ تو اللہ ہی
اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳۴)

یہ تو ایک مخصوص واقعہ ہے۔ مگر مقصد یہ ہے۔ کہ اہل دنیا کو عیش و عشرت میں مصروف دیکھ کر عموماً کمزور طبیعت کے دنیا دار بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ دیکھئے تو یہ لوگ کس درجہ خوش قسمت ہیں۔ مگر اہل علم و عقل محض جاہ و ثروت کے نظاروں سے فریب میں نہیں آتے ان کی نگاہیں عاقبت پر لگی ہوتی ہیں۔ وہ ان ضعیف الایمان لوگوں سے کہتے ہیں۔ کہ تم دنیا کو کیوں للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہو۔ آخرت کی طرف دھیان رکھو۔ کہ وہ ایمان داروں کے لئے کہیں بہتر ہے۔ اور یاد رکھو عقبیٰ کا اجر صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔ افلاس و غربت سے گھبرا جانے والوں کو نہیں ٭

نفسیاتِ انسانی کا ادق تجزیہ

ف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نفسیات انسانی کا نہایت عمدہ تجزیہ کرکے دکھایا ہے۔ کہ کس طرح اس کو کسی پہلو قرار نہیں۔

یا تو یہ کیفیت تھی۔ کہ جب قارون کو ٹھاٹھ سے نکلتے دیکھتے تو ان کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوتی۔ کہ کاش کہ ہم بھی اسی طرح مال و دولت سے بہرہ ور ہوتے اور یا اب یہ حالت ہے۔ کہ قارون جب اپنے غرور کی وجہ سے زمین میں دھنس گیا۔ تو یہ لوگ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اُس نے اُن کو اس عذاب سے محفوظ رکھا۔ اور گویا اب انکو احساس ہوا۔ منکرین کیلئے فوز و فلاح نہیں ٭

حل لغات :-

حَظٍّ۔ حصہ۔ نصیب اور قسمت ٭
خَسَفْنَا۔ دھنسا دیا ٭
بِالْاَمْسِ۔ گزشتہ۔ کل ٭
وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ۔ وَیْ۔ کَاَنَّ سے بالکل الگ ایک کلمہ ہے اس کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے۔ جب کوئی اپنی غلطی پر متنبہ ہو۔ اور ندامت کا اظہار کرے ٭

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

روزی کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ ارے غضب کافروں کا بھلا نہیں ہوتا ۝

۸۳- تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

۸۳- یہ آخرت کا گھر ہم انہیں لوگوں کو دیں گے۔ جو جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے۔ اور نیک انجام متقیوں کا ہے ف۱ ۝

۸۴- مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

۸۴- جو نیکی لائے گا۔ اس کو اس سے بہتر ملے گا۔ اور جو بدی لائے گا۔ سو برائی کرنیوالے اسی قدر سزا پائیں گے جو کرتے تھے ف۲ ۝

۸۵- اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

۸۵- جس نے اے محمد تجھ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تجھے پھر پہلی جگہ لوٹانے جانیوالا ہے ف۳۔ تو کہہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لایا ہے اور کون صریح گمراہی میں ہے ۝

ف۱ ارشاد ہے۔ کہ آخرت کی مسرتیں اور آسائشیں ان لوگوں کے لئے مقصود ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں مال و دولت اور اختیار و قوت دیتا ہے۔ اور وہ اس کا غلط استعمال نہیں کرتے۔ وہ یہ نہیں چاہتے۔ کہ خواہ مخواہ دوسرے لوگوں سے اونچا رہنے کی کوشش کی جائے۔ اور نہ وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں ظلم و ستم سے فساد پھیلائیں۔ اور وہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ انجام انہیں لوگوں کا بہتر ہے۔ جو پاکباز اور متقی ہیں ٭

ف۲ اللہ کے قانون مکافات کی تشریح ہے۔ کہ وہ کسی شخص پر ظلم نہیں کریگا۔ وہ لوگ جو نیک ہیں۔ انکا اجر انکے اعمال سے بڑھا دیگا۔ اور جو لوگ برائی کرتے ہیں انکو سزا بھی اتنی ہی دیگا جتنا کہ انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے یعنی وہ اجر و ثواب میں تو اپنے فضل و کرم کا مظاہرہ کریگا مگر سزا اور عذاب میں سخط و غضب نہیں دکھائے گا ٭

مراجعت وطن کی پیشگوئی

ف۳ حضور نے جب مکہ والوں کو رشد و ہدایت کا پیغام پہنچایا۔ تو ان لوگوں کو سخت ناگوار گزرا۔ اور انہوں نے انتہائی درجہ کی مخالفت کی۔ اور اس حد تک عناد اور دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ کہ حضور ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کو پھر مکہ میں لوٹا دیا جائے گا۔ اور موقع دیا جائے گا۔ کہ آپ اپنے وطن مالوف میں رہیں اور خیر و برکت کا پیغام ان کے کانوں تک پہنچائیں ٭

غور فرمایئے۔ ایک شخص بے کسی اور بے چارگی کے عالم میں ہجرت کرتا ہے۔ وطن سے تین سو کوس دور جا رہا ہے۔ مگر اس کو یہ مژدہ سنایا جا رہا ہے۔ کہ تم ضرور وطن پہنچو گے۔ چنانچہ قرآن کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ حضور مکہ میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ داخل ہوئے اور یہی مکہ والے جنہوں نے حضور کو ہجرت پر مجبور کر دیا تھا۔ بالآخر اللہ کے سامنے جھکے اور ان میں سے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ٭

حل لغات:- معاد۔ اصل مقام۔ وطن۔ جہاں آدمی گھوم گھام کر پہنچ جائے۔ عالم آخرت ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٦- وَمَا كُنْتَ تَرْجُوٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ٥

٨٦- اور تجھے یہ توقع نہ تھی کہ تجھ پر کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تیرے رب کی رحمت سے نازل کی گئی۔ پس تو کافروں کا مددگار نہ ہو ٥

٨٧- وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥

٨٧- اللہ کی آیتوں سے اس کے بعد کہ وہ تیری طرف نازل ہو چکیں۔ کافر تجھے روکیں اور اپنے رب کی طرف بلاتا رہ اور مشرکوں میں سے نہ ہو ٥

٨٨- وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

٨٨- اور تو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہ پکار اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر لوٹائے جاؤ گے ٥

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

(۲۹) سورۂ عنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ٥

١- الٓمّٓ ٥

١- الٓمّٓ ٥

انبیاء منصب نبوت کے اُمیدوار نہیں ہوتے

ف انبیاء علیہم السلام کو جو منصب نبوت سے نوازا جاتا ہے۔ تو اس طرح نہیں۔ کہ وہ نبوت و رسالت کے اُمیدوار ہوتے ہیں اور بتدریج نبوت کے درجہ علیا تک ترقی کر لیتے ہیں۔ بلکہ اس طرح سے نبوت عطا کی جاتی ہے کہ ان کو پہلے سے مطلقاً معلوم نہیں ہوتا۔ اور یکایک قدرت حق ان کو منتخب کر لیتی ہے۔ اور وہ معارف و نکات کا دریا بہانے لگتے ہیں۔ اس پر یہ درست ہے۔ کہ نبوت کی استعداد کا ہونا انبیاء میں ضروری ہے۔ تاکہ ان میں اور دوسرے لوگوں میں ایک قسم کا امتیاز ہو۔ ارشاد ہے کہ آپ کو پہلے سے توقع نہیں تھی۔ کہ نبوت کی گرانبار ذمہ داریاں آپکے کندھوں پر ڈال دی جائیں گی۔ یہ تو آپ کے رب کا فضل اور اسکی مہربانی ہے۔ کہ اس نے آپکو اس نعمت پر مامور فرمایا ہے۔ یہ واضح رہے۔ کہ قرآن میں بعض وقت حضورؐ کی سیرت کو بصیغہ امر بیان کیا جاتا ہے۔ جسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان آپکے اسوہ کی پیروی کریں۔ اور اپنے لئے حضورؐ کی زندگی کو مستقل راہ بنائیں۔ مگر جو لوگ قرآن کے اسلوب بیان سے آگاہ نہیں۔ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ شاید یہ باتیں حضورؐ میں موجود نہیں تھیں۔ یا خطرہ تھا کہ ان باتوں کی آپ مخالفت کریں گے! اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو بصورت اوامر و احکام پیش کیا ہے۔

مثال کے طور پر ان آیات پر غور کیجئے۔ ایسی چار باتیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) آپ کافروں اور مجرموں کی تائید نہ فرمائیے۔ (۲) اللہ کے احکام کی پیروی سے یہ لوگ آپکو روک نہ دیں۔ (۳) ہمیشہ اللہ کی دعوت دیتے رہیے اور شرک نہ کیجئے۔ (۴) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو ساجھی سمجھ کر نہ پکارا کیجئے۔

(بقایا صفحہ ۹۴۸ پر)

حل لغات:-

ظہیرا - پشت پناہ - موید

ھو ظھیرا - فاعل بمعنی مفعول - دونوں منصوب کا محل اعراب ہے - جیسے ملائکۃ ظہیر - یا خلاف ذلک ...

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○

۲- کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دئے جائینگے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے ○

۳- وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ○

۳- اور جو لوگ اُن سے پہلے تھے ہم نے انہیں بھی آزمایا تھا سو اللہ ان لوگوں کو معلوم کریگا جو سچے ہیں اور ان لوگوں کو بھی معلوم کریگا جو جھوٹے ہیں ○

۴- أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ○

۴- کیا وہ لوگ جو بُرائیاں کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ ہم سے بچ جائیں گے، یہ لوگ کیا بُرا فیصلہ کرتے ہیں ○

۵- مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

۵- جو کوئی اللہ کی ملاقات کا امیدوار ہے، تو بیشک اللہ کا وعدہ آنے والا ہے۔ اور وہ سنتا جانتا ہے ○

۶- وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ

۶- اور جو کوئی خدا کے کام میں محنت کرتا ہے تو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳۷۔

ظاہر ہے کہ یہ سوء مکالمہ نہیں ہیں۔ آپ نے ساری زندگی میں کبھی جرم اور گناہ کی ناپاکیوں سے قولاً یا عملاً حضور ﷺ نے ملوث نہیں فرمایا۔ ہمیشہ ایک اللہ کی دعوت دیتے رہے۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ آپ نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا ہو ○

ان حالات میں بعض بدباطن مستشرقوں کا ان آیات سے غلط استفادہ کرنا۔ اور کہنا۔ کہ معاذ اللہ حضورؐ سے ان گناہوں کے صدور کا احتمال تھا۔ اس لئے ان سے روکا گیا ہے۔ محض نادانی اور علوم قرآن سے ناواقفیت ہے ○

حاشیہ صفحہ ھذا

سورۂ عنکبوت

ف۱ مکے کی زندگی میں مسلمانوں کو جب تکلیفیں پہنچیں۔ تو بعض ضعیف الایمان مسلمان گھبرا گئے۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ کہ صرف آمنّا کہہ دینا کافی نہیں۔ بلکہ آزمائش فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ واقعات کے رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ کون لوگ قول وعمل کے لحاظ سے صادق ہیں اور کون لوگ قول وعمل کے لحاظ سے کاذب ہیں۔ کن لوگوں کے دلوں میں ایمان مضبوط ہو چکا ہے۔ اور کون لوگ ابھی ضعیف الایمان ہیں ○

حل لغات:-

لَيَعْلَمَنَّ - اللہ کا علم ازلی ہے۔ اس میں واقعات و حوادث سے کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے مراد علم مستانف نہیں ہے۔ بلکہ وہ علم ہے۔ جو بات کے بروئے کار آنے سے ہوتا ہے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۞

وہ اپنی ہی ذات کے نفع کے لئے محنت کرتا ہے اللہ کو جہانوں کے لوگوں کی پرواہ نہیں ۞

۷۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۞

۷۔ اور جو لوگ ایمان لاتے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہم اُن سے ان کے گناہ دور کریں گے اور جو کام وہ کرتے تھے ان کاموں سے بہتر ہم انہیں بدلہ دیں گے ۞

۸۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞

۸۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ اور اگر والدین تجھ سے ضد کریں تو اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں میرا شریک مان پس تو والدین کی اطاعت نہ کر۔ تم کو میری طرف پھر آنا ہے سو میں تمہیں جتاؤں گا جو تم کرتے تھے ۞

نجات کا سچا اور سادہ نظریہ

لہ اگر انسان یہ چاہے۔ کہ گناہوں اور لغزشوں سے وہ بالکل پاک رہے اور قطعاً اس سے کسی نوع کی غلطی کا صدور نہ ہو۔ تو یہ ایک ایسی آرزو ہے۔ جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ انسان فطرت اور ساخت کے لحاظ سے مجبور ہے۔ کہ کبھی کبھی تقاضائے نفس کی رو میں بہہ جائے۔ اس لئے وہ مذہب جو انسان سے سو فی صدی نیک رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ غلط ہے اور اس کا پیش کرنے والا۔ انسانی نفسیات سے قطعی ناآشنا اور ناواقف ہے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا کرنا چاہا۔ تو فرشتوں نے کہا۔ کیا آپ ایسے شخص کو نیابت سے سرفراز کرنا چاہتے ہیں جو سنگین گناہوں کا ارتکاب کرے گا۔ یُفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ۔ تو اللہ نے اس کے جواب میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ نہیں بنی آدم بڑے پاک اور پارسا ہوں گے اور تقدس و تزکیہ میں وہ تم سے بھی آگے ہوں گے۔ بلکہ فرمایا اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی میں تمہاری اس بات کو دیکھ چکا۔ اب بنی آدم کے گناہ اور لغزشیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم معصیت اور صلاح سے آگاہ نہیں اس لئے ناواقف رہو۔

معلوم ہوا کہ لغزشیں ہوں گی یہاں اور جن حالات میں گناہوں کا صدور انسان سے ممکن ہے سوال پیدا ہوتا ہے۔ پھر نجات کیا معنی اور گناہوں سے خلاصی کیسے کہتے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ قرآن کہتا ہے۔ تم اللہ پر ایمان رکھو۔ اعمال صالحہ کو حتی الامکان پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد جو غلطیاں بتقاضائے بشریت تم سے سرزد ہو جائیں گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اور پھر تمہارے اعمال حسنہ کا ثواب بھی گنا کر کے اپنی طرف سے بڑھا دے گا اور تم کو جنت و نعیم کے فوائد سے بہرہ اندوز ہونے کے لئے آزاد چھوڑ دے گا۔ یہی ہے اصل نجات اور طریق خلاصی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں کس درجہ فطرت کے ساتھ توافق ہے۔ اور نجات کا اس قدر صحیح اور سچا تصور ہے جس میں نہ تناسخ کا چکر ہے نہ صلیب کی الجھن ہے۔ سیدھی سادی بات ہے کہ بالعموم خدا کی فرمانبرداری کرو اور آقا کے احکام بجا لاؤ۔ وہ تمہیں بہترین انعام دے گا۔ اور تمہاری لغزشوں اور کوتاہیوں کو معاف بھی کر دے گا۔

لہ یعنی والدین کی اطاعت مذہب اور دین کا اہم جز ہے۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ اور ہر حالت میں ان کا احترام کرے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ شرک و بدعت کی باتوں پر آمادہ کریں۔

حل لغات: ۸۔ وَصَّیْنَا۔ توصیہ کے معنی تاکید کے ساتھ کسی بات کو کہنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ○
١٠- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ
وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ○
١١- وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○
١٢- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

٩- اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔
انہیں ہم نیکوں میں داخل کریں گے ○
١٠- اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ
ہم اللہ پر ایمان لائے۔ پھر جب اُسے اللہ
کی راہ میں تکلیف ہے۔ تو لوگوں کے ستانے
کو اللہ کے عذاب کی برابر ٹھہراتا ہے اور اگر تیرے رب کی
طرف سے مدد آئے تو ضرور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ تھے بھلا
کیا بات نہیں ہے کہ جو دل جہان کے دلوں میں ہے ف۱ اللہ اسے خوب جانتا ہے ○
١١- اور اللہ ضرور اہل ایمان کو معلوم کریگا۔ اور منافقوں کو
بھی معلوم کرے گا ○
١٢- اور کافروں نے مومنوں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی
پیروی کرو اور ہم تمہارے ف۲ گناہ اٹھالیں گے۔

ف۱ اس آیت میں منافقین کا ذکر ہے۔
کہ زبان سے تو ایمان کا دعوے ہے ۔
مگر جب مصائب و تکالیف کا سامنا ہوتا
تو گھبرا اٹھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ بھی
اللہ کا عذاب ہے۔ اور جب یُسر و آسانی
کے لمحات میسر ہوتے ہیں۔ اس وقت پھر
جذبۂ ایمان ان میں عود کر آتا ہے ○

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

ف۲ بات یہ ہے کہ جب منکرین اسلام مسلمانوں
کو کہتے۔ کہ تم باوجود افلاس و غربت اور تکالیف
و مصائب کے اسلام کی امانت عزیزہ کو کیوں سینے سے
لگائے ہوئے ہو۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ تم
ہمارے ساتھ نہ مل کر ان نعمتوں سے محروم رہو؟
تو مسلمان کہتے کہ یہ تمہارا کہنا درست ہے۔ کہ
اسلام کو ترک کرکے ایک گونہ دنیا کی مسرتیں حاصل
ہو جاتی ہیں۔ مگر آخرت اور عقبیٰ میں کیا ہوگا۔ وہاں کون شخص
اللہ کے عذاب سے چھڑوائیگا۔ اور کون ہے جو وہاں کی کفالت
لیتا ہے اور عذاب ربانی کا ٹھیکہ دار بنتا ہے۔ تو اس پر وہ
نہایت دیدہ دلیری اور بہ توفیق سے کہتے کہ پرواہ نہیں۔
تم ہمارے مسلک کفر و گمراہی کو قبول کرلو ہم تمہارے گناہوں کا
ذمہ لیتے ہیں۔ ارشاد ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے یہ لوگ
ان مسلمانوں کو گناہوں کے بارے میں کیا مخلصی عطا کریں گے
البتہ خود اپنی پیٹھ پر اپنے گناہوں کے علاوہ ان کے گناہ
بھی لادیں گے اور دُگنے عذاب کے مستحق ہوں گے ○
معلوم ہوا کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے گناہوں کی ذمہ داری
کوئی شخص نہیں اٹھا سکتا۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اپنے
عقیدتمندوں اور مریدوں کے گناہوں کو بخشوا دونگا۔ کیونکہ
گناہ کا تعلق براہ راست ہر فرد سے ہے۔ اور ہر فرد
اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا جوابدہ ہے ○

حل لغات:- فِتْنَةَ النَّاسِ۔ لوگوں کی ایذا دہی کو۔

* صُدُوْر۔ صدر کی جمع ہے۔ بمعنی سینہ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○

حالانکہ وہ انکے گناہوں میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیں گے بیشک یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں ○

۱۳- وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

۱۳- اور البتہ اٹھاویں گے بوجھ اپنے اور بوجھ ساتھ بوجھوں اپنے کے اور قیامت کے دن ان باتوں کی نسبت جو وہ جھوٹ بناتے تھے باز پرس ہوگی ○

۱۴- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ○

۱۴- اور نوح کو ہم نے اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پھر وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہا۔ پھر انہیں طوفان نے آپکڑا اور وہ ظالم تھے ○

۱۵- فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ○

۱۵- پھر ہم نے اسکو اور سب کشتی والوں کو بچالیا۔ اور ہم نے کشتی کو اہل جہان کے لئے ایک نشانی ٹھہرایا ○

۱۶- وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

۱۶- اور ہم نے ابراہیمؑ کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس سے ڈرو یہ تمہارے

ف۱: مجموعہ اسم سے اس بات پر استشہاد ہے کہ دنیا کے والے کیونکر تباہ ہوتے ہیں۔ اور حق کار حق کس طرح کامیاب و کامران رہتا ہے۔

ف۲: ارشاد ہے کہ حضرت نوحؑ نے پچاس کم ہزار برس تک تبلیغ کی اور قوم کو گمراہی کی ظلمتوں سے نکالنے اور ہدایت کی روشنی میں لانے کی انتہائی جدوجہد فرمائی۔ مگر انہوں نے بہرحال انکار کیا۔ اور ان کے پیغام سے روگردانی کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ باد و باران کے طوفان نے ان کو آ لیا۔ اور بجز حضرت نوح اور اہل سفینہ کے سب لوگ ڈوب گئے۔

ف۳: حضرت نوحؑ کے بعد جب زمین بابل میں ... کی ... پیدا ہوا۔ اور ساری قوم خدا کی نافرمان ہوگئی۔ تو حضرت ابراہیم مبعوث ہوئے۔ انہوں نے بڑی جرات و دانائی اور جرات و جسارت سے لوگوں کو ایک اللہ کی پرستش پر جھکنے کی دعوت دی۔ اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔

حل لغات:

وما ھم بحاملین سے مراد یہ ہے کہ وہ گنہ گاروں کے بوجھ کو ہلکا نہیں کر سکیں گے۔

ولیحملن اثقالھم سے مقصود یہ ہے کہ وہ اپنے گناہ اور ان لوگوں کے گناہوں کی سزا بھگتیں گے جنکو انہوں نے گمراہ کیا۔ اس لئے دونوں میں معنًا کوئی تضاد نہیں۔

الا خمسین عاماً۔ ہزار سال کہہ کر پچاس کم کرنے کے طریق کے بیان اور طرز استثناء کے اختیار کرنے میں تبلیغ نا تھکنے دو فائدے ہیں (۱) اس سے تقریب و تخمین کی نفی ہوتی ہے۔

(۲) عدد اکبر اس بات پر دال ہے کہ حضرت نوحؑ نے بہت زیادہ صبر اور استقلال کا اظہار کیا۔ اور چونکہ اس مقام پر حضورؐ کو کفار کی ایذا دہی پر تسلی دینا مقصود ہے۔ اس لئے یہی طرز بیان مناسب اور زیادہ مفید تھا۔ کہ پہلے عدد اکبر ہو اور اسکے بعد استثناء ہو (۳) یہ نہایت موثر اور دلکش و ادبی طرز بیان ہے۔ تسع مائة و خمسین سنة۔ میں وہ موسیقی موجود نہیں جو الف سنة الا خمسین عاماً میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَعْلَمُوْنَ ○

لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○

۱۷- اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا
وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ
رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ
اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

۱۷- تم تو اللہ کے سوا صرف بتوں کو پوجتے ہو[1] وہ تمہاری
روزی کے مالک نہیں سو تم اللہ سے رزق طلب
کرو۔ اور اس کو پوجو اور اس کا شکر کرو
اسی کی طرف تم پھیرے
جاؤ گے ○

۱۸- وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ
قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○

۱۸- اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بہت
اُمتوں نے جھٹلایا ہے اور رسول کا ذمہ
صرف کھول کر پہنچا دینا ہے ○

۱۹- اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ یَسِیْرٌ ○

۱۹- کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ کس طرح مخلوق کو اول
بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ[2] بنائے گا بے شک
یہ اللہ پر آسان ہے ○

ابراہیمؑ کے مواعظ توحید

[1] ان آیتوں میں حضرت ابراہیمؑ کا وعظ مذکور ہے۔ کہ کیونکر انہوں نے قوم کے بُت پرستانہ خیالات کی تردید فرمائی۔

ارشاد ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوج رہے ہو۔ جن میں کوئی حقیقت نہیں۔ اور جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ یقیناً وہ رزق کے مالک نہیں۔ اگر رزق حاصل کرنا ہے۔ تو اللہ کے پاس آؤ۔ اور اس کا شکر ادا کرو۔ یعنی کشائش رزق کی تمام کلیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اسی کے قبضۂ اختیار میں ہے۔ کہ جس کو چاہے۔ فراوانی کے ساتھ دے۔ اور جس کو چاہے نانِ شبینہ تک محتاج کر دے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اگر تم اس پیغام کو نہ مانو۔ تو میں تم کو مجبور نہیں کرتا۔ تم سے پہلے بھی قوموں نے اپنے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ اور تکذیب کی سزا پائی۔ میرا فرض تو صرف یہ ہے۔ کہ اللہ کے احکام بلاکم و کاست تم تک پہنچا دوں۔

لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا میں لفظ رزق کو تنکیر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور جب اسی رزق کو اللہ کی طرف منسوب کیا ہے تو اَلرِّزْق کہا ہے۔ یعنی بصورت معرفہ۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ نکرہ جب معرضِ نفی میں ہو۔ تو عمومِ نفی کا فائدہ دیتا ہے معنے یہ ہوں گے۔ کہ تمہارے معبودوں کے پاس تو کسی قسم کا رزق موجود نہیں۔ اور معرفہ ہونے کی شکل میں استغراق مدنظر ہے۔ یعنی ہر قسم کا رزق اللہ کے اختیار میں ہے۔

امکانِ حشر پر ایک منطقی دلیل

[2] توحید اور نبوت کی تشریح کے بعد اب تیسرے اصل کے اثبات میں دلائل پیش فرماتے ہیں۔ اور یہ تیسرا اصل نشأۃ آخری یعنی عالمِ حشر ہے۔

(باقی صفحہ ۹۵۳ پر)

حلِ لُغات۔

اُمَمٌ۔ اُمَّةٌ کی جمع ہے۔ یعنے قومیں۔

www.KitaboSunnat.com

۲۰- قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

۲۰- تو کہہ تم زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ کیونکر اللہ نے پیدائش کو شروع کیا۔ پھر اللہ پچھلا اُٹھان ف اُٹھائے گا۔ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے ○

۲۱- يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ○

۲۱- وہ جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے اور تم اُسی کی طرف پھر جاؤ گے ○

۲۲- وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

۲۲- اور تم زمین میں اور آسمان میں اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔ اور سوائے اللہ کے تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ○

۲۳- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

۲۳- اور جو اللہ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کے منکر ہوئے وہی میری رحمت سے ناامید ہیں اور انہیں کیلئے دُکھ دینے والا عذاب ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۲:-

ارشاد ہے۔ کہ یہ لوگ اس حقیقت پر غور کریں۔ کہ سب سے پہلی مخلوق کو کس نے وجود بخشا۔ اس کے دو ہی جواب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مخلوق کسی دوسری علت مخلوقہ کا نتیجہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کو منصۂ شہود پر لانے والی ذات اللہ کی ذات ہے۔ پہلا جواب خلاف مفروض ہے۔ اور تسلسل کا متقاضی ہے۔ جو عقلاً ناتسلی بخش، اور ناممکن ہے۔ اس لئے منطقی طور پر دوسرا جواب درست ہو گا۔ اس صورت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ میں نے کائنات کو پیدا کیا ہے تو پھر اُس کے دوبارہ پیدا کرنے میں کون چیز مانع ہو سکتی ہے۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا:-

ف غرض یہ ہے کہ غور و فکر بھی عالم حشر کے امکانات پر روشنی ڈالتا ہے۔ اور تجربہ و آزمائش بھی۔ ارشاد ہے کہ تم زمین میں چل کر دنیا پر نظر دوڑاؤ۔ اور دیکھو۔ کہ کیا کائنات کی ہر چیز یہ نہیں بتا رہی ہے کہ اسکو پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ اور نشأۃ اخریٰ کے تسلیم کر لینے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اس قسم کے اعتراضات اور شکوک اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب اللہ کی قدرت کاملہ پر ایمان نہ ہو۔ اور جب اسکو تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر تمام اعتراضات اُٹھ جاتے ہیں۔

يُنْشِئُ۔ انشاء سے ہے پیدا کرے۔

حل لغات:- يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ۔ جس کو چاہے گا۔ عذاب میں مبتلا کریگا یعنی اُسکے تصرفات میں دُنیا کی کوئی قوت حائل نہیں۔ ورنہ در حقیقت اصل شقیت عذاب میں وہ لوگ داخل ہیں جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

۲۴۔ پھر اس (ابراہیمؑ) کی قوم کا بجز اس کے اور کچھ جواب نہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا کہ اُسے قتل کر دو یا جلا دو پھر اُسے خدا نے آگ سے بچایا۔ ف۱ بے شک ان میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں ○

۲۵۔ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

۲۵۔ اور کہا کہ تم اللہ کے سوا بتوں کو مانتے ہو کہ صرف تمہاری آپس کی دوستی کا سبب ہے جو دنیا کی زندگی تک ہے۔ پھر قیامت کے دن تم میں ایک کا ایک منکر ہوگا اور ایک پر ایک لعنت کریگا ف۲ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ○

۲۶۔ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ

۲۶۔ پھر لوط اس پر ایمان لایا اور کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔ بے شک وہی زبردست

نارِ نمرود میں تحویل و تبدیل

ف۱ یہاں سے پھر حضرت ابراہیمؑ کے قصہ کو بیان فرمایا ہے کہ جب انہوں نے اللہ کے پیغام کو وہاں کے لوگوں میں پہنچا دیا۔ اور بتوں کی بے چارگی اور عجز کو سختی کے ساتھ بیان کیا۔ اور توحید کی تائید میں ایسے دلائل قاہرہ ارشاد فرمائے۔ کہ منکرین سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اس کو زندگی سے محروم کر دو۔ مار ڈالو۔ اور آگ میں جھونک دو۔ یہ ہمارے مذہب اور دین کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ چنانچہ آگ کا ایک بڑا الاؤ تیار کیا گیا۔ اور ابراہیمؑ کے ایمان کا امتحان ہونے لگا۔ منکرین اور کفار کی جماعت خوش تھی۔ کہ ہمارے بتوں کی توہین کرنے والا چشم زدن میں آگ میں جل کر بھسم ہو جائیگا۔ اور ہم اپنے دشمن کو اپنے سامنے فنا ہوتا اور مٹتا دیکھیں گے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اس قربانی سے ان کے دیوتا بھی مسرور ہوں گے۔ کہ ہمارے عقیدت مندوں نے ہمارے ایک نہ ماننے والے سے خوب انتقام لیا۔ مگر اللہ کی تدبیر ان کی اس فساد قلبی اور غرور کی بہ نسبت بہتر تھی چنانچہ وہ آگ گلزار ہو گئی جو انہوں نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔ ابراہیمؑ کے اس میں کودنے سے آگ سرد ہو گیا۔ اور سلامتی سے تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ذلیل اور رسوا نہیں کرتا۔

اب یہ سوال کہ ایسا کیونکر ہو گیا۔ کیا آگ اپنی فطرت کو بھول گئی۔ یا ابراہیمؑ کی سوزش پہنچانے سے اس کو مسلوب کر لیا فی الحقیقت یہ سوال ہی مہمل ہے۔

(باقی صفحہ ۹۵۵ پر)

حلِ لغات:۔

اَوْ حَرِّقُوْهُ۔ اَوْ یہاں بَل کے معنوں میں ہے۔ یا استدراک کے لئے ہے۔ جیسے ارشاد ہے۔ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ ۔

اَوْثَانًا۔ وثن کی جمع ہے۔ بمعنی بت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَكِيْمُ ○
۲۷- وَ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ
جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○
۲۸- وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○
۲۹- اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ
وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَ تَاْتُوْنَ
فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ

حکمت والا ہے ○
۲۷۔ اور ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب بخشا اور اس کی
اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے اس
کا اجر اسے دنیا میں دیا اور بیشک آخرت میں
وہ البتہ نیکوں میں ہے ○ ف۱
۲۸۔ اور لوط کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ
تم بے حیائی کرتے ہو دنیا میں تم سے پہلے کسی
نے ایسی بے حیائی نہیں کی ○
۲۹۔ البتہ تحقیق مردوں پر گرتے ہو اور راہ
مارتے ہو (نسل کی) اور اپنی مجلس میں برے
کام کرتے ہو۔ سو اس کی قوم کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۴:-
کیونکہ کسی کی عقل تسلیم کرے یا نہ کرے۔ واقعہ یہی ہے۔ کہ آگ بجھ گئی اور ابراہیم اُن کے مکر اور سوختہ تدبیر سے نکل گئے۔
ہم جب خدا کو اس کی قدرت وعظمت کے ساتھ مانتے ہیں تو اس کے بعد اس قسم کے اعتراضات اور شکوک کی گنجائش نہیں رہتی۔ وہ چاہے تو جہنم کی آگ کو جنت کی نہروں میں تبدیل کردے۔ اور کرۂ آفتاب سے حرارت چھین کر اس کی بجائے برف کی سی برودت رکھ دے۔ یہ سب چیزیں ممکن ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ خلافِ عقل ہیں جو اس کے سامنے صف بستہ کھڑے حکم کے منتظر ہیں۔
اس ابھی تسلی کیلئے اتنا سمجھ لیجئے۔ کہ جل جانا یا سوزش کا احساس اصل میں آگ سے متعلق نہیں کہ جلانا اپنا احساس یقینی سے متعلق ہے۔ آگ ہر گز اس قسم کے احساس کو پیدا کرنیکا موجب ہے۔ اس نے سمجھا جاتا ہے کہ آگ جلاتی ہے اور سوزش پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا وہ شخص جو یہ یقین رکھے کہ آگ بجھ جائے گی۔ وہ آگ میں نہیں جلے گا۔ بشرطیکہ یہ یقین بحد حق الیقین ہو۔ چنانچہ اب بھی لوگ نظر آتے ہیں۔ کہ وہ دہکتے ہوئے انگاروں پر سے باطمینان گزر جاتے ہیں۔ اور دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کیونکر آگ کی بھری کھائی پر سے گزر گئے۔ تو انہوں نے یہی جواب دیا۔ کہ توجہ ارادی کی معجزہ نمائی ہے۔
ف۲ یعنی پیر اور مرید کے مشرکانہ تعلقات بس یہیں تک ہیں۔ قیامت کے دن یہ لوگ ایک دوسرے سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے۔
ف۳ حضرت ابراہیم کی دعوت کو حضرت لوط نے قبول کیا۔ اور ارض بابل سے ہجرت کرکے سدوم میں پہنچ گئے۔ تاکہ وہاں کے لوگوں تک خدا کا پیغام پہنچائیں۔

(حاشیہ صفحہ ۹۵۵)

ف۱ مقصد یہ ہے۔ کہ جو شخص اللہ کے دین کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ اس کو ضرور برکات دین و دنیا سے بہرہ ور کرتا ہے۔
حلِ لغات:- نَادِيْكُمْ۔ مجلس نادی کے معنے اصل میں اس بزم کے ہیں۔ جو بات کو منعقد کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا۔ بولے اگر تو سچا ہے تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ ○

٣٠- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○

٣٠- لوط نے کہا۔ کہ اے رب میرے مفسد لوگوں پر میری مدد کرو ○

٣١- وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○

٣١- اور جب ہمارے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس بشارت دینے آئے۔ تو کہا۔ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کریں گے۔ بیشک اس کے باشندے ظالم ہیں ○

٣٢- قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ

٣٢- بولے وہاں لوط رہتا ہے۔ بولے ہم خوب جانتے ہیں جو کوئی اس میں رہتا ہے۔ ہم

لواطت کے نقصانات

ف۱ حضرت لوطؑ کا پیغام خصوصی یہی تھا۔ کہ وہ سدومیوں کو اس لعنت سے بچائیں۔ اور ان کو بتائیں کہ بدکاری یہ حرکات نوع انسانی کے لئے نہایت شرمناک اور مضر ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں سے جذبات شہوت کی تسکین کا سامان بہم پہنچاتے ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نسل انسانی منقطع ہو جائے گی۔ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ سے یہی مقصود ہے۔ کہ تمہارے ان افعال سے افزائش نسل کی راہیں مسدود ہو جائیں گی۔

سوال یہ ہے کہ یہ فعل عند اللہ اس درجہ مبغوض کیوں ہے۔ کہ اللہ نے اس کے انسداد کے لئے حضرت لوط کو رسول بنا کر بھیجا۔ اور آخر میں انکار کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ بعض یونانی اخلاقیین نے اس کو بے ضرر کھیل کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن انہوں نے اس کی قباحتوں پر گہری نظر نہیں ڈالی۔ جن میں سے کچھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

١- طبی اور عضویاتی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو اس مرض کے لوگ جنسی اعتبار سے بالکل بے کار اور عنین ہو جاتے ہیں۔

٢- اخلاقی لحاظ سے قوم میں بزدلی۔ بدعملی۔ یاس اور قنوط کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

٣- اجتماعی نقصانات یہ ہیں۔ کہ سماج میں فواحش کا رواج اور غلبہ ہو جاتا ہے۔

٤- روحانی پستی اس کا لازمی اور فوری نتیجہ ہے۔

٥- جو نسل پیدا ہوتی ہے۔ وہ کمزور۔ بیمار۔ اور موت کا جلد لقمہ ہوتی ہے۔

٦- عورتیں مردوں کی فطری رفاقت سے عمرانا محروم ہو جاتی ہیں۔

سب سے بڑا جامع نقصان وہی ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ کہ وراثت۔ خاندان اور مظہر نسل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔

(باقی صفحہ ٩٥٧ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

اس کو اور اس کے اہل کو نجات دینگے مگر اسکی عورت کہ رہے گی رہ جانے والوں میں ○

٣٣- وَ لَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

٣٣- اور جب ہمارے رسول (بھیجے ہوئے یعنی فرشتے) لوط کے پاس آئے تو وہ ان کو دیکھ کر مغموم ہوا۔ اور ان کے سبب سے دل تنگ ہوا اور رسول بولے خوف نہ کر نہ غم کھا۔ ہم تجھے اور تیرے اہل کو نجات دینگے بجز تیری عورت رہے گی پیچھے رہنے والوں میں ○

٣٤- اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

٣٤- ہمیں اس بستی والوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ نافرمان ہیں ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ٩٥٦۔

الغرض حضرت لوطؑ نے جب ان لوگوں کو پاک ہونے کی تلقین کی۔ اور بتایا۔ کہ تمہارے یہ افعال نہایت برے ہیں۔ اور اس لائق ہیں۔ کہ اللہ کا عذاب تم پر آ جائے۔ اور تم کو ہلاک کر دے۔ تو انہوں نے ازراہ بدبختی اور محرومی بجائے توبہ و استغفار کے عذاب طلب کیا چنانچہ اللہ کے فرشتے پہلے حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔ ان کو بیٹے کی خوشخبری دی۔ اور پھر کہا۔ کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور سدوم والوں کو ہلاک کر دینے کا قصد ہے۔

ابراہیم نے کہا۔ اس بستی میں تو لوطؑ بھی بستے ہیں۔ فرشتوں نے کہا۔ ہم جانتے ہیں۔ اس کو اور اس کے ماننے والوں کو بجز اس کی مگر بیوی کے ہم نجات دیں گے۔ اور عذاب سے بچا لیں گے اور باقی بدکرداروں کے لئے ہلاکت مقدر ہے۔ اس کے بعد حضرت لوطؑ کے پاس آ گئے۔ وہ ان کو دیکھ کر خوف زدہ اور رنجیدہ ہوئے کہ تباہی کا وقت آگیا

فرشتوں نے تسلی دی اور کہا۔ کہ آپ کو اور آپ کے عقیدتمندوں کو بچا لیا جائے گا۔ البتہ آپ کی بیوی معذبین میں سے ہے کیونکہ اس نے بُرائی پر دشمنوں کا ساتھ دیا۔ اور توحید و پاکیزگی کے پروگرام پر کان نہ دھرا۔

حلِ لغات:

اَلْغٰبِرِیْنَ۔ پیچھے رہنے والوں میں۔

ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا۔ رنجیدہ اور تنگ دل ہوئے، محاورہ ہے۔ یعنی لوطؑ نے فرشتوں کے آنے سے ایک قسم کی تکلیف اور الجھن محسوس کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٥- وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○

٣٦- وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

٣٧- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ٭ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○

٣٨- وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○

٣٥- اور ہم نے اس بستی سے ایک ظاہر نشان اہل عقل کے لئے چھوڑ رکھا (یعنی اُلٹ دیا) کہ سب دیکھ رہے ہیں ○

٣٦- اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ پھر بولا ف اے قوم اللہ کی عبادت کرو اور آخری دن کی اُمید رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو ○

٣٧- سو انہوں نے اُسے جھٹلایا پھر ان کو بھونچال نے آپکڑا پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○

٣٨- اور عاد اور ثمود کو ہلاک کیا، اور واسطے اہل مکہ، ان کے بعض گھر (یعنی کھنڈرات) تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور ان کے اعمال شیطان نے ان کے لئے مزین کئے تھے۔ پھر انہیں راستے سے روکا تھا اور حالانکہ اپنے گمان میں وہ دانشمند تھے ○

ایام اللہ

ف ان آیات میں تذکیر بایام اللہ کے تحت ہلاک شدہ قوموں کا ذکر ہے۔ کہ کیونکر انہوں نے حق و صداقت کو ٹھکرایا۔ اور کیونکر عذاب کے مستحق ٹھہرے۔ ارشاد ہے کہ مدین والوں کے پاس ہم نے حضرت شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے قوم ایک اللہ کی عبادت کرو۔ توحید اصل دین ہے۔ فطرت کا تقاضا ہے۔ دل کی آواز ہے معقول اور صحیح عقیدہ ہے۔ اور یوم آخرت کے محاسبے سے ڈرو۔ کہ ایمان بالآخرت سے دلوں میں نیکی کی تحریص پیدا ہوتی ہے۔ اور کفر و طغیان کر کے زمین میں فساد نہ مچاؤ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفر بجائے خود تخریب ہے۔ تباہی ہے اور ہلاکت ہے۔ اور جو لوگ انبیاء کے پیش کردہ نظام کو نہیں مانتے وہ عالم کون و مکان کو غارت کر دیتے ہیں براہ راست یا بالواسطہ مفسد ہوتے ہیں۔

ان لوگوں نے حضرت شعیبؑ کی آواز پر کان نہ دھرا۔ اور روحانی بدبختی سے کام لیتے ہوئے ان کی تکذیب کی۔ اور کفر و شرک پر مصر رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قیامت آفرین زلزلہ آیا۔ اور عبرت بنا گیا

پھر دیکھو۔ کہ عاد اور ثمود کی بستیاں کس طرح اُلٹ گئیں۔ شیطان نے اُن کے اعمال کو سنوار کر پیش کیا۔ اور راہ راست سے روکا۔ اور باوجود ہوشیار اور سمجھ دار ہونے کے اس کے داؤں میں آگئے۔

قارون کے حالات سنو۔ کہ سرمایہ داری نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ وہ دولت کے نشے میں مست و سرشار ہو کر حقوق اللہ و حقوق العباد کو بالکل بھول گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میرے مال میں کا کوئی حصہ نہیں۔ میں نے اپنے خود اپنی دولت کو اپنی عقل و فراست سے پیدا کیا ہے۔ اس میں اللہ کے فضل اور اس کی بخشش کو کوئی دخل نہیں۔ اس لئے میں نہ تو اس کی راہ میں کچھ دینے کو تیار ہوں۔ اور نہ اس کے دین کو مانتا ہوں۔

اسی طرح فرعون اور ہامان علو و اقتدار کی خواہش میں اندھے ہوگئے۔ اور جب حضرت موسیٰ نے ان کے سامنے دلائل رکھے۔ اور حق اور سچائی کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے کبر و غرور کو نہ چھوڑا۔ اور کسی طرح بھی اسرائیل کو آزادی نہ دی۔

حل لغات:- رِجْز۔ عذاب سخت تکلیف۔
وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ رجا کے معنے خوف اور امید دونوں کے ہیں۔

٭ الرَّجْفَةُ زلزلہ۔ بھونچال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹- وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ

۳۹- اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ہلاک کیا۔ اور موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا۔ سو وہ زمین میں غرور کرنے لگے اور ہم سے جیت جانے والے نہ تھے ۝

۴۰- فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

۴۰- پھر ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا۔ سو ان میں سے بعض پر ہم نے پتھر برسانیوالی ہوا بھیجی اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو ہم نے غرق کیا۔ اور خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے ۝

ف۱ انہی کے ان حالات کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کا انتقام جوش میں آیا۔ اور ان سب کو فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ بعض پر پتھر برسے۔ اور بعض کو چیخ اور شدید آواز نے موت کی نیند سلا دیا۔ بعض زمین میں دھنس گئے۔ اور بعض پانی میں ڈوب گئے ۔

اللہ عذاب کو پسند نہیں کرتا

ف۲ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ سے مقصود یہ ہے۔ کہ اللہ کا عذاب اس طرح نہیں آتا۔ کہ وہ یونہی بلا کسی عذر اور وجہ کے غیظ و غضب سے بے تاب ہو جائے۔ اور اپنے بندوں کو ہلاک کر دے۔ بلکہ ہوتا یہ ہے۔ کہ جب بندے اس کی مہربانیوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اس کے پیغام محبت و شفقت کو نہیں مانتے۔ جب وہ بلاتا ہے۔ اور یہ اکڑتے ہیں۔ جب وہ فضل و کرم سے نوازنا چاہتا ہے۔ تو یہ اپنے غضب اور ناراضگی کو پسند کرتے ہیں۔ جب وہ جنت کے دروازوں کو وا کرتا ہے۔ اور یہ جہنم کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ انہیں باقی رکھنا چاہتا ہے۔ اور یہ فنا کی طرف لپکتے ہیں۔ اور جب وہ انہیں دنیا کی سرداری بخشنا چاہتا ہے۔ تو یہ ذلت و رسوائی اختیار کرتے ہیں۔ تو اس وقت اس کا قاعدہ ہے۔ کہ ایسے ناشکروں اور نادانوں سے زمین کو پاک کر دیا جائے ۔

ورنہ اس سے زیادہ رحیم اور کون ہو سکتا ہے؟ جس نے کرۂ ارض کو پیدا کیا۔ خلعت وجود بخشا۔ زندگی عنایت کی۔ اور کائنات کو ان کی خدمت پر مامور کر دیا۔ کیا یہ سارے انتظامات اس نے محض اس لئے کئے ہیں۔ کہ اپنے بندوں کو یونہی غصہ میں آکر ہلاک کر دے۔ نہیں وہ قطعاً نہیں چاہتا۔ کہ اس کے بندے فنا اور عذاب کی آغوش میں جائیں۔ اسی لئے وہ پیغمبر بھیجتا ہے۔ کتابیں نازل کرتا ہے۔ معجزات اور خوارق سے اُن کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ وہ سمجھیں۔ اور اللہ کے پیغام کو عقیدت سے سنیں۔ اور دنیا و عقبیٰ کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں۔ مگر جب یہ لوگ باوجود ان نوازشہائے بیحد کی گمراہی پر قائم ہوں۔ تو پھر سوائے ہلاکت کے اور کیا طرز عمل ممکن ہو سکتا ہے ۔

حل لغات

حَاصِبًا۔ حَصْبَاءٌ سے ہے یعنی پتھروں کی بارش ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱- مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

۴۲- اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

۴۳- وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ○

۴۴- خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

۴۱- ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا دوست پکڑے ہیں ایسی ہے جیسے مکڑی۔ جس نے گھر بنایا۔ اور سب گھروں سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہے اگر وہ جانیں ○

۴۲- خدا کے سوا جس چیز کو پکارتے ہیں اللہ جانتا ہے۔ خواہ وہ کوئی چیز کیوں نہ ہو۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے ○

۴۳- اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم آدمیوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور انکو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں ○

۴۴- اللہ نے آسمان اور زمین کو جیسا چاہیے پیدا کیا۔ بے شک اس میں مومنوں کے لئے نشانی ہے ○

ایک بے مثل تشبیہ

ف۱ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین کے عقیدہ کی کمزوری اور اس کی بے چارگی کی اس سے بہتر مثال نہیں بیان کی جاسکتی۔

غور فرمائیے۔ کہ گھر کی غرض کیا ہو سکتی ہے۔ یہی کہ وہاں آرام اور آسودگی ہو گرمی اور سردی سے بچا جائے۔ اور باد و باراں کے وقت آرام میسر ہو۔ مگر مکڑی کے گھر میں یہ چیزیں کہاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ہوا کا ایک جھونکا اس کو برباد کر سکتا ہے۔ اور آگ کا ایک شرارہ اس کے سارے تانے بانے کو فنا کر سکتا ہے۔

ف۲ جس طرح اس عنکبوت کے کمزور اور ناچیز گھر میں پناہ نہیں مل سکتی۔ اور یہ گھر آرام اور آسودگی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مشرک جو اوہام و خرافات اور مشرکانہ خیالات کا ایک مکان تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ سو اسکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ مکڑی کے گھر کی طرح دنیا بھر کے گھروں سے بودا اور ضعیف ہوتا ہے۔ ذرا سی معقولیت اور ادنیٰ سی بصیرت بھی اس کو ڈھا دینے کے لئے کافی ہے۔

یعنی شرک کا گھر جو آدمی اپنے دماغ و قلب میں خیالات کے آرام اور آسودگی کے لئے بناتا ہے اس سے ہرگز یہ ضرورت پوری نہیں ہوتی ارشاد ہے۔ کہ یہ امثال ان لوگوں کے لئے وجہ ہدایت ہو سکتی ہیں۔ جو عالم اور سمجھدار ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ نہایت عمدہ تشبیہ ہے اور اس کے سمجھنے کے لئے صحیح سلیقہ اور علم کی ضرورت ہے۔

حل لغات :- اَلْعَنْكَبُوْت۔ مکڑی۔ اَوْهَنَ۔ بہت زیادہ بودا۔ بِالْحَقِّ۔ یعنی غرض و مقصد کے موافق۔ درست و راست۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۵- اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى
عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ
اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○
۴۶- وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ
هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰــهُكُمْ وَاحِدٌ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○
۴۷- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ

۴۵۔ کتاب میں سے جو کچھ تجھ پر وحی کیا گیا۔ اُسے پڑھ اور نماز کو قائم رکھ بے شک نماز بے حیائی اور ناپسند بات سے روکتی ہے۔ اور البتہ اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○
۴۶۔ اور تم (مسلمان) اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔ مگر ایسے طور پر جو بہتر ہو۔ ہاں جنہوں نے ان میں سے تم پر ظلم کیا (ان سے جھگڑا کرو) اور کہو کہ جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے ہم سب مانتے ہیں اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے۔ اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ○
۴۷۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے۔ سو جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے

نماز برائیوں سے روکتی ہے

ان کا مقصد یہ ہے کہ حضور کو تسلی دی جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ آپ کا کام اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ چاہے وہ قبول کریں یا رد کریں۔ یہ آپ کے فرائض میں داخل نہیں۔ کہ لابد آپ ان کے دلوں تک رسائی حاصل کریں۔ اور زبردستی ایمان کی دولت ان کے سپرد کر دیں۔ اس سلسلہ میں یہ ضروری تھا۔ کہ گزشتہ اقوام و ملل کے حالات بتلائے جائیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا۔ کہ آپ قرآن پڑھیں۔ اور دیکھیں۔ کہ باوجود انبیاء کی سعی کو بلیغ کے انسانوں کا کثیر طبقہ رشد و ہدایت سے محروم رہا۔ اس لئے اگر یہ لوگ بھی ان بدبختانِ ازل میں داخل ہوں۔ اور قرآن کی برکات سعادت حاصل نہ کریں۔ تو آپ قطعاً تکلیف اور کوفت محسوس نہ کریں۔

نماز کے متعلق یہ تصریح ہے۔ کہ اس کے قیام سے مسلمان میں ترک نواہی کی زبردست استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور نمازی کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی جرأت کر سکے۔ اس کے دل میں تقویٰ اور پرہیزگاری کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اسے ہر برائی کے ارتکاب سے روکتے ہیں۔ نماز کے معنے یہ ہیں کہ ایک گنہگار انسان اللہ سے پاک بازی کا عہد کرتا ہے۔ اور دن رات میں پانچ وقت برابر اللہ کے حضور میں پیش ہوتا ہے۔ یہ ایسا تعلق اور وابستگی ہے۔ کہ جس کے ساتھ گناہوں کا اجتماع محال ہے نمازی نفس کی تمام خواہشات کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ اور اپنے کو کامل طور پر اللہ کے سامنے جھکا دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے مظاہرِ عبودیت کی تکرار انسان کو مکمل مطیع و منقاد بنا دیتی ہے۔ اور اس طرح کی مشق نیاز مندی سے انسان اوامر و نواہی کی انتہائی پابندی میں پختہ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کیفیت اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ نماز کو اسکی روح اور معنویت کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جب اسکو سچے معنوں میں عبادت قرار دیا جائے۔ اور اسکی تمام شروط لازمہ کا خیال رکھا جائے۔ خضوع و خشوع کا دل پر غلبہ ہو۔ اور عظمت احسانی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو۔

حل لغات:- اَلْفَحْشَآءِ۔ وہ برائی جسکا تعلق افراد سے ہو اور یا طبیعت ظاہر پر نمایاں ہو۔ وہ برائی جو حد سے گزر جائے۔ اَلْمُنْكَرِ۔ وہ برائی جسے سوسائٹی برا سمجھے۔ وہ برا کام جسکو شریعت

م و الله ناپسند کرے۔

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الْكٰفِرُوْنَ ○

۴۸۔ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ
وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
الْمُبْطِلُوْنَ ○

۴۹۔ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا
الظّٰلِمُوْنَ ○

۵۰۔ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ
قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا

مانتے ہیں۔ اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو کافر ہیں ○

۴۸۔ اور اس سے پہلے تو نہ کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا اگر ایسا کرتا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ جھوٹے شبہ کر سکتے تھے ○

۴۹۔ بلکہ یہ قرآن تو کھلی آیتیں ہیں اُن کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظالم ہیں ○

۵۰۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسکے رب کی طرف سے اس پر کچھ نشانیاں کیوں نہ نازل ہوئیں۔ تو کہہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں

ف۱ اہل کتاب اور مسلمان میں مذہب کے باب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ وہ بھی خدا کے قائل ہیں۔ ملائکہ کو مانتے ہیں۔ حشر و نشر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور جنت و دوزخ کے معتقد ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے کہ جب ان لوگوں سے بحث کرو۔ تو عمدہ اور احسن طریق سے۔ جاذب اور خوش اندازی سے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ تمہاری سختی اور خشونت سے اپنے مسلمات کا بھی انکار کر دیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو مشرک ہیں اور خدا کے ساتھ دوسروں کو ساجھی قرار دیتے ہیں۔ قرآن کی رو سے یہ لوگ کسی اخلاقی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

اُمّی نبی

ف۲ اس آیت میں قرآن حضور کی شان اُمیت کو پیش کرتا ہے۔ کہ وہ شخص جس نے توحید کے اسرار و رموز کو، شگاف طور پر بیان کیا۔ جس نے انسانوں کی صحیح راہنمائی کی۔ جس نے مذہب کی مشکل تھیوں کو آن کی آن میں نہایت آسانی سے سلجھا دیا جس نے نفس عقل کو حیران و ششدر کر دیا جس کی حکمت حکمت بالغہ جس کا فرمان فرمان فطرت۔ جو دنیا جہان کا محبوب ہے۔ جس کے ادنیٰ خادموں کی غلامی فلسفہ نے صدیوں تک کی۔ جس نے قرآن ایسی عظیم الشان کتاب پیش کی جس نے قیامت تک کے لئے داناؤں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اگر تمہیں اس کی عظمت میں کلام ہے۔ تو آؤ۔ اس کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ وہ اُمی تھا۔ اس نے کسی شخص کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔ وہ ذہن و قابلیت کے لحاظ سے کسی انسان کا ممنون احسان نہیں۔ ورنہ کہنے والوں کو موقع ملتا۔ کہ یہ کلام انسانی کلام ہے۔ جو اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

قرآن محفوظ ہے

ف۳ اس آیت میں قرآن کی اس فضیلت کا اظہار ہے۔ کہ یہ کتاب گذشتہ کتابوں کی طرح ضائع نہ ہوگی۔ اور کسی طرح کی تحریف اور تبدیلی اس میں نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اس کی حفاظت صرف کاغذ و رقعات قلم پر موقوف نہیں۔ بلکہ یہ سفینوں کے ساتھ ہی اشباہ انسانوں کے سینوں میں موجود رہے گی۔ چنانچہ آج تمام دنیا کی مذہبی کتابوں میں یہ درجہ صرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ اس کا لفظ لفظ اہل علم کے حافظے میں مرتسم ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مذاہب پر ایسی آفت آئے۔ کہ اس کا سارا ذخیرہ دینی تلف ہو جائے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ قیامت تک قرآن کو کسی نوع کا صدمہ پہنچ سکے۔ جب تک ایک حافظ قرآن بھی زندہ ہے۔ اس وقت تک اسلام کی تعلیمات زندہ ہیں۔

(دیکھو باقی صفحہ ۹۶۳ پر)

حل لغات: یَجْحَدُ۔ جَحْدٌ سے ہے۔ یعنے انکار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

۵۱- اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ
ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

۵۲- قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

۵۳- وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ
اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

۵۴- يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ

اور میں صریح کھول کر ڈرانیوالا ہوں ۝

۵۱- کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی
جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ بے شک اس میں
ایماندار لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے ۝

۵۲- تو کہہ میرے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے اور
جو باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کا انکار کرتے ہیں۔
وہی سب زیادہ زیاںکار ہیں ۝

۵۳- اور تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں اور اگر ایک مقررہ
میعاد نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور البتہ وہ
ان پر ناگاہ آئیگا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی ۝

۵۴- تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں۔ اور دوزخ نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶۲:-

تورات وانجیل میں یہودیوں کے محققین برملا کہہ رہے ہیں کہ ان کے متن میں مخلصین کے بہت کچھ گھٹا بڑھا دیا ہے۔ تورات مدت ہوئی کہ یہودیوں کی عیش پرستیوں کی وجہ سے ناپید ہے۔ اور انجیل کا تو دوسری صدی عیسوی تک تو اور روز گار میں شمار ہو چکا تھا۔ اور اصل نسخہ مفقود تھا۔ تیسری صدی میں تو جعلی انجیلوں کی یہ کثرت تھی۔ کہ حامیین کو نسخوں کے مقابلہ کرنے میں سخت مشکلات پیش آئیں۔ اور انکو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ کوئی نسخہ قابل اعتماد نہیں۔ مگر قرآن کو دیکھئے کہ کئی ہزار برس گردشوں کے بعد بھی اسی شکل میں ہے جو حضورؐ نے پیش کیا تھا۔ اسوقت تک ایک حرف بلکہ ایک زیر یا زبر کا بھی فرق نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے آج بھی مخالفین یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ قرآن تحقیقاً پیغمبر کی تحریفات سے پاک ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف نزول قرآن سے پیشتر لوگوں میں معجزہ طلبی کا مرض اچھی طرح چلا ہوا تھا اور انسانی دماغ اس حد تک پست ہو چکا تھا۔ کہ جبتک کرشمہ و عجائب سے ان کی آنکھوں میں چکا چوند نہ پیدا کی جاتی کسی حقیقت کو ماننے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک صدق و راستی کا معیار تجربہ عقل نہ تھا۔ بلکہ یہ بات تھی کہ کسی پیش کرنیوالا کس حد تک خوارق و عجائب پر قادر ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اسلام کی ٹھوس و سچی تعلیمات کو پیش کیا۔ تو ان لوگوں نے اس حیثیت سے تحت کہا کہ ہم ان باتوں کو اسوقت تک ماننے کیلئے آمادہ نہیں۔ جبتک کہ آپ معجزات نہ دکھائیں۔ اور عجیب نشانیوں کو پیش نہ کریں۔ ان آیات میں انکی ذہنیت کا جواب دیا ہے۔ ارشاد ہے کہ خلاف عادت چیز پیغمبر کے فرائض میں داخل نہیں ہے کہ وہ تعلیم کے ساتھ خوارق کو بھی پیش کرے اور یہ صداقت کا معیار ہے کہ پیش کرنیوالا قدرت اور فطرت کے آئین میں تصرف کرنیوالا بھی ہو۔ پیغمبر تو صرف احکام کا ذمہ دار ہے۔ کہ وہ جو کچھ پیش کرے وہ حق ہو۔ درست ہو۔ سارے نوع انسان کے لئے ارتقاء و عروج کا باعث ہو۔ خرق عادت نشانیاں اللہ کے قبضہ اختیار میں ہیں۔ (بقایا صفحہ ۹۶۴ پر)

حل لغات:- ذِکْرٰی - نصیحت ۔
اَلْخٰسِرُوْنَ - یعنی درحقیقت خسران میں رہنے والے لوگ ۔
بَغْتَةً - خلاف توقع - ناگاہ ۔

www.KitaboSunnat.com

لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ○

۵۵- يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

۵۶- يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ
فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ○

۵۷- كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○

۵۸- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○

۵۹- الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

۶۰- وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

کافروں کو گھیر رکھا ہے ○

۵۵۔ جس دن ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے انہیں عذاب گھیرے گا اور کہے گا کہ جو کچھ تم کرتے تھے چکھو ○

۵۶۔ اے میرے ایماندار بندو میری زمین فراخ ہے ف۱ سو تم میری ہی عبادت کرو ○

۵۷۔ ہر جی موت کو چکھنے گا۔ پھر تم میری طرف آؤ گے ○

۵۸۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ ہم انہیں بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ انہیں ہمیشہ رہینگے۔ اچھا اجر ہے کام کرنیوالوں کا ○

۵۹۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھا ○

۶۰۔ اور بہت جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶۳۔

میں تو اپنی طرف سے محض اس لئے مامور ہوں۔ کہ تمہاری اصلاح کروں اور تم کو گناہ و معصیت کے انجام بد سے آگاہ کروں۔ اور اگر تم معجزہ ہی دیکھنا چاہتے ہو تو قرآن کو دیکھو یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس میں رحمت و تذکار کا وافر سامان موجود ہے۔ شرط یہ ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان کی روشنی ہو۔ اور تمہارے دماغوں میں مان لینے اور تسلیم کرلینے کی صلاحیت ہو۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ہجرت

ف۱ اسلام چونکہ تہذیب و تمدن اور عقائد و عبادات کے لحاظ سے ایسا مذہب نہیں ہے۔ جس میں کسی خاص ماحول و فضا کے ساتھ کوئی اختصاص ہو۔ اس لئے وہ بالطبع قیود وطن سے آزاد ہے۔ اسکے نزدیک ہر وہ خطۂ ارض وطن ہے۔ جہاں مسلمان بہ حیثیت مسلمان زندگی بسر کرسکیں۔ اور ہر وہ جگہ چھوڑ دینے کے لائق ہے جہاں دین کی آزادی میسر نہیں۔ اگرچہ وہ مکہ جیسی متبرک جگہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام ایسا کلی حدود نا آشنا اور بہ صداقت مذہب ہے کہ وہ زمان و مکان کی حدود سے بے نیاز ہے۔ ساری دنیا کی وسعتیں اس کی مکانی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ یعنی میری زمین میرے مومن بندوں پر کشادہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جس جگہ رسم و رواج یا ملک کا مستبدانہ قانون مسلمان کی راہ آزادی کو روک لے۔ مسلمان کو حکم ہے۔ کہ اسکے دل اور جسم پر بجز رب کعبہ کے کسی کی حکومت نہو وہ جب جھکے اسکے سامنے جھکے اور جب محبت کا اظہار کرے تو اسی کو (باقی صفحہ ۹۶۵ پر)

حل لغات

زَآئِقَۃُ الْمَوْتِ۔ ذوق سے ہے۔ جس کے معنے چکھنے کے ہیں مقصد یہ ہے کہ تم موت کی تلخیوں سے بچنا چاہتے ہو۔ مگر شربت فنا کے گھونٹ تمہارے حلق میں اتر کر رہیں گے۔ اور تم کسی طرح بھی اس کے جرعات سے کام و دہن کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

غُرَفًا۔ بالا خانے۔ غُرْفَۃٌ کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اللہ ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے اور وہی سنتا اور جانتا ہے

٦١- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

٦١- اور اگر تو ان (اہل مکہ) سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو مسخر کیا، تو کہیں گے کہ اللہ نے
پھر کہاں سے پھرے جاتے ہیں ○

٦٢- اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

٦٢- اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا
ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہر شے
سے خبردار ہے ○

٦٣- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

٦٣- اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمان سے پانی کس نے نازل
کیا پھر اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا؟
تو کہیں گے اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لئے
ہے۔ لیکن بہت لوگ سمجھتے نہیں ○

حاشیہ صفحہ ٩٦٢

ف ان آیات میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ ہر نفس کیلئے موت مقدر ہے۔ ہر شخص کو مرنا ہے۔ چاہے وہ مہلت قدر اور حفاظت میں ساری دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔ اسلئے اُسے دُنیا کی زندگی میں کمالات چاہئیے کہ کہیں ہجرت و جہاد سے تعلق اس بنا پر نہیں کہ موت سے خائف ہے اور ہجرت و جہاد کو ہلاکت کا سبب سمجھتا ہے۔ اگر یہی تردد اس کا یہ جذبہ دل میں ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئیے کہ موت کیلئے کوئی جگہ یا وقت اور کیفیت کا سوال نہیں۔ وہ ہر وقت اور ہر جگہ آ سکتی ہے۔ اسکے علاوہ سے کوئی شخص دیکھ چکا ہے اور دیکھ سکتا ہے۔ پھر کیا یہ صورت بہتر نہیں کہ خدا کی راہ میں لگے رہیں کے علاوہ میں اور دین کی آزادانہ تبلیغ و اشاعت میں ہم موت سے ہم کنار ہوں؟ وہ ارشاد ہے کہ وہ جو ایمان کی نعمت سے کامیاب ہو رہے جنہیں دولت ایمان فی الحقیقت میسر ہے اور جو عمل بھی نیک کر رہے ہیں وہ اگر دنیا میں جانے کیلئے اپنی محبوب ترین اشیا کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہم بھی ان کیلئے کچھ کم مہربان اور شفقتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ ہم اخروی زندگی میں ان مکانوں سے کہیں بہتر مکان ان کو دینے کے لئے دیں گے جنکو وہ ہماری خاطر چھوڑ رہے ہیں۔ جہاں سے اہل عمل و عمل کا نہایت بہترین صلہ ہے۔ ہاں اس اجر کو تسلیم کرنے کیلئے اور ہجرت پر آمادہ ہونے کیلئے زبردست صبر و توکل کی اشد ضرورت ہے۔ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ خدا کیلئے اپنا تمام متاع گھر دے اور ہجرت کی صعوبتوں اور تکلیفوں کو برداشت کرے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنکی ساری کوششیں فکر معاش پر مرکوز ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی روزی کی ذمہ داری قدرت کی جانب سے ان پر عائد نہیں ہوتی ہے۔ دن رات اسی غم میں گھلے جا رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے لئے ہجرت کا مسئلہ بہت دوسرے لوگوں کے زیادہ ٹیڑھا ہے۔ وہ سب سے پہلے یہ سوچتے ہیں۔ کہ اس وقت تو بمشکل تمام وہ کر کے برسوں کی محنت کر کے سے روزی مل رہی ہے۔ جب اپنا ملک چھوڑ دیں گے اور داخل غیروں کے ہاں جا کر بسیں گے۔ تو پھر کھائیں گے کہاں سے۔ اس پہلے کے جواب میں اس آیت میں مخاطب ہے کہ کم عقلو! تم کس قدر کوتاہ بین ہو۔ اللہ پر تمہارا بھروسہ کس درجہ کم ہے۔ تم جو حیوانات ہی کو گرد و پیش دیکھو۔ وہ باوجود عقل و خرد کی کوتاہی کے فکر معاش سے کتنے بے پرواہ ہیں۔ وہ دن کا کھانا کھا کر کبھی رات کے کھانے کی فکر میں غلطاں و پیچاں نہیں رہتے! اور رات کو دن کی فکر میں نہیں گھلتے اللہ برابر انکو کھانا دیتا ہے تمہیں رزق کی تقسیم پر مقرر نہیں کیا گیا تم خود تو اپنے رازق نہیں ہو۔ تمام کائنات کو وہی دیتا ہے۔

ہم تم کو کھلا دیں گے۔ توکل اور صبر بہت ضروری ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۴- وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ
لَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝
۶۵- فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
يُشْرِكُوْنَ ۝
۶۶- لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ڔ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝
۶۷- اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

۶۴- اور یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ ہے۔ اور آخرت
کا گھر ہو ہے وہی دراصل، زندگی ہے کاش وہ
جانیں ۝

۶۵- پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو خالص اس
کی بندگی کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں خشکی
کی طرف نجات دیتا ہے تو فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں ۝

۶۶- تاکہ جو ہم نے انہیں دیا ہے اسکی ناشکری کریں اور فائدہ
اٹھائیں۔ سو آگے وہ معلوم کر لیں گے ۝

۶۷- کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے حرم مکہ کو امن گاہ
بنایا ہے۔ اور لوگ اُن کے آس پاس سے اُچکے
جاتے ہیں۔ پس کیا وہ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کے احسان کی

توحید کا اقرار

ف۱ توحید کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے۔ کہ فطرت کا عقیدہ ہے
دل کی آواز ہے۔ اور ایسی صداقت ہے جس کا انکار ہوش و حواس
کی سلامتی میں قطعاً ممکن نہیں۔ اسی لئے قرآن حکیم فرماتا ہے۔ کہ
جب ان مکہ کے مشرکوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ بتاؤ آسمانوں اور
زمین کو کس نے بنایا ہے اور سورج اور چاند کو کس نے تمہارے
لئے مسخر کر دیا ہے۔ تو یہ لوگ بے اختیار چلا اُٹھتے ہیں کہ خدا
نے وہی رزق کو بانٹتا ہے۔ اور کشائش و تنگی اسی کے دست
قدرت میں ہے۔ اسی طرح جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ جس
وقت زمین اپنی تروتازگی کھو بیٹھتی ہے۔ باغ و راغ پانی
کے ایک ایک قطرے کو ترستے ہیں۔ جب کھیتیاں خشک ہو جاتی
ہیں۔ تو اس وقت کون پانی برساتا ہے۔ کس کی رحمت جوش
میں آتی ہے اور کون چند لمحوں میں جل تھل کر دیتا ہے۔ ان سب
باتوں کا جواب یہی ہے۔ کہ خدا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقت
جو ان کے لبوں تک آتی ہے۔ دراصل فطرت کی آواز ہے۔ دل
کی گہرائیوں کی صدا ہے مگر یہ لوگ دنیا کی عشرتوں میں پڑ کر
اس درجہ غافل ہو جاتے ہیں۔ کہ دل کی باتیں سننے کے لئے ان
کے پاس فرصت ہی نہیں رہتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روشنی ماند
پڑ جاتی ہے۔ یہ آواز خواہشوں نفسانی کے شور میں دب جاتی ہے اور
اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب یکایک کوئی مصیبت ان کو گھیر
لیتی ہے۔ اور بہ خلاصی کی کوئی راہ نہیں پاتے۔ جب کشتی میں سوار
ہوتے ہیں۔ اور موجیں چاروں طرف سے موت کا پیغام لے کر
آتی ہیں۔ اور بڑھ بڑھ کر ان کو ستاتی ہیں۔ اور اس طوفان و قلق
میں یہ حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ تو ٹھیک اس وقت فطرت خوابیدہ
بیدار ہوتی ہے۔ اور دل کی روشنی پردے کو اٹھا کر آتی ہے اور خواہشات
سے دبی ہوئی آواز لب تک آنے کی جرأت کرتی ہے۔ اس وقت
یہ لوگ بڑے خلوص اور بڑی صداقت سے اللہ کو یاد کرتے
اور جب یہ مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ زندگی کے جذبات پھر
ان کو اپنی جانب متوجہ کر لیتے ہیں۔ اور یہ پھر خدا کو بھول جاتے
ہیں اور پھر وہی دیوتاؤں کو پوجنا شروع کر دیتے ہیں ہ وہی ذہنیت

حل لغات:۔ لَهْوٌ۔ کے معنے اصل میں پر مشغلہ کے ہیں یعنی
دنیا ایسا مقام ہے جس کے مشاغل حقیقی کی فکر سے انسان کو برگشتہ کر دیتے
ہیں اور ان عارضی دلچسپیوں میں پڑ کر انسان کچھ اس قدر کھو جاتا ہے
کہ دنیا کا جادو اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے ۔۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَكْفُرُونَ ۝

۶۸- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ
كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ
فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝

۶۹- وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝

آیاتہا ۶۰	(۳۰) سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ (۸۴)	رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

۱- الٓمٓ ۝

۲- غُلِبَتِ الرُّومُ ۝

۳- فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝

ناشکری کرتے ہیں ۝

۶۸- اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا حق کو جب اس کے پاس آیا جھٹلایا۔ کیا دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ؟ ۝

۶۹- اور جنہوں نے ہماری راہ میں محنت کی انہیں ہم اپنی راہیں دکھلائیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے[1] ۝

(۳۰) سُورۂ روم

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- الٓمٓ ۝

۲- رُومی لوگ مغلوب ہو گئے ہیں[2] ۝

۳- قریب تر زمین میں اور وہ بعد اپنے مغلوب ہونے کے عنقریب غالب آجائیں گے ۝

(بقیہ صفحہ ۹۴۶) انسان کی نفسیات [illegible] اور حیرت کی کتنی سچی تصویر اس نے کھینچی ہے۔ کہ مصیبت کے وقت تو اللہ کی طرف دوڑتا اور لپکتا ہے۔ مگر مسرت میں اس کو بھول جاتا ہے۔

ان آیات کے ضمن میں بتایا ہے۔ کہ وہ دنیا جو اس کے لئے گمراہی کا باعث ہوتی ہے۔ اپنے رتبے اور تنعم کے لحاظ سے کس درجہ حقیر اور ذلیل ہے۔ اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری کو دیکھئے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ محض گھروندا ہے۔ ایک کھیل ہے۔ تماشا ہے۔ مگر لوگ بے سمجھ ہیں۔ کہ اس پر جان تک فدا کر رہے ہیں۔ کیا دانائی اور عقلمندی کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ دائمی اور ابدی زندگی کے لئے کوشش کی جائے۔ اور آخرت کے لئے زاد سفر مہیا کیا جائے۔

دار آخرت کو لَهِيَ الْحَيَوَانُ کے لفظ سے تعبیر کر کے قرآن نے اس نظریہ کی تائید فرمائی ہے۔ کہ زندگی غیر منقطع اور مسلسل ہے اور موت کے معنے محض یہ ہیں۔ کہ انسان ایک عارضی لباس کو کینچلی کی طرح اتار پھینکتا ہے۔ اور ایک دوسرا جاودانی لباس پہن لیتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

فیوضِ رحمت کی بارش

[1] عرفان اور سلوک کی وسعتیں بے انتہا ہیں۔ اور مجاہدین ذات وتقرب کے لئے راہ ہائے اسین بو قلموں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے تجلیات و انوار کا پورا پورا احاطہ کر لیا ہے۔ جس قدر اس حظیرہ قدس کا قرب حاصل ہوگا۔ اسی تناسب سے نظروں میں وسعت پیدا ہوگی۔ اور معلوم ہوگا کہ ہزار در ہزار پردے درمیان میں حائل ہیں۔ اور مقامات و احوال کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ ان سب پر کسی شخص کا حاوی ہونا ناممکن ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جدوجہد کرنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے توفیق و تیسیر ارزانی ہے۔ اور سالک ایک قسم کی اعانت اور شفقت محسوس کرتا ہے۔ یعنی جتنا اور خلوص شرط ہے۔ پھر پروردگار عالم کے فیوض رحمت کی بارش کرور اور ناتوان انسان پر ہمیشہ ہوتی ہے۔

غلبۂ روم

[2] بات یہ تھی کہ مشرکین مکہ کو حضورؐ سے سخت عناد تھا۔ وہ اپنی شکست پر

www.KitaboSunnat.com

۴- فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ○

۴- چند برسوں میں اس سے پہلے اور اس کے پیچھے حکم اللہ ہی کو ہے۔ اور اس دن ایماندار خوش ہوں گے ○

۵- بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○

۵- اللہ کی مدد سے جس کو وہ چاہے مدد دے۔ اور وہی غالب مہربان ہے ○

۶- وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

۶- اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنا وعدہ خلاف نہ کرے گا۔ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○

۷- يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ○

۷- وہ حیات دنیا کا ظاہر حال جانتے ہیں اور وہ آخرت سے تو غافل ہیں ○

۸- أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ○

۸- کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے اس کو ٹھیک سادھ کر اور مدت مقرر کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور بہت لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں ○

حاشیہ صفحہ ۹۶۷:- اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ حضور اور آپ کی جماعت کو کسی طرح کی کامیابی حاصل ہو۔ بلکہ وہ اس وجہ سے متعصب تھے کہ مریات پرستی اور مجوسیت کی تائید کرتے کیونکہ یہ چیزیں اسلام کی رو سے واضح متضاد واقع ہوئی ہیں۔ اور پھر اس واقعہ سے خوش ہوئے جس کا تعلق مسلمانوں کی دل گرفتگی اور آزردگی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ایرانیوں اور رومیوں میں جنگ چھڑی اور مجوسیت کو عیسائیت پر فتح ہوئی۔ تو ان لوگوں نے مسرت و ابتہاج کے شادیانے بجائے۔ اس لئے نہیں۔ کہ ایرانیوں سے کوئی واقعی دلچسپی تھی بلکہ محض اسلئے کہ اسلام سے دشمنی تھی۔ اور ایرانی واضح مسلمانوں سے بہ نسبت اہل کتاب کے زیادہ دور تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ جس طرح یہ لوگ اہل کتاب پر غالب آگئے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی مسلمانوں پر تسلط جما لیں گے۔ سورۂ روم کی ان آیات میں مشرکین کو متنبہ کیا ہے کہ تمہیں اس عارضی فتح پر مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ عنقریب یہ فتح و کامرانی شکست اور ناکامی میں تبدیل ہونے والی ہے۔ پھر تمہاری جو پوزیشن کیا ہوگی۔ اللہ کے ہاں یہ بات مقدرات میں سے ہے۔ کہ ایرانیوں کا جاہ و حشم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ محض تمہاری ہمدردیاں انکو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتیں۔ مگر قدرتی واقعہ پر ضرور خوش ہونا چاہتے ہیں۔ کہ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان خوش ہوں گے اور ایوان عجم پر دوبارہ پھریرا لہرا رہا ہوگا۔ چنانچہ نو برس بعد ایک طرف تو مسلمانوں نے مقام بدر پر صناوید قریش کی بڑی گت بنائی۔ اور دوسری طرف رومیوں کو ایرانی شان و شکوہ پر نمایاں غلبہ حاصل ہوا۔ اور گنے والوں کے گھر صف ماتم بچھ گئی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اس طرح کی پیشین گوئی بجز تائید الٰہی کے ممکن ہے۔ وہ راقی [illegible]

حل لغات:- بضع۔ تین سے نو تک ہر عدد کو بضع کہتے ہیں۔ ظاہراً:- اس جگہ لفظ ظاہر کا آخرت کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ زندگی اصل میں نا ختم اور مسلسل ہے۔ مگر کوتاہ بینوں کو اس کا صرف وہ حصہ نظر آتا ہے جس کا تعلق دنیا سے ہے۔ اور جو ظاہر ہے۔ موت کے بعد کے واقعات جن کا مستقبل سے تعلق ہے۔ ان تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ بالحق۔ حق کا لفظ قرآن حکیم میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ کائنات کو یونہی بلا فائدہ

نہیں پیدا کیا گیا۔ اسکے پیدا کرنے میں ایک غرض پنہاں ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان رب العزت کے حضور میں پیش ہو جس کیلئے دینی نعمتوں سے استفادہ کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩- اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ
مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞

۹- کیا وہ ملک میں پھرے نہیں کہ دیکھیں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ ان پر قوت سے زیادہ تھے اور انہوں نے اسکو آباد کیا تھا اور انکے پاس انکے رسول معجزے لے کر آئے تھے۔ سو اللہ ایسا نہ تھا۔ کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے ۞

١٠- ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى
اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞

۱۰- پھر آخر ان لوگوں کا جو برا کرتے تھے برا ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر ٹھٹھا کرتے تھے ۞

١١- اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞

۱۱- اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے دہرائیگا۔ پھر تم اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے ۞

١٢- وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۞

۱۲- اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ مجرم ناامید رہ جائیں گے ۞

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶۵:-

حالات یہ ہیں کہ مسلمان ایرانی اور رومی طاقت اور قوت سے کوئی واسطہ ہی نہیں رکھتے۔ ملک میں فتوحات نہیں ہیں۔ کوئی ذریعہ نصرت و شاعت دنیا نہیں ہے۔ جس سے اندازہ ہو سکے کہ آئندہ کیا واقعے ہیں۔ ... تعصب ہے۔ ایران و روم کے مرکزوں سے بہت دور ہے۔ ایسی صورت میں ایسی صحیح پیشگوئی کرنا بجز الہام اور تائید خداوندی کے بالکل محال ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ الہامی کتاب خدا کا کلام ہے۔

اس پیشگوئی سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ نفس پیشگوئی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ بالکل مخالف یا نامعلوم حالات میں کی جائے۔ ورنہ ہر عقلمند شخص کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ واقعات کی روشنی میں آئندہ کے لئے کچھ کہہ سکے۔

(حاشیہ ۹۶۹)

تعلیمات اسلامی عقل پر مبنی ہیں

ف قرآن حکیم میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ اپنی تعلیمات کی بنیاد فکر و غور پر رکھتا ہے۔ اور ہر شخص سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ سوچے سمجھے اور حقیقت کو خوب اچھی طرح پرکھے۔ وہ نہیں چاہتا کہ لوگ محض مرعوب ہو کر اسکو تسلیم کریں۔ اور ان کے دل مطمئن نہ ہوں۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ طالب حق ہر طرح کے شکوک سے دماغ کو پاک کرلے اور پوری طرح حلاوت ایمانی سے بہرہ ور ہو۔ قرآن حکیم کو اپنے عقائد پر اس درجہ یقین ہے۔ کہ وہ عقل و خرد کی جانچ کے سوال کو خود بیدار کرتا ہے۔ اور غور و تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ اس کی تاریخ میں جہاں تک سچائی اور صداقت کا تعلق ہے۔ اسکو فطرت اور عقل سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اور نہ صرف خطرہ، بلکہ عقل و فکر کا ارتقاء اسکے حقائق کو اور زیادہ روشنی میں لے آتا ہے۔ کیونکہ اسلام بجائے خود نام ہے۔ صداقت کا، سچائی کا، فطرت کا۔ اور تجربات عقل و فکر کے چشمیں رس نتائج کا۔

اس آیت میں یہی کہا گیا ہے۔ کہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اور اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ (باقی صفحہ ۹۷۰)

حل لغات:-

اَثَارُوْا۔ اِثَارَةٌ سے ہے۔ یعنی کاشتکاری کے لئے زمین کو الٹ پلٹ کرنا۔ جوتنا۔

يُبْلِسُ۔ ابلاس سے ہے۔ یعنی مایوس یا بلیس کے معنے ہیں۔ اللہ کی رحمتوں سے قطعی مایوس ہو جانے والا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳- وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ○

۱۳۔ اور ان کے شریکوں میں سے کوئی ان کا شفیع نہ ہوگا اور وہ آپ اپنے شریکوں کے منکر ہوں گے ○

۱۴- وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ○

۱۴۔ اور جس دن قیامت ف قائم ہوگی اس دن لوگ متفرق ہو جائینگے ○

۱۵- فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ○

۱۵۔ سو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کی باغ میں آؤ بھگت کی جائے گی ○

۱۶- وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ○

۱۶۔ اور جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا وہ عذاب میں پکڑے آئیں گے ○

۱۷- فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ○

۱۷۔ پس پاک ہے اللہ کو جب تم صبح کرو ف اور جب تم شام کرو ○

۱۸- وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ○

۱۸۔ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے تعریف ہے اور پچھلے پہر (یعنی عصر) اور جب تم دوپہر (یعنی ظہر) کرتے ہو ○

حاشیہ پچھلے صفحہ سے آگے:۔

کہ ایک دن اللہ کے حضور میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کے متعلق آخری فیصلہ سننا ہے اگر چاہئے کہ عقل و ہوش سے کام لیں اور سوچیں کہ اگر مکافات عمل کا اصول غلط اور بے معنی ہے۔ تو پھر اس نظام کائنات کو چلانے کی کیا ضرورت ہے کہ انسان اپنے اعمال میں بالکل آزاد ہے اور مرنے کے بعد زندگی ختم ہو جاتی ہے اور اسکے بعد کوئی پرسش نہیں ہونے والی ہے۔ تو پھر زندگی اس بکھیڑے سے کیا مطلب ہے؟ یہ جو آسمان کی وسعتیں اور بلندیاں کیوں ہیں۔ اور ایسا کیوں ہے کہ روزانہ آفتاب ہماری خدمت کیلئے چمکتا ہے۔ اور چاند متحرک ہے اور ستارے معروف گردش ہیں۔ آخر حضرت انسان کی یہ خاطر داریاں کیا محض بے مقصد ہیں؟ یا یہ درست ہے کہ ان ساری نعمتوں کے مقابلہ میں انسان سے پوچھا جائے گا۔ کہ اس نے آخرت کے لئے کیا زاد مہیا کیا ہے۔ اور کب توشہ جمع کیا ہے؟
(حاشیہ صفحہ ۹۷۰)

ف ان دو آیتوں میں بتایا ہے کہ دنیا ہی میں دیکھ لیجئے۔ بُرے اعمال کا انجام کتنا عبرت ناک ہوتا ہے۔ اس سطح معمورہ پر کئی قومیں آئیں۔ رہیں بسیں۔ اور مٹ گئیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے قوانین سے روگردانی اختیار کی۔

مکہ والوں سے تخاطب ہے۔ کہ انہیں اپنی دولت و قوت پر گھمنڈ کیوں ہے۔ ان سے پہلے کی قومیں ان سے کہیں طاقت ور اور مضبوط تھیں تمدن و تہذیب کے لحاظ سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں۔ مگر تکذیب کی وجہ سے جب اللہ کا عذاب آگیا تو ان کی قوت اور مادی ترقی انکو بچا نہ سکی۔ بتلاؤ۔ کہ آج وہ قومیں کہاں ہیں؟
(حاشیہ صفحہ ۹۷۰)

بہترین زاویہ نگاہ

ف قیامت کے دن تمام لوگوں میں ایک قسم کا امتیاز پیدا کر دیا جائے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے ایمان کی نعمت کو قبول کیا تھا
(باقی صفحہ ۹۷۱ پر)

حل لغات:۔ یُحْبَرُوْنَ حبرۃ کے معنے اصل میں خوشی و جمال کے نشان کے ہیں۔ جیسے کہ حدیث میں ہے یخرج من النار رجل قد ذھب حبرہ و سبرہ۔ یعنی آدمی جب جہنم میں سے نکلیگا تو اسکا سارا جمال اور خوب صورتی ضائع ہو چکی ہوگی اور رعنائی و زیبائی کے نشانات مٹ چکے ہونگے۔ یہاں یہ مقصد ہے کہ یہ پاکباز لوگ اس درجہ مسرت میں ہونگے کہ انکے چہروں سے عیاں ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۹- يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○

۱۹- وہ مُردہ میں سے زندہ اور زندہ میں سے مُردہ نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے○

۲۰- وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ○

۲۰- اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ناگہاں تم انسان ہوگئے۔ جو پھیل رہے ہو○

۲۱- وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○

۲۱- اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم انکے پاس آرام حاصل کرو اور تمہارے درمیان پیار اور محبت پیدا کی بیشک اسمیں ان لوگوں کیلئے جو دھیان کرتے ہیں نشانیاں ہیں○

۲۲- وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ○

۲۲- اور اسکی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگت کا اختلاف ہے۔ بیشک اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں○

۲۳- وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

۲۳- اور اسکی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور

حاشیہ صفحہ ۹۷۰: … اور جیسے اعمال صالحہ کے … یعنی جنات نعیم میں شادماں و فرحاں پھریں گے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ اور … آخرت کا خوف دل سے نکال دیا۔ اور بالکل سرکش ہوگئے۔ یہ جہنم کے عذاب میں پھنسے دکھ اٹھائیں گے۔

بات یہ ہے۔ کہ اس دنیا میں یہ ممکن ہے۔ کہ جو مجرم جیسے لوگ قانون اور عدالت کی نگاہوں سے پوشیدہ رہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ عوام کی نگاہوں میں نیک اور پارسا ہوں۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ اللہ کو دھوکہ دے سکیں اور اسکا قانون مکافات ان سے ٹل جائے۔ وہاں تو یہ عالم ہوگا۔ کہ جن لوگوں کو آپ یہاں نہایت محترم و معزز خیال کرتے ہیں۔ اکثر وہاں ذلیل اور رسوا ہونگے۔ اور جو لوگ یہاں بظاہر حقیر اور ناکارہ معلوم ہوتے ہیں۔ وہ وہاں ایمان کی وجہ سے … اور خوش بختی … متمتع ہوں گے۔

قرآن حکیم نے جہاں جہاں ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں عموماً اعمال صالحہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ صرف اقرار یا اعلان نجات … کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ عمل اور جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔ وہ ایمان جو عمل … کے مقرون نہ ہو۔ بیکار ہے۔ خدا … ایمان چاہتا ہے جو عمل کی سرچشمہ … ہو۔ جو … تمام اعضاء و جوارح کو حرکت میں لائے … اور تڑپ کا سبب ہو۔ جو بجلی کی طرح دم میں … کر جائے۔ … ایمان و عمل کو باہم ذکر کرنے سے یہ مقصود ہے۔ کہ اعمال صالحہ کے لئے ایمان صحیح کی ازبس ضرورت ہے۔ بغیر … کے عمل اور جدوجہد کی صحت کا یقین کرلینا غلط ہے۔ ایمان کی حدود سے باہر

… اور صلاحیت کا کھوج تک نہیں مل سکتا۔ یعنی جہاں تک زاویہ نگاہ کا تعلق ہے۔ اسلام انسانیت کا آخری اور بہترین زاویہ نگاہ ہے۔ اور جو اس سے محروم ہے۔ گمراہ ہے۔ اور غلط کار ہے۔

ف۱ یہ آیات مطلقاً اس بات پر دال نہیں۔ کہ … ان مختلف اوقات میں تم لوگ اسکے مظاہر جلال و قدرت کو ملاحظہ کرو۔ اور پھر اس کی تسبیح بیان کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح رات کی تاریکی کو صبح کی روشنی میں بدل دیتا ہے۔ اور کیونکر عشا اور ظہر میں حرارت اور روشنی کا تفاوت پیدا کردیتا ہے۔ نمازوں کی تعیین ان آیتوں میں نہیں ہے۔ وہ دوسرے حاشیہ …

ف۲ خدا کی صفت یہ ہے۔ کہ وہ جن چیزوں کو ہم اضداد سمجھتے ہیں ان کو اس طرح ترکیب دیتا ہے۔ کہ ان میں تضاد بالکل دور ہو جاتا ہے اور بظاہر مختلف چیزیں اسکی قدرت کاملہ سے واقعات کی صورت اختیار کرلیتی ہیں موت اور زندگی باہم بالضد ہیں مگر وہ مُردوں کو جلاتا اور زندوں کو موت کی آغوش میں لے لیتا ہے۔ اسی طرح مٹی ایک بے جان چیز ہے مگر وہ اسی بے جان مٹی سے انواع … پیدا کرتا ہے۔ جو انسانی زندگی کا ایک عنصر ثابت ہوئی ہے۔

فلسفہ الزواج

ف۳ قرآن حکیم میں یہ عجیب خصوصیت ہے۔ کہ وہ نہایت اختصار کے ساتھ بعض دفعہ اشاروں اشاروں میں وہ وہ نکات سمجھا دیتا ہے۔ کہ عقل و فراست کے کئی دفتر بھی انکا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ (باقی صفحہ ۹۷۲ پر)

حل لغات: یُحْیِ الْاَرْضَ۔ جلاتا ہے زمین کو … یعنی …

www.KitaboSunnat.com

وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ○

۲۴۔ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

۲۵۔ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ○

۲۶۔ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ○

۲۷۔ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ

تمہارا اسی کے فضل (روزی) کو تلاش کرنا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کیلئے جو سنتے ہیں نشانیاں ہیں ○

۲۴۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلی دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی اُتارتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں ○

۲۵۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا تو تم فوراً ہی نکل آؤ گے ○

۲۶۔ اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے سب اس کے حکم کے تابع ہیں ○

۲۷۔ اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوہرائیگا۔ اور وہ اس پر آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسکی کی

حاشیہ صفحہ ۹۶۱ ... غور فرمایئے۔ معاشرتی صورت حال میں یہ کتنا اہم مسئلہ ہے۔ کہ عورت کا وجود اور اس کی قطعی ... سے کیا ہے؟ اور کیونکر زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ ان تعلقات سے مقصود جنسی اور معاشرتی تسکین ہے۔ قلب و روح کی طمانیت ہے۔ لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا اور سکون صحیح معنوں میں خوشگوار بنانے کا طریق یہ ہے کہ دونوں فریق ... ذمہ داری کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مرد اپنی قوت و توانائی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور عورت کے حق میں رحمت و شفقت سے کام لیں۔ اور عورت اپنے حسن و جمال پر مغرور نہ ہو بلکہ خاوند کے لئے اپنے دل میں محبت و مودت کے جذبات کی تربیت کرے۔ وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۔

اس ایک آیت میں قرآن نے معجزانہ طریق سے فلسفۂ معاشرت کا ایک سمندر بند کر دیا ہے۔ مقام اور منصب کا تعین فرمایا ہے۔ کہ عورت سکون و طمانیت آفرین شخصیت ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس سکون کو کیونکر عملی زندگی میں پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے۔ کہ ان باتوں میں سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۔

حاشیہ صفحہ ھذا

ف ان تمام آیات میں فکر و علم کی دعوت ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ کائنات کے رموز و اسرار پر غور کرو۔ اور دیکھو۔ کہ یہ کارگاہ حیات کس درجہ حکیمانہ اصول پر قائم ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرو، زبانوں، اور رنگتوں کے اختلافات کو گہری نظر سے دیکھو۔ فطرت کا ہر مظہر قیام ہے۔ آرام اور تمہاری آسائش و آسودگی کے لئے ہے۔ رات کو دن کے تھکے ہارے سو جاتے ہیں۔ دن کو روشنی میں اپنا کام کاج کرتے ہو۔ یہ تقسیم کتنی ضروری ہے؟ آسمان پر بادل گھر کر آتے ہیں بجلی کوندتی ہے۔ تم ڈرتے بھی ہو اور امید بھی رکھتے ہو۔ کہ اگر بارش ہو جائے۔ تو مردہ اور خشک زمین زندہ ہو جائے گی۔ کھیت لہلہا اٹھیں گے۔ اسی طرح ہواؤں اور بادلوں کا علم تمہاری زراعت کیلئے از بس ضروری ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ پھر یہ دیکھو کہ ستارے کیونکر اپنے مدار اور محور پر قائم ہیں۔ اور زمین کس طرح اس کے حکم سے اپنی جگہ پر استوار ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ آفتاب اپنی طرف کھینچ لے جائے۔ اور ساری کائنات وقت مقررہ سے پہلے درہم برہم ہو جائے۔ جب وہ متعین وقت آ جائے گا۔ اس وقت یہ تمام قانون معطل ہو جائیں گے۔ اور اپنی جگہ دوسرے قوانین ... گے۔ پھر ایک صور ... سب زمین میں سے نکلو گے اور اس کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اسکے ... کسی شے میں انکار و سرکشی کی تاب و تواں نہیں۔

غرض یہ ہے۔ کہ مسلم کی نگاہیں آفاق گیر ہونی چاہئیں۔ اسے کائنات کی ہر چیز پر غور کرنا چاہئے۔ ... طبیعات کا وہ ... ایمان پڑھنا ... کائنات کے اسرار ... غور و فکر ... بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا ... مسائل کا جاننا۔ احکام و شریعت سے ... حاصل کرنا۔

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
۲۸- ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ
مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ
مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
۲۹- بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
۳۰- فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ
اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ
لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

شان سب سے بلند ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○
۲۸- دوسری مثال، اللہ نے تمہارے ہی اندر سے تمہارے لئے ایک مثال بیان کی
ہے کہ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے کیا تمہیں تمہارے ملکیتی غلاموں میں سے
جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں کوئی تمہارا شریک ہیں ایسے کہ تم اس رزق میں برابر
ہو کہ ان سے بھی ایسا ہی ڈرو جیسا اپنوں سے ڈرتے ہو۔ یوں ہم ان
لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں پتے کھولتے ہیں ○
۲۹- بلکہ ظالم بغیر علم اپنی خواہشوں کے تابع ہوتے ہیں، سو جس
نے گمراہ کیا، اُسے کون راہ بتائے۔ اور ان کا کوئی
مددگار نہیں ○
۳۰- پس تو (اے محمدؐ) ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین کے لئے
سیدھا رکھ۔ اللہ کی فطرت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا
کیا ہے (لازم پکڑ) اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں یہ سیدھا
دین ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○

اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰی

ف اس آیت میں دراصل مشرکین مکہ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جو حشر و نشر کے منکر تھے اور یہ نہیں مانتے تھے کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندگی حاصل کریں گے ارشاد ہے کہ یہ بتاؤ جب تم اس حد تک تسلیم کرتے ہو کہ ابتداً تمام کائنات کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ بھی مانتے ہو کہ جب یہ چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ اس وقت کوئی دوسری ذات اسکے شریک و سہیم نہ تھی تو پھر اس ماننے میں کونسی مشکل ہے۔ کہ وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ کیا کسی چیز کو دوبارہ پیدا کرنا نسبتاً زیادہ آسان نہیں ہے۔

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی کہنے سے غرض یہ ہے۔ کہ یہ تمہیں سمجھانے کیلئے ہم کہتے ہیں۔ کہ کائنات انسانی کو دوبارہ پیدا کرنا پہلے سے نسبتاً زیادہ سہل ہے۔ ورنہ یہاں بات ہی نہیں۔ صرف ارادہ کی ضرورت ہے۔ جب جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو۔ وہ فی الفور عدم سے وجود میں آ گئی۔ مقصد یہ ہے۔ کہ کسی چیز کو منصۂ شہود پر لانے کیلئے منطقی طور پر بھی وسائل اور ذرائع کی ضرورت محسوس ہوتی ہے خدا اس کا محتاج نہیں ہے۔ وہ براہ راست ہر چیز کو بمجرد ارادہ کے پیدا کر سکتا ہے۔ اور دوبارہ بھی کوئی جدید اور الگ چیز نہیں۔ وہ اسکے علم کا ایک عمل ہوتا ہے۔

انتہائی ذلت

ف کس قدر لطیف وہ تمثیل ہے کہ انسان انسان کو سمجھانے کے لئے اور اس درجہ اسکو عزت و تکریم کا مستحق سمجھے کہ اسکی بابت اپنے دل میں ڈرے اور دل میں اسکا خوف رکھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا مالک اور مملوک کا درجہ برابر ہے۔ کیا غلام آقا کی برابری کر سکتا ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ خدا کے بندوں کو اس مالک الملک اور آقا کے مقابلہ میں لا کھڑا کرتے ہو۔ کیا یہ بے عقلی اور جہالت کی بات نہیں۔ کیا یہ سراسر انسانیت کے درجہ سے گری ہوئی بات نہیں کتنا بڑا ظلم ہے کہ حقیر اور ذلیل انسان کو الوہیت کی مسند پر بٹھا دیا جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ گمراہی اور ضلالت کا وہ مقام ہے جہاں رشد و ہدایت کی توفیق چھن جاتی ہے اور انسان شرک و بت پرستی کی بھول بھلیوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

حل لغات:۔ اَضَلَّ اللّٰهُ۔ یہ اطلاق بیان قرآن حکیم کا۔ اسکے معنے یہ نہیں ہیں کہ خدا نے براہ راست ان لوگوں کو گمراہ کیا ہے یا وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے [illegible] بلکہ اصل میں یہ اختصار ہے مقصد یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ زندگی کی ایسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں جہاں انکے لئے گمراہی لازم قرار دی گئی۔ اس لئے انکے مفہوم کو اَضَلَّ اللّٰهُ کے [illegible]

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○
۳۲۔ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○
۳۳۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً
إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ○
۳۴۔ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ○
۳۵۔ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا
كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ○
۳۶۔ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ

۳۱۔ سب اسکی طرف رجوع ہو کر (رہو) اور تم سب اس سے
ڈرو اور نماز پڑھو ف۱ اور مشرکوں میں نہ ہو ○
۳۲۔ جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے
ہر فرقہ جو اسکے پاس ہے اس پر خوش ہے ○
۳۳۔ اور جب آدمیوں پر سختی آتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع
ہو کر پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی طرف سے انہیں رحمت چکھاتا ہے تب
ہی ایک فرقہ ان میں سے اپنے رب کا شریک ٹھہراتا ہے ○
۳۴۔ تاکہ جو ہم نے انہیں دیا ہے اسکی ناشکری کریں، سو فائدہ
اٹھا لو آگے معلوم کر لو گے ○
۳۵۔ کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ جو
یہ شرک کرتے ہیں، سو وہ بتلا رہی ہے ○
۳۶۔ اور جب ہم آدمیوں کو کچھ رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش

حاشیہ صفحہ ۹۷۳

مذہب کا جدید ترین معیار

ف۳ آج مذہب کیلئے جدید ترین معیار صداقت یہ ہے کہ وہ فطرت کے آئین کے مطابق ہو۔ آج یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان قوانین میں جو مہر و ماہ میں اور جبل و کاہ میں کارفرما ہیں۔ اور ان اخلاقی قوانین کے منبع و سرچشمہ میں کوئی فرق نہیں۔ جنکو ہم شریعت یا مذہب کہتے ہیں۔ وہ قدیم مادیت کے منافی ہیں۔ اور یہ دنیائے روحانیت کے قوانین۔ دونوں کا سرچشمہ فطرت احساس کا غیر متبدل حسن ہے۔ قرآن حکیم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس حقیقت کو اتنا جامع اور واضح الفاظ میں بیان کیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ مذہب کا اتنا تخیل اور اتنا واضح انداز بیان ایہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ قرآن اس ذات کا کلام ہے جسکی نظر زمان و مکان کی بعید ترین وسعتوں سے بھی کہیں آگے ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ فطری ہے اور غیر متبدل ہے اور یہی دین قیم ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے آگاہ نہیں اور وہ مذہب کو اس نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

نماز نہ پڑھنا شرک ہے

ف۱ ان آیتوں میں تین چیزوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک تو یہ بتایا ہے کہ نماز نہ پڑھنا اعلانیہ شرک کا ارتکاب کرنا ہے۔ دوسرے یہ فرمایا ہے کہ تفرق و تشتت پیدا کرنا مشرکین کی صفت ہے۔ اور تیسرے یہ ارشاد ہے کہ اختلاف اور گروہ بندی کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ یہاں تو ہر گروہ اپنے پاس کچھ ایسے دلائل رکھتا ہے جنکی وجہ سے وہ شاداں و فرحاں ہے مگر اللہ تعالیٰ کو کسی عنوان گروہ بندی اور فرقہ سازی پسند نہیں۔ غور فرمائیے۔ نماز مسلمانوں کیلئے کتنی ضروری ہے۔ اسکے بغیر یہ سمجھا جانا مسلمان ہیں۔ کیا معمولی عمل نہیں ہے؟ قرآن تو کہتا ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا۔ وہ مشرکین کی سی عادت کا حامل ہو جاتا ہے۔ (باقی صفحہ ۹۷۵)

حل لغات:- ضُرٌّ۔ تکلیف۔ دکھ۔ مصیبت۔
فَتَمَتَّعُوا۔ تمتع سے ہے۔ یعنی بہرہ مند ہو۔
سُلْطٰنًا۔ دلیل قاہرہ۔ سند، استدلال۔
یَتَکَلَّمُ۔ یعنی کیا وہ منطقی طور پر اثبات مدعا کیلئے کفایت کرتی ہے۔ اور انکو مجبور کر رہی ہے۔ کہ شرک کا ارتکاب کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ○

ہوتے ہیں اور اگر ان کاموں کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو فوراً ہی ناامید ہو جاتے ہیں ○

۳۷۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

۳۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کیلئے چاہے روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان دار لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں ○

۳۸۔ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

۳۸۔ سو تو رشتہ دار کو اس کا حق دے اور محتاج اور مسافر کو بھی۔ یہ ان کے لئے جو اللہ کی رضا مندی چاہتے ہیں بہتر ہے اور وہی چھٹکارا پانے والے ہیں ○

۳۹۔ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○

۳۹۔ اور جو کچھ کہ تم سود دیتے ہو تاکہ ان لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو تم خدا کی رضا مندی کی طلب میں زکوٰۃ (یعنی پاک دل سے) دیتے ہو سو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دُگنے ہو گئے ○

بقیہ صفحہ ۹۷۴ :-

آپ نمازیں پڑھتے ہیں؟ جی نہیں، مگر ہم سچے مسلمان ہیں، وہ کیسا اسلام ہے؟ نماز نہ پڑھنا شرک اسلئے ہے کہ یہ اللہ کے سب احکام سے زیادہ موکدہ حکم ہے۔ پھر اگر ایک شخص مکوں کر بھی محض متفرع ہے۔ تو ظاہر ہے کہ کوئی چیز اس سے بھی زیادہ اسکے نزدیک اہم ہوگی جسکو وہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اور جسکے لئے نماز کو چھوڑ دیتا ہے۔ یاد رہے کہ یہی شرک ہے کہ خدا کے احکام کے برابر کسی دوسری چیز کو اہمیت دی جائے۔ اور یہ سمجھا جائے۔ کہ یہ چیز بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ خدا کی باتیں ضروری ہیں۔ اور وقتی اقتضاء ہیں۔

اسلام دین اخوت ہے۔ دین وحدت ہے۔ اس کا منشا ہے کہ تمام مسلمانوں کو مضبوط طریق میں منسلک کردے۔ پھر ان کا اگر آپس میں اختلاف ہو۔ تو اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ اسلامی نظام عمل کی برکات سے حقیقتاً محروم ہیں۔ قرآن حکیم کے نزدیک اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہوسکتا ہے۔ کہ مسلمان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح مختلف جماعتوں اور عصبیتوں میں بٹ جائیں۔ اور اسلامی روح سے بے بہرہ ہوجائیں۔ اس لئے قطعاً وہ ہرگز اس دلیل کو پسند نہیں کرتا جسکو اختلاف کے جواز کے سلسلے میں پیش کیا جائے۔ وہ تمام دنیائے اسلام کو ایک نوع اور ایک جنس قرار دیتا ہے۔ وہ ایک تہذیب اور کلچر دیکھنا چاہتا ہے۔ اسکی خواہش ہے کہ صرف اسلامی عصبیت اور اسلامی نظریات ہی مقبول ہوں۔ اور انسانوں میں بلحاظ عقائد کے صرف مسلم اور غیر مسلم ہو۔ کوئی تیسرا گروہ نہ ہو۔ بجز اسلامی عصبیت کو وہ سب سے اوپر سمجھے۔ اور اپنے فرقہ کو نفس اسلام سے زیادہ اہم قرار دے۔

ف ان آیات میں انسانی نفسیات بیان فرمائی ہیں۔ کہ کیونکر وہ حوادث کے عدم توازن سے اپنے دماغی توازن کو کھو بیٹھتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سب انقلابات اللہ کی طرف سے ہیں۔ اور ناگزیر ہیں جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو پھر خلوص قلب کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکتا ہے۔ اور رو رو کر دعائیں مانگتا ہے اور اللہ کی رحمت و شفقت سے دوچار ہوتا ہے۔ تو پھر اللہ کے ساتھ اپنی کوششوں اور نتائج کو شریک و سہیم ٹھہرا لیتا ہے۔ حالانکہ یہ کفر ہے۔ اور اس کیلئے کوئی دلیل نہیں۔ پھر زندگی کا دوسرا پہلو ہے۔ کہ مسرت میں یہ انسان بہت خوش ہوتا ہے۔ اور تکلیف میں جو سراسر ان کے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مایوس ہو جاتا ہے۔

(بقایا صفحہ ۹۷۶ پر)

حل لغات :- یَقْنَطُوْنَ قنوط سے ہے۔ مایوسی۔ بدل ۴

۴ زکوٰۃ یہاں عام صدقات کے معنوں میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۗ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؏

۴۰۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے کہ ان کاموں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور جو وہ شرک کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے ○

۴۱۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

۴۱۔ لوگوں کی کرتوتوں سے خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہوا ہے تاکہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے شاید وہ رجوع کریں ○

۴۲۔ قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۗ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ○

۴۲۔ تو کہہ تم زمین پر سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ پہلوں کا انجام کیا ہوا۔ اُن میں اکثر مشرک تھے ○

۴۳۔ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ

۴۳۔ سو تو اپنا منہ سیدھے دین کے لئے سیدھا رکھ۔ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلایا نہیں جائیگا

حاشیہ صفحہ ۹۷۵:۔

حالانکہ نہ مسرت میں آپے سے باہر ہونیکی ضرورت ہے۔ اور نہ تکلیف میں مایوس ہونے کی حاجت۔ رزق کی کشائش اور تنگی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جس شخص کو جب چاہتا ہے۔ دولت سے نواز دیتا ہے اور جب چاہتا ہے مجبور بنا کر افلاس اور عسرت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اس لئے مرد مومن کا فرض ہے کہ وہ حالات کی مساعدت اور ناموافقت سے بالکل بے نیاز ہو جائے اور ہر حالت میں اللہ کا شاکر رہے۔

ع۔ (بڑے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں)

سود خواروں کی دولت

ولہ سود خوار لوگ قوم کے لئے اس لئے باعث لعنت ہوتے ہیں۔ کہ انکی دولت اور ثروت قوم کی ضروریات میں صرف نہیں ہوتی وہ دن رات مال جمع کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ یہ رقم جو ہم خیرات اور صدقات کے نام سے دینگے۔ بالکل ضائع جائیگی بلکہ بہتر ہے ہم سود پر لگا دیں۔ تاکہ مزید نفع ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بدبختو! تم اس حقیقت کو سمجھو۔ کہ چاندی اور سونے کے ان ڈھیروں سے کیا فائدہ۔ جو ضرورت میں تمہارے کام نہ آ سکیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمہاری دولت جس طرح دنیا کے کاموں کو سنوارتی ہے اسی طرح عقبےٰ کے کام بھی سنوارے۔ اور تمہارے لئے موجب خیر و برکت ہو۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم اپنے مال و دولت کے ذخیروں سے قوم کے غریبوں اور مسکینوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ درحقیقت دولت کا یہی حصہ جو تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو محفوظ رہتا ہے اور بڑھتا ہے۔ یہی تمہارے لئے ثواب و اجر کا باعث ہے۔ اور وہ جو بنکوں میں پڑا ہے۔ اور جس سے تمہیں بہت آمدنی ہوتی ہے محض ضائع جاتا ہے۔ تمہارے مر جانے کے بعد تمہیں اس ساری ذخیرۂ سیم و زر میں سے ذرہ برابر نفع نہیں پہنچیگا۔ بلکہ اور موجب عذاب ہوگا۔

(باقی صفحہ ۹۷۷ پر)

حل لغت

وَجْهَ اللّٰهِ۔ اللہ کی رضا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ○
۴۴- مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ○
۴۵- لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○
۴۶- وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
۴۷- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا
اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَ

اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے ○
۴۴- جو کافر ہے اُس کا کفر اُسی پر ہے اور جنہوں نے نیک کام
کیا وہ اپنے ہی آرامگاہ درست کرتے ہیں ○
۴۵- تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام
کئے اپنے فضل سے بدلہ دے بیشک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○
۴۶- اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ بشارت دینے والی
ہوائیں بھیجتا ہے اور تاکہ اپنی رحمت میں سے تمہیں کچھ
چکھائے اور تاکہ اسکے حکم سے کشتیاں جاری ہوں اور تاکہ اسکا
فضل (روزی) تلاش کرو اور شاید تم شکر گزار رہو ○
۴۷- اور ہم تجھ سے پہلے کتنے ہی رسول اپنی اپنی قوم کے پاس
بھیج چکے ہیں۔ پھر ان کے پاس معجزات لے کر آئے۔
پھر ہم نے اُن لوگوں سے جو گنہگار تھے بدلہ لیا اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷۶:-
ف۵ شرک کی تردید فرمائی ہے۔ اور مشرکین سے پوچھا ہے۔ کہ بتاؤ تمہاری اس ساری زندگی میں تمہارے معبودوں کو کس درجہ دخل حاصل ہے۔ کیا انہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ پھر کیا وہ بعد میں بھی تمہاری ضروریات کا کفیل نہیں رہا۔ موت کس کے قبضہ میں ہے۔ اور وہ کون ہے۔ جو پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ اگر ان سب باتوں کا جواب یہ ہے کہ یہ سب باتیں اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ تو پھر تمہارے معبودوں کے اختیارات کیا رہے؟ ارشاد ہے۔ کہ وہ تمہارے ان مشرکانہ خیالات سے پاک اور اعلیٰ ہے اور وہ شرک کی بات کو کسی طرح پسند نہیں کرتا۔

ف۶ یہ اس وقت کا نقشہ ہے جب قرآن دنیا میں نازل ہو رہا تھا۔ بتایا ہے کہ کائنات میں اعتقاد اور عمل کا فساد اور طوفان رونما ہے۔ شرک اور بت پرستی کی گرم بازاری ہے۔ ذہنی حیات تیرہ و تاریک ہے۔ انسانیت کے تمام اصول پس پشت ڈالے گئے ہیں۔ اخلاق و عمل نے بدترین صورت اختیار کر لی ہے۔ اور اب اگر اسلام کی روشنی اور اس کی برکات سے انسان نے استفادہ نہ کیا۔ تو ہلاکت لازم و لابد ہے۔ چنانچہ تاریخ کے ورق الٹ کر دیکھئے۔ مغضوب قوموں کے حالات کا معائنہ کیجئے کیونکر اللہ تعالیٰ نے ان کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا

صفت اس بات میں ہیں کہ انہوں نے خدا کے حکموں کو نہ مانا اور فطرت کے پیغام سے روگردانی کی۔ پھر اگر یہ سمجھتے والے قرآن نہ مانیں گے تو اللہ کی زبردست پکڑ اور گرفت کہیں طرح بچا سکیں گے؟

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ سے غرض یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اور قوموں کی ہلاکت اور موت میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ تو قوم میں ذلت و ادبار اور جہالت و توہم کی تمام بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔ اور اسی طرح سارا جسم انسانی مفلوج ہو جاتا ہے اور ان خصائل سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو کسی قوم کے لئے حیات و زندگی کا باعث ہوتی ہیں۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا:-

خدا انسان کا حریف نہیں ہے

ف۱ ان آیتوں میں بتایا ہے۔ کہ جہاں تک کفر و انکار کا تعلق ہے اس ذات صمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی طرح ایمان اور اعمال صالحہ سے اس کی جلالت قدر میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (باقی صفحہ ۹۷۸ میں)

حلِ لغات:- يَصَّدَّعُوْنَ۔ اصل میں يَتَصَدَّعُوْنَ ہے قریب المخرج ہونے کی وجہ سے ت۔ ص کے ساتھ مدغم ہو گئی ہے۔ معنی جدا جدا ہو جانے۔ ... يَمْهَدُوْنَ۔ مَهْد سے مشتق ہے۔

ہم مشتق ہے کے قبیل ہونا۔ فَانْتَقَمْنَا۔ انتقام سے مشتق ہے معنی سزا دینا۔ اردو میں انتقام بمعنی ... مفہوم میں مستعمل ہوتا ہے۔ عربی میں اس مفہوم میں استعمال نہیں ہوتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○
۴۸- اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○
۴۹- وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ○
۵۰- فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

مومنین کی مدد ہم پر لازم تھی ○
۴۸- اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے۔ پھر وہ ہوائیں بادل اٹھاتی ہیں۔ پھر خدا اس کو جس طرح چاہے آسمان میں پھیلاتا اور اسے تہ برتہ رکھتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ اس کے درمیان سے مینہ نکلتا ہے پھر جب اسکو اپنے بندوں میں سے جسپر چاہے پہنچاتا ہے تو فوراً وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں ○
۴۹- اگرچہ وہ اس وقت سے پہلے اس سے پیشتر کہ وہ ان پر نازل ہو نا امید تھے ○
۵۰- سو اللہ کی رحمت کے نشان دیکھ کر زمین کو اس کے مرے پیچھے کیونکر زندہ کرتا ہے بیشک وہ مُردے جلانے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○

بقیہ صفحہ ۹۷۷ -
اگر ساری دنیا کفر و عصیان کو اپنا شیوہ بنالے۔ اور برملا خدا کا انکار کردے۔ تو اسکے وجود باجود میں اور اسکے تعلق، و فوقیت میں ذرہ برابر فرق نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر دنیا میں کوئی منکر نہ رہے۔ تمام لوگ اپنے غلط عقائد سے توبہ کرلیں۔ اور مومن صادق بن جائیں۔ اور زہد و ورع کا لباس زیب تن کرلیں۔ تو اسکی عظمت اور رفعت میں کچھ بھی ترقی نہیں ہوتی۔ یہ کفر و عصیاں تو محض اس لئے مذموم ہے۔ کہ اس سے خود انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ تمدن صالح کیلئے سخت مضر ہے۔ اور اسکی وجہ سے نوع انسانی اپنے مقام روحانی سے گر کر حیوانیت کے اسفل گڑھوں میں جا پہنچتی ہے۔ کفر چونکہ سراسر فساد و اختلال ہے۔ کون و مکان کے لئے اسکا وجود باعث لعنت ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز لازم ہے۔ ورنہ منکر اور خدائے برتر و غالب کے لئے کسی طرح حریف بن سکتے ہیں۔ اس کا تمام نیکی و تقویٰ اسکے ذاتی فائدے ہیں۔ کہ ان سے نوع انسانی میں بھلا چاہا ہوتی ہے۔ ان سے اخلاق سنورتے ہیں اور نوع انسانیت بلند ترین روحانی مقامات پر متمکن ہوتی ہے۔ ورنہ اس ذات بے نیاز کو ہمارے تقویٰ اور پرہیزگاری کی کیا ضرورت ہے؟

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ سے غرض یہ ہے کہ گو وہ باعتبار تکوین کے کافروں اور منکروں سے تعرض نہیں کرتا۔ اور انکے افعال و اعمال میں مزاحم نہیں ہوتا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ وہ انکے اعمال کو پسند بھی کرتا ہے۔ اور وہ ان کو باوجود سرکشیوں کے محبوب بھی رکھتا ہے۔ کائنات کی مصالح کا تقاضا ہے کہ منکر کو انکار میں اور مومن کو ایمان میں پوری پوری آزادی بخشی جائے۔ تاکہ نیکی کی طرف بڑھنے والوں کو رکاوٹ نہیں۔ مگر اس کی خواہش یہی ہے کہ سارے بندے کفر چھوڑیں۔ اور ایمان و تقویٰ کی دعوت کو قبول کریں۔

ف۔ ان آیات میں مظاہر قدرت کے جمال کی طرف نظروں کو متوجہ کیا ہے۔ تاکہ قرآن کا انداز تشریح قائم رہے۔ اور مسلمان علوم و شریعت کے ساتھ تکوینی اسرار و رموز پر بھی غور کریں۔ اور یہ یقین رکھیں۔ کہ دونوں کا سرچشمہ ایک ہے۔ دونوں ایک ہی ذات کے پرتو ہیں۔ ایک ہی جمال کے دو پہلو ہیں۔ اور ایک ہی حسین کی دو ادائیں۔ فرمایا ہے۔ کہ اسکی نشانیوں میں ہواؤں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ انکی افادیت پر غور کرو۔ کیونکر وہ نیوال بارش کا پتہ دیتی ہیں۔ پھر کس طرح انکی وساطت سے کشتیاں چلتی ہیں۔ اور جہاز سطح سمندر پر رواں دواں نظر آتے ہیں۔ یہ سب نعمتیں اسلئے ہیں۔ تاکہ تم قدرت کے ان فیوض کو دیکھو۔ (باقی صفحہ ۹۸۰ پر)

حل لغات :- اَلْوَدْقَ ۔ اس میں پھر کر گئے ہیں۔ یعنی کو عام طور پر اس کا اطلاق بارش پر ہوتا ہے۔ مُبْلِسِيْنَ ۔ ابلاس سے مشتق بمعنی ناامید ہونا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا
لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○

۵۲۔ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ
الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○

۵۳۔ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ
اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ○ ع

۵۴۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ
مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ○

۵۵۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

۵۱۔ اور اگر ہم ایک ہوا بھیجیں پھر وہ اس (کھیتی) کو زرد پڑ گئی
دیکھیں تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگتے ہیں ○

۵۲۔ سو بیشک تو مُردوں کو نہیں سُنا سکتا۔ اور بہروں کو (بھی)
سُنا سکتا ہے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جائیں ○

۵۳۔ اور تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر نہیں لا سکتا۔
تو تو اسی کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے
ہیں سو وہی مسلمان ہیں ○

۵۴۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری سے بنایا،
پھر کمزوری کے بعد قوت دی پھر قوت کے
بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا
کرتا ہے وہی علم اور قدرت والا ہے ○

۵۵۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ مجرم قسمیں کھائیں گے کہ ہم ایک گھڑی سے زیادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۶۸۔

اور پانی [illegible] مستفاد کرو بھلا اس پر حکومت کرو [illegible] کرو کہ تم اللہ کے طالب ہو۔

ق مقصد یہ ہے کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء آئے ہیں اور لوگوں نے ان کی حسب دستور مخالفت کی ہے۔ پھر جب ان کی سرکشی حد سے بڑھ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات حرکت میں آیا اور ان لوگوں کو سخت ترین سزائیں دی گئیں۔

حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی لمحے میں بھی اپنے بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتے۔ ہر آن اور ہر وقت وہ ان کے لئے [illegible] ہیں یہ گویا [illegible] اللہ نے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا:۔

حشر و نشر

ف قرآن کا طرز استدلال نہایت سادہ اور انتہائی موثر ہے کہ [illegible] غور و فکر کی ضرورت [illegible] نہیں۔ جیسے آپ نے [illegible] مظاہر قدرت کو [illegible] پیش کرتا ہے جن کو ہم روزانہ دیکھتے ہیں اور کوئی [illegible] نہیں [illegible] ان سے [illegible] مسائل کا استنباط کرتا ہے کہ [illegible] واقعات مطلق کی شہادت پر [illegible] ہیں۔

تمہ: دلوں میں ایک گروہ احیاء موتیٰ کا منکر تھا۔ [illegible] خیال تھا کہ مر کر [illegible] کے بعد پھر [illegible] کا [illegible] ہو سکے۔ وہ حشر و نشر کو محض افسانہ سمجھتے تھے اور اس لئے ان میں یہ حقیقت [illegible] عقل نہیں تھی کہ موت کو پھر زندگی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں [illegible] اس عقلی استبعاد کو دور کرنے کے لئے کئی دلائل بیان فرمائے ہیں اور بتایا ہے کہ جس چیز کو تم محال سمجھتے ہو اسے تم زندگی میں بار بار دیکھتے ہو مگر سرسری نظروں سے غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ آؤ ہم تمہیں دکھائیں کہ روز مرہ کے حقائق [illegible] اس دعوے کیلئے بطور دلیل کے کام آ سکتے ہیں۔ [illegible] کرتے ہوئے تم نے دیکھا ہوگا یہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہیں [illegible] کی روئیں [illegible] کس طرح فضا میں چلتی پھرتی رہتی ہیں اور پھر کس طرح ساری فضا پر پھیل جاتی ہیں۔ پھر [illegible] کی صورت میں منقسم ہو جاتی ہیں۔ پھر برستی ہیں۔ اس نظام عمل کو دیکھ کر خدا کے بندے خوش ہو جاتے ہیں۔ ابھی [illegible] ہمیشہ سے تبدیل ہو جاتی ہیں ان آثار رحمت پر غور کرو۔ کیا اسی طرح مردہ اور خشک کھیتوں میں زندگی کی روح نہیں پیدا ہو جاتی؟ (باقی صفحہ ۹۷۰ پر)

(باقی صفحہ ۹۷۰ پر)

حلِ لغات:۔ الضعف:۔ اسم کی جمع ہے۔ بمعنی [illegible]۔
شیبة:۔ بڑھاپا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ○
٥٦ - وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ
لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ
فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○
٥٧ - فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ
وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○
٥٨ - وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن
كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ○
٥٩ - كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا
يَعْلَمُونَ ○
٦٠ - فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ

(دنیا میں) نہیں رہے۔ اسی طرح وہ (دنیا میں بھی) الٹے پھیرے جاتے تھے ○
٥٦ - اور جنہیں علم اور ایمان ملا ہے وہ کہیں گے کہ تم اللہ کی کتاب کے
موافق قیامت تک رہے ہو سو یہ قیامت کا دن ہے۔ لیکن تم
نہیں جانتے تھے ○
٥٧ - سو اس دن ظالموں کو ان کا عذر نفع نہیں دیگا اور نہ ان سے
توبہ طلب کی جائے گی ○
٥٨ - اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال
بیان کی ہے۔ اور اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لائے تو
جو کافر ہیں وہ یہی کہیں گے کہ تم تو جھوٹ بناتے ہو ○
٥٩ - یوں اللہ اُن کے دلوں پر مہر کرتا ہے۔ جو
نہیں جانتے ○
٦٠ - سو تو صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ جو یقین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۷۹ - پھر اگر یہ عمل ہے جو ختم ہو گیا وہ اپنی قدرت اور حکمت کے پچھلے سے دوبارہ انسانی پودا نہیں کھلا نہیں کر سکتا؟ [illegible] دیکھو کتنے عظیم الشان انقلابات ہیں وہ ان کے [illegible] کیا اب بھی حشر و نشر کے امکان کا انکار کرو گے۔

ف مشرکین قرآن [illegible] کرتے [illegible] ہوتا۔ قرآن کہتا ہے کہ [illegible] زندگی کی توانائیاں ختم ہو چکی ہیں۔ یہ دل کے کانوں کے لحاظ سے بہرے ہیں۔ ان میں حق و صداقت کو سننے کی صلاحیت نہیں۔ اسلئے اگر آپ کا پیغام حق ان سے [illegible] تو آپ متفکر نہ ہوں۔ [illegible] زندگی کی تمام استعدادیں چھن چکی ہیں۔ یہ دل کے [illegible] ان میں اب بصیرت باقی نہیں رہی۔ [illegible]

ف حشر کی [illegible] کے متعلق یہ [illegible] استدلال ہے ارشاد ہے کہ تم خود اپنی حالت پر غور کرو۔ اس میں کتنی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جب تمہیں پیدا کیا گیا تھا تو تم کمزور [illegible] تھے۔ پھر تمہیں [illegible] توانائی بخشی۔ جوان ہو گئے اور پھر [illegible] ضعف کی طرف لوٹ گئے۔ اسی طرح کیا موت کے بعد پھر [illegible]

دوسری تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔
حاشیہ صفحہ ھذا۔

اعتراف حقیقت

ف گزشتہ آیتوں میں یہ بتایا تھا۔ کہ اس وقت یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں مگر ایک وقت آئیگا جبکہ سب اسکی حقانیت کا اعتراف کرینگے۔ اور محسوس کرینگے کہ وہ خدا کے سامنے ہیں۔ اس وقت انکے علوم تو جس طرح دنیا میں ہمیشہ الٹی باتیں کہتے تھے۔ اور ان کو اوقات کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ کہینگے۔ کہ ہم عالم برزخ میں بس ایک ساعت ہی رہے ہیں۔ مگر ان میں کے اہل علم [illegible] انکی غلط فہمی [illegible] کہ یہ میدان حشر ہے۔ تم [illegible] یوم البعث تک اسی عالم میں تھے۔ اب تیار ہو جاؤ کہ احتساب کا وقت آگیا۔ قیل و قال اور بحث و مباحثہ کا وقت نہیں ہے۔ اس وقت انکی آنکھیں کھلیں گی۔ مگر بے فائدہ۔ اس وقت کی بیداری سود مند ہوگی۔ انکی کوئی معذرت قبول نہیں کی جائیگی۔ اور کسی طرح بھی یہ اللہ کی ناراضی کو دور نہیں کر سکینگے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ابھی سے اس ہولناک منظر کو سامنے رکھا جائے۔ اور اس سے قبل کہ عرصۂ حشر میں کشاں کشاں کھینچیں۔ اپنے عمل کو ایمان و یقین کی [illegible] سے بھر لیں اور [illegible] سفر کیلئے کچھ زاد راہ اکٹھا کر لیں تاکہ اس قابل ہو جائیں کہ وقت [illegible]

[illegible] ۔ حل لغات ۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۔ اور نہ انکی توبہ قبول کی جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

اٰیاتھا ۳۴	(۳۱) سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷)	رکوعاتھا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱- الٓمّٓ ۝

۲- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝

۳- هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝

۴- الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

۵- اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

۶- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

نہیں کرتے تجھے پھسلا نہ دیں

(۳۱) سُورۂ لقمانؑ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ الٓمّٓ ۝

۲۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۝

۳۔ نیکوں کے لئے ہدایت اور رحمت ۝

۴۔ اور جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۝

۵۔ وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں ۝

۶۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے کہ کھیل کی بات خریدتا ہے، تاکہ خدا کی راہ سے بے سمجھے گمراہ کرے اور اُسے ٹھٹھے میں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸۰ :-

ف غرض یہ ہے جو آپ سمجھائے اور حقائق کو دل تک اتار دیے گا تعلق ہے۔ قرآن حکیم کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ ہر طرح کے احتمال اور ہر قسم کے احتیاط سے مر یا ہے ایک جاہل سے لیکر فاضل فلسفی تک کے لئے ذہنیتوں کا خیال رکھا ہے۔ سادہ باتیں بتائی ہیں۔ اور حکیمانہ انداز میں اختیار کیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ عبرت پذیری کیلئے جس قدر ذریعے انبیاء و تفہیم کے ہو سکتے ہیں وہ سب قرآن میں موجود ہیں مگر منکرین کو کیا کیا جائے۔ کیا انکو موہوں کوئی خوبی نظر نہیں آتی وہ دلائل اور شواہد تو کھلتے ہوئے بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے۔ خدا تعالیٰ کے خلاف ہے۔ اسلئے کہ انکے دلوں میں ہدایت کو قبول کرنے کی استعداد ہی باقی نہیں رہی ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ف حق کی نصرت مقدرات میں سے ہے اسلئے حضورؐ کو تسلی دی جا رہی ہے۔ کہ آپ فکرمند اور ملول نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے یقیناً آپ کامیاب اور فائز المرام ہونگے! اور آپ کے دشمن ناکام اور رسوا۔ آپ گھبرائیے نہیں اور ایسا نہ ہو کہ یہ بے یقین لوگ آپ کو بے چین کر دیں

سے آپ کے پائے صبر کو چھلکا دیں ۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا :-

سُورۂ لقمان

ف اس سورۃ کو قرآن کے تعارف سے شروع کیا ہے کہ یہ آیتیں کتاب حکیم سے تعلق رکھتی ہیں ان میں لافانی اور رشد و ہدایت ہے۔ ان میں دونوں کا امتزاج ہے ان میں اللہ کے مرتبے اور دنیاوی لوگوں کو ہدایت کے اعلیٰ ترین مراتب تک پہنچاتی ہے جو مقام احسان پر فائز ہیں۔ جو نماز کو پورے التزام اور معنویت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور دنیا کے سود ۔ کی بجلیوں پر بھی ملحق ہیں ۔

لَهْوَ الْحَدِيْثِ

ف قرآن حکیم وہ کتاب ہے جس پر انسانیت کی فلاح و بہبود موقوف ہے جو رشد و ہدایت ہے جو اللہ کی رحمتوں کی کفیل ہے۔ تمام مشکلات میں تمہارا سہارا ہے سراسر خیر و برکت ہے۔ لوگوں کے لئے قیامت تک آخری دستور العمل ہے۔ (بقایا صفحہ ۹۸۲ پر)

حل لغات :- هُدًى ۔ یعنی مراتب علیا تک ۔ رسائی مطلق رہنمائی مقصود نہیں ۔ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ۔ افسانے۔ حکایتیں۔ نغمہ

ف راگ ۔ اور اسی نوع کی چیزیں۔ وہ باتیں جو انسان کو حق و صداقت سے باز رکھیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝
۷- وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن
لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝
۸- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝
۹- خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ ۝
۱۰- خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ
فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا

اڑائے ایسوں ہی کو ذلت کا عذاب ہوگا ۝
۷- اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو غرور کرتا ہوا
پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا انکو سنا ہی نہیں گویا انکے دونوں کان
بہرے ہیں پس تو انہیں دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا ۝
۸- بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے
نعمت کے باغ ہیں ۝
۹- ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وعدہ ہو چکا اللہ کا سچا اور وہ
زبردست حکمت والا ہے ۝
۱۰- اسی نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا کیا کہ تم انہیں
دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ (بطور) بوجھ ڈال دیئے
تاکہ وہ (زمین) تمہیں لیکر جھک نہ پڑے اور ہر طرح کے جانور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸۲:-

حضور جب ان مجمع پاک کو سنتے اور چاہتے کہ مکہ کے مشرک ان کی روشنی سے لیتے تاکہ یہ مضمون کا شعور کریں اور اپنے اعمال کو سنواریں۔ تو کچھ بدبخت لوگ ایسی گمراہ کن باتوں میں عوام الناس کو الجھا دیتے کہ وہ ان لغویات کو سن کر قرآن کو نہ سنتے۔ چنانچہ نضر بن حارث انکو عجم کے عجوبے اور غلط فسانے سناتا۔ رستم و اسفندیار کے قصے خوب مزے لگا کر بیان کرتا۔ اور وہ مزے سے ان خرافات کو سنتے۔ حالانکہ ان میں کوئی بات بھی ان کے لئے ازدیاد علم و حکمت کا باعث نہ ہوتی۔ ارشاد ہے کہ ایسے لوگوں کو عذاب الیم کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جو قرآن حکیم کی آیات کو نہیں سنتے اور غرور و نخوت سے گردن پھیر کر چل دیتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا:-

ا؎ مقصد یہ ہے کہ جھکنے والے مسلمانوں کو خبر دیجئے کہ انکو معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ آخرت کی نعمتیں انہیں کے حصہ میں آئیں گی۔ کیونکہ انہوں نے ایمان اور تقویٰ کی آواز کو سنا اور ان کے لئے اللہ کا سچا وعدہ ہے۔

۲؎ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ سے ایک ایسے نظریہ کی طرف اشارہ ہے جس کو آج ہم نے معلوم کیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ زمین جو ہمارا آفتاب کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور کسی وقت بھی اپنے خطوط اور دائرے سے نہیں ہٹتی تو اس کی وجہ کیا ہے۔ کیوں آفتاب کی کشش اسکو اپنی طرف نہیں کھینچ لیتی۔ اور کیوں یہ کرۂ ارض ایک متناسب فاصلہ پر شمس کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے اس میں پہاڑوں کی وجہ سے ایسا ثقل پیدا کر دیا ہے۔ کہ اب اس میں غیر طبعی حرکت نہیں پیدا ہو سکتی۔ پہاڑ کشش اور جذب میں توازن برقرار رکھتے ہیں۔ اور اس طرح یہ کرۂ ارض گھومتا ہے اور ہمارے لئے دن رات اور موسموں کے اختلاف کا باعث ہوتا ہے۔

حل لغات

وَقْرًا - بوجھ۔ ثقل۔
کَرِیْم - عمدہ۔ نفیس۔ مفید۔
غَنِیٌّ - بے نیاز۔ یعنی جمال و کمال کا وہ نقطۂ ارتقاء جو ہر ستائش سے بالا اور بے پرواہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝

ہمیں پھیلائے اور آسمان سے ہم نے پانی اتارا۔ پھر اس میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اُگائے ۝

۱۱۔ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

۱۱۔ یہ اللہ کی پیدائش ہے بس اب تم مجھے دکھاؤ کہ اوروں نے جو اللہ کے سوا ہیں کیا پیدا کیا ہے۔ بلکہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں ۝

۱۲۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

۱۲۔ اور ہم نے لقمان کو عقل مندی دی کہ اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے۔ اللہ بے پروا قابل تعریف ہے ۝

۱۳۔ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

۱۳۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت اس سے کہا کہ بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا بیشک شرک البتہ بڑا ظلم ہے ۝

۱۴۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ

۱۴۔ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارہ میں نصیحت کی اسکی ماں نے تھک تھک کر اُسے پیٹ میں اُٹھایا اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ اسو نے انسان تاکید ہے کہ میرا اور اپنے والدین

واقع کے مشرکوں اور بت پرستوں سے قرآن پوچھتا ہے کہ اے بتوں اور شخصیتوں کے پوجنے والو! یہ آسمان تو ہم نے پیدا کئے اور پہاڑوں کو بھی ہم نے زمین پر رکھا۔ تاکہ توازن درست رہے۔ بارش بھی ہم بھیجتے ہیں۔ بتاؤ اس کائنات میں تمہارے معبودوں نے کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ انہوں نے کون سی دنیا بسائی ہے۔ کس عالم کو ایجاد کیا ہے؟ وہ کس آسمان اور زمین کے مالک ہیں۔ قرآن کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کی مصنوعات کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ ورنہ اس صریح ظلم سے توبہ کرو۔ اور اس کھلی گمراہی کو چھوڑ دو۔ اور سمجھو کہ اللہ کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔ وہ تنہا ساری کائنات کا مالک اور حکمران ہے ۔

حضرت لقمان

واضح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لقمان پیغمبر نہیں تھے بلکہ ایک شاعر اور دانشمند ولی تھے۔ اور جہاں تک اس وقت کے عربوں کا تعلق ہے۔ ان میں ان کے حکیمانہ اقوال کا کافی چرچا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ قرآن حکیم نے ان کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔ کہ گویا پہلے سے مخاطبین انہیں جانتے ہیں ۔

حکمت کے معنے لغت میں کسی چیز کی حقیقت پہچاننے کے ہیں اور اصطلاح میں دانائی اور درست کرداری سے تعبیر ہے۔ اور اسکی اعلیٰ ترین قسم وہ ہے۔ جس میں دنیا کے معاشرتی عقدوں سے بحث کی جائے۔ اور یہ بتایا جائے۔ کہ کن اصولوں کے ماتحت ایک انسانی ہیئت اجتماعیہ کامیاب زندگی بن سکتی ہے۔ اور کس طرح اس کا وجود اپنے ابنائے جنس کے لئے باعث رحمت و برکت ہو سکتا ہے ۔

قرآن حکیم فرماتا ہے۔ کہ لقمان کو سب سے بڑی حکیمانہ باتیں عطا کی گئی تھیں۔ وہ یہی تھیں۔ کہ وہ شکر گزار تھے۔ یعنی وہ یہ جانتے تھے کہ اللہ کے انعامات ذہنی و روحانی کو استعمال کرو اور ان کو ظاہر کرنا، یہ سب سے بڑی فضیلت ہے انکو یہ معلوم تھا کہ کون سے افعال شکر میں داخل ہیں۔ اور جن کو بجا لا کر انسان بہترین معاشرتی فضائل کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور یہ بھی جانتے تھے۔ کہ یہ سب قول عمل، عقیدہ اور شکر نعمتوں کا اقرار، انسان کے اپنے فائدے کیلئے ہے۔ اللہ مطلقاً محمود ہے کسی سے بے نیاز ہے وہ فی نفسہ لائق حمد اور قابل تعریف ہے۔ جناب لقمان کی بات سے یہ سب چیزیں واضح ہیں

حل لغات :۔ ختور کپٹی ۔ دغائی

مُقْتَصِدٌ ۔ یہاں اعتدال کے لئے ہے۔ یعنی گو وہ منیر و ضمیر عمل ہو اور اعتبا

ر عقائد بھی ہو ۔

إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○

کا شکر کر۔ آخر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ○

۱۵۔ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

۱۵۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ جس کا تجھ کو علم نہیں اس کو میرا شریک کرے۔ تو تُو اُن کا حکم نہ مان اور دنیا میں اُن کے ساتھ اچھی طرح رہ اور جو میری طرف رجوع ہوا اس کی پیروی کر پھر تم کو میری طرف آنا ہے سو میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کرتے تھے ○

۱۶۔ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ○

۱۶۔ اے میرے بیٹے، اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔ پھر وہ کسی پتھر یا آسمانوں یا زمین میں ہو اسے بھی اللہ موجود کرے گا، بے شک اللہ باریک بین خبردار ہے ○

۱۷۔ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

۱۷۔ بیٹے نماز پڑھا کر اور بھلائی کا حکم دے۔ اور بُرائی

ف سب سے پہلے جس چیز کو حضرت لقمان نے قابل اعتناء سمجھا ہے۔ وہ مسئلہ توحید ہے۔ اس لئے اپنے بیٹے سے یہی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو اس سے بڑھ کر انسانیت کی اور حق تلفی نہیں ہو سکتی کہ انسان اپنی فطری عظمت کھو بیٹھے۔ اور اپنے ابنائے جنس کے سامنے جھکے یا اس مخلوق کے سامنے سربسجود ہو۔ جو مرتبہ کے لحاظ سے اس سے کہیں فروتر ہے۔ یہ شرک ہے ظلم عظیم ہے۔ اور بہت بڑا گناہ ہے ف اس کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ بچے بھر میں یہ رشتہ سب سے زیادہ محترم ہے۔ اور سب سے زیادہ جاذب توجہ ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ ان بزرگ ترین افراد کی عزت و حرمت اس لئے ضروری ہے۔ تاکہ جذبہ ربوبیت کو ہم چھوٹے پیمانے پر والدین کی شفقتوں میں دیکھ سکیں اور اس سے اندازہ کر سکیں۔ کہ وہ ربوبیت کبریٰ کس درجہ ہم پر مہربان ہو گی۔ جس کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔ والدین کے احترام کے ساتھ اس چیز کی تصریح ضروری ہے۔ کہ یہ احترام اسی حد تک واجب ہے۔ جس حد تک اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں ہوتی لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ اور جہاں یہ والدین اپنی بزرگی کا ناجائز استعمال کرنا چاہیں اور اپنے بچوں کو شرک و بدعات پر مجبور کریں۔ اس وقت سعادت مندی یہ ہے کہ وہ صاف طور پر انکار کر دیں۔ کیونکہ حق اور صداقت تمام تعلقات سے زیادہ واجب الاحترام ہے ○

تیسری بات حضرت لقمان نے جو اپنے بیٹے کو بتائی۔ وہ یہ ہے۔ کہ عمل کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ حقیر سے حقیر اقدام۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت بھی نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور اللہ کا علم کامل ہے۔ کوئی نفس اسے دھوکا نہیں دے سکتا ○

عزیمت و استقامت

ف حضرت لقمان کی چوتھی نصیحت یہ ہے۔ کہ بیٹا دل کو ذکر اور صلوٰۃ کی برکات سے معمور رکھو۔ اور دنیا میں برائیوں کے خلاف جہاد کرو۔ اور خود تقویٰ و صلاح کا نمونہ بنو۔ اور اس سلسلہ تبلیغ و اشاعت میں جس قدر بھی مصیبتیں پیش آئیں برداشت کرو۔ کیونکہ یہ عزیمت و استقامت کی باتیں ہیں۔ غرض یہ ہے۔ کہ ساری کائنات انسانی کو اللہ کی چوکھٹ پر جھکا دے۔ سب کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کر دے۔ اور سب کو نماز کا پابند بنا دے۔ مسلمان کی زندگی کا نصب العین یہ ہے۔ کہ وہ ہر نیکی اور تقویٰ کی بات کو پھیلائے۔ اور ہر برائی کو روکے۔

(باقی صفحہ ۹۹۵ پر)

وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

۱۸۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى
الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

۱۹۔ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

۲۰۔ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

سے منع کر۔ اور جو تجھ پر پڑے اس پر صبر کر۔ بے شک یہ
ہمت کے کام ہیں ۝

۱۸۔ اور مت موڑ اپنے گال واسطے لوگوں کے اور زمین پر
اترا کر نہ چل بے شک اللہ کسی اترانے والے شیخی باز[ف۱]
کو پسند نہیں کرتا ۝

۱۹۔ اور میانہ چال چل اور اپنی آواز نیچی رکھ بے شک تمام
آوازوں سے بُری آواز گدھے کی ہے ۝

۲۰۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔[ف] اور
اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔
اور باوجود اس کے، آدمیوں میں بعض وہ ہیں کہ بغیر علم

(بقیہ صفحہ ۹۸۴)

وہ دنیا میں خدا کی حقانیت کا سب سے بڑا داعی اور رسول ہے اس کے
ایمان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ ہر مصیبت کو جو خدا کی راہ میں آئے خندہ
پیشانی برداشت کرے۔ (حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف چونکہ حضرت لقمان کی خواہش یہ ہے۔ کہ ان کا بیٹا ہر طور پر بہترین
اخلاق سے آراستہ ہو۔ اور صحیح معنوں میں وہ لوگوں میں صداقت کو پھیلا
سکے۔ اس لئے آخر میں اس کو یہ بھی بتایا ہے۔ کہ عام بول چال میں
ایسا نہ ہو۔ کہ لوگ تم میں کبر و نخوت کے خیالات کو محسوس کریں چال
ڈھال میں بھی میانہ روی اختیار کرنا۔ نہ تو اتنا آہستہ آہستہ اور رُک
کر چلنا۔ کہ غرور ٹپکے۔ اور نہ اتنا جلدی جلدی کہ متانت و وقار کے
منافی ہو۔ آواز کو بھی پست رکھنا لازم ہے۔ گدھے کی طرح اونچی آواز
بد ترین آواز اور سراسر انسانی علم و وقار کے خلاف بلکہ انسانیت کے منافی
ف عیسے والے بہت زیادہ جاہل اور کج بحث تھے۔ چنانچہ ان آیتوں
میں بھی بتایا ہے کہ اگر تم کائنات پر بنظر تحقیق غور کرو۔ اور سوچو
تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کو اللہ نے
تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ اور تمہیں ہر نوع کی نعمتوں سے نوازا ہے
جو ظاہر بھی ہیں۔ اور باطن بھی۔ مگر تم ہو کہ ابھی تک اللہ کی نعمتوں کو نہیں
مانتے۔ اور بتوں کے سامنے جھکتے ہو۔ خدا نے تو ساری کائنات
کو تمہارے قبضہ و اختیار میں دے دیا ہے۔ کہ اس سے استفادہ
کرو۔ لیکن تم نے ان میں سے بعض کی پرستش شروع کر دی۔

نوٹ:۔ اس سے آگے صفحہ ۹۸۶ پر ف ملاحظہ
فرماویں۔

حلِ لغات

تُصَعِّرْ۔ تصعیر سے مشتق ہے۔ غرور سے
منہ پھیر لینا۔ یعنی بے توجہی یا تکبر سے پیش آنا۔
مَرَحًا۔ غیر موزون نشاط۔ حد سے زیادہ خوش ہونا۔
مُخْتَالٍ۔ مغرور۔ متکبر۔
فَخُوْرٍ۔ نہایت ناز کرنا۔ سخت اترانا۔
وَاقْصِدْ۔ قَصْدٌ سے مشتق ہے۔ میانہ روی۔
اعتدال۔

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○

اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ میں جھگڑتے ہیں ○

۲۱- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○

۲۱- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو خدا نے نازل کیا ہے اُسے حکم پر چلو تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف بُلاتا ہو تو بھی؟ ○

۲۲- وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○

۲۲- اور جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا اور وہ نیک ہے تو اس نے مضبوط کڑا پکڑ لیا اور ہر کام کا انجام خدا کی ہی طرف ہے ○

۲۳- وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

۲۳- اور جو کوئی کافر ہوا تو اس کا کفر تجھے غمگین نہ کرے اُنہیں ہماری طرف پھر آنا ہے۔ پھر جو وہ کرتے تھے ہم انہیں بتائیں گے بےشک جو دلوں میں ہے اللہ جانتا ہے ○

ف۱ پھر جب تمہیں حق و صداقت کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ تو تم نہایت ڈھٹائی سے انکار کر دیتے ہو۔ حالانکہ علم کی کوئی بات ہوتی ہے نہ عقل کی۔ اور نہ تائید میں تم کسی الہام کو پیش کر سکتے ہو۔ نہ روشن کتاب کو۔ اور کیا ابھی تمہیں خیال ہے کہ تم صداقت پر ہو۔ تم سے کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو صرف اللہ کے حکموں کو مانو۔ اور سوا ما انزل اللہ کے اور کوئی بات پہچان نہ دھرو۔ مگر تم بدستور تقلید و جہالت کی اُلجھنوں میں پھنسے رہو اور یہی کہتے چلے جاتے ہو۔ کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے مسلک کو نہ چھوڑیں گے۔ تو کیا تم نے طے کر لیا ہے کہ تم بہر حال آباؤ اجداد کے مذہب ہی کی پیروی کریں گے۔ چاہے وہ گمراہ ہوں اور ہم کو جہنم میں کیوں نہ دھکیل دیں۔

غرض یہ ہے۔ کہ مشرکین محض ذات پرست ہیں۔ ان میں یہ استعداد نہیں ہے۔ کہ حقائق پر غور کر سکیں۔ اور غلط و صحیح باتوں میں امتیاز کر سکیں۔ ان کے نزدیک حق و صداقت کا معیار صرف یہ ہے۔ کہ ان کے باپ دادا اس پر عمل پیرا تھے اور بس۔

عُروۃ الوثقٰی

ف۲ ان سے قبل کی آیات میں فرمایا تھا۔ کہ جو شخص فکر و خیال سے لے کر حرکت و عمل تک سب چیزوں کو بربنائے اخلاص و عقیدۃ اللہ کے تابع کر دیتا ہے۔ وہ عقائد کے مضبوط ترین حلقے کو تھام لیتا ہے۔ اس مقام بلند پر فائز ہونے کے بعد اسے ذہنی اور عملی کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ جو شخص یہ سمجھ لے۔ کہ میری سمجھ بوجھ جذبات اور میری خواہشاتِ نفس سب کی سب اللہ کے ارادہ اور اسکی منشاء کے ماتحت ہیں۔ اسکی رضا میں میری نجات ہے اسکی خوشی میری زندگی کا نصب العین ہے۔ اور اسکی مرضی پر میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ایسا شخص اگر وہ عقیدہ کی ایسی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے۔ کہ تزلزل کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہتا۔ اور اسکے برخلاف جسکو اپنی عقل پر ناز ہے۔ جسکی خواہشات نفس اس پر مسلط ہیں۔ جو اللہ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ حقائق کا منکر ہے۔ وہ گمراہ ہے۔ ان آیتوں میں فرمایا ہے۔ کہ ایسے آدمی کیلئے آپ کیوں دکھ برداشت کریں۔ (باقی صفحہ ۹۸۷ پر)

حلِ لغات

بالعروۃ الوثقٰی۔ ہر چیز کا تسمہ اور دستہ

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○
وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○
مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ

۲۴۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر سخت عذاب کی طرف ہم انہیں پکڑ بلائیں گے ○
۲۵۔ اور جو تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا؟ تو کہیں گے کہ اللہ نے تو کہہ سب تعریف اللہ کیلئے ہے۔ پر ان میں بہت لوگ نہیں جانتے ○
۲۶۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ بیشک اللہ ہی بے پروا قابل تعریف ہے ○
۲۷۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر سب قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اسکے بعد سات سمندر اور اس کی مدد کریں تو بھی اللہ کی باتیں تمام نہ ہونگی بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○
۲۸۔ تمہارا پیدا کرنا اور مرے پیچھے تمہارا جلا اٹھانا ایسا ہی ہے جیسے ایک

(بقیہ صفحہ ۹۸۴) ...شخص جو عمداً ہدایت سے اعراض
کرتا ہے آنحضرت کی شفقتوں کا مستحق نہیں کہ اس کے لئے وہ بار بار غمزدہ
ہوں۔ و لا یحزنک کفرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور بالطبع کفر سے
متنفر تھے۔ اور آپکو بڑی کوفت معلوم ہوتی تھی جب کوئی شخص اپنے لئے
کفر کو پسند کرتا تھا آپکے دل میں اس وجہ انسانیت سے جو ہمدردی تھی
کہ آپ منافقین کو بھی غلط راستے پر دیکھ کر بیقرار ہو جاتے تھے۔
چاہتے تھے۔ کہ وہ کفر کو چھوڑ کر رشد و ہدایت کی برکتوں
سے بہرہ ور ہو جائیں۔ فرمایا ہے۔ کہ ان سب لوگوں کو ہمارے پاس آنا ہے
ہم بتائیں گے۔ کہ انہوں نے کیا کیا کام کئے نمایاں دنیا میں
ہم انکے تمام اسرار سے آگاہ ہیں۔ تھوڑا دنیا میں تو متمتع ہونگے
ان کی ہستی سے بہرہ مند ہو لیں مگر بالآخر انکے لئے عذاب مقدر ہے۔
حاشیہ صفحہ ھذا :-
اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ توحید فطرت انسانی کے عین
مطابق ہے۔ اور ہر شخص جس کو عقل سلیم سے بہرہ وافر ملا ہے۔ مجبور ہے
کہ اس سوال کا یہی جواب دے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ اکثریت ایسے
لوگوں کی ہے۔ جو دل کی اس سچی آواز کو نہیں سنتے۔ اور جنکو فطرت کے
اسرار سے آگاہی نہیں ہے۔

ف۱ یعنی تمام کائنات کا وہ تنہا مالک ہے کوئی ذات اسکے کاموں میں اس کی شریک نہیں ہے۔ وہ اس لئے تمام انسانوں کی پرستش اور عقائد کا مرکز ہے۔ کہ وہ مالک اور آقا ہے جو ہر حیثیت سے خود اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ وہ بے نیاز ہے۔ اور بذاتہ لائق حمد و ستائش ہے۔

عجائب فطرت

ف۲ خدا کے عجائب قدرت اور غرائب فطرت کی بوقلمونی و کثرت کا تذکرہ ہے کہ وہ غیر محدود اور لامتناہی ہیں انسانی عقل ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتی۔ اگر دنیا کے تمام درخت قلم کی صورت اختیار کر لیں۔ اور تمام سمندر روشنائی بن جائیں۔ اور پھر آدم سے لیکر آخری انسان تک نہیں بلکہ ہر ذی روح تک کو حکم دیا جائے۔ کہ اللہ کی صفات اور خوبیوں کو لکھتے چلے جاؤ۔ تو کئی زمانے ختم ہو جائیں گے۔ کئی نسلیں تمام ہو جائیں گی۔ سمندر خشک ہو جائیں گے۔ (باقی صفحہ ۹۸۸ پر)

حل لغات: نضطرھم۔ کشاں کشاں لے جائیں گے یہ اضطرار سے ہے کہ جس طرح یہ لوگ جہنم کی طرف کھنچ کر جا رہے ہیں۔ اللہ کو وہ سب کچھ معلوم ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ یہ کیونکر عذاب شدید کو اپنے لئے پسند کر لیں گے۔
سبعۃ ابحر۔ کئی سمندر۔ سبع کا عدد تکمیل کیلئے ہوتا ہے۔

وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝
٢٩- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝
٣٠- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ ۝ ع
٣١- اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ
بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝
٣٢- وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ

جی کا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا (بھی)۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے ۝
٢٩- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ دن میں رات اور رات میں
دن داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر
کیا ہے۔ ہر ایک وقت معین تک چلتا ہے اور یہ
کہ جو تم کرتے ہو اللہ کو اس کی ساری خبر ہے ۝
٣٠- یہ اس لئے کہ اللہ جو ہے وہی حق ہے اور جنہیں وہ اس
کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں۔ اور اللہ جو ہے وہی
سب سے برتر بڑا ہے ۝
٣١- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ سمندر میں جہاز خدا کی نعمت
لیکر چلتے ہیں کہ وہ تمہیں کچھ اپنی قدرتیں دکھائے بیشک
اس میں ہر ایک صبر کرنیوالے شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں ۝
٣٢- اور جبکہ ان کو مثل سائبانوں کے موج ڈھانپتی ہے تو وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ٩٨٧: ۔ اور درخت بہت گھس گھس کر قلم ہو جائیں گے اور سمندر شرح و فضل کے بے شمار رہ جائیں گے [illegible] میں نہیں آئے اور جو کچھ لکھا جائیگا اسکی حیثیت محض یہ ہوگی۔ جیسے کوئی [illegible] کے کنارے بیٹھ کر اپنی دلچسپیوں کی تمام دنیا ذرّہ کے گھیلے [illegible] اپنی وسعتوں کے ساتھ سامنے متلاطم ہے ۔

[illegible] تمام گفت بپایاں رسید عمر [illegible] ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

انسانی علم کی بے مائیگی اللہ کے مقابلہ میں کس درجہ واضح ہے غور فرمائیے اللہ تعالیٰ نے کتنے خوبصورت انداز میں اپنی لامحدود قدرتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ ہمارے صدیوں کے تجربے ہماری عقل کو نہیں کیا ہم حقیقت کے کچھ بھی قریب پہنچ سکے ہیں؟ کیا اس وقت بھی ہم جہالت کے اسی نقطے پر نہیں ہیں جہاں آج سے کئی ہزار برس پہلے تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اب یہ جہالت پہلے سے کہیں زیادہ وسیع اور پہلے سے زیادہ تجربہ کار ہو گئی ہے۔

سمندر بہت بڑی نعمت ہے

ف۱ سمندر پہلے صرف پانی کا ایک تھاہ ذخیرہ تھا اسکے بعد اس میں کشتیاں چلنے لگیں اور تجارت کے غیر معلوم دروازے کھلے۔ اور پھر اس کو اقتصادی [illegible] میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہو گئی چنانچہ آج جس کے پاس بحری قوت زیادہ ہے۔ وہ سب سے زیادہ خوشحال ہے۔ اور سب سے زیادہ مضبوط [illegible] قرآن حکیم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر سمندر کی سیاسی اور اقتصادی اہمیت کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ [illegible] کہ سمندر کے فوائد وہ لوگ پہچانیں گے جو مصائب کو برداشت [illegible] کی موج اور تلاطم سے [illegible] سکتے ہوں۔ [illegible]

حلِ لغات: [illegible] شمس القمر۔ [illegible]
الظُّلَلِ۔ ظُلَّةٌ کی جمع ہے۔ یعنی سائبان ۔

www.KitaboSunnat.com

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۗ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○
۳۳۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا
لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ
هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ۭ اِنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪
وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○
۳۴۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

—اللہ کو خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر
جب وہ انہیں نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو کوئی انہیں
بیچ کی چال پر ہوتا ہے اور ہماری آیتوں کا انکار صرف قول کے جھوٹے ناشکرے کرتے ہیں ○
۳۳۔ لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو کہ نہ کوئی باپ اپنے بیٹے
کے کچھ کام آئیگا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئیگا۔ بیشک
اللہ کا وعدہ حق ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی فریب
نہ دے اور خدا کے نام سے تمہیں وہ دغاباز بھی
دھوکا نہ دے ○
۳۴۔ بے شک اللہ ہی ہے جس کو قیامت کا علم ہے اور وہی
مینہ برساتا ہے اور جو ماں کے پیٹ میں ہے وہ جانتا ہے
اور کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور کوئی نہیں
جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸۸۔ اسکی گہرائیں اور وسعتیں جانیں۔ جو اس کے سینے پر کشتیاں کھینا اور جہاز چلانا جانتے ہوں۔ شکور ہوں۔ یعنی جنہیں معلوم ہو کہ سمندر کن بے شمار فوائد کا حامل ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ مسلمان جب زندہ تھے۔ اس وقت ان کے بحری بیڑے دور دور تک سمندروں میں رواں دواں رہتے۔ اور وہ قرآن کی اس آیت کو خوب سمجھتے تھے۔ آج وہ محروم ہیں۔ اس لئے سمندر کی تمام برکات سے محروم ہیں۔ اب مسلمان صرف حقیر قسم کا ملاح ہے مچھیرا ہے! اور حال یہ ہے کہ جب سے مسلمان نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ غلامی کے ذلیل عذاب میں گرفتار ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف قرآن حکیم میں یہ خوبی ہے کہ وہ نہایت خوش اسلوبی سے ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس آیت میں سمندر کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے کہ جب توحید کے یہ منکر بھی سمندر کا سفر کرتے ہیں اور جب طوفان انھیں گھیر لیتا ہے۔ اور موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں۔ تو یہ مارے ڈر کے صرف ایک خدا کو جاننے لگتے ہیں۔ اور اس وقت اپنے تمام معبودان باطل کو بھی بھول جاتے ہیں پھر جب انھیں نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ تو کچھ لوگوں کے سوا اکثر پھر شرک، انکار کی لعنتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ یعنی صرف مصیبت کے وقت یہ لوگ فطرت کی آواز کو سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں آسودگی اور تنعم کا دور شروع ہوا۔ اور یہ پھر بھول گئے۔

ف یعنی ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذاتی ذمہ داری کو محسوس کرے۔ کیونکہ مکافات عمل کے دن کوئی شخص کسی کی مصیبتوں کو برداشت نہیں کریگا۔ نہ کوئی باپ اپنی اولاد کو گرفت سے بچا سکیگا اور نہ اولاد اپنے باپ کے کام آسکیں گی۔ ہر شخص براہ راست خود اپنے اعمال کیلئے اللہ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

ف اسلام کہانت اور غیب گوئی کو ختم کرنے کیلئے آیا ہے۔ سکھلاتا ہے کہ کوئی شخص کاہل سے غیب کی باتوں کو نہیں جان سکتا۔ کسی شخص میں یہ قوت نہیں ہے کہ وہ اپنے اختیار سے جب چاہے سب کچھ معلوم کرلے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ قیامت کا صحیح علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے۔ وہی جانتا ہے کہ کب بارش ہوگی اسی کو علم ہے کہ رحم مادر میں کیا مستتر ہے۔ کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اور کوئی شخص کہاں مریگا۔ خصوصیت کے ساتھ ان چیزوں کو گنانے سے مقصد یہ ہے کہ عرب کے کاہن بالعموم انہی چیزوں کے متعلق پیشگوئیاں کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح عوام پر اپنی روحانیت کی دھاک بٹھاتے تھے۔

حل لغات۔ مُقْتَصِدٌ۔ معتدل۔ میانہ رو۔ خَتَّارٍ۔ غدار۔ بہت بڑا بدعہد۔ الْغَرُوْرُ۔ فریب دینے والا۔ مفعول کے وزن پر ہے۔ یعنی شیطان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

اٰیاتہا ٣٠	(٣٢) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (٧٥)	رکوعاتہا ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

١- الٓمّٓ ۝

٢- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝

٣- اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ
نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

٤- اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ
مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۚ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ

- جاننے والا خبردار ہے ۝

(٣٢) سُورہ سجدہ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

١- الٓمّٓ ۝

٢- کتاب کا اتارنا اس میں شک نہیں کہ جہان کے رب کی طرف
سے ہے ۝

٣- کیا وہ کہتے ہیں کہ اسکو وہ باندھ لایا۔ کوئی نہیں بلکہ وہ ٹھیک
رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تو اس قوم (عرب) کو ڈرائے جن کے پاس
تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا۔ شاید وہ راہ پائیں ۝ ف

٤- اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور اُن چیزوں کو جو انکے
درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیا پھر تخت پر قرار پکڑا۔ اس کے
سوا تمہارے لئے کوئی دوست اور سفارشی نہیں ہے۔ کیا ف

ف سورۂ لقمٰن میں زیادہ تر توحید کے مسائل کو بیان فرمایا تھا۔ سورہ سجدہ کا آغاز رسالت سے کیا ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے غیر مشکوک ہے۔ اس میں وہ تنزیل ہے جو یہ بتلاتا ہے۔ کہ اس کو بھیجنے والا تمام کائنات انسانی کا رب ہے۔ اس میں ہر ذوق اور ہر قابلیت کے انسان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس میں ہر ملک اور ہر قوم کے لئے برابر برکات اور سعادتیں ہیں۔ یہ ہر زمانے میں لوگوں کی راہ نمائی کرتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق یہ ظن کہ شاید یہ حضورؐ کا افتراء ہو۔ محض سوءِ ظن ہے۔ یہ حق و صداقت ہے۔ وجدانات اور فطرت کے مطابق ہے۔ اور عقل و دانش کے قرین ہے۔

مَا اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ سے مراد یہ نہیں ہے کہ قریش سرے سے پہلے کسی پیغام سے آشنا نہیں تھے۔ اور پہلی دفعہ انہوں نے سچائی کی آواز کو سنا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان کی گمراہی کے بعد یہ موقع ہے۔ کہ انہیں رشد و ہدایت سے نوازا گیا ہے۔ اور ان میں حضورؐ کو تبلیغ و اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔

مسئلہ استواء

ف ستۃ ایام سے مراد بارہ گھنٹے کے دن نہیں ہیں۔ بلکہ طویل مدتیں اور فرصتیں مقصود ہیں۔ جن میں کئی قرنوں اور صدیوں کی سمائی ہو سکتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ایک دم پیدا نہیں کیا۔ بلکہ تدریجاً پیدا کیا ہے۔ جس میں کئی قرن صرف ہوئے ہیں۔ اور اس ساری مدت کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

استواء علی العرش کے مسئلہ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیا جائے۔ کہ خدا کی تنزیہ ہر لحاظ سے مقدم ہے۔ اور اصل عقیدہ ہے سلف سے لے کر خلف تک سب کا ایمان ہے۔ کہ ہمارا خدا زمان و مکان کی قیود سے بے نیاز ہے۔

(باقی صفحہ ٩٩١ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

کیا تم نصیحت پذیر نہیں ہوتے؟ ○

۵۔ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

۵۔ آسمان سے زمین تک کام کا انتظام (ف) کرتا ہے پھر وہ کام ایک دن میں جسکی مقدار تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہے اس کی طرف چڑھتا ہے ○

۶۔ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

۶۔ چھپے اور کھلے کا جاننے والا غالب مہربان ○

۷۔ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝

۷۔ جس نے جو شے (ف) بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش ایک گارے سے شروع کی ○

۸۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝

۸۔ پھر اس کی نسل بے قدر پانی (نطفہ) کے خلاصہ سے بنائی ○

۹۔ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ

۹۔ پھر اُسے درست کیا اور اس میں اپنی رُوح پھونکی،

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹۰:۔

اس کا تعلق کائنات سے قیومیت کا ہے۔ اختلاط کا نہیں ہے۔ اس کے بعد اب ظاہر ہے۔ کہ استواء کے وہ معنے ہونگے۔ جو کسی طرح بھی اسکی شانِ صمدیت اور ذاتِ احدیت پر اثر انداز نہ ہوں اور وہ یہ ہیں۔ کہ عرش حکومت پر استواء سے مراد تدبیراتِ کونی کو اپنے احاطہ اختیار میں لینا ہے۔ اور آسمان سے ان امور کو ساری دنیا میں بلکہ تمام عوالم میں نافذ کرتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا:۔ ف اللہ تعالیٰ بطور تفسیر کے فرماتا ہے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ۔ یعنی وہ آسمانِ بلند سے زمین تک اپنے اوامر کو بھیجتا ہے۔ جس طرح کہ انسان کا دل یا دماغ یا حس شاعرہ ان کے ارادہ و امر کا مرکز یا بڑا دفتر ہے۔ کہ یہیں سے تمام اعضاء و جوارح کو احساس ہو جاتا ہے۔ حالانکہ خود اس کا تعلق اس مرکز سے صرف اتنا ہے۔ کہ وہ اس کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح کائنات میں عرش کو مثل دل کے مقام حاصل ہے۔ کہ تمام تدبیریں اسی بڑے دفتر سے ظاہر ہوتی ہیں۔ فرق یہ ہے۔ کہ یہ دل کائنات کا حصہ ہے۔ خدا کا حصہ نہیں ہے۔ خدا تو اس سارے نظام کو پیدا کرنیوالا ہے۔ یہ مثال ناقص ہے۔ اور مسئلہ استواء کو سمجھانے کیلئے کوئی مثال بھی ایسی نہیں مل سکتی جو ناقص نہ ہو۔ مگر اس مسئلہ پر اس مثال سے ایک گونہ ضرور روشنی پڑتی ہے۔

حلِ لغات:۔ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ۔ مقصد یہ ہے کہ اعمال و اوامر کو وہ بقضائے حکمت ایک دن میں اپنے حضور تک پہنچا دیتا ہے۔ حالانکہ تمہارے اندازے کے مطابق ان کو ایک ہزار سال میں کہیں پہنچنا چاہیئے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ۔ یعنی جو باتیں تم سے اوجھل ہیں۔ وہ ان کو بھی جانتا ہے۔

رُوْحِهٖ۔ اضافت محض تشریف و تفضّل کے لئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ○

اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے تم تھوڑا شکر کرتے ہو ○

١٠- وَقَالُوٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ ءَاِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ○

۱۰۔ اور کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں رَل جائینگے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ○

١١- قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ○

۱۱۔ تو کہہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے تمہیں قبض کرلیگا ف۱ پھر تم اپنے پھر جاؤ گے ○

١٢- وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ○

۱۲۔ اور کاش تو دیکھے۔ جب مجرم اپنے رب کے سامنے اپنے سر نیچے کئے ہونگے۔ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں دو دنیا میں، پھر بھیج کہ ہم نیکی کریں اب ہمیں یقین آگیا ○

١٣- وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا

۱۳۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر جی کو اس کی راہ ہدایت کرتے

مَلَكُ الْمَوْت

ف۱ مکہ والوں کو دو عقیدوں سے بہت زیادہ اختلاف تھا۔ ایک تو یہ کہ خدا ایک ہے اور سب انسانوں کو اسی ایک خدا کے سامنے جھکنا چاہیئے اور دوسرا یہ کہ مرنے کے بعد ہر شخص پھر زندہ ہوگا۔ اور اللہ کے حضور میں پیش کیا جائیگا۔ چنانچہ قرآن حکیم کہتا ہے بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ۔ کہ یہ لوگ بعد موت اللہ کے سامنے جانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یہ ناممکن ہے۔ اس آیت میں انکی اس غلطی کو دور فرمایا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ فرشتۂ موت وقت مقررہ پر ضرور تمہاری روحوں کو قبض کریگا۔ مگر پھر تم رب ذوالجلال کی طرف ضرور لوٹو گے اور اپنے اعمال کے متعلق جواب دو گے۔ یہ یاد رہے کہ موت کے ظاہری اسباب بھی موجود ہیں۔ وہاں فوق الادراک اسباب بھی ہیں جنکو ہم محسوس نہیں کرسکتے اور ما فوق اسباب یا فوق شعور سے بالا ہے اور ملائکہ موت کا تصرف ہے۔ یہی وجہ ہے بعض دفعہ وہ مریض جو مہلک ترین مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے جانبر ہونے کی بظاہر کوئی توقع نہیں ہوتی۔ وہ یکایک صحت یاب اور تندرست ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کا ارادہ یہ نہ تھا کہ وہ مرے اور بعض دفعہ وہ شخص جس کی رگوں میں شباب وصحت کا خون دوڑ رہا ہوتا ہے۔ جو تنومند ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر جس کی صحت کی کامل تصدیق کرتا ہے۔ وہ فوراً حرکت قلب بند ہو جانے سے مر جاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ گو صحت و توانائی کے اسباب موجود ہیں۔ مگر اللہ کا ارادہ ان اسباب کا ساتھ نہیں دیتا ہے۔ لہٰذا وہ مر جاتا ہے اسوقت یورپ کے ماہرین حکماء اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح باد و برق کو انہوں نے مسخر کر لیا ہے۔ اسی طرح نفس موت وحیات پر بھی اقتدار حاصل کرلیں۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ ابھی تک وہ یہ بھی نہیں جان پائے۔ کہ زندگی بذات خود کیا ہے؟ اور شاید یہ کبھی بھی معلوم نہ کر سکیں گے۔ اس لئے انکی کوشش کا بار آور ہونا قطعی محال ہے! اور اب تو مادیت کا طلسم ٹوٹ رہا ہے! اور علم الحیات کے ماہرین اس طرف جھک رہے ہیں کہ کوئی لطیف جوہر ہے جسم کی ساخت یا اسباب طبعی کے ساتھ اس کا بہت زیادہ تعلق نہیں ہے۔ اس لحاظ سے وہ قرآن کے پیش کردہ نقطۂ نگاہ کے قریب آ رہے ہیں ○

حل لغات:- يَتَوَفّٰكُمْ۔ قبض روح ○

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○
۱۴۔ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ
اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○
۱۵۔ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ السجدۃ
۱۶۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○
۱۷۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ

لیکن میرا قول پورا ہوا کہ میں ضرور دوزخ کو سب
(نافرمان) جنوں اور آدمیوں سے بھروں گا ف۱ ○
۱۴۔ پس تم مزہ چکھو اس لئے کہ تم اپنے اس دن کی ملاقات
کو بھول گئے تھے ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور جو تم
کرتے تھے اس کے بدلے میں ہمیشہ کا عذاب چکھو ○
۱۵۔ ہماری آیتوں پر صرف وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ہماری
آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ فوراً سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔
اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ف۲
۱۶۔ ان کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں خوف اور طمع سے اپنے رب کو
پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں ○
۱۷۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لئے

ف۱ جب یہ مجرم سر جھکائے ہوئے اللہ کے حضور میں پیش ہوں گے اس وقت انہیں احساس ہوگا کہ ہم نے خدا کی نافرمانی کرکے بہت بڑے ظلم کا ارتکاب کیا۔ اس لئے وہ خواہش کریں گے کہ خدایا ہمیں ایک بار اور دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ پھر دیکھئے کہ کس طرح ہم تیرے نیک اور پاکباز بندے بن جاتے ہیں۔ جواب ملیگا۔ کہ کائنات کا نظام پہلے سے مقدر اور متعین ہے۔ اس میں کوئی ترمیم اور تنسیخ نہیں ہو سکتی اگر منظور ہوتا کہ کوئی شخص گمراہ نہ ہو۔ تو ہم سب کو دنیا ہی میں ہدایت سے بہرہ ور کر دیتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ اس دنیا کی زینت اختلاف اور تنوع سے ہے۔ جب میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ جو شخص شیطان کی پیروی کرے گا۔ وہ ضرور جہنم میں جائے گا۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ تو اس قول کو پورا ہونا چاہئے۔ اور بمقتضائے انصاف تم لوگوں کو جہنم میں جانا چاہئے۔ جاؤ۔ اور جہنم کا عذاب چکھو۔ تم نے دنیا میں ہمیں بھلا رکھا تھا۔ آج ہم تم سے اس طرح کا معاملہ کریں گے۔ کہ گویا ہم تم کو بھول گئے ہیں۔

ف۲ ان آیتوں میں صحابہ کرام کے مرتبہ ایمان کا ذکر ہے۔ کہ کیونکر وہ خدا کے کلام کو سن کر کس طرح ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ تاکہ اس محبت کا تذکرہ ہے جو ان کو خدا کے ساتھ ہے۔ کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں۔ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور اس کی رحمتوں کے امیدوار رہتے ہیں۔ اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس کو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

ف۳ یعنی جنت کی جن مسرتوں کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے۔ وہ ان نامعلوم راحتوں اور روحانی آسائشوں کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتیں۔ جن کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اور جن کا اس دنیا میں سمجھنا ممکن ہی نہیں۔ مختصر یوں سمجھئے۔ کہ وہاں روح کی بالیدگی کا پورا پورا سامان ہوگا۔ جس کو پاکر دل اور آنکھیں اطمینان اور تسکین محسوس کریں گی۔

حل لغت

تَتَجَافٰى۔ جدا رہتے ہیں۔
جُنُوْبُهُمْ۔ جنب کی جمع ہے۔ پہلو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
آنکھوں کی ٹھنڈک سے پوشیدہ رکھا گیا ہے ۝

۱۸- اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ
لَا يَسْتَوٗنَ ۝
۱۸- بھلا جو شخص مومن ہے کیا اُس کی برابر ہو جائیگا جو فاسق ہے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ۝

۱۹- اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ
جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
۱۹- سو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے اعمال کے بدلے مہمانی میں رہنے کے باغ ملیں گے ۝

۲۰- وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ
كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا
وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝
۲۰- اور جو فاسق ہیں اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ پھر اُسی میں لوٹائے جائینگے اور اُن سے کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے تھے ۝

۲۱- وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝
۲۱- اور بڑے عذاب سے ہم ضرور انہیں تھوڑا عذاب بھی چکھائیں گے شاید وہ پھریں ۝

ایمان کی مخالفت فسق و فجور ہے

۱۸ مومن کے مقابلہ میں فاسق کو رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ مومن اور فاسق درجہ میں برابر نہیں ہیں۔ اس لئے کہ قرآن اس حقیقت کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں اگر نیکی اور تقویٰ کی روح پھیل سکتی ہے۔ تو صرف ایمان سے۔ یہ تسلیم کر لینے سے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا ایک احکم الحاکمین خدا ہے۔ اور موت کے بعد حساب تحقیق ہوگا۔ اور ظالم سے مخالفوں کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ اور محمد اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور ان کا پیغام آخری پیغام ہے اگر ان حقائق کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو انسانوں میں کبھی بھی ذمہ داری کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی وہ صحیح معنوں میں اپنے دل میں تقویٰ اور پاکبازی کے جذبات بلند کو نہیں پا سکتے۔ وہ دہریت سائنس کو ارتقا بخشے۔ مادیت کو فروغ دے۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ اس نقطہ سے اخلاق حسنہ کی تعمیر ہو سکے۔ روحانی ترقی کے منازل طے کر سکے۔ باطن صاف ستھرا اور پاکیزہ ہو سکے۔ کیونکہ اخلاق کے ارتقاء اور روحانیت کی بلندی کے لئے جن عناصر کی ضرورت ہے۔ وہ دہریت میں قطعی مفقود ہیں۔ آج یورپ میں کیا کچھ نہیں ہے۔ قوت ہے۔ علم و حکمت ہے۔ دولت ہے۔ اور ہر قسم کی آسودگی مہیا ہے۔ جو مادی دنیا میں متصور ہو سکتی ہے مگر اس سارے شور ترقی اور غوغائے ارتقاء میں کہیں ذرہ بھر اخلاق کا پتہ نہیں چلتا۔ وہ اخلاق نہیں ہے جسے اپنی کیفیت رسوخ و رسیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ظاہری نشست و برخاست کے قاعدے اور قوانین نہیں۔ بلکہ وہ پاکیزگی۔ تقویٰ۔ اللہ کا ڈر۔ عفاف۔ صداقت شعاری اور ایسی چیزیں جن کی طرف ایمان بالخصوص توجہ دیتا ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ اس برق و ہوا کی دنیا میں بالکل ان کا کہیں شائبہ تک نہیں۔

(باقی صفحہ ۹۹۵ پر)

حل لغات

نُزُلًا۔ مہمانی۔ جنت کی نعمتوں کو ضیافت کے ساتھ اس لئے تعبیر کیا ہے۔ کہ مہمان کی خاطر داری زیادہ کی جاتی ہے۔ گویا اہل جنت تکلفات اور آسودگی کے نقطہ سے یوں رہیں گے جس طرح مہمان۔
ذُوْقُوا الْعَذَابَ الْاَكْبَرِ۔ ذوق کے معنے مزہ کے بھی ہیں اور ذوق کے پہلے کے بھی۔ یہاں دوسرے معنے مراد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ
ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ ۝
۲۳- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ
مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ
اِسْرَاۗءِيْلَ ۝
۲۴- وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ڛ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝
۲۵- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
۲۶- اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ

۲۲- اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے کہ اس کو اس کے رب
کی آیتوں سے نصیحت کی گئی۔ پھر ان سے منہ موڑا۔
ہمیں ان مجرموں سے ضرور بدلا لینا ہے ۝
۲۳- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ پس تو بھی اس (قرآن)
کے ملنے سے شک میں نہ رہ اور ہم نے موسیٰ کی کتاب
کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت ٹھہرایا تھا ۝
۲۴- اور جب ہم نے بنی اسرائیل میں سردار کئے تھے کہ ہمارے حکم سے
ہدایت کرتے تھے جب وہ ثابت قدم رہے تھے اور ہماری نشانیوں پر یقین رکھتے تھے ۝
۲۵- تیرا رب جو ہے وہی ان میں قیامت کے دن ان کی اختلافی
باتوں کے درمیان فیصلہ کرے گا ۝
۲۶- کیا انہیں اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے کتنی امتیں
سے پہلے ہلاک کی ہیں۔ جو اپنے گھروں میں چلتے پھرتے تھے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹۴ :-

کیونکہ یہ لوگ ایمان کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور ان میں عادات فسق و فجور کا ارتکاب لازم ہے۔ ایمان سے دوری اور بعد کا منطقی نتیجہ عصیان و بدکرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ اعمال کے لحاظ سے برابر نہیں ہوسکتے۔ جو لوگ ایمان کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ جن کے دل روشن ہیں۔ اور خدا کی نظر میں نیک اور پارسا ہیں۔ وہ جنت میں بھلائی کے لطف اٹھائیں گے۔ اور حسین اعمال کی حسین ترین جزا کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اور جو فاسق ہیں۔ جن کے دل کفر کی وجہ سے تاریک ہیں جو صداقت سے محروم ہیں۔ ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ وہ گھبرا کر اس سے نکلنے کی کوشش کریں گے مگر کامیاب نہ ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا۔ کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔ اس کے مزے چکھو۔ اور مزید براں تمہیں دنیا میں بھی فسق و فجور کی سزا مل کر رہے گی۔ اور اس بڑے عذاب سے پہلے پہلے تم اس قریب کے عذاب کو بھی دیکھ لوگے۔ فطرت کی گرفت سے بچنا محال ہے۔ اس دنیا میں خوب سمجھ سوچ لو۔ اور عارضی لذات کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب کو اختیار نہ کرو۔

حل لغت

مُنْتَقِمُوْنَ۔ انتقام کے معنے عربی میں سزا دینے کے ہیں۔ انتقام کے لئے نہیں۔ کیونکہ اللہ کی ذات کو گناہوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا کہ وہ اس نقصان اور خسارے کا بدلہ لے البتہ یہ گناہ خود انسانوں کو ضرور نقصان پہنچاتے ہیں۔ تو انکی پاداش میں وہ سزا دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝
۲۷۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ
الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ
اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝
۲۸۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝
۲۹۔ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝
۳۰۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝

بیشک اس میں نشانیاں ہیں کیا وہ سنتے نہیں؟ ۝
۲۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا؟ کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی
رواں کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں
سے وہ اور ان کے چوپائے کھاتے ہیں۔ پھر کیا وہ دیکھتے نہیں؟ ف۱ ۝
۲۸۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فتح کب ہوگی ـــــ اگر تم
سچے ہو؟ ۝
۲۹۔ تو کہہ فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان نفع نہ دیگا
اور نہ انہیں مہلت ملے گی ۝
۳۰۔ سو تو ان سے منہ موڑ اور منتظر رہ وہ بھی منتظر ہیں ۝

آیاتها ۷۳	(۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰)	رکوعاتها ۹

(۳۳) سورۂ احزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ف۱

ف۱ قرآن حکیم بار بار دلوں کو اس جانب متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ مظاہر فطرت کو بدقت نظر دیکھیں۔ اور غور کریں۔ کہ ان میں کتنی حکمتیں پوشیدہ اور مستتر ہیں۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں۔ کہ آخر اس کارگاہ حیات کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟ فطرت کی کتاب بہت وسیع اور ضخیم ہے۔ اس کا ایک ایک صفحہ صداقت اور حکمت کے صدہا ورق لئے اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے۔ اور قرآن اس لئے اس کے مطالعے کو اہمیت دیتا ہے کہ ہر شخص آزادی کے ساتھ فیصلہ کر سکے۔ کہ ان دونوں صحیفوں میں کس درجہ تطابق ہے۔ کتاب فطرت، اور الہام خاطر میں یعنی اس کتاب میں جو کائنات کے ذرہ ذرہ پر لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کتاب میں جو اکھیوں میں محفوظ ہے۔ کیا فرق ہے۔

فرماتا ہے۔ کہ دیکھو ہم کیونکر خشک اور بے آب و گیاہ زمین کو پانی کی برکات سے سرسبز اور شاداب کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح حیوانوں اور انسانوں کے لئے چارہ اور غذا کا سامان مہیا کرتے ہیں؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ دلوں کی دنیا جب خشک ہو جائے۔ اس میں ایمان و یقین کے پھول نہ کھلیں۔ تو اس وقت آب رحمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا اب بھی تمہیں حضور کی نبوت سے انکار ہے؟ کیا تمہاری یہ رائے ہے۔ کہ ایسی تعلیمات کی تمکو ضرورت نہیں ہے۔ جو تمہارے دلوں کو شگفتہ و شاداب بنا دے۔ پھر اسی مظہر فطرت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حشر اجساد کا عقیدہ عقلاً محال نہیں ہے۔ جب مُردہ اور خشک زمین لہلہا اُٹھتی ہے۔ اور پانی اس میں زندگی پیدا کر سکتا ہے۔ تو پھر تم لوگ مرنے کے بعد کیوں زندہ نہیں ہو سکو گے؟ اس میں کیا استبعاد ہے؟ پھر اسی مثال سے یہ بھی واضح ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور ہر وقت وہ ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے وہ ان کے کھیتوں اور باغوں کے لئے زندگی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ ان کے چوپایوں کے لئے چارہ پیدا کرتا ہے اور انکی توقعات کے خلاف غیر آباد، قطعات الارض کو شاداب ترین زمین بنا دیتا ہے۔

(بقایا صفحہ ۹۹۷ پر)

حل لغات

اَلْجُرُزِ ۔ بے آب و گیاہ زمین ۔
اَلْفَتْحُ ۔ فیصلہ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝
۲- وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝
۳- وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
۴- مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ
وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـﮱْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ
اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ
اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ
وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

۱- اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کا کہا
نہ مان۔ بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝
۲- اور جو تجھے تیرے رب کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے اسی
کی پیروی کر۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۝
۳- اور اللہ پر توکل (بھروسہ) رکھ اور اللہ کام بنانے والا کافی ہے ۝
۴- اللہ نے کسی آدمی کے پیٹ میں دو دل پیدا نہیں کئے
اور نہ ہی تمہاری بیویوں کو جنہیں ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری
(حقیقی) ماں بنایا اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو
تمہارا بیٹا ٹھہرایا۔ یہ تو تمہارے منہ کی باتیں
ہیں، اور اللہ سچ کہتا ہے، اور وہی
راہ دکھلاتا ہے ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹۶:-

تو اس کی مہربانی اور فضل و عنایت کا کوئی مقصد نہیں؟
کیا یونہی بلا کسی غرض و غایت کے انسان کے لئے اتنی
نعمتیں پیدا کی گئی ہیں؟ یہ سب باتیں سوچنے اور
سمجھنے کی ہیں۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؟

(حاشیہ صفحہ ھذا)

فلے وہ لوگ جو قیامت کے منکر تھے۔ اس لئے
وہ از راہ طنز حضورؐ سے پوچھتے تھے۔ کہ قیامت کب
آئیگی۔ فیصلہ کا دن کس وقت آئے گا؟ قرآن کہتا ہے
کہ وہ جب بھی آئے گا۔ آئے گا۔ مگر تم یاد رکھو۔ کہ اس
وقت کا ایمان سُود مند نہ ہوگا۔ اور نہ اس وقت تمہیں
پھر دوبارہ مہلت دی جائیگی۔ کہ دنیا میں جاؤ۔ اور
اپنے اعمال سنوار لو۔ وہ مکافات کا دن ہے۔ اس
وقت اعمال منقطع ہو جائیں گے۔

سورۂ احزاب

فلے اس سورۃ میں معاشرت، انسانی کے بہت سے مسائل

سے بحث ہے۔ اور منافقین کی دوں ہمتی۔ اور
بزدلی کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ کیونکر یہ لوگ جہاد سے
جان چراتے تھے! اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ امہات
المؤمنین کا دوسری عورتوں میں کیا درجہ ہے۔ اور
حضورؐ کے ازدواجی حقوق کیا ہیں؟ فرمایا ہے۔ کہ صرف
اللہ کی خشیت دل میں جاگزیں رہنا چاہئے۔ آپ کسی معاملہ
میں یہ نہ دیکھیں کہ کفار اور منافقین کے جذبات کیا
ہیں؟ آپ صرف یہ دیکھئے۔ کہ اللہ کے ارشادات آپکو
کس طرف لے جاتے ہیں۔ اور اسی پر بھروسہ کیجئے
اور اپنے تمام کاموں میں اسی کو کارساز اور چارہ ساز
سمجھئے۔

حل لغات:- اِتَّقِ اللّٰہ۔ تقویٰ سے ہے
غرض یہ ہے۔ کہ زید کے معاملہ میں آپ عام لوگوں کی رسم
و رواج کو نہ دیکھیں۔ اور نہ اس پر غور کریں۔ کہ لوگ کیا
کہیں گے۔ کیونکہ آپ کا منصب رشد و ہدایت اور قیادت
و رہنمائی کا منصب ہے۔ آپ اسلئے مبعوث نہیں ہوئے۔ کہ
لوگوں کے پیچھے پیچھے چلیں۔ اور لوگوں کے خیالات کی پیروی کریں

م تَظٰهِرُوْنَ۔ ظہار سے مشتق ہے۔ یہ ایک رسم ہے۔ معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی اپنی بیوی سے یہ کہدے کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ۔ اَدْعِیَاۗءَکُمْ۔ دعی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۔ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ۚ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

۶۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۚ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

۵۔ لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف (منسوب ۱ے) کرکے پکارو۔ یہی اللہ کے نزدیک پورا انصاف ہے۔ پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور جس بات میں تم چوک جاؤ اس میں تم پر گناہ نہیں لیکن گناہ اس میں ہے جس کا دل سے ارادہ کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۶۔ نبی کا مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق ہے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار اللہ کی کتاب کے مطابق مومنین اور مہاجرین سے زیادہ ایک دوسرے کا لگاؤ

زید بن حارث اور حضرت زینب

۱ے ان آیات میں در اصل ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور ان غلط فہمیوں کو دور کیا گیا ہے۔ جو اس واقعہ سے وابستہ تھیں۔ وہ واقعہ یہ تھا کہ حضور نے نبوت کے پہلے از راہ شفقت زید بن حارث کو جو کہ غلام تھے۔ اپنا حقیقی قرار دے دیا تھا۔ اور اس نسبت نے یہاں تک شہرت حاصل کی۔ کہ انکو عام طور پر زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ حضور کو یہ بہت عزیز تھے۔ اور آپ چاہتے تھے۔ کہ ان کے رتبہ کو سوسائٹی میں بلند کر دیا جائے۔ اور لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ غلام بھی جب اسلام کی آغوش میں آ جاتے ہیں۔ تو کس درجہ رفیع مرتبت ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت زینب کو زید کے نکاح میں دے دیا۔ پھر اتفاق یہ ہے۔ کہ دونوں کی آپس میں نہ نبھ سکی۔ زید ان سے حقوق زوجیت کی بنا پر بہت زیادہ خدمت کے متوقع تھے۔ اور زینب بالطبع یہ چاہتی تھیں۔ کہ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے زید انکو عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں میں جدائی ہو گئی۔ اب حضرت زینب ملول تھیں۔ حضور نے انکی دلجوئی کے لئے اور نیز اس لئے کہ متبنّیٰ کی رسم کو توڑا جائے۔ ان کو اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ اور اس طرح انہیں امہات المومنین کی مقدس جماعت میں شمول کا موقع مل گیا۔ ادھر مخالفین نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے شادی کر لی ہے۔ جو ان کے یہاں مذموم رسم تھی۔ قرآن کی ان آیات میں ان کے خیال کو غلط قرار دیا ہے۔ ایک طرف تو حضور سے خطاب ہے۔ کہ آپ ان لوگوں کے خیالات اور جذبات کے تابع نہیں ہیں۔ اور آپ کے پہلو میں جو دل ہے۔ اس میں صرف اللہ کی خشیت کا جلوہ ہے۔ اس لئے آپ ان لوگوں کے طعن و تشنیع سے ذرہ برابر دل برداشتہ نہ ہوں۔ دوسری طرف ان مخالفین سے کہا۔ کہ تم نے کبھی غور کیا کہ تم اتنی سی بات کو نہیں سمجھتے کہ عرف اور حقیقت میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ وہ شخص جس کو آپ اپنے عرف میں بیٹا کہتے ہیں۔ کیا وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے وہی بیٹا ہو سکتا ہے۔ جو حقیقی بیٹا ہوتا ہے۔ جس طرح ظہار کی صورت میں تم اپنی بیویوں کو اپنی مائیں نہیں قرار دے لیتے ہو۔ اور وہ فی الواقع تمہاری مائیں نہیں ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح سے پالک بیٹے بھی معاشرت انسانی میں وہ درجہ حاصل نہیں کر سکتے اور ان کے ساتھ وہ حقوق وابستہ نہیں ہوتے۔ جو بیٹوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہیں چاہئے۔ کہ تم اپنے اعتراضات کو واپس لے لو۔

(باقی صفحہ ۶۹۹ پر)

حل لغات:۔ اُولُوا الْاَرْحَامِ۔ رشتہ دار۔ غَلِیْظًا۔ گاڑھا۔ پکا۔

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

رکھتے ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ احسان کرنا چاہو۔ یہ کتاب میں لکھا ہے ۝

۷۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْہُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝

۷۔ اور جب ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا اور تجھ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے اُن سے پختہ عہد لیا ۝

۸۔ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِہِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝

۸۔ تاکہ صادقوں (سچوں) سے انکے صدق (سچ) کی بابت سوال کرے اور کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کیا ہے

۹۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ

۹۔ مومنو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو، جب تم پر خندق کے دن فوجیں آگئیں،

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹۸:

اور آیندہ کسی شخص کو اس کے مفروضہ باپ کی طرف منسوب نہ کرو۔ کیونکہ یہ عرف پھر آیندہ چل کر بہت سی غلط فہمیوں کا موجب بن جاتا ہے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو۔ کہ اُن کا باپ کون ہے۔ تو اخوت دینی کا رشتہ کافی ہے۔ انہیں اپنا بھائی کہو ❖ ۵؎ زینب کے نکاح کے سلسلہ میں ایک لطیف جواب یہ دیا ہے۔ کہ تم لوگوں کو چونکہ منصب نبوت کی پہچان نہیں ہے۔ اس لئے تمہارے دلوں میں اس قسم کے شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ ورنہ پیغمبر سے زیادہ اور کون مسلمانوں کے نزدیک تر ہو سکتا

ہے؛ پیغمبر خوب جانتا ہے۔ کہ شفقت اور مہربانی کا تقاضا کیا ہے؛ اس لئے اگر انہوں نے زینب سے نکاح کر لیا ہے۔ اور اُن کو اس منصب جلیلہ سے مفتخر فرمایا ہے۔ کہ وہ سارے مسلمانوں کی ماں ہیں۔ تو پھر اس میں بُرائی کی کیا بات ہے؟ وَاَزْوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمْ میں ختم نبوت کی طرف بھی ایک دقیق اشارہ ہے۔ یعنی جب پیغمبر کی بیویاں اُمت کی مائیں قرار پائیں تو پیغمبر ضرور باپ کے ہوئے بلکہ شفقت اور احسانات میں باپ سے کہیں بڑھ کر اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ پھر جب تک یہ ابوت موجود ہے۔ دوسرے مثل نبوت کی کیا ضرورت ہے ❖

حل لغات

جُنُوْدًا۔ عساکر۔ یعنی فرشتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ

تو ہم نے ان پر ہوا اور ایسے لشکر بھیجے جو تم نے نہیں دیکھے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے ○

۱۰- اِذْ جَاۗءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَـنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○

۱۰- جب وہ تم پر تمہارے اوپر اور تمہارے نیچے (یعنی وادی مدینہ) کے نشیب و فراز سے آئے اور جب آنکھیں ڈگمگانے لگیں اور دل حلق تک آ پہنچے، اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے خیال کرنے لگے ○

۱۱- هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا

۱۱- وہاں مومنین کا امتحان کیا گیا اور وہ خوب ؟

غزوۂ احزاب

جب مسلمانوں نے جب مکہ چھوڑا، اور مدینہ کو اپنی تگ و دو کا مرکز بنایا۔ تو مکے والوں کو یہ بہت ناگوار ہوئی۔ وہ تو یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم نے ان کو گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور اب یہ مسافرت میں عسرت اور بے چینی سے زندگی بسر کریں گے مگر ہوا یہ کہ مسلمانوں کو آرام اور دلجمعی کے ساتھ اپنی قوتوں کو مستحکم کرنے کا موقع مل گیا۔ بدر کی جنگ میں پہلی دفعہ قریش کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ کہ ہم نے مسلمانوں کو ہجرت پر آمادہ کرکے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ مسلمان اس طرح اور زیادہ مضبوط ہو گئے۔ چنانچہ بدر کے بعد وہ متواتر اس کوشش میں رہے کہ حضور کی مخالفت میں ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور ساری قوم کی کچھ اس طرح تنظیم کی جائے۔ کہ مسلمان مقابلہ نہ کر سکیں۔ ہجرت سے چار سال بعد ان کو یہ موقع مل گیا۔ کہ یہودیوں کے مختلف قبائل ان کے ساتھ تھے۔ بارہ ہزار کی تعداد میں یہ جمع ہو کر آئے۔ اور مدینے کے باہر خیمہ زن ہو گئے۔ تقریباً ایک مہینہ تک ان کا محاصرہ قائم رہا۔ اس عرصہ میں مسلمانوں کی کیفیت یہ تھی۔ کہ مصیبت کے اس غیر متوقع اندازے سے بےچین تھے۔ فاقہ تھی۔ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ خندق کھودتے وقت حضور کے پیٹ پر پتھر بندھے تھے۔ نتیجہ یہ تھا۔ کہ اکثر منہ کو آنے لگا۔ خوف و ہراس۔ اور قنوط و مایوسی چھا رہی تھی سخت آزمائش اور ابتلا کا وقت تھا۔ ادھر منافقین مسلمانوں کو یہ کہہ کر اور گھبرا رہے تھے۔ کہ دیکھو فتح و نصرت کے تمام وعدے غلط ثابت ہوئے ہیں۔ ہماری طاقت زیادہ ہے۔ اس لئے تمہارے لئے کامیابی کی تمام راہیں مسدود ہیں۔

بقایا صفحہ ۱۰۰۱ پر)

حل لغت

اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ۔ یعنے جب مارے خوف و شدت کے آنکھیں پھر گئیں ٭

اَلْحَنَاجِرَ۔ جمع حنجر۔ گلے ٭

اَلظُّنُوْنَا۔ ظُنُوْنَ۔ جمع ظن۔ یعنے گمان ٭

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زُلْزَالًا شَدِيْدًا ○

۱۲۔ وَإِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○
۱۳۔ وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ
فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ
مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ
بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ
اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ○

سے ہلائے گئے ○

۱۲۔ اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا بول اٹھے کہ نہیں، اللہ اور اسکے رسول نے جو وعدہ دیا تھا سب فریب تھا ○

۱۳۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اے مدینہ والو تمہارے لئے کوئی ٹھکانا نہیں، سو پھر چلو اور ایک فریق ان میں سے نبی سے رخصت مانگتا تھا۔ کہتے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں اور حالانکہ وہ ہرگز کھلے پڑے نہ تھے ان کا ارادہ صرف بھاگنے کا تھا ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰۰:-

منافقین کو محاصرین اکسا رہے تھے۔ کہ مسلمانوں کو دون ہمتی اور بزدلی پر آمادہ کر دیں۔ کہ تاب مقاومت نہ رہ سکیں۔ اور آسانی سے مدینہ فتح ہو جائے۔ تاکہ مسلمانوں سے بدر کا انتقام لیا جا سکے۔ چنانچہ کمزور اور پست ہمت لوگ آ آ کر حضورؐ سے کہتے۔ کہ جناب ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ ہم کو شرکت جہاد سے محفوظ رکھئے عین اس وقت اللہ تعالے نے یاوری کی۔ ایسی شدت کی سردی میں زور کی آندھی بھیجی۔ کہ مخالفین کے خیمے اکھڑ گئے۔ کھانے پینے کے ظروف الٹ گئے۔ اور یہ لوگ ایسی عذاب کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ اللہ فرماتا ہے۔ مسلمانو! کیا اس نعمت اور مہربانی کو بھول گئے ہو۔ کہ نہایت مشکل کے وقت میں تمہاری کس طرح مدد کی تھی۔ اور تمہیں متحدہ کفر کی زد سے بچا لیا۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی نصرت اور تائید کے قوانین کیا ہیں؟ کیا وہ بغیر مصیبت برداشت کرنے کے اپنی اعانت سے اپنے بندوں کو نوازتا ہے؟ اس وقت جب سخت آزمائش میں ڈال کر آزما لے۔ اور مصائب کی بھٹی میں ڈال کر پرکھ لے ✦

حل لغات

يَثْرِبُ ۔ نام مدینہ منورہ ✦
مُقَامٌ ۔ مقاومت کا موقع ✦
عَوْرَةٌ ۔ خالی ✦

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا
ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا
وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ○

۱۵۔ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ
عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ○

۱۶۔ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ
اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

۱۴۔ اور اگر وہ (کفار) شہر میں اسکے اطراف سے ان پر گھس آتے
پھر ان سے فتنہ برپا کرنے کو کہا جاتا۔ تو وہ ضرور فتنہ برپا کرتے
اور اپنے گھروں میں تھوڑی دیر ٹھہرتے ○

۱۵۔ حالانکہ وہ پہلے اللہ سے اقرار کر چکے تھے،
کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد
پوچھا جائے گا ○

۱۶۔ تو کہہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو گے تو بھاگنا ہرگز تمہارے
کام نہ آئیگا اور بھاگ کر بچ بھی گئے۔ تو تھوڑے ہی دنوں
فائدہ اٹھاؤ گے (پھر اخیر مرنا ہے) ○

منافقین کا شر و فساد سے شغف

۱؎ غرض یہ ہے۔ کہ منافقین جو جہاد سے جی چراتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر پیچھا چھڑاتے ہیں۔ کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ تو یہ عذر نیک نیتی پر مبنی نہیں۔ بلکہ وہ محض بھاگنا چاہتے تھے۔ یہ بات نہیں۔ کہ ان میں لڑنے کی قوت نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کا ساتھ نہیں دینا چاہتے۔ ورنہ یہی لوگ جو آج معذرت کر رہے ہیں۔ اور جہاد میں شریک نہیں ہونا چاہتے اگر یہ دیکھیں۔ کہ ہمارے مسلک کے لوگ مدینہ میں آگھسے ہیں اور ہماری اعانت کے طالب ہیں۔ تو یہی گرم جوشی کے ساتھ ان کے ساتھ آمادۂ فساد ہوں۔ اسوقت انہیں نہ گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا خیال ہو۔ اور نہ پست ہمتی کا۔ فرمایا۔ کہ اس سے قبل تم عہد کر چکے ہو۔ کہ اب آئندہ کبھی پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ ہو کر اعداء دین کا مقابلہ کریں گے پھر آج تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ اس عہد کے نبھانے میں پس و پیش کر کے عہد خلافی پر آمادہ ہو۔

دُنیوی زندگی عارضی ہے

۱؎ فرمایا ہے کہ اگر تم ازراہ بزدلی بھاگ جاؤ گے۔ تو پھر کیا ہو گا کیا ہمیشہ ہمیشہ تم زندہ رہو گے۔ کیا پھر کبھی نہیں مرو گے۔ کیا تم یہ سوچتے۔ کہ یہ زندگی بظاہر طویل نظر آنے کے بہت کوتاہ اور قصیر ہے۔ موت کا ایک دن مقرر اور معین ہے۔ پھر جب ہر صورت میں مرنا ہے۔ تو ان چند دنوں کی عارضی زندگی کو کیوں ٹھکراتے ہو۔ عاجل کا نفع تمہارے سامنے ہے۔ اور آجل کی بہرہ اندوزی سے محروم ہو۔ یہ کہاں کی عقلمندی اور دانائی ہے کہ حیات چند روزہ کے عوض ابدی زندگی کو بیچ ڈالا جائے۔

حلِ لغات

اَلْفِتْنَۃَ۔ فساد۔ شرارت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا
يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا
وَّلَا نَصِيْرًا ۝
۱۸۔ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ
وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ
وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
۱۹۔ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ

۱۷۔ پوچھو وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے
بچائے گا اگر اللہ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ
کرے یا تم پر مہربانی کرنا چاہے اور وہ اللہ کے
سوا اپنے لئے کوئی حمایتی اور مددگار نہ
پائیں گے ۝
۱۸۔ اللہ تم سے روکنے والوں کو خوب جانتا ہے اور
انکو بھی، جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس
چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی کبھی ۝
۱۹۔ (وہ) تم مسلمانوں کے ساتھ بخل کرتے ہیں پھر جب ڈر کا

ف بتاؤ تمہارے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو تم یا تمہارا کوئی ساتھی اس کو دور کر سکے گا۔ یا اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے تو کوئی اس کو باز رکھ سکے گا۔ پھر جب ایسا کوئی شخص نہیں ہے، تو کیوں بے حق شے سے ڈرتے ہو اور دین کی حفاظت میں صف آرا نہیں ہو جاتے کیوں بزدلی اور جبن کو پسند کرتے ہو۔

ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ جنگ و جہاد سے باز رکھنے والے یہ نہ سمجھیں کہ وہ خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور خدا ان کے حالات سے آگاہ نہیں۔ وہ خوب جانتا ہے کون لوگ مسلمانوں میں تعویق پیدا کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو کہہ رہے ہیں کہ دیکھو ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ تم سے مقابلہ نہیں ہو سکے گا۔

حل لغت

سُوْٓءً ۔ تکلیف ۔ دکھ ۔
اَلْمُعَوِّقِيْنَ ۔ روکنے والے ۔ تعویق سے ہے ۔
اَشِحَّةً ۔ شَحِيْحٌ کی جمع ہے ۔ معنے حریص، بخیل ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○

وقت آتا ہے تو تُو ان کو دیکھتا ہے وہ تیری طرف تکتے ہیں اُن کی آنکھیں اس شخص کی طرح پھرتی ہیں جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ پھر جب خوف چلا جاتا ہے تو مال غنیمت پر بخیلی کرتے ہوئے تیز زبانوں سے چڑھ چڑھ بولتے ہیں۔ وہی ہیں جو ایمان لائے۔ سو اللہ نے انکے عمل اکارت کر دیئے اور یہ اللہ پر آسان ہے ○

۲۰۔ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ

۲۰۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ فوجیں اب تک نہیں گئیں اور اگر وہ فوجیں پھر آجائیں تو تمنا کریں کہ کاش وہ

ان آیات میں منافقین کے خوف و ہراس کی تصویر کھینچ دی ہے۔ کہ یہ لوگ کس درجہ بزدل ہیں اور کس درجہ مرعوب اور متاثر ہیں۔

فرمایا۔ جب خوف و ہراس کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی آنکھیں اس طرح پھر رہی تھیں۔ جس طرح موت کی غشی ان پر طاری ہے۔ جب وہ خوف و ہراس دُور ہو جاتا ہے۔ تو زبانوں پر طعن و تشنیع کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے مال غنیمت میں اپنے حصے لگاتے ہیں۔ گویا ان کو نفاق و طمع کی اس وقت سوجھتی ہے۔ جب بلا ٹل جاتی ہے۔ اور مصیبت کے وقت یہ بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔

حلِّ لغت

اَلْاَحْزَاب۔ گروہ۔ حزب کی جمع ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّھُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ
عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ
مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ۠

۲۱- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ
وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ؕ

۲۲- وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ
قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ؗ

باہر گئے ہوں گاؤں میں اور وہاں تمہاری خبر پوچھا کریں ف اور اگر یہ لوگ تم میں سے ہوتے تو بہت تھوڑا لڑتے ○

۲۱- بیشک تمہارے لئے (یعنی) اس کے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے رسولِ خدا کی چال سیکھنی اچھی تھی ف ○

۲۲- اور جب ایمانداروں نے لشکر دیکھے تو کہا کہ وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا تھا اور انکا

بزدلی کی انتہا

ف یہ منافقین کی انتہائی بزدلی اور جبن تھا کہ مخلصین کے عساکر تو آندھی کے طوفان کی تاب نہ لاکر بھاگ بچے تھے مگر یہ اس وہم میں تھے کہ وہ ابھی تک محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور اگر یہ عساکر خدانخواستہ پھر پلٹ کر آجائیں۔ تو ان لوگوں کی بشاشت یہ خواہش ہوگی۔ کہ کہیں جنگل میں جاکر رہیں۔ اور آئے دن جو جنگ جدال ہوتا رہتا ہے۔ اس سے محفوظ رہیں۔ یہ لوگ سخت بزدل ہیں۔ اور اگر چار و ناچار انہیں لڑنا بھی پڑے۔ تو بیدلی سے نہیں لڑتے بلکہ انکی کوشش یہی ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح یہ مصیبت ٹل جائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اصل قوت جو سپاہی کو میدان جنگ میں شجاعانہ اقدام پر مجبور کرتی ہے۔ وہ اس کا عقیدہ ہوتا ہے عقیدہ کی قوت سے وہ لڑتا ہے۔ اور ان کی کیفیت یہ ہے۔ کہ سرے سے کوئی عقیدہ ہی نہیں رکھتے۔ ذکر کرنے والوں میں عقیدت ہے اور نہ ایمان سے محبت۔ اب ذرا ان کو کیسے جیلو کہیں لڑیں؟

اسوہ حسنہ

ف حضور جس طرح اللہ کے پیغام کو فصاحت کے ساتھ پیش کرنیکی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسی طرح ان میں یہ بھی اہلیت تھی۔ کہ شمشیر و سنان سے اسکی حمایت بھی کریں۔ چنانچہ اکثر غزوات میں آپ نے داد شجاعت دی۔ اور نازک سے نازک اوقات میں بھی پہاڑ کی طرح میدان جنگ میں قائم رہے۔ جب کہ بڑوں بڑوں کا زہرہ آب ہوتا تھا۔ ارشاد ہے۔ کہ رسولؐ انسانیت کے لئے بہترین اسوہ ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ اور اس کو دیکھ کر اپنے معائب کو معلوم کرو۔ اور جبن و بزدلی کی عادات کو ترک کرو۔ تاکہ تم سعادت اُخروی حاصل کرسکو۔

یہاں اُسوۂ حسنہ کا لفظ اگرچہ سیاق جنگ میں آیا ہے۔ مگر معنیٰ اس میں عموم ہے ہر شخص جو اللہ سے اور روز آخرت کے خوف سے ڈرتا ہو۔ اور اس کے دل میں ذکر و شغل کی محبت ہو۔ ضروری ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں حضورؐ رسالت پناہ

حل لغات:۔ بَادُوْنَ۔ وہ جیسے جنگل میں باہر جا بسنے والے۔ اُسْوَۃٌ۔ لائق تقلید۔ پیشوا و رہنمات۔ پیشوا و مقتدر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝
٢٣- مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم
مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن
يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝
٢٤- لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ
وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

یقین اور (جذبہ) اطاعت اور بڑھا ۝
٢٣- مومنوں میں ایسے مرد بھی ہیں کہ جس بات پر انہوں نے اللہ سے عہد باندھا تھا، اس کو سچ کر دکھایا اور بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنا نذر پورا کر لیا (یعنی جہاد میں جان دے دی جیسے شہدائے بدر مثل انس بن النضر رضی اللہ عنہ کے) اور بعض ایسے ہیں جو (ابھی) وعدہ دیکھ رہے ہیں (جام شہادت پینے کی) اور انہوں نے اپنی وعدہ وفائی میں ایک ذرہ تبدیلی نہیں کی ۝
٢٤- تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو اگر چاہے عذاب کرے یا ان کے دل پر توبہ ڈالے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ١٠٠٥۔

وہ تمام پیغمبرانہ اوصاف جو چہرۂ نبوت کا غازہ ہیں۔ آپ کی ذات میں موجود ہیں آپ کے نسخ زیبا میں ہر نوع کے عشاق کے لئے تسکین نظر کا وافر سامان مہیا ہے۔ آپ خلاصۂ انسانیت ہیں۔ آپ کی کوئی حرکت غیر جمیل نہیں۔ آپ سیرت و عمل کا بہترین نمونہ ہیں۔ اور جسم و قالب سے لیکر روح کی گہرائیوں تک آپ میں حسن ہی حسن ہے۔ آپ قوموں اور ملتوں کے حالات پڑھیں۔ اور ان میں قائدین اور حکماء و انبیاء کو دیکھیں۔ اور ان میں حسن جس مقدار میں جہاں جہاں موجود ہے۔ اس کو نگاہ میں رکھیں۔ اور پھر اس کا مقابلہ کریں۔ جمال حبیب سے۔ آفتاب نبوت سے۔ آپ یقیناً یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہونگے کہ ع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ف ان آیتوں میں پھر نفس مضمون کی طرف براہ راست توجہ مبذول فرمائی ہے۔ ارشاد ہے۔ کہ یا تو منافقین کی حالت آپ نے دیکھی کہ اپنے عہد کو بھی بھلا بیٹھے۔ اور بدرجہ غایت بزدلی کا اظہار کیا۔ اور یا یہ مومنین ہیں۔ کہ عساکر کو دیکھ کر جوش ایمانی سے معمور ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اللہ کی نصرت اور فتح کا وعدہ آ پہنچا ہے۔ اور اللہ اور رسول نے جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ بالکل سچ اور درست ہے۔ اس میں سر مو شک اور شبہ کی گنجائش نہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

پھر ان میں ایسے بھی تھے جنہوں نے انس بن نضر کی طرح اپنے عہد کو پورا کیا۔ اور بڑھ کر جام شہادت نوش فرمایا اور ایسے بھی تھے۔ جو خلوص و بے تابی سے کسی ساعت سعیدہ کے منتظر ہیں

حل لغات

قضیٰ نحبہٗ۔ موت سے کنایہ ہے۔ وہ عادت اور خصلت جس سے استعداد کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ۚ

۲۵۔ اور اللہ نے کافروں کو ان کے غصے میں لوٹا دیا ان کے ہاتھ کچھ بھلائی نہ لگی۔ اور لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے خدا کافی ہو گیا اور اللہ زور آور زبردست ہے ○

۲۶ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ۚ

۲۶۔ اور اہل کتاب میں سے جو لوگ ان کے مددگار ہوئے تھے انکو انکی گڑھیوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دیا کہ تم (مسلمان ان میں سے) بعض کو قتل اور بعض کو قید کر رہے تھے ○

۲۷ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ

۲۷۔ اور اللہ نے انکی اور انکے گھروں اور انکے مالوں کا تمہیں وارث کر دیا اور زمین کا بھی (خیبر میں) کہ اس پر تم نے

خدا کمزوروں کی دستگیری کرتا ہے

ف۱ جنگ احزاب میں جو مخالفین کو شکست ہوئی۔ وہ محض اس وجہ سے کہ اللہ تعالے ہمیشہ کمزوروں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ اور مایوسوں کی مایوسی کو امید و کامیابی سے بدل دیتے ہیں۔ اللہ کا قانون ہے۔ جب اس کے بندے ہر طرف سے گھر جائیں۔ اور مخلصی کی کوئی راہ باقی نہ رہے۔ اور بظاہر یاس کے بادل دلوں پر چھا جائیں۔ عین اس وقت وہ بڑھے۔ اور فرشتوں کے لاؤ لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو۔ اور مخالفین کی صفوں میں ہلچل مچا دے۔ وہ ہمیشہ سے اپنے قوی اور عزیز ہونے کا ثبوت دیتا آیا ہے۔ اُس نے اپنی غیر متوقع اعانتوں سے دانما اپنے بندوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ مادی قوتیں اس کے مقابلہ میں پرکاہ کے برابر وقعت نہیں رکھتیں۔ وہ جب چاہے۔ اور جن وسائل سے چاہے۔ دشمنوں کو ہلاک کر دے۔ وہ ہمیشہ قوتوں کے مقابلہ میں عاجزی اور مسکنت کی مدد فرماتا ہے۔ وہ موسیٰ کو فرعون کی سرکوبی کے لئے بھیجتا ہے۔ ابراہیم کو نمرود جیسے جبّار کے واسطے مسیح کو یہود حکومت کیلئے مبعوث فرماتا ہے۔ اور حضورؐ کو قیصر و کسریٰ کی منظم حکومتوں کو درہم برہم کرنے کے لئے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ بہ ہمہ بے پاکباز اور بے سرو سامان بزرگ کامیاب ہے اور کفر باوجود اپنی شان و شوکت کے مغلوب ہے غرض یہ ہے۔ کہ کمزور ایمان کے مسلمان اور منافقین ان واقعات پر غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ کیونکر اللہ تعالے اپنے دین کو سربلند کرتا ہے۔ اور کس طرح کفر ذلیل ہوتا ہے ◆

وہ یہودی جو مزے کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اپنی اس شرارت کی وجہ سے کہ انہوں نے معاہدہ شکنی کر کے مشرکین مکہ کا ساتھ دیا۔ اپنی املاک کو کھو بیٹھے۔ اور مضبوط قلعوں سے نکل جانے پر مجبور ہو گئے ◆

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرًا ۝

پاؤں نہ رکھا تھا۔ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۝

۲۸- يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

۲۸- اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں۔ تمہیں اچھی طرح سے رخصت کروں ۝

۲۹- وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

۲۹- اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ اور پچھلے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیکوں کے لئے اجرِ عظیم تیار کیا ہے ۝

۳۰- يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

۳۰- نبی کی بیبیو! جو کوئی تم میں سے صریح بے حیائی کا کام کرے گی۔ اُس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ یہ اللہ پر آسان ہے ۝

کاشانۂ نبوت

وہ بات یہ تھی، کہ کاشانۂ نبوت میں بھی بادشاہوں کی طرح دولت کی نمود نہیں تھی۔ وہاں امراء و سلاطین کی سی حالت نہیں تھی بلکہ بعض اوقات تو وہاں ضروریاتِ زندگی کا بھی فقدان تھا۔ اس لئے بالطبع پردہ نشینانِ حرمِ نبوت کو بتقاضائے بشریت بعض دفعہ اس کا احساس ہوتا اور وہ ملول خاطر ہو جاتیں۔ ایک دفعہ تو وہ اس دکھ کے اظہار پر مجبور ہو گئیں۔ حضورؐ نے جب یہ سنا۔ تو آپ کو بدرجۂ غایت رنج ہوا۔ آپ نے عہد کر لیا کہ ایک مہینہ تک ان خواتین کے پاس نہ جائیں گے۔ اس کے بعد تسکینِ خاطر کے لئے یہ آیات نازل ہوئیں۔ کہ اے پیغمبرؐ ان محترم مخدرات سے کہہ دیجئے۔ کہ میرے ہاں روح و قلب کی زینت و آرائش کا سامان تو موجود ہے۔ مگر جسم کی آسائشوں کیلئے جگہ نہیں۔ اگر تمہارا مقصد صرف دنیا کے متاع سے استفادہ ہے۔ اور شرفِ صحبت کو تم کوئی اہمیت نہیں سمجھتیں۔ تو آؤ میں تم کو اچھا ... اور اُس کا رسولؐ اور عقبیٰ و آخرت ہے۔ تو پھر میں تم کو خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

ازواجِ مطہرات نے جب یہ آیتیں سنیں تو حقیقت و عرفان کا نور سامنے چمکتا ہوا نظر آیا۔ حرمِ نبوت کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہوئی۔ بولیں ہم تمہیں۔ کہ ہمیں تو شاہِ دو سرا کا وصل پسند ہے۔ ہم دنیا کو اس کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں دیتیں۔

وہ لوگ جو تعددِ ازدواج کی وجہ سے حضورؐ پر معترض ہیں۔ وہ تصویر کے اس رخ کو دیکھیں کیا زندگی کا اس سے پاکیزہ نمونہ انہوں نے کہیں دیکھا ہے۔ کیا ایسے عہد میں وہ کہیں گے۔ کہ آپؐ معاذ اللہ شادیاں حظوظِ نفس کے لئے کیں؟

حل لغات: سَرَاحًا جَمِيلًا۔ سرح کے معنے چھوڑ دینا اور رخصت کرنا۔ يَسِيرًا۔ آسان۔ سہل۔

[illegible]

www.KitaboSunnat.com

۳۱- وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ۝

۳۱- اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت اور نیک عمل کرے گی۔ ہم اس کو اس کا دونا اجر دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کی ہے ۝

۳۲- يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝

۳۲- نبی کی بیبیو! اور عورتوں کی مانند نہیں ہو اگر تم ڈر رکھو سو (تم مردوں) سے دب کر نہ بولو کہ جس کے دل میں ف۲ نفاق کی بیماری ہے وہ (کہیں) لالچ کرے اور معقول بات کہو ۝

۳۳- وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

۳۳- اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو (اپنا بناؤ سنگھار) دکھاتی نہ پھرو جیسے زمانہ جاہلیت میں

اُمّہاتُ المومنین

ف۱ چونکہ نشیمنان حرم نبوت کی ذمہ داریاں عام عورتوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس لئے جہاں ان کیلئے بُرائی کے ارتکاب پر دوگنی سزا تجویز فرمائی ہے۔ وہاں انکے لئے اجر و ثواب بھی دوچند رکھا ہے۔ کیونکہ وہ ساری اُمّت کی عورتوں کے لئے پاکبازی اور عفاف میں نمونہ ہیں۔ ان کے لئے ہر بات میں تقویٰ و وقار کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ انکے ہر فعل میں یہ ضروری ہے۔ کہ تعلیم و تربیت کا حُسن نمایاں ہو۔ اس لئے انکو بالطبع اس درجہ آزادی اور سہولت میسّر نہیں ہوتی جس درجہ کہ عام دوسری مومنات کو حاصل ہے۔ بلکہ ان کی زندگی کا انداز نبوی کی روایات تقدیس و تقویٰ کے مطابق ہوتی ہے۔ اور پھر ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ یہ قدسیات اس پاکیزہ زندگی کے لئے رضاکارانہ طور پر بھی تیار ہوں۔ ان پر کوئی جبر نہیں ہوتا۔ یہ خود اس معیار کو نبھانے کیلئے کوشاں رہتی ہیں۔ جو ان کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ قدرتاً دوسری عورتوں سے زیادہ ثواب اور اجر کی مستحق ہیں ٭

ف۲ اس آیت میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے۔ کہ امہات المومنین کا درجہ اُمّت کی تمام عورتوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے انہیں شگوفۂ نبوت سے کسب انوار کا سب سے زیادہ موقع ملتا ہے۔ یہ محرمِ رسالت پر ہر وقت پروانہ وار نثار ہونے کو تیار رہتی ہیں۔ اور قربِ حضوری کا جو درجہ انکو حاصل ہے۔ وہ دوسری عورتوں کو حاصل نہیں ہو سکتا ٭

اسی آیت میں عفاف کے تحفظ اور ناموس کی بقاء کا ایک نہایت باریک نکتہ ارشاد فرمایا ہے۔ جو تمام قدسیات کیلئے یکساں ضروری اور اہم ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس طرح کی عشقانہ باتوں کو اگر عمل کا جامہ پہنا دیا جائے۔ تو پھر بدی کا احتمال ہر شے کیلئے ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جب تم دوسروں سے مسائل کے متعلق گفتگو کرو۔ تو انداز بیان پُرحشمت اور باوقار ہونا چاہیئے۔ اس طرح نہ گفتگو کرو کہ اس میں تمام نسائی لطافتیں جمع ہو جائیں۔ اور سُننے والے کے دل میں کسی نوع کی جنسی تحریک پیدا ہو سکے ٭

آنکھوں کے بعد زبان سب سے زیادہ بدی کی محرک ہے۔ یہ وہ کافر ادا اتنا تیز زہر ہے۔ (باقی صفحہ ۱۰۱۰ پر)

حلِ لغات۔ یَقْنُتْ۔ قنوت سے ہے بمعنی فرمانبرداری اور پوری پوری اطاعت ٭ وَقَرْنَ۔ گھروں میں ٹکی رہو۔ وقار کے ساتھ رہو ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ
وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۟ۚ

دکھاتے پھرنے کا دستور تھا۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے گھروالو اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب صاف کرے ۝

۳۴۔ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۟ ع

۳۴۔ اور اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے جو کچھ تمہارے گھروں میں سے پڑھا جاتا ہے اسے یاد کرو بیشک اللہ بھید جاننے والا خبردار ہے ۝

۳۵۔ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ
الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ
الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ

۳۵۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور عاجز مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰۹ :-
جس کا تریاق نہیں۔ جسے رب العزت نے عورتوں کو مجبور محض کے سامنے اس طرح استعمال سے روکا ہے جس میں فتح و دخل شرع ہو۔ اور جو معصیت اور گناہ کے لئے بمنزلہ دعوت کے ہو۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف اسلامی نقطۂ نگاہ سے عورتوں اور مردوں کی حیثیت دو کیلئے دو الگ الگ دائرے ہیں۔ مردوں کیلئے گھر سے باہر کی دنیا میں دلچسپی ہے۔ اور عورتوں کیلئے انتظام خانہ داری کے مسائل ہیں۔ مرد اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ ملت صالحہ کیلئے بہترین ثقافت کی تعمیر کرے۔ اور عورت اس لئے پیدا کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی آغوش میں ایسے بچوں کی تربیت کرے جو آئندہ نسل کے لئے فخر و مباہات کا باعث ہو سکیں۔ دونوں کے لئے بالکل جدا جدا میدان عمل موجود ہیں۔ اور یہ وہ نظریہ ہے۔ جس کو یورپ نے بتائج ہزار خرابی کے بعد تسلیم کر لیا ہے۔ اور جس پر تمام نوع انسانی کی سعادتوں کا مدار ہے۔

قرآن حکیم فرماتا ہے۔ اے عورتو! تم اپنے گھروں میں وقار و حشمت کے ساتھ ٹھہری رہو۔ اور اپنی دوڑ دھوپ کو صرف تدبیر منزل کے مسائل کو سلجھانے کیلئے وقف کر دو۔ تمہاری جگہ دفتروں اور دیوانوں

میں نہیں ہے۔ تم اپنے گھروں کی رونق اور روشنی ہو۔ تمہارا فرض بعض غیر ضروری ہونے سے کہ سعادت انسانی کو تم گم کردو گی ہو اور خود اپنی نسوانی عصمت کو کھو دو گی۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ سے مراد یہ ہے۔ کہ ضروریات مدینہ کیلئے حرکت کرنا ممنوع نہیں ہے۔ تم گھروں میں محصور نہیں ہو۔ کہ ابدًا ابدًا گھروں سے قدم باہر نہ رکھ سکو۔ بلکہ تمہاری توجہ کا نصب العین گھر کی زینت و آرائش ہونا چاہئے۔ اور جب گھروں سے باہر نکلو۔ تو حسن و جمال کے تیر و کمان سے مسلح ہو کر نہ نکلو۔ اور جاہلیت اولیٰ کی طرح عریانی کا مظاہرہ نہ کرو۔ بلکہ اسلامی آداب کو پیش نظر رکھو۔

آیت تطہیر میں یہ بات ملحوظ ہے۔ کہ اولاً اور اصالۃً صرف ازواج مطہرات مراد ہیں۔ اور دوسرے لوگ اس میں محض ثانوی طور پر ہیں۔ کیونکہ سیاق و سباق یہی تقاضا ہے۔ کہ خود لفظ اہل بیت کیلئے مستقل حیثیت بیوی کے لئے ہوتا ہے۔ اور دوسروں کو وسعت معنی میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

حل لغات

اَلرِّجْسَ۔ نفسانی معائب۔
وَالْحِكْمَةِ۔ سنت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○
٣٦۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○
٣٧۔ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ
وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ

اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد اور محفوظ
رکھنے والی عورتیں اور یاد کرنیوالے مرد اور بہت سا
یاد کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے معافی اور
اجر عظیم تیار کیا ہے ○
٣٦۔ اور جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات مقرر کر دے
تو کسی ایماندار مرد اور ایماندار عورت کے لائق
نہیں کہ ان کو اپنے کام کا کچھ اختیار ہے اور جس نے
اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہ ہوا ○
٣٧۔ اور جب تو اس سے جس پر خدا نے اور تو نے
انعام کیا کہتا تھا کہ اپنی عورت کو اپنے پاس رہنے دے
اور خدا سے ڈر اور (تو یہی بھی اسے کہتا تھا کہ) اپنے دل میں

مرد اور عورت دونوں برابر کے مکلف ہیں!

ف مقصد یہ ہے کہ مرد اور عورت کی زندگی کے دائرے الگ الگ ہیں مگر جہاں تک اخلاق و روحانیت کا تعلق ہے۔ دونوں کیلئے مراتب میں بڑھنے کیلئے شریعت کے دروازے کھلے ہیں۔ دونوں اسلام و ایمان کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ دونوں شیوہ اطاعت و قنوت اختیار کر سکتے ہیں۔ دونوں کے لئے صدق و صفا ضروری ہے۔ دونوں صبر اور شکر کے زیور سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ دونوں کیلئے صدقات، صوم و صلوٰۃ کے باب وا ہیں۔ دونوں برابر کے مکلف ہیں۔ کہ اپنی خواہشات نفس کو قابو میں رکھیں۔ دونوں ذکر و فکر کی پاکیزہ وادیوں میں گامزن ہو سکتے ہیں۔ جن میں تمام فیوض و برکات سے بہرہ مندی کا استحقاق دونوں کو بلا لحاظ جنس پورا پورا ہے۔

ف اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ مسلمان کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کس درجہ عقیدت ہونی چاہیئے۔ ارشاد ہے کہ جب خدا اور اس کا پیغمبر کسی مصلحت پر متفق ہو جائیں۔ تو پھر کسی مومن اور مومنہ کو یہ اختیار باقی نہیں رہتا۔ کہ وہ اس سے اختلاف کرے۔ اور اپنی رائے کو ان کے مقابلہ میں ترجیح دے کیونکہ ایمان نام ہے عقل و ہوش کی ساری متاع و ایمان کو حضور کے سپرد کر دینے کا۔ اور خود اس باب میں بے حس ہو جانیکا۔ پھر اگر کتاب و سنت کا کوئی حکم کسی شخص کے دل میں کھٹکتا ہے۔ تو سے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ نفاق نے کیونکر اس کے پاک دل پر تسلط جما لیا ہے!

حل لغات

فُرُوْجَهُمْ۔ فرج کی جمع ہے شرمگاہ ۔
الْخِيَرَةُ۔ اختیار و کامل اختیار ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

۳۸ - مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝

۳۹ - الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ

اس بات کو چھپاتا تھا۔ جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور تو آدمیوں سے ڈرتا تھا۔ حالانکہ تجھے اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ پھر جب زید اس عورت سے اپنی غرض پوری کر چکا تو ہم نے تیرا نکاح[۱] اسی عورت سے کر دیا کہ ایمانداروں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی عورتوں پر تنگی نہ رہے۔ جب وہ ان سے اپنی غرض پوری کر چکیں۔ اور اللہ کا کام تو ہو کر ہی رہتا ہے ۝

۳۸ - جو بات اللہ نے نبی کے لئے ٹھہرا دی ہے اس میں نبی پر کچھ تنگی نہیں ویسی طرح، اللہ کا دستور رہا ہے۔ ان لوگوں میں جو پہلے ہو گذرے ہیں اور اللہ کا کام اندازہ پر مقرر کیا ہوا ہے ۝

۳۹ - جو خدا کے پیغام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں،

حضرت زینب کا قصہ

۱ حضرت زید غلام تھے۔ حضور نے انہیں آزادی کی نعمت بخشی۔ اور اپنی آغوش تربیت میں لے لیا۔ یہ بڑے ہوئے اور پروان چڑھے۔ حضور نے اپنی پھوپھی زاد بہن ان کے نکاح میں دے دی۔ تاکہ غلام کے رتبہ کو دنیا میں بلند کیا جائے۔ اور یہ بتایا جائے۔ کہ اسلام میں آقا و غلام کی کوئی تمیز نہیں۔ جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو آزادی کی نعمت کو بھی پالیتا ہے۔ تو غلامی کا داغ مٹ گئے وہیں پر نہیں رہتا بلکہ وہ اسلام کی روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے۔ پھر یہ اتفاق ہوا۔ کہ حضرت زید کی وجہ سے سماج کی ایک اور رسم کو توڑنا اللہ کو منظور ہوا۔ اس لئے میاں بیوی میں نباہ نہ ہو سکا۔ حضور کی خواہش تو یہی تھی۔ کہ ان دونوں میں نباہ رہے۔ اور حق ازدواج تعلقات قائم رہیں مگر اللہ کو منظور تھا۔ کہ ان دونوں میں جب جدائی واقع ہو جائے۔ تو آپ اس رسم کو توڑیں۔ کہ متبنی کو وہی حیثیت حاصل ہے۔ جو بیٹے کو حاصل ہے۔ اور حضرت زینب سے نکاح کرلیں۔ حضور اس وجہ سے کہ لوگ خواہ مخواہ اس پر معترض ہوں گے۔ چاہتے تھے۔ کہ زید کے تعلقات نہ بگڑیں۔ اور وہ آخر تک اس رشتہ کو نباہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خلوص کے ساتھ زید کو تلقین کرتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک روا رکھو۔ مگر فیصلہ خداوندی ہو چکا تھا۔ کہ حضرت زینب کو ام المومنین کے شرف سے نوازا جائے۔ اور اس کی وجہ بھی یہ تھی۔ کہ اس لئے بار بار جو زید چاہتے کے اور اس شادی کو دلوں میں پنہاں رکھتے کہ آپ بالآخر مجبور ہو گئے۔ کہ حضرت زینب سے نکاح کریں۔ اتنی سی بات تھی۔ جسے دشمنوں نے افسانہ کر دیا۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بہو سے شادی کر لی ہے۔ بڑا شور و غوغا ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ جانتے تھے۔ کہ یہ سب کچھ ہوگا۔ مگر چونکہ مقصد یہ تھا۔ کہ ہمیشہ ہمیشہ مسلمانوں کو وقت پیش نہ آئے۔ کہ وہ اپنے منہ بولے بیٹوں کے ساتھ کس طرح کے تعلقات رکھیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ حضور خود بڑھ کر ایک زندہ اسوہ قائم کریں۔ اور مسلمانوں کے لئے صحیح راہ ہدایت متعین کر دیں۔ یہ بات عزیمت کی تھی۔ اور غیر معمولی جرأت و جسارت کی تھی۔ کہ حضور نے سماج کے ایسے قانون کو اپنے عمل سے توڑا۔ جس سے آپ پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ دشمنوں کے لئے تو یہ بات قابل گرفت تھی ہی۔ کہ بعض سادہ لوح مفسرین نے بھی اسکو نہایت ذلیل انداز میں بیان کیا ہے۔ اور تسلیم کر لیا ہے۔ کہ معاذ اللہ حضور حضرت زینب کی جھلک دیکھ کر عاشق ہو گئے تھے اس لئے دل میں اس خواہش کو چھپائے تھے۔ اور دونوں میں بظاہر رشتہ رہتے تھے۔ اور نباہتے تھے۔ (باقی صفحہ ۱۰۱۳ پر)

حل لغات

وَطَرًا ۔ حاجت۔ ضرورت۔

قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۔ طے شدہ بات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ○

اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے ○

٤٠- مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

٤٠- محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے لیکن اللہ کا رسول اور ختم کرنیوالا تمام نبیوں کا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ○

٤١- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○

٤١- مومنو! کثرت سے اللہ کو یاد کرو ○

٤٢- وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○

٤٢- اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو ○

٤٣- هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ○

٤٣- وہی ہے کہ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں لائے اور ایمانداروں پر مہربان ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱۲

کہ کسی طرح زینب کو اپنے لئے حاصل کریں۔ قطع نظر اس کے یہ افسانہ کسی درجہ منصب نبوت کی توہین کا باعث ہے۔ آپ یہ غور فرمائیے کہ عقلاً یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضرت زینب آپ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپ نے بارہا انکو دیکھا تھا۔ خود انکی خواہش کے خلاف انکو زید کے حوالے کیا تھا اور جب آپ نے سنا کہ ان میں باہم کھٹ پٹ رہا کرتی ہے۔ تو دلسوزی سے انکو ایسے اقدامات سے روکا تھا جو طلاق پر منتج ہوں۔ اگر آپ چاہتے تو ابتداء ہی میں حضرت زینب کے لئے رشتہ فخر و مباہات کا باعث ہوتا اور وہ اس کو ضرور منظور کرتیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ افسانہ محض لغو ہے چونکہ بعض مفسرین نے سادگی سے ایسی روایات کو جمع کر دیا ہے۔ جو اصل منافقین نے آپکو بدنام کرنیکی غرض سے وضع کی تھیں۔

ف۲ حضرت زینبؓ سے نکاح کرکے حضورؐ نے ایک بڑی رسم کو توڑا جس کا انسداد ضروری تھا۔ اسلئے آپ نہیں چاہتے تھے۔ کہ کسی طریق سے وہاں کے لوگوں کو اسلام کے متعلق کچھ کہنے اور سننے کا موقع ملے۔ اس آیت میں بھی مزید طمانیت قلب کیلئے فرمایا کہ اس قسم کے معاملات میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ پیغمبر جب عوام الناس کی خواہشات کے خلاف اقدام کرکے خود طعنوں اور ملامتوں کا نشانہ بن جایا کرتا ہے۔ وہ تو مبعوث ہی اسلئے ہوتے ہیں۔ کہ سوسائٹی کے غلط نظام کو درہم برہم کر دیں۔ ان کا تنہا مقصد ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنے عمل سے اپنے لئے ایک باعمل اچھوتے اور خدا آگاہ طریق زندگی کی طرح ڈالیں۔ اسلئے وہ بالطبع صرف خدا سے ڈرتے ہیں اور لوگوں کے خیالات اور جذبات سے بالکل بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف خدا سے ڈرنا جانتے ہیں۔ اسلئے آپ متفکر نہ ہوں۔ وہ یقین رکھیں۔ کہ یہ شادی جو نکاح کے لئے اختیار کیا ہے۔ جس کی مصلحتیں آئندہ نسلوں کو محسوس ہوں گی۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

عقیدہ ختم نبوت ایجابی حقیقت ہے

ف۳ اس آیت میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ آئندہ حضورؐ کو زید بن محمد نہ کہو۔ وہ تو کسی صلبی فرزند کے باپ نہیں ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ روحانی ابوت کے شرف سے ضرور بہرہ مند ہیں۔ اور تم میں کا ہر مومن انکا بیٹا ہے۔ اور تیسرے یہ کہ ابوت صرف تم تک نہیں ہے۔ بلکہ تا قیام قیامت جاری رہے گی۔ اور تمام فرزندان توحید کو شامل ہوگی۔ کیونکہ آپ اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ جن کے بعد کوئی دوسری رسالت یا نبوت نہیں جس کو مسلمان اپنے کو منسوب کر سکیں۔ آپ نبوت کا وہ آخری اور نہائی کمال ہیں۔ جس کے بعد یہ تکمیل پذیر ہو جاتا ہے۔ اور مزید رشد و ہدایت کے پڑھ لانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (باقی صفحہ ۱۰۱۴ پر)

حل لغات: خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ - انگوٹھی - مہر میں ہے۔ خاتم کل شئ و خاتمتہ: اور خاتم۔ آخر۔ جو شئے کے انجام و آخر کو کہا جاتا ہے۔ لسان العرب میں ہے۔ خاتم القوم اخرھم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴- تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○

۴۴- جس دن اُن سے ملیں گے اُنکی دعا خیر سلام ہوگی اور اُس نے اُنکے لئے عزت کا اجر تیار کیا ہے ○

۴۵- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○

۴۵- اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے ○

۴۶- وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

۴۶- اور خدا کی طرف اسکے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ ف۱ ○

۴۷- وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ○

۴۷- اور مومنوں کو بشارت دے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے ○

۴۸- وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○

۴۸- اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مان اور چھوڑ دے ان کا ستانا اور اللہ پر بھروسہ رکھ اور اللہ کارساز کافی ہے ○

۴۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

۴۹- مومنو! جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو تو تم کو

حاشیہ صفحہ ۱۰۱۳-

یہ آیت اسلامی عقائد میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا حضورؐ کی تعلیمات کی موجودگی میں اب کسی حالت منتظرہ کا متحمل نہیں ہے اس کو قیامت تک بالکل وہبی اور اطمینان حاصل ہے۔ کہ یہی صراط مستقیم پر گامزن ہوں اور کسی وقت بھی تجدید دین کا مطالبہ نہیں کیا جا سکیگا۔ یہ عقیدہ ایک بہت بڑی حقیقت کا آئینہ دار ہے! وہ یہ ہے کہ اسلام کل ہے! اور خدائی بادشاہت کا تصور کمل و تمام کی تمام منزلوں سے گزر چکا ہے جس کے سمجھنے کیلئے اور اس پر عمل پیرا ہونے کیلئے کسی نبوت جدیدہ اور رسالت مستقلہ کی ضرورت نہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسلمان کے پاس کتاب و سنت کی مشعل موجود رہے گی۔ اور وہ اس سے براہ راست استفادہ کر سکیں گے۔ اسلام کے آفتاب صداقت کے طلوع ہو جانے کے بعد چراغ اور کسی چراغ راہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حضورؐ کی نبوت کا فیضان باقی اور دائمی ہے۔ انکی نبوت ہمیشہ آپکے روحانی مجلس کیلئے وجہ تسکین رہے گی۔ اور آپ کی تجلیات ایک تصویر اور سیرت کے کبھی اپنے عقیدت کیشوں سے اوجھل نہیں ہو سکیں گے

(حاشیہ صفحہ ۱۰۱۵)

حضورؐ کے چار منصب

ف۱ اس آیت میں جناب رسالتمآب کے چار منصب بیان کئے گئے ہیں۔

۱- آپ شاہد ہیں۔ یعنی جو کچھ کہتے ہیں اور جس چیز کا ذکر کرتے ہیں وہ آپکا وجدانی تجربہ ہے۔ کیونکہ آپ حق و صداقت کی منزل تک عقل و استدلال کی راہوں سے نہیں پہنچتے ہیں۔ بلکہ مشاہدہ و احساس کے ذریعے آپ نے رسائی حاصل کی ہے۔

۲- حضورؐ سے پہلے جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے۔ انکے اسلوب بیان پر یا تو بشارت کا رنگ غالب تھا یا انذار کا۔ یا تو انکے پیغام کا غالب حصہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کو خدائی بادشاہت کی خوشخبری سنائیں اور یا گناہ کے عواقب سے آگاہ کریں مگر حضورؐ بیک وقت بشیر اور نذیر تھے تبھی ایک ہی وقت میں تناسب کے ساتھ لطف و کرم اور انعام و اکرام کا مژدہ بھی سنایا ہے۔ اور خدا کے عذاب کی دھمکی بھی دی ہے آپکے یہاں قدم قدم پر رحمت و ارتقاء کی منزلوں پر گامزن بھی فرمایا ہے۔ اور فاسقوں کو موت کے گھاٹ بھی اتارا ہے یعنی آپ میں جمال و جلال کا بہترین امتزاج ہے۔

۳- آپ کی مرکزی تعلیم یہ تھی کہ مخلوق کو خالق کی چوکھٹ پر جھکا دیا جائے۔ اور طاغوت کو شرک کی آلودگیوں سے پاک کر دیا جائے۔ اس لئے آپ داعی الی اللہ تھے۔

(باقی صفحہ ۱۰۱۵ پر)

حل لغات: شاهدًا۔ گواہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ
فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيْلًا ○
۵۰۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ
الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ
عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ
وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا
لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ
خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ

ان پر عدت بٹھانے کا کچھ حق نہیں کہ ان سے شمار
عدت پوری کراؤ۔ سو تم انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی ف۱
طرح سے رخصت کر دو ○
۵۰۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ عورتیں حلال
کر دی ہیں جن کا مہر تو دے چکا ہے اور وہ (لونڈیاں
بھی) جو تیرے ہاتھ کا مال ہے جو خدا نے تیرے ہاتھ لگوا
دیا ہے۔ اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں
کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری
خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت
کی ہے اور مومن عورت (بھی حلال ہے) اگر اپنی
جان نبی کو بخشدے ف (یعنی بن مہر نکاح میں آنا چاہے
اگر نبی بھی اس کو نکاح میں لینا چاہے (تو جائز ہے)

یعنی جب یہ عورت جسکے ساتھ تمہارے تعلقات زیادہ گہرے نہیں ہیں۔ تمہارے التفات کی اس درجہ مستحق ہے۔ کہ اس کو عزت و احترام کے ساتھ چھوڑنا لازم ہے۔ تو پھر ان عورتوں کے ساتھ تمہارا حسن سلوک کس درجہ کا ہونا چاہیئے جو تم سے وابستہ ہیں۔ اور تمہاری محبت میں سرشار ہیں۔ اسلام اصل میں یہ چاہتا ہے۔ کہ مسلمان کے تعلقات جس طرح اس کے خدا کے ساتھ اچھے ہوں۔ اسی طرح مخلوق کے ساتھ بھی وہ عمدگی کا برتاؤ کرے۔ اور بالخصوص اس جنس لطیف کے ساتھ تو وہ بہ غایت مروت و احسان کی قدر دانی کرے۔ جسے اگر اسکو چھوڑ دینے پر بھی بحالت مجبوری ہو جائے۔ تب بھی اسکو بدنام اور ذلیل نہ کرے بلکہ عزت و احترام کے ساتھ پیش آئے۔ اور یہ بتائے۔ کہ میں نے جو جدائی اختیار کی ہے وہ محض اس بنا پر کہ ہماری آپس میں نہیں نبھ سکی۔ ورنہ میں تمہارے ساتھ کسی بدسلوکی کو روا نہیں رکھتا۔ اور تمہیں بہرحال قابل عزت سمجھتا ہوں ○ (باقی صفحہ ۱۰۱۶ پر)

حل لغات:۔ فَمَتِّعُوْهُنَّ۔ متاع سے ہے۔
اُجُوْرَهُنَّ۔ اجر کی جمع ہے۔ بمعنی مہر ○ خَالِصَةً لَّكَ۔ آپ کے لئے مخصوص ہے ○ فَرَضْنَا۔ مقرر کئے ہیں ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱۳۔
۴۔ سراج منیر ہونیکے معنے یہ ہیں۔ کہ آپکا سلسلہ فیض تمام انبیاء سے زیادہ وسیع چلا ہے۔ اس قدر لمبا ہے۔ کہ دل کی قندیلیں کو روشن کرنے کیلئے آپ سے کسب نور کیا جائے ○
ف غرض یہ ہے۔ کہ مسلمان خوش و خرم رہیں۔ مطمئن رہیں۔ کہ عنقریب اللہ کی طرف سے انکی بہ فضل و کرم کی بارش ہونیوالی ہے۔ اور انکی ایذا رسانیوں سے بچتے رہیں۔ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ سے مقصود انقیاد نہیں ہے۔ بلکہ غیرت یعنی حضورؐ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ان منکران حق اور منافقین کی خواہشات کا احترام کریں گے۔ غلط ہے ○

(حاشیہ صفحہ ھذا)
ف۱ اس آیت کی قبل کی آیات میں حضورؐ کو بتلایا گیا تھا۔ کہ آپ کے تعلق اپنے حرم کے ساتھ کس طرح کے ہونے چاہئیں۔ اور اس میں یہ بتایا ہے کہ خود مومنین اپنے سامنے کیا لائحہ عمل رکھیں ○
ارشاد ہے۔ کہ اگر تم عورت کو مساس سے قبل طلاق دے دو۔ تو ان کو عدت واجب نہیں۔ اور تمہارے لئے یہ موزوں ہے۔ کہ ان کو جب رخصت کرو۔ تو کچھ مال متاع دیکر۔ اور اس طرح انکو جمیل کہا جائے گا ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ○

یہ خاص تیرے ہی لئے ہے سوا اور ایمانداروں کے ہمیں معلوم ہے جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور ان کے ہاتھ کے مال (لونڈیوں) کے حق میں فرض کیا ہے تاکہ تیرے اوپر تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

۵۱- تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ○

۵۱۔ ان عورتوں میں سے جسے تو چاہے علیحدہ رکھ دے اور جسے چاہے اپنی طرف جگہ دے اور جن کو تو نے علیحدہ کر دیا تھا اگر ان میں سے تو کسی کی خواہش کرے تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں۔ اس میں زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور غم نہ کریں اور وہ سب اس پر جو تو نے انہیں دیا راضی رہیں اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے ○

۵۲- لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ

۵۲۔ اس کے بعد تیرے لئے عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ یہ حلال ہے کہ ان کے بدلے اور بیویاں کرے۔ اگرچہ

حضورؐ کے تعدد ازدواج کا فلسفہ

مخالفین نے تعدد ازدواج پر بہت سے اعتراض کئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ جس شخص کے حرم میں ایک وقت نو بیویاں ہوں وہ کیونکر روحانیت کا پیکر ہو سکتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک روحانیت کے معنے تجرد اور رہبانیت کے ہیں۔ اور خدا رسیدہ شخص ان کے نظریہ کے مطابق وہ ہے۔ جو دنیوی برکات سے یکسر محروم ہو۔ یعنی تقرب و وصل کے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضورؐ کی شادی کے محرکات میں جنسی جذبات نہ تھے۔ بلکہ تبلیغی حاجات کا تقاضا یہ تھا۔ کہ حضورؐ قبائل عرب میں اشاعت دین کی خاطر رشتے استوار کریں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حقائق پر غور فرمائیے۔

۱۔ پچیس سال کی عمر تک آپ نے کامل تجرد کی زندگی بسر کی ہے۔

۲۔ گرم ممالک میں اس سے بہت عرصہ پہلے آدمی شادی کے قابل ہو جاتا ہے۔

۳۔ پہلی شادی ایک رانڈ عورت سے کی ہے۔ جو آپ سے پندرہ برس عمر میں بڑی تھیں۔ یعنی حضرت خدیجہؓ سے۔

۴۔ ۵۰ برس کی عمر تک تنہا حضرت خدیجہؓ کے ساتھ بسر کی۔

۵۔ مدینہ میں آکر ۵۳ برس کے بعد مختلف قبائل میں شادی کی طرح ڈالی ہے۔

کیا ان واقعات کے بعد بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضورؐ نے محض جنس کے لئے اس قدر متعدد بیویاں اپنے حرم میں داخل کی تھیں۔ بات یہ تھی کہ اس طرح متعدد شادیوں سے آپ مختلف قبائل کے داماد ہو گئے تھے اور وہ ان تعلقات مصاہرت کی بنا پر مجبور تھے۔ کہ آپ کی عزت کریں اور ٹھنڈے دل سے اسلام کے متعلق غور کریں۔

ان آیات میں یہ بتایا ہے۔ کہ کون کون رشتے اس قابل ہیں۔ کہ ان سے ازدواجی تعلقات کو قائم کیا جائے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اس نے ان رشتوں کو زناشوئی کے لئے جائز رکھا ہے۔ جن سے فطرتاً انسان معاشقہ کر سکتا ہے۔ جیسے چچا کی بیٹی۔ خالہ کی بیٹی۔ ماموں کی بیٹی وغیرہا۔ جو لوگ ان رشتوں کو ازدواج کے لئے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے انسانی فطرت کا اور انسانی تاریخ کا مطالعہ گہرائی سے نہیں کیا ہے۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ انسان بالطبع سب سے پہلے انہیں رشتوں کیطرف مائل ہوتا ہے اور جھکتا ہے۔ اور گو وہ رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے شادی نہ کر سکے۔ مگر اپنے دل میں ان کے متعلق جذبات محبت ضرور رکھتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۰۱۷ پر)

حل لغات:- تُرْجِیْ:- ارجاء سے ہے۔ پیچھے ہٹانا۔ دور رکھنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
رَّقِيْبًا ۟
٥٣۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى
طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا
دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا
وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ
كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ
لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْــَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ

تجھے اس کا حسن پسند بھی آئے۔ مگر جو تیرے ہاتھ کا مال ہو اور اللہ ہر شے پر نگہبان ہے ○

٥٣۔ مومنو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ مگر یہ تمہیں کھانے کیلئے اجازت دی جائے۔ کھانا پکنے کی راہ نہ دیکھا کرو۔ لیکن جب تم بلائے جاؤ تب آؤ۔ پھر جب کھا چکو تو آپ چلے جاؤ۔ اور باتیں سننے کیلئے جی لگا کر نہ بیٹھے رہو۔ یہ تمہاری بات نبی کو ایذا پہنچاتی تھی پھر نبی تم سے شرماتا تھا اور اللہ سچ بات سے نہیں شرماتا۔ اور جب تم نبی کی بیویوں سے کچھ اسباب مانگنے جاؤ تو اُن سے پردہ کے باہر سے

حاشیہ صفحہ ١٠١٦ :۔

ملک یمین بھی ایک طرح کا عقد ہوتا ہے۔ اسلئے مملوکہ عورتوں سے بھی وہ تمتعات ہو سکتے ہیں۔ جو شادی شدہ عورتوں سے ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ آج کل اسلام کی اور ہر پہلو سے [illegible] ضرورتوں اور مصلحتوں سے ناآشنا ہیں۔ ان کے لئے یہ بات کچھ قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں جن کے اظہار کا یہ موقع نہیں ۔

حضور کے لئے یہ خصوصی رخصت ہے کہ اگر کوئی عورت آپ اپنے کو خدمات ازدواج کیلئے پیش کرے۔ تو بلا معاوضہ یعنی بغیر مہر اس کو قبول کر لیں۔ اور یہ کہ جس عورت کو جب تک چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ اور جسکو جس وقت تک چاہیں شرف صحبت سے دور رکھیں۔ گو آپ نے اس رخصت سے کبھی استفادہ نہیں کیا۔ آپ نے اپنے اوقات کو تقسیم کر رکھا تھا۔ اور تمام ازواج مطہرات برابر آپ سے استفادہ کرتی تھیں۔ یہاں آپ کے لئے پابندی بھی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ آپ اب ان موجودہ بیبیوں کو چھوڑ کر ان کی جگہ دوسری بیبیوں کو اپنے گھر میں نہیں لا سکتے۔ کیونکہ وہ بہر حال آپ سے خوش ہیں اور اسلام کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار ہیں ۔

آداب دعوت

ف قرآن ایک مکمل دستور العمل ہے۔ اس میں تمام ضروری مسائل سے تعرض کیا گیا ہے۔ اور کسی بحث کو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔ جہاں عقائد کی تفصیل بتائی ہے۔ وہاں معاملات کا بھی ذکر ہے۔ معاشرت انسانی کی تعمیر کو بھی سمجھایا گیا ہے۔ اور اخلاق و سیرت کے متعلقہ لوازم کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ عام آداب یا طور طریقے کیا ہونے چاہئیں۔ تاکہ مسلمان اپنی تہذیب میں دوسروں کے محتاج نہ ہوں۔ اور ساری کائنات کیلئے ان کا وجود اسوہ اور نمونہ ہو ۔

حضرت زینب کے ولیمہ کے موقع پر ایسا ہوا۔ کہ بعض صحابہ دعوت کھانے سے فراغت کے بعد حضور کے ہاں بیٹھے رہے۔ اور باتوں میں مشغول رہے۔ جس سے حضور کے دل میں تکدر پیدا ہوا۔ مگر شرم کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکے۔ اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ جس میں دعوت کے آداب بتائے گئے ہیں۔ فرمایا۔ جب تک تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی جائے۔ اس وقت تک آنے کی زحمت نہ اٹھاؤ۔ اور جب کہا جائے۔ آؤ کھانا حاضر ہے۔ یہ سمجھو فراغت طعام کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو اس وقت تمہیں جانا چاہیئے۔ بغیر اجازت اور اذن کے گھروں میں گھس جانا غیر مہذبانہ بات ہے۔ یہ بھی مناسب نہیں۔ کہ دعوت سے کئی گھنٹے پہلے ہی جا دھمکے۔ اور لگے انتظار کرنے کہ کب پکتا ہے اور کب سامنے آتا ہے۔ پھر جب کھا پی چکو۔ تو فوراً اٹھ کھڑے ہو۔ اور چل دو۔ غیر ضروری باتیں نہ شروع کر دو۔ (باقی صفحہ ١٠١٨ پر)

حل لغات :۔ اِنٰىهُ ۔ اس کے پکنے کا۔ اِنی یانی سے ہے ○ م

م مُسْتَاْنِسِيْنَ ۔ انس ہونے والے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا
كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ
وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ
أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝
٥٤- إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝
٥٥- لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا
أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا
أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ
أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ

مانگ لیا کرو۔ اس میں تمہارے دلوں اور ان عورتوں کے
لئے زیادہ پاکیزگی ہے۔ اور تمہیں مناسب نہیں، کہ اللہ کے
رسولؐ کو ایذا پہنچاؤ۔ اور نہ یہ کہ تم نبی کی عورتوں
سے اس کے پیچھے کبھی نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے
نزدیک بڑا گناہ ہے ۝
٥٤۔ تم کسی شئے کو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ، اللہ تو
ہر شئے کو جانتا ہے ۝
٥٥۔ ان عورتوں پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے باپوں اور
اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں اور
اپنے بھانجوں اور اپنی ہم جنس عورتوں اور
اپنے ہاتھ کے مال (باندی غلاموں) کے
سامنے آئیں۔ اور (اے عورتو) اللہ سے

خاشیہ بقیہ صفحہ ١٠١٧۔ یونہی ایسی حالت میں
صاحب خانہ کو تکلیف ہوتی ہے اسکے بعد یہ فرمایا۔
کہ اس پابندی کے معنی یہ نہیں، کہ تم اپنی ضرورتوں کے
لئے حضورؐ کے ہاں نہیں آسکتے ہو۔ اور کچھ طلب
نہیں کرسکتے ہو۔ بلکہ مقصد یہ ہے۔ کہ ذرا احتیاط سے
جس چیز کی ضرورت وہ پردے کی اوٹ سے منگالو۔
تاکہ دلوں میں پاکیزگی باقی رہے۔ اور تقاضائے بشریت
خیالات میں برائی کی تحریک نہ ہو۔
ف کچھ ایسے لوگ بھی تھے۔ جو ازواج مطہرات
کے متعلق یہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ حضورؐ کے بعد
اُن سے شادی کرلیں گے۔ چنانچہ طلحہ بن عبید اللہ
صاف طور پر کہتا تھا۔ کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد زندہ رہا۔ تو عائشہؓ سے ضرور شادی
کروں گا۔ فرمایا۔ اس نوع کے ناپاک جذبات
کو دل سے نکال دو۔ پیغمبر کی عزت و حرمت
کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اسکی بیویاں ساری اُمت کی
مائیں قرار پائیں۔ ان کے متعلق اس قسم کے
خیالات رکھنا خبث باطنی اور گناہ ہے۔
یہ حکم نہ بھی ہوتا۔ اور یہ آیتیں
نازل نہ ہوتیں۔ جب بھی ازواج مطہراتؓ
کے سامنے کردار و سیرت کا اتنا
بہترین ذخیرہ تھا۔ کہ وہ عمر بھر بھی کسی
کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتیں۔ بھلا
جن لوگوں نے صحبت نبوی سے استفادہ
کیا ہو۔ کیا وہ دوسرے لوگوں کی صحبت
میں اُن انوار و تجلیات کو پا سکتے ہیں؟
جن آنکھوں نے حضورؐ کے رُخ زیبا کو
دیکھا ہو۔ ان کے سامنے دوسروں کا
کیا مُنہ ہے کہ آسکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝

ڈرتی رہو بے شک ہر شے اللہ کے سامنے ہے ۝

۵۶- إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

۵۶- بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو ۝

۵۷- إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ۝

۵۷- جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے رسوائی کا عذاب تیار کیا ہے ۝

۵۸- وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ۝

۵۸- اور وہ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بغیر اسکے کہ انہوں نے کوئی (قصور کا) کام کیا ہو ایذا دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے ۝

پیغمبر پر درود بھیجو

ف۱ اس سے قبل کی آیتوں میں یہ بتایا تھا۔ کہ پیغمبر کا رتبہ اور مقام کس درجہ رفیع ہے۔ اور کیونکر وہ اور اس کی ازواج مطہرات بوجہ نہایت احترام کی مستحق ہیں۔ اس آیت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ پیغمبر کا احترام صرف عالم اوّلی یا عالم ناسوت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ملاء اعلیٰ تک حضورؐ پر صلوٰۃ و برکات کا تحفہ بھیجتے ہیں۔ اس لئے تم پر بھی واجب ہے۔ کہ اس کا احترام کرو۔ اور اس پر رحمت اور سلام بھیجو۔

اس آیت میں لفظ صلوٰۃ مختلف معانی میں مستعمل ہوا ہے۔ صلوٰۃ کے معنے برکت کے ہیں یعنی خدا اپنی برکات رسولؐ پر بھیجتا ہے اور فرشتوں کے درود کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ رسولؐ کیلئے رحمت سماوی کی دعا کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے مطالبہ ہے۔ کہ وہ بھی رسولؐ پر درود بھیجیں۔ نیز لفظ صلوٰۃ کے معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین محمدؐ کی تائید میں کوشاں ہے۔ فرشتے بھی یہی چاہتے ہیں۔ اور تمہارا فرض بھی یہی ہے کہ قول و فعل سے حضورؐ کے اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤ۔ بہترین اور زیادہ اجر و ثواب کا حامل وہ درود ہے۔ جو ہم نمازوں میں پڑھتے ہیں۔

ف۲ اللہ تعالیٰ تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی عزت و حرمت نہایت عزیز ہے۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی شخص کسی مرد مسلمان کو ذلیل کرے کیونکہ مسلمان کی عزت اور حرمت سے کائنات کا نظام حیات قائم ہے مسلمان کی ذلت گویا حق و صداقت کی تذلیل ہے۔ اور خدا پرستوں کی ایسی جماعت کی تحقیر ہے۔ جو کائنات میں امام ہیں اور ساری دنیا کی راہنمائی جن کا دینی فرض ہے۔

حل لغات

لعنھم۔ یعنی خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

٥٩۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ
مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ
يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

٥٩۔ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں
کی عورتوں سے کہہ دے۔ کہ اپنی چادریں اپنے
اوپر تھوڑی سی نیچی لٹکا لیا کریں۔ یہ طریقہ بہت
قریب تر ہے۔ کہ وہ (کہیں) پہچانی جائیں تو ستائی نہ
جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

٦٠۔ لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ
فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

٦٠۔ منافق اور وہ جن کے دلوں میں روگ ہے اور وہ جو
مدینہ میں بری خبریں اڑاتے ہیں اگر باز نہ آئیں گے
تو ہم تجھے انکے پیچھے لگا دینگے۔ پھر وہ مدینہ میں تیرے پڑوس
میں نہ رہنے پائیں گے مگر تھوڑے دنوں ۝

٦١۔ مَّلْعُوْنِيْنَ ڗ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ
قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝

٦١۔ پھٹکارے ہوئے جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور
جان سے مارے گئے ۝

ف بات یہ تھی۔ کہ اوّل اوّل چونکہ پردہ کا رواج نہ تھا اسلئے
مسلمان عورتیں ضروریات کی وجہ سے گھروں سے نکلتیں۔ تو
بدکار اور آوارہ لوگ انکو چھیڑتے اور جب ان سے پوچھا جاتا۔
کہ تم ایسی حرکات کا کیوں ارتکاب کرتے ہو۔ تو کہتے۔ ہمیں
غلط فہمی ہوئی۔ ہم یہ سمجھے تھے۔ کہ شائد غلام عورتیں ہیں۔ لونڈیوں
سے چھیڑ چھاڑ اسوقت اس قبیل کے لوگوں میں معیوب نہیں
تھی۔ اس پردہ کا یہ حکم نازل ہوا کہ ازواج و بنات الرسول اور عام
مسلمان عورتوں کو چاہیئے۔ کہ کھلے منہ باندیوں کی طرح گھروں سے
باہر نہ نکلا کریں۔ بلکہ نکلیں۔ تو گھونگھٹ نکال کر۔ تاکہ معلوم ہو جائے
کہ یہ شریف پردہ دار خاتونیں ہیں۔ لونڈیاں نہیں ہیں۔ اور اس
طرح ان بدقماش لوگوں کو شرارت کا موقع نہ ملے۔

یہ پردہ کی وہ سادہ اور نہایت حیا پرور صورت ہے۔
جو معقول بھی ہے۔ اور حفاظت کے لئے ضروری تھی۔

برقع موجودہ حالات میں شرعی پردہ نہیں ہے۔ بلکہ پردہ
کی ایک ارتقائی شکل ہے۔ اور تمدن کے ارتقاء کے ساتھ اس
نوع کا ارتقاء بھی ضروری تھا۔ گو یہ بڑی حد تک مفید ہے۔
مگر چونکہ تمدن کی ارتقائی بدعت ہے۔ اور اسلامی سادگی سے ذرہ
مختلف ہے۔ اس لئے طبعاً اس میں چند نقائص ہیں جن کا تعلق
اسلام یا قرآن سے نہیں ہے چونکہ معترضین حضرات پردہ اور برقع میں
بعض اوقات امتیاز روا نہیں رکھتے۔ اسلئے ان سے اس باب
میں غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اور وہ ان عیوب کو جو برقع کا لازمی نتیجہ
ہیں نفس پردہ کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں بالکل
جدا جدا چیزیں ہیں۔ پردہ ایک قرآنی نصب العین ہے جس کا
مقصد ہے۔ حفاظت ناموس اور برقع محض ایک ذریعہ ہے۔ جو گو نا
مفید ہے۔ اور بعض مضرتیں بھی اس میں ہیں۔ اس لئے اس ذریعہ
کو چھوڑ کر کسی دوسرے ذریعہ کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جس سے
تمدن گرتا نہ ہو۔ نہ زینت کے مقامات بھی ظاہر نہ ہوں۔ اور وہ دل
میں بے ضرر بھی ہو بشرطیکہ کوئی دوسرا ذریعہ اسکی جگہ لے سکے۔

حل لغت

جَلَابِيْبِهِنَّ۔ جلباب کی جمع ہے۔ یعنی چادر۔
اَنْ يُّعْرَفْنَ۔ یعنی پردہ کی وجہ سے یہ معلوم ہو جائے۔ کہ
شریف زادیاں ہیں۔
اَلْمُرْجِفُوْنَ۔ بد پروپیگنڈا کرنے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۷۔ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

۶۷۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا سو انہوں نے ہمیں رستے سے بہکا دیا ۝

۶۸۔ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

۶۸۔ اے ہمارے رب انہیں دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج ۝

۶۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۝

۶۹۔ مومنو! تم ان جیسے مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا۔ پھر اللہ نے اُن باتوں سے جو انہوں نے کہی تھیں موسیٰ کو پاک ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والا تھا ۝ ف

۷۰۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝

۷۰۔ مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو ۝

۷۱۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

۷۱۔ کہ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال سنوار دے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی مراد پائی ۝ ف

حاشیہ متعلقہ ۶۳ تا ۶۶

کہ قانون قیامت کیلئے خود منشائے الٰہی کا دوسرا نام ہے کسی چیز کے ظہور اور اس کے تعین کیلئے اس چیز وہ قانون نہیں جو ہمیں معلوم ہے۔ بلکہ اللہ کا ارادہ اور اس کی ترجیح ہے۔

ف یعنی بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا علم صرف جناب باری کو ہے کسی انسان کو اس سے بہرہ ور نہیں کیا گیا۔ اسلئے اگر حضور قیامت کے متعلق نہیں جانتے۔ تو [illegible] منصب نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا علم [illegible] سے متعلق ہے۔ اور [illegible] انسانی مصالح کا تقاضا ہے۔ کہ اس کو معرفت کے [illegible] جائے۔ [illegible] کہ زندگی گزارنا [illegible] کا جہنم تیار ہی جائے۔

یعنی لوگوں کا انجام ہے۔ جو دنیا میں اللہ اور رسول کی اطاعت سے محروم تھے۔ اور مشائخ و کبار کی اندھی عقیدت میں مبتلا تھے۔ [illegible] اس وقت افسوس کرینگے کہ ان لوگوں نے ہم کو دنیا میں گمراہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ان کی [illegible] مقام سے حل ہو جائیگی۔ اور یہ خواہش کرینگے۔ کہ کاش ان لوگوں کو عذاب ہو۔ اور یہ غلط قیادت کے مزے کو چکھیں۔

[illegible] ف ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ تم نے رسول کو [illegible] ہے جو اللہ کا فرمان ہے [illegible] جیسا کہ پیغمبروں کو ایذا [illegible]

ف بری کرتا ہے۔ [illegible] ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ جیسے موسیٰ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بھی اس کی قوم نے کتنا [illegible] ان کو [illegible] اور ان کو قوم کی نظروں میں معصوم ثابت کیا۔

ف مسلمان کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اس دنیا میں ایک مشن کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے۔ اس لئے اس پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو دوسروں پر عائد نہیں ہوتیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ عقائد و افکار سے لے کر اعمال [illegible] تک تقویٰ اور پاکیزگی قلب کا حامل ہو۔ [illegible] جو قرآن اور حدیث میں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنا [illegible] نہیں۔ بلکہ ہر لحظہ اس کا شغف اطاعت ہی کی طرف ہونا چاہئے۔ [illegible] معلوم ہو کہ مسلمان کا [illegible] منصب امامت [illegible] و بصیرت [illegible] کوئی قوم [illegible] نہیں کرسکتی۔ [illegible] سب سے زیادہ کامیاب [illegible] تمام مشرقی [illegible] کے حصہ میں آئی ہیں۔ اور یہ کسی حالت میں دنیا والوں سے پیچھے نہیں۔

حل لغات۔ [illegible]

[illegible] بڑے لوگ [illegible] سدید [illegible] سیدھی بات۔

۶۷۔ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝

۶۷۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا سو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا ۝

۶۸۔ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝

۶۸۔ اے ہمارے رب انہیں دونا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج ۝

۶۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝

۶۹۔ مومنو! تم ان جیسے مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا۔ پھر اللہ نے اُن باتوں سے جو انہوں نے کہی تھیں موسیٰ کو پاک ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والا تھا ف ۝

۷۰۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝

۷۰۔ مومنو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو ۝

۷۱۔ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

۷۱۔ کہ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال سنوار دے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی مراد پائی ف ۝

حاشیہ صفحہ ۱۰۲۱

کہ قانونِ قدرت بجائے خود منشاء الٰہی کا دوسرا نام ہے کسی چیز کے ظہور و وجود باقی رہنے کیلئے اصل چیز وہ قانون نہیں جو ہمیں کارفرما ہے۔ بلکہ اللہ کا ارادہ اور اس کی توجہ ہے۔

ف یعنی بعض چیزیں ایسی ہیں جن کا علم صرف جناب باری کو ہے کسی انسان کو اُن سے بہرہ ور نہیں کیا گیا۔ اسلئے اگر حضور قیامت کے متعلق نہیں جانتے۔ کہ مستقبل قریب میں آئے گی یا بعید میں تو یہ منصب نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا علم مشیت سے مختص ہے اور نیز انسانی مصالح کا تقاضا ہے کہ اسکو فطرت کے مخفی خزانوں سے نا آشنا رکھا جائے۔ ورنہ حیرانی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ زندگی گزارنا دشوار ہو جائے اور دنیا علم و فلسفہ کا جہنم زار بن جائے۔

یہاں لوگوں کا انجام ہے۔ جو دنیا میں اللہ اور رسول کی اطاعت سے محروم تھے۔ اور شرک و کبائر کی اندھی عقیدت میں مبتلا تھے۔ یہ اس وقت محسوس کرینگے کہ ان لوگوں نے انکو دنیا میں گمراہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ان کی عقیدت اس وقت عقوبت و انتقام سے بدل جائیگی۔ اور یہ خواہش کرینگے۔ کہ کاش ان لوگوں کو عذاب ہو۔ اور یہ غلط قیادت کا مزہ چکھیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا۔ ف اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے جو اللہ کا قانون ہے کہ وہ جیسا اپنے پیغمبروں کو اذیت

سے بری کرتا ہے۔ بعد ازاں الزام لگانے والوں اور دکھ پہنچانے والے لوگوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے دیکھو موسیٰ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بھی اس کی قوم نے کتنا افتراء کیا وہ بدنیتی تھا۔ کہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انکو عزت بخشی۔ اور انکو لوگوں کی نظروں میں مقتدر ثابت کیا۔

ف مسلمان کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اس دنیا میں ایک مشن کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے اس لئے جبتک اس پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو دوسروں پر عائد نہیں ہوتیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ عقائد و افکار سے لے کر اعمال و جوارح تک تقویٰ اور پاکیزگی غالب حاصل ہو۔ اور جہات کے اس میں قولاً و عملاً جو ہر آن اور ہر منزل میں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتا رہے۔ کبھی نہیں۔ بلکہ ہر لحظہ اس کا وقت اطاعت میں صرف ہونا چاہیئے۔ تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان کا نظام میں منصب امامت کا تقاضا ہے اور میرت و کردار کے اعتبار سے کوئی قوم اسکی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ یہی وہ فلاح کا نصیب ہے۔ اور خدا کی مخلوق میں سب سے زیادہ کامیاب عظیم تر شکل تمام مسرتیں اس کے حصہ میں آتی ہیں۔ اور یہ کسی بادشاہ دنیا والوں سے پیچھے نہیں۔

حلِ لغات:۔ سَادَتَنَا۔ جمع دین کے لحاظ سے عظمت و رفعت سے رسول

۔ كُبَرَاءَنَا۔ بڑے یعنی بڑے لوگ۔ ابنوں فقط ہے۔ صاحب اقتدار لوگ۔ سَدِيدًا۔ اچھی بات۔

www.KitaboSunnat.com

۷۲- إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝

۷۲- ہم نے (ایک) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو پیش کی۔ سو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اٹھا لیا بیشک وہ بڑا بے ترس اور بڑا نادان تھا ۝

۷۳- لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

۷۳- تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے، اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو معاف فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

آیاتہا ۵۴	(۳۴) سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ (۵۸)	رکوعاتہا ۶

(۳۴) سورۂ سبا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

۱- سب تعریف اس اللہ کیلئے ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور جو زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور سب اُسی کی تعریف

عرضِ امانت

ف ۱ الامانۃ سے مراد عقل و شریعت کی ذمہ داری ہے اور عرضنا سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو پیدا کیا۔ تو دیکھا۔ کہ کیا آسمانوں کی بلندیاں، اور زمین کی وسعتیں اور پہاڑوں کا استحکام اس قابل ہے کہ ان چیزوں پر عقل و شریعت کی ذمہ داریاں ڈالدی جائیں۔ اور ان کو اپنے صفات حسنہ کا مظہر بنا دیا جائے ان کی فطرت کو ٹٹولا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان سب میں یہ اہلیت نہیں ہے۔ پھر انسانی مشت خاک پر نظر پڑی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ باوجود کائنات میں بہت زیادہ کمزور اور ضعیف ہونیکے اپنی فطرت اور استعداد کے لحاظ سے اس قابل ضرور ہے۔ کہ تکلیفات شرعیہ کو اُٹھا سکے۔ اور دنیا میں خلافت الہیہ کا مظہر ہو۔ چنانچہ یہ امانت کا بار گراں اس کے حوالے کیا گیا۔ اور اس نے اس کو اٹھا لیا ہے

آسماں بار امانت نتوانست کشید • قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

غرض یہ ہے۔ کہ حضرت انسان کو فطرت نے ازل سے اس خدمت کیلئے منتخب کر رکھا تھا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ اس منصب جلیل کا اہل ثابت ہو۔ اور اپنے فکر و عمل سے آسمانوں اور زمین پر تفوق اور پہاڑوں پر اپنا تفوق ثابت کرے •

یہ ایک پیرایہ بیان ہے انسانی فضیلت کے اظہار کا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ بلیغ اسلوب اختیار کرنا انسانی وسعت سے باہر ہے ورنہ یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ کون شریعت کے اس بار کو اٹھا سکتا ہے۔ اور کون نہیں اٹھا سکتا۔

اس صورت میں ظلوما اور جہولا کا لفظ بطور طنز کے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت کا عین تقاضا تھا۔ کہ وہ ہر خدمت کیلئے تیار ہو۔ اور شریعت کی ذمہ داری کو قبول کرلے۔ اسکے لئے اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ بجز اسکے کہ اس امانت عظیمہ کا بہر قسم متحمل ہو جائے اور اس کی اپنی برتری کو محسوس کرے۔ جو اس کو کائنات کی تمام چیزوں پر حاصل ہے۔ یہاں انسانی شرف و مجد کا ذکر ہے۔ لہٰذا اسکے معنی یہاں ظالم اور متعسف کے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ ظالم اور ناعاقبت اندیش انسان کس جرأت سے اس بوجھ کے قابل ہے کہ اس کو اتنا بڑا بوجھ تنہا اٹھا لینے کا حوصلہ ہے •

حلِ لغات:- یحملنھا۔ حمل کے معنے یہ بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ بوجھ اور ثقل سے عہدہ برآ ہو سکا۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ان چیزوں نے امانت کو ٹھیک ٹھیک ادا کیا اور وہ امین ہونگے۔ کہ ہم نے آسمان زمین اور پہاڑوں کو فطری فرائض ادا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ○

آخرت میں اور وہ حکمت والا خبردار ہے ○

۲- يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ
وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ○

۲- جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے
نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا اور جو اسمیں چڑھتا ہے
وہ سب جانتا ہے اور وہی مہربان بخشنے والا ہے ○

۳- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ
قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ
وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ
وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○

۳- اور کافر کہنے لگے کہ ہم پر وہ گھڑی نہ آئیگی تو کہہ کیوں نہیں،
مجھے اپنے رب کی قسم وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اس رب کی جو
چھپی باتوں کو جانتا ہے اس سے ایک ذرہ بھر بھی پوشیدہ
نہیں ہو سکتا، اور نہ آسمان اور زمین میں، اور نہیں ذرہ سے چھوٹی
اور نہ ذرہ سے بڑی کوئی شئے مگر وہ روشن کتاب میں موجود ہے ○

۴- لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ
أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○

۴- تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور نیک کام کئے بدلا دیوے انہیں
کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○

سورہ سبا

ف۱ قرآن حکیم کا اصل موضوع بیان یہ ہے کہ ذات باری کے متعلق جو شکوک وشبہات لوگوں کے دلوں میں جہالت کی وجہ سے پیدا ہوگئے ہیں۔ انکو دور کرے۔ اور اسکے تعلق کو اس طرح ایمان آفریں شکل میں پیش کرے کہ وہ نفس انسانی کیلئے بلندی اور رفعت کا سبب بن سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے صفات وشیون کو جس وضاحت کیساتھ قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے اسکی مثال کسی مذہبی کتاب میں ملنا مشکل ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ فکر انسانی اس سے زیادہ وضاحت نہیں کرسکتا۔ اور خدا کے متعلق جس قدر قرآن نے بیان کیا ہے۔ اس پر سر مو اضافہ ممکن نہیں۔

فرمایا۔ ستائش اور تعریفیں اس خدائے برتر کو سزاوار ہیں۔ جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اور زمین کی تمام چیزیں اسکے قبضہ قدرت میں ہیں دنیا بھی اسی کی ہے۔ اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے حکمت والا اور ہر بات سے آگاہ ہے۔ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ جو زمین سے نکلتی ہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ان اشیاء کو بھی جو اس کی طرف صعود کرتی ہیں۔ وہ بڑا ہی رحیم کرنے والا ہے اور نہایت بخشنے والا ہے۔

— ف۲ یہ تخیل کتنا بلند اور واضح ہے۔ کس درجہ قابل تحسین اور وثوق انداز ہے۔ یہ عالم ہے۔ کہ قرآن حکیم جب اللہ تعالیٰ کے متعلق صفات کا ذکر کرتا ہے۔ تو قلب عقیدت ومعرفت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے اور وجدانی طور پر محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی حضوری اور قرب میں ہے۔

ف۳ حشر وجزاء کا انکار کرنے والوں کے لئے ہمیشہ استبعاد کا باعث رہا ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ حقیقت کبھی نہیں آئی۔ کہ جس خدا نے تم سے دنیا کو نکالا، سجایا اور نصب وجود بخشا۔ وہ جب چاہے گا مرجانے والے بندوں کو قبروں سے اٹھا کر کھڑا کردے گا۔ انہوں نے کبھی نہیں سوچا کہ جب خدا کو تسلیم کرلیا۔ اس کی قدرتوں اور صفتوں پر ایمان لے آئے۔ تو پھر اس خیال اور اشکال کے لئے کون گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔
(باقی صفحہ ۱۰۲۵ پر)

حل لغات

یعزب۔ الغائب۔ اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو چارہ کی تلاش میں اپنے لوگوں سے بہت دور نکل جائے۔ اور نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ غرض یہ ہے۔ کہ خدا سے کوئی چیز مستتر نہیں ہے۔

ملک قدیر کریم۔ ملیدہ نیدی۔ مفکرکا تعلق جب اشیاء سے ہو تو اس سے کثافت مراد ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۵- وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○
۶- وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ
يَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○
۷- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى
رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○
۸- اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ
بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○

۵- اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ہرانے میں کوشش کی انہیں
کے لئے سخت قسم کا درد دینے والا عذاب ہے ○
۶- اور جنہیں علم دیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تیرے
رب کی طرف سے تجھ پر اتارا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ
اس زبردست خوبیوں والے کی راہ دکھلاتا ہے ○
۷- اور کافروں نے آپس میں کہا کہ کیا ہم تمہیں ایک آدمی
بتائیں جو تمہیں یہ خبر دیگا۔ کہ جب تم بالکل پارہ پارہ
ہو جاؤ گے تو تم کو نئی پیدائش میں آنا ہوگا ○
۸- کیا اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا جنون ہے؟
کوئی نہیں بلکہ وہ جو آخرت کو نہیں مانتے عذاب
اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲۴:-

وہ قادر مطلق مجبور اپنے ارادہ کے ہزاروں عالم بیک وقت پیدا کر سکتا ہے۔ اور فنا کر سکتا ہے۔ اس کی ایک نگاہِ غضب ساری کائنات کو چشم زدن میں تباہی کے گھاٹ اتار سکتی ہے۔ اور اس کی التفات کی نظر سے دیکھ لینا زندگی اور حیات کو بیدار کر دیتا ہے۔ قرآن حکیم نے منکرین والوں کے شبہات کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقوں اور مختلف دلائل سے کام لیا ہے۔ یہاں دو باتوں کو بطور استدلال کے پیش فرمایا ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ دو طریقوں سے ان کی توجہ کو اس مسئلہ کی حقیقت کی طرف مبذول فرمایا ہے۔

ارشاد ہے۔ کہ جب ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ اور چھوٹی بڑی ہر شے اُن کے سامنے عیاں ہے خواہ وہ آسمان کی بلندیوں میں موجود ہو۔ اور چاہے وہ زمین کی گہرائیوں میں ہو۔ تو پھر عناصر حیات کو جمع کر لینا کیا مشکل ہے؟ دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ انسان کے نفس اعمال ایک مکافات کی دنیا کے متقاضی ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ بہت سے فاسق و فاجر انسان تعزیر و عقوبت سے بچ جاتے ہیں۔ اور بہت سے نیک اور صالح حضرات اس دنیا کے دوں میں تکلیف و حسرت کے ساتھ بسر کرتے ہیں تو پھر یہ بھی درست ہے۔ کہ انصاف و عدل کے لئے ایک دن مقرر ہونا چاہیئے۔

{ باقی صفحہ ۱۰۲۶ پر ملاحظہ ہو }

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩- اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنْ نَّشَاْ
نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ
عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

٩. سو کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف جو
اُن کے آگے اور پیچھے ہیں نظر نہیں کی کہ اگر
ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان
پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دیں؟ بیشک اس میں ہر ایک
رجوع کرنیوالے بندے کیلئے نشانی ہے ○

١٠- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يٰجِبَالُ
اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ
الْحَدِيْدَ ۝

١٠. اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی اے
پہاڑو اس کے ساتھ رجوع سے تسبیح پڑھو اور اے
پرندو (تم بھی) اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا ○

١١- اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ
فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۖ
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

١١. اور کشادہ زرہیں بنا اور اندازے سے کڑیاں
جوڑ اور تم سب نیک کام کرو۔ جو تم کرتے
ہو میں دیکھتا ہوں ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ١٠٢٥:-

تابش نظر

ف پیغمبر کی نظروں میں الہام اور وحی کی وجہ سے اس درجہ تابش آجاتی ہے۔ کہ وہ ان واقعات و حقائق کو اس طرح محسوس کرتے ہیں جو آئندہ کئی صدیوں کے بعد ظہور میں آنے والے ہیں جس طرح ہم موجودہ مناظر کو دیکھتے ہیں۔ وہ ان کے متعلق حکم یقینی رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے جاننے کا ذریعہ فکر و استدلال نہیں ہوتا۔ جس میں شک و شبہ کو اصلاً دخل نہیں۔ وہ پیغمبرانہ بصیرت سے دیکھتے ہیں اور القاء و کشف سے حقائق و واقعات کو جانتے ہیں۔ انکے نہ ماننے والے لوگ صرف الہام کی عظمت سے آگاہ نہیں ہوتے۔ بلکہ پرلے درجے کے کوتاہ نظر بھی ہوتے ہیں۔ وہ انکی باتوں کو محض جنون اور کذب سمجھتے ہیں انکی نظریں سطحی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ اس طرح کی باتوں کو سنتے ہیں۔ تو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔ اور باور نہیں کرتے کہ یہ اپنے دعوؤں میں سچے ہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے جب خدا سے اطلاع پاکر قیامت کی خبر دی۔ اور یہ بتایا۔ کہ جس دنیا کو تم دائمی سمجھتے ہو۔ اس کا طلسم ایک دن ٹوٹنے والا ہے۔ اور اس کے بعد پھر دوبارہ یہ عالم انسانی ظہور پذیر ہوگا۔ اور مجرموں کو ان کے اعمال کے مطابق سزا و جزا ملیگی۔ تو انہوں نے اس عقیدے کو بڑی حیرت کیساتھ سنا۔ کبھی تو اس میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ کبھی انکار کیا۔ اور کبھی یہ کہا۔ کہ یہ باتیں تو محض جنون کی باتیں ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ موت کے بعد پھر ہم زندہ ہو جائینگے؟ فرمایا اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے ہیں اور عقبیٰ کے حقائق کا انکار کرتے ہیں۔ ذہنی اور فکری عذاب میں مبتلا ہیں۔ ان سے بصیرت چھن چکی ہے۔ یہ خود فکر و تعقل کی تمام استعدادوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور گمراہی کی اس منزل میں ہیں۔ جہاں پہنچکر انسان ہدایت سے بہت دور ہو جاتا ہے۔ (باقی صفحہ ١٠٢٧ پر)

حل لغات:-

اَوِّبِیْ۔ اوب سے ہے جسکے معنے رجوع کے ہیں۔ حضرت داؤد اور سلیمان کے متعلق ان آیتوں میں جن واقعات کا تذکرہ ہے۔ ان کی غرض قرآن سے مراد حشمت و عظمت کا اظہار ہے۔ اور بتانا یہ مقصود ہے۔ کہ یہ لوگ رب کی طرف سے علمی و عملی کمالات سے بہرہ ور تھے اور پوری طرح متمتع ہوں۔ پہاڑوں سے کام لیتے ہوں۔ پرندوں کو عملی ضروریات کیلئے استعمال کرتے ہوں۔ اور آہن و فولاد سے متعلق فن کو جانتے ہوں۔ ممکن ہے اس وقت حضرت سلیمان نے ایک مرکب ہوائی ایجاد کر لیا ہو۔ جو فضا میں پرواز کرتا۔ اور ترقی کے فراز اعلیٰ تک رسائی حاصل کر لی ہو۔ م

م یہ سب چیزیں ممکن ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲- وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ
وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ
الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ يَّزِغْ
مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ
عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝
۱۳- يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ
وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ
قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۗ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ
شُكْرًا ۗ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝
۱۴- فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ
عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ
مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ

۱۲- اور سلیمان کیلئے ہوا کو (مسخر کیا) صبح کی سیر (یا منزل)
اس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی سیر اس کی ایک
مہینے کی راہ تھی۔ اور اس کے لئے ہم نے گلے ہوئے
تانبے کا ایک چشمہ جاری کر دیا اور جنات میں وہ جن (لگے
تابع کئے) جو اس کے سامنے اس کے رب کے حکم سے کام
کرتے تھے۔ اور ان جنوں میں سے جو کوئی ہمارے رب
کے حکم سے پھرے گا ہم اسے دوزخ کا عذاب چکھائیں گے ۝
۱۳- وہ جنات اس کیلئے جو چاہتا بناتے تھے قلعے اور
تصویریں اور لگن جیسے تالاب کے دیگیں چولہوں پر
جمی ہوئیں اے آل داؤد شکر گذاری کرو اور میرے
بندوں میں تھوڑے شکر گذار ہیں ۝
۱۴- پھر جب ہم نے اس پر موت کو مقرر کیا تو جنوں کو
اس کی موت کی خبر کسی نے نہ دی۔ مگر گھن
کے کیڑے نے کہ اس کے عصا کو کھاتا رہا۔ بقیہ

(حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۰۲۶)

ف یہ توحید کی دلیل ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ یہ دنیائے فانی کو دائمی نہ سمجھیں۔ اگر ہم چاہیں۔ تو چشم زدن میں اس کو تباہ کر دیں۔ اور پھر یہ دیکھیں کہ اس عالم کے متعلق ان کے مزعومات کس درجہ لغو اور غلط ہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ

ف اس سے قبل کی آیات میں بتایا تھا۔ کہ انسان میں جب انابت الی اللہ کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ تو وہ آیاتِ فطرت کو خوب سمجھنے لگتا ہے۔ اب اس آیت میں اپنے دو بندوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو منیب تھے۔ اور بہت زیادہ فضل و برکات کے حامل تھے۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بائیبل میں ان کی بادشاہت اور شان و عظمت کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ ہے۔ قرآن حکیم نے نہایت مختصر انداز میں چند واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس لئے کہ عرب تفصیل کے ساتھ ان چیزوں سے آگاہ تھے۔ بتانا صرف یہ مقصود ہے کہ انابت الی اللہ کو کیا مفہوم کیا ہے؟ فرمایا۔ حضرت داؤدؑ کو دیکھو۔ کہ پہاڑ بھی ان کے مسخر ہیں اور باوجود اس سلطنت و حکومت کے جو تمام دنیاوی خاصہ ہے۔ داؤد کے

روحانی نغموں پر جھومتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پرندے بھی دیکھو۔ وہ بہت کم مانوس ہوتے ہیں مگر داؤد کی تسبیح سے لگے تھے اور آزادوں میں بھی گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ لوہے کے جگر میں بھی رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اللہ کی خشیت سے ان کے مبارک ہاتھوں میں نرم ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ زرہیں اور دیگر سامان کی چیزیں بناتے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ کیلئے ہوا مسخر ہے۔ ان کا تخت ہوائی اس قدر تیز رفتار ہے کہ ایک مہینے کی منزل شام تک طے کر لیتا ہے۔ نیز تانبے سے متعلق معلومات کو وہ پوری طرح جانتے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ کی شان و شوکت

ف حضرت داؤدؑ کی ساری عمر تقریباً لعین سے جہاد کرتے گزری۔ انہوں نے اپنے وقت کے بڑے بڑے جبابرہ کو شکست دی ہے۔ اور آہنی زرہ و فولاد کو ان کو ختم کرنے کیلئے پوری حربی قوت کا استعمال فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے ذکر میں سلح سازی کو خصوصیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور اس کو صنائع کے تعبیر کیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ دشمنوں کو کچلنے کیلئے اسلحہ بنانا عمل خیر ہے۔ اور دوسری حیثیت حکمت کی ہے (باقی صفحہ ۱۰۲۸ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي
الْعَذَابِ الْمُهِينِ ○
١٥- لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ
جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِنْ
رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ
طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ○
١٦- فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ
أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ
قَلِيلٍ ○
١٧- ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي
إِلَّا الْكَفُورَ ○
١٨- وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي

وہ گر پڑا تو جنوں نے جانا کہ اگر وہ غیب جانتے
تو ذلت کے عذاب میں نہ رہتے ○
١٥- بے شک قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں ایک
نشانی تھی دہنے اور بائیں دو باغ تھے۔ اپنے
رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ شہر
ستھرا ہے اور رب بخشنے والا ہے ○
١٦- پھر انہوں نے منہ موڑا تو ان پر ہم نے زور کا نالہ
چھوڑ دیا اور ان کے دو باغوں کے عوض ہم نے اُن
کو اور دو باغ بدل دیئے۔ جن کا میوہ کسیلا اور جھاؤ
اور کچھ تھوڑے سے بیر تھے ○
١٧- یہ اُن کے کفر کا بدلہ ہم نے اُن کو دیا اور بڑی سزا
سوائے ناشکر کے اور کسی کو ہم نہیں دیا کرتے ○
١٨- اور ہم نے اُن (اہلِ سبا) کے اور اُن دیہات کے درمیان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲۷ ۔ حضرت سلیمان کا زمانہ امن کا زمانہ تھا اسلئے جنکے ذکر میں سامان شان و شوکت کی تفصیلات ہیں۔ ارشاد ہے۔ کہ جن انکے مسخر تھے! وہ قصر شاہی اور معابد کی تعمیر میں لگے رہتے تھے۔ محل کی زینت انکے لئے نقشے بھی وہ بناتے تھے! وہ بڑے بڑے کھانے پینے کے ظروف بھی۔ بلکہ حضرت سلیمان کے شاہی دسترخوان پر جتنے لوگ بھی آ سکیں اتنی سمائی ہو جائے فرمایا آل داؤد سوچو۔ تو عنایات الٰہی اللہ کی وجہ سے تم کتنے بڑے بڑے بنتے دیئے گئے ہیں۔ اور دنیا کی کتنی عظیم نعمتوں سے تم بہرہ ور ہو۔ اور اسکے بعد اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ شکر اور شاداب ثقافت میں خدا پرستی کے جذبات تم جیسے لوگوں کے ساتھ ہی مخصوص ہیں۔ ورنہ اکثریت کی حالت تو یہ ہے۔ کہ جہاں ذرا آسودگی ہوئی۔ غفلت کے کثیف حجابات دیدہ و دل پر چھا گئے۔ ہو سکتا ہے۔ اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا سے مطلب یہ واضح ہو۔ کہ حضرت سلیمان باوجود شاہانہ شان و شوکت کسی وقت بھی اللہ کو نہیں بھولے۔ اور آسودگی اور فارغ البالی کی کسی منزل میں بھی انہوں نے اسکو فراموش نہیں کیا۔ اور غرض یہ ہو۔ کہ بائبل کی تردید کی جائے۔ جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ سلیمان آخر وقت میں شرک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ معاذ اللہ۔

ف۲ حضرت سلیمان کو دینی عمارات کے ساتھ خاص شغف تھا۔ انہوں نے اپنے زمانے میں کئی عمارات اور شاندار معابد بنوائے! اور عمر کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ کیلئے بہت بڑا ہیکل تعمیر کرایا۔ جیسا کہ بائبل میں مذکور ہے اسکا آغاز ہوا تھا! وہ بھی تھی۔ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور وہ ہیکل اختتام تک نہ پہنچ سکا۔ اس وقت کی سیاسی حالت یہ تھی۔ کہ تمام تعمیر حضرت سلیمان کے خوف سے اور مسلم جنات بھی جو مزدوروں اور صناعوں کی حیثیت سے کام کر رہے تھے بعض اگر وہ جانتے تو ان کو چھوڑ جاتے! وہ نسل میں انکے ساتھ نہیں تھے آپکی وفات کے بعد اللہ نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ آپکی لاش کو شیش محل میں اس طرح استادہ کیا جائے۔ کہ ان پر موت کا شبہ نہ ہو۔ (زیادہ کی صفحہ ۱۰۲۹ پر)

حل لغات:- لِسَبَإٍ - ایک قوم کا نام ہے۔ جو نہایت سرسبز و شاداب زمین پر بسی ہوئی تھی جیسے شہر کے دائیں اور بائیں عمدہ عمدہ باغات تھے۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہمیشہ بہرہ ور رہنا چاہئے جو شکر گزار رہو۔ پھل کے خمطٍ۔ غرض کسیلا و بدمزہ جس کا تجربہ ہوا ایک سیلاب آیا۔ وہ سب کچھ بہا لے گیا! اور انکے بدلے بد مزہ جھاڑیاں اور درخت اُن پیدا ہو گئے۔ جن کے وجہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ سَيْلَ الْعَرِمِ۔ زور دار سیلاب۔

۳ اس قدر تیز و دھار پانی جو بند توڑ دے۔ خَمْطٍ۔ بدمزہ ترش پھل کا۔ اَثْلٍ۔ جھاؤ۔ سِدْرٍ۔ بیری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا
السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ○
۱۹- فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ
وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○
۲۰- وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ
فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○
۲۱- وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا
لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ
هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ حَفِيْظٌ ○

جن میں ہم نے برکت رکھی ہے (راہ پر) نظر آنیوالی بستیاں بنا دیں
اور ان میں چلنے کی منزلیں (یعنی سرائیں) مقرر کیں (اور عام
اجازت دی) کہ راتوں اور دنوں ان کے درمیان امن سے سیر کرو ○
۱۹- پھر اہلِ سبا نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے سفروں میں دوری
ڈال دے۔ اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر ہم نے انہیں
افسانے بنا دیا۔ اور انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بیشک
اس میں ہر صابر و شاکر کیلئے نشانیاں ہیں ○
۲۰- اور بلاشبہ ابلیس نے اپنا گمان ان کے حق میں سچ کر دکھایا سو سوائے
تھوڑے سے ایمانداروں کے سب نے اسکی پیروی کی ○
۲۱- اور شیطان کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر یہ اس لئے ہوا کہ ہم
اُسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے اس سے جو آخرت
کی طرف سے شک میں ہے جدا کر کے ظاہر کریں اور
تیرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲۹۔ اور اس طرح اس کی موت کی خبر ایک
مصالح کی بناء پر پوشیدہ رکھی جائے۔ چنانچہ اس تدبیر پر عمل کیا گیا۔ اور مدت
تک مخالفین اور جنات یہ نہیں جان پائے تھے کہ حضرت سلیمانؑ کا انتقال
ہو چکا ہے۔ کیونکہ وہ دور سے ان کو اسی وقت مقررہ پر عصا کے سہارے ٹیک
لگائے کھڑا دیکھتے تھے۔ پھر جب اتفاق سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد دیمک
نے عصا کو کھوکھلا کر دیا۔ تو حضرت سلیمان کی لاش زمین پر آ رہی۔ تب راز
فاش ہو گیا۔ مگر اس وقت ہیکل کی تعمیر ہو چکی تھی۔ اور سیاسی دسیسے وانیوں
پر قابو حاصل کر لیا گیا تھا۔ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ یہ عمارت تیرہ سال تک
زیر تعمیر رہی۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

سبا والوں کی سرکشی

ط قوم سبا کی گرد و پیش کی بستیاں بالکل قریب قریب واقع تھیں لوگ
مطمئن اور پُرامن تھے۔ جب چاہتے۔ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی
جانب آسانی سے منتقل ہو جاتے۔ پھر جب انہوں نے یہ چاہا کہ دوسرے
دُور کے ہاں شہر بہت زیادہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ اور وہ بہت بڑی
مسافت طے کر کے ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہیں۔ تو وہ بھی اس
بات پر اُلجھ گئے۔ اور اللہ سے دعا کی۔ کہ ہماری آبادیاں بھی دُور دُور واقع
ہوں۔ اور ہم بھی جُدا جُدا رہیں۔ اور باقاعدہ سفر کر کے ایک دوسرے کے پاس پہنچیں
ہو سکتا ہے۔ یہ مطالبہ اسی قسم کا ہو جیسا کہ بنی اسرائیل کا تھا۔ یعنی
وہ جب ایک طرح کی زندگی سے اکتا گئے۔ تو ترکاریوں کو من و سلویٰ پر
ترجیح دینے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم تو وہی محنت و مشقت کی زندگی کو
پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ان سبا والوں نے محض تفریح کی خاطر اس
خواہش کا اظہار کیا۔ اور چاہا۔ کہ ان کی آبادیاں دُور دُور کے قطعات
میں منقسم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ کیونکہ اس طرح ان کی
وحدت قومی میں انتشار پیدا ہو جاتا۔ اور یہ ایک سلک کے دانے دُور دُور
رہنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی ہمدردی سے بالکل محروم ہو جاتے۔ یہ
بھی ممکن تھا۔ کہ ان میں باہمی عداوت اور رقابت کے جذبات پیدا
ہو جاتے۔
(باقی صفحہ ۱۰۳۰ پر)

حلِ لغات:- قُرًى ظَاهِرَةً ۔ یعنی قریب قریب اس طرح کہ ایک گاؤں
سے دوسرا گاؤں دکھائی دے۔ اَحَادِيْثَ ۔ خبریں اور افسانے۔ یعنی اول
جمع حدیث و یعنی ثانی جمع احدوثہ۔ مَزَّقْنٰهُمْ ۔ کی ٹکڑیوں میں تقسیم
کر دیا یا تباہ کر دیا۔ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۔ غلبہ یعنی شیطان ہر لوگ کو

ع ۲ انسان پر غالب نہیں ہے بلکہ محض وسوسہ انداز ہے قلب و دماغ میں گمراہ کن خیالات ابھار دیتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

٢٢- قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○

٢٢- تو کہہ خدا کے سوا جن کے تم مدعی ہو انہیں پکارو۔ وہ نہ آسمانوں میں ایک ذرہ بھر کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ آسمان و زمین میں انکی کچھ شرکت ہے اور نہ ان میں کوئی اس (خدا) کا مددگار ہے ○

٢٣- وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○

٢٣- اور خدا کے نزدیک شفاعت کچھ فائدہ نہیں دیتی مگر اس کے لئے جس کے واسطے اللہ اذن دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ پھر آپ کہتے ہیں یہ بات فرمائی ہے اور وہی بلند مرتبہ سب سے بڑا ہے ○

٢٤- قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

٢٤- تو کہہ آسمانوں اور زمین میں سے تمہیں رزق کون دیتا ہے؟ تو کہہ کہ اللہ اور یا ہم یا تم البتہ ہدایت پر ہیں یا صریح گمراہی میں (دیکھو کوئی تو سچا ہے ذرا سوچو) ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲۹:
نے ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ یہ مختلف گروہوں اور ٹکڑیوں میں بٹ گئے! اور بالآخر اس تشتت اور افتراق کی بدولت مٹ گئے۔ اور صرف ان کے افسانے باقی رہ گئے۔

بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے ازراہ سرکشی عذاب کا مطالبہ کیا ہو۔ اور یہ کہا ہو۔ کہ ہم تو سچائی کو قبول نہیں کر سکتے اگر وہ حق اس کفر کا نتیجہ ہلاکت ہے، تو آجائے اور ہماری بستیوں کو ویران کر دے۔ ہم اس ویرانی اور ہلاکت کا انتظار اور عذاب کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ف فرمایا۔ ان میں بجز چند مومنوں کے سوا سب لوگوں نے شیطان کی پیروی کی! اور اس کے مزعومات کو سچا ثابت کر کے دکھا دیا۔ یعنی یہ جو اس نے کہی تھی کہ میں ضرور ان لوگوں کو گمراہ کر کے رہوں گا۔ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ وہ پوری ہوئی۔ اور یہ لوگ اس کے چنگل میں گرفتار ہو گئے۔

یعنی ان لوگوں کی گمراہی محض اس قانون ازلی کے مطابق ہے کہ دنیا میں ہمیشہ دو گروہ موجود رہیں گے! ایک وہ جو عقل اور فطرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو مادیت پرست ہے۔ ان دو قسم کے خیالات کا بقاء دنیا کے تکوینی مقاصد کے لئے ضروری ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف مشرکین سے کہئے کہ تم جن لوگوں کو خدا سمجھتے ہو۔ وہ کائنات میں ایک ذرہ پر بھی اقتدار نہیں رکھتے! اور نہ زمین و آسمان کی تخلیق میں ان کا کچھ حصہ ہے اور نہ یہ درست ہے۔ کہ کسی کام میں اللہ کے شریک و سہیم ہیں۔ پھر تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم ان لوگوں کو اپنا معبود سمجھتے ہو۔

حقیقت ثانیہ

ف حضور کو مخاطب فرمایا ہے اور کہا ہے۔ کہ ان لوگوں سے پوچھئے جو ماسوا ہیں! مجھے پوجتے ہیں! اور شرافت انسانی سے قطع نظر کر کے کائنات کے حقیر مظاہر کے سامنے جھکتے ہیں۔ کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے کون روزی عطا کرتا ہے؟ یعنی یہ ابر و باد کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے۔ کون پانی سے لدی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے! اور کون مردہ کھیتوں کو ہرا بھرا اور شاداب بنا دیتا ہے؟ کون انگوریاں، غلہ اور چارہ پیدا کرتا ہے؟ فرمایا۔ کہ اس سوال کا جواب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ گویا یہ جواب اتنا واضح اور حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ کوئی شخص اس سے اختلاف نہیں کر سکتا اس کے بعد فرمایا۔ کہ اس حقیقت ثانیہ کے بعد اب تمہیں غور کرنا چاہئے۔

(باقی صفحہ ۱۰۳۱ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

۲۵۔ تو کہہ جو گناہ ہم نے کئے ہیں انکی باز پرس تم سے نہیں کی جائیگی اور نہ تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے ہوگی ○

۲۶۔ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۗ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ○

۲۶۔ تو کہہ ہمارا رب ہم سب کو جمع کریگا۔ پھر ہم میں انصاف سے فیصلہ کریگا اور وہی حکم کرنیوالا جاننے والا ہے ○

۲۷۔ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

۲۷۔ تو کہہ تم مجھے وہ اشخاص دکھلاؤ جنہیں تم نے شریک ٹھہرا کر خدا سے ملا دیا ہے وہ کوئی نہیں بلکہ وہی اللہ ہے زبردست حکمت والا ○

۲۸۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

۲۸۔ اور تجھے جو ہم نے بھیجا ہے تو سب لوگوں کے لئے خوشی اور ڈر سنانے کو بھیجا ہے۔ لیکن اکثر[ل] آدمی نہیں جانتے ○

۲۹۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

۲۹۔ اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو، تو یہ وعدہ کب آئے گا ○

(حاشیہ صفحہ ۱۰۳۰):-

کہ ہم دونوں میں سے کون راہ راست پر گامزن ہے اور کون گمراہ ہے کون صداقت شعار ہے اور کون اصنام پرستی میں مبتلا۔ کون اس خدا کو مانتا ہے جو حقیقی اور سچا رازق ہے اور کون ان بتوں کی پرستش کرتا ہے جن کا رزق کی کشائش اور تنگی میں کوئی دخل نہیں۔

آیت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں چند لفظی اور معنوی صنائع ہیں جنکو ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہ یہ ہیں:-

۱۔ انداز بیان ایسا اختیار کیا گیا ہے جو مشرکین کو جذبات سے اور غرور تاں پھر دور کرنے۔ یعنی یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہم دونوں میں سے ایک ضرور راہ صادق و صفا پر گامزن ہے اور دوسرا گمراہ ہے۔

۲۔ لفظ ھدی کہہ کر گویا یہ بتا دیا ہے۔ کہ ہمارا راہ راستہ پر ہونا زیادہ قرین عقل ہے۔

۳۔ ہدایت کیلئے علےٰ کا لفظ اور ضلال کے لئے فی استعمال کرنا یہ بھی ہی مصلحت سے ہے۔ کہ توحید کی راہ علو و رفعت کی راہ ہے اور شرک کی راہ گمراہی اور پستی کی۔

۴۔ اَوْ حرف تردید ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ حق و صداقت اور گمراہی میں کوئی تیسری راہ نہیں ہے۔ ہر شخص کے متعلق یہی دو ہی لفظ بوجھ سکتے ہیں۔ یا تو وہ صحیح مسلک پر قائم ہے یا گمراہ۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

فیضانِ عام

ل یعنی حضورؐ کی نبوت تمام کائنات کے لئے ہے۔ کسی خاص عصر کے لوگوں کے ساتھ مختص نہیں۔ کسی خاص حالات اور مقامات کے تابع نہیں۔ ہر وقت اور ہر آن آپ کی تعلیمات لائق قبول و قابل اتباع ہیں۔ آپ ہر زمانے میں اپنے پیغام کے لحاظ سے زندہ ہیں۔ اور یہ زندگی تا قیامت جاری رہے گی۔ کافۃ للناس سے مقصود یہ ہے۔ کہ کسی زمانہ اور کسی قرن میں بھی کسی دوسرے نبوت کے کسی پناہ گزین ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپکی نبوت کا پھریرا ہر وقت لہراتا رہے گا۔ اور لوگوں کو امن و سعادت کا پیغام پہنچاتا رہے گا۔

حلِ لغات

اَلْفَتَّاحُ۔ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا۔

كَاۗفَّةً۔ یعنے ہمہ و تمام۔ عموم و استغراق کے لئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

۳۰۔ تو کہہ تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ ہے اس سے تم نہ ایک ساعت پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھو گے ۝

۳۱۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۚ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝

۳۱۔ اور کافروں نے کہا۔ کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے، اور کاش کہ تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے، ایک دوسرے پر بات ڈالے گا۔ جو دنیا میں ضعیف سمجھے گئے تھے متکبروں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے ۝

۳۲۔ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝

۳۲۔ متکبر لوگ ضعیفوں سے کہیں گے کہ جب تمہارے پاس ہدایت آئی تھی، کیا ہم نے اسکے پہنچنے کے بعد تمہیں ہدایت سے روکا تھا؟ ہرگز نہیں بلکہ تم ہی مجرم تھے ۝

زیردستوں کی گفتگو زبردستوں سے

آفتاب جب چمکتا ہے۔ تو یہ ناممکن ہے کہ لوگ اس کی روشنی کو محسوس نہ کریں۔ رات کی تاریکی جب دور ہوتی ہے۔ اور پو پھٹتی ہے تو ہر شخص ایک روحانی کیف کو محسوس کرتا ہے۔ موسم بہار میں بوقلمون پھولوں کی بہار سے کون محظوظ نہیں ہوتا؟ بالکل اسی طرح دنیا میں طویل تاریکی اور ظلمت کے بعد مہر صداقت جب طلوع ہوتا ہے تو ساری دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ جب فلاح و سعادت کی صبح رونما ہوتی ہے۔ تو ہر سلیم الفطرت انسان اس کی کیفیتوں سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور جب کشت زار قلوب کی بہار کا موسم آتا ہے۔ تو فیضان الٰہی کی تراوش ہوتی ہے۔ ان کیفیات سے انکار کرنا جمود اور کج روی ہے۔ اور چند حقیر دنیوی مصالح کا تقاضا ہے۔ ورنہ کون ہے۔ جو ان چیزوں کو دیکھے۔ محسوس کرے۔ اور ٹھکرا دے۔ ان آیات میں قرآن حکیم اسی صداقت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے جو دنیا میں تکذیب اور سرکشی کو روا رکھا۔ تو محض اس لئے کہ ان میں سے امراء۔ کبراء عائد اور بڑے بڑے مشائخ اپنے نشۂ کبر میں سرشار تھے۔ اور ان کی مصلحتوں کا تقاضا یہ تھا۔ کہ اسلام کو ٹھکرا دیا جائے۔ کیونکہ اسلام کے پھیل جانے سے ان کی عزت دینی اور وجاہت دنیوی خطرہ میں تھی۔ ورنہ کوئی معقول عذر ان پیشوایان دین کے پاس تھا اور نہ ان کے عقیدت مندوں کے پاس۔ نہ سرمایہ داروں کے پاس اور نہ تہیدست محتاجوں کے پاس۔ بات صرف یہ تھی۔ کہ یہ لوگ خود تو بتقاضائے مصلحت عمداً اسلام کو قبول نہیں کرتے تھے بلکہ ساتھ ساتھ یہ کوشش بھی کرتے تھے۔ کہ عوام بھی اس نعمت سے محروم رہیں۔ میدان حشر میں یہ لوگ اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے۔ اور اس کی حضوری میں اپنے جرائم پر نظر کریں گے۔ تو ان کو سخت ندامت ہوگی۔

(باقی صفحہ ۱۰۳۳ پر)

حل لغات

صَدَدْنَاكُمْ۔ صَدٌّ سے ہے۔ بمعنی روکنا۔ منع کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٣- وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ
لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا
رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ
فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○
٣٤- وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ
بِهِ كَافِرُونَ ○
٣٥- وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۙ
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○

٣٣۔ اور ضعیف لوگ متکبروں سے کہیں گے۔ کوئی نہیں!
بلکہ رات اور دن کے فریب نے ہمیں گمراہ کیا۔
جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار
اور اس کے لئے شریک ٹھہرائیں۔ اور جب
عذاب دیکھیں گے دل ہی دل میں پچھتائیں۔ پچھتائے
پشیمان ہونگے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق
ڈالیں گے۔ جو کرتے تھے اسی کی وہ سزا پائیں گے ○
٣٤۔ اور بھیجے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے
دولت مندوں نے یہی کہا کہ جو کچھ (پیغام) تمہارے
ہاتھ بھیجا گیا ہے، ہم اس کے منکر ہیں ○
٣٥۔ اور کہا کہ ہم مال و اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم پر
آفت نہیں آئے گی ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ١٠٣٢:۔

۱) اور اس وقت یہ کہیں گے۔ کہ ہم سب کیوں اللہ کے اس فضل سے محروم رہے؟ کمزور عقیدت مند گنہگار اپنے اکابر اور مرشدین سے کہیں گے۔ کہ تم لوگوں نے اپنے مطلب اور خود غرضی کے لئے ہم کو اسلام کی برکات سے محروم رکھا۔ اگر ہم اس معاملہ میں خالی الذہن ہوتے۔ تو ضرور اسلام قبول کر لیتے۔ تو اس وقت وہ بڑے بڑے لوگ کامل بے زاری کا اظہار کریں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ ہم نے تمہیں کبھی ہدایت کی باتوں کو قبول کرنے سے نہیں روکا۔ تم اپنے اعمال کے آپ ذمہ دار ہو۔ اس کا وہ

یہ جواب دیں گے۔ کہ پھر صبح و مسا تمہاری سازشوں اور تدبیروں کا کیا مقصد تھا۔ جو حق کے مقابلہ میں اختیار کی جاتی تھیں۔ جب کہ تم ہم لوگوں کو کفر پر مجبور کرتے تھے۔ اور شرک کے لئے آمادہ کرتے تھے۔ فرمایا۔ اس بحث اور الزام دہی سے اب کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جہاں تک جرائم کا تعلق ہے۔ تم دونوں برابر کے مجرم اور ذمہ دار ہو۔ اسلئے اب ان مغرور گردنوں میں ذلت وحقارت کے طوق پہننے کیلئے تیار رہو۔

حل لغات ولا مَکْرُ الَّیْلِ۔ یعنی مَکْرُکُم،
اَسَرُّوا النَّدَامَةَ۔ ذوات الاضداد سے ہے۔ اسکے
معنے چھپا لینے کے بھی ہیں۔ اور ظاہر کرنے کے بھی،
اَلْاَغْلَالُ۔ غُلّ کی جمع ہے۔ طوق زنجیر نیز ہے
م کا عطف، اَعْنَاقِ۔ جمع عنق۔ یعنی گردنیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

۳۶۔ تو کہہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کرتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○

۳۷۔ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

۳۷۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ نہیں کہ جو ہمارے پاس تمہارا درجہ قریب کردیں۔ مگر وہی جو ایمان لایا اور اس نے نیک کام کئے تو ایسے ہی لوگوں کو انکے اعمال کا دو چند بدلا ملے گا۔ اور وہ بالا خانوں میں نڈر بیٹھے ہوں گے ○

۳۸۔ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

۳۸۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے عاجز کرنے میں سعی کرتے ہیں وہی عذاب میں پکڑے جاتے ہیں ○

۳۹۔ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ وَ

۳۹۔ تو کہہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جسکے لئے چاہے تنگ کرتا ہے،

روحانی تقاضے

مکے والوں کو مال و دولت اور اپنی اولاد پر بڑا غرور تھا۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اس سے زیادہ سعادت اور خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ایک شخص دولت سے بہرہ ور ہو۔ اور اسکے اولاد بھی ہو۔ ان دو چیزوں کی موجودگی میں روحانیت بے معنے شے ہے۔ اور مذہب کی ضرورت نہیں۔ آج بھی مادہ پرست دنیا یہی سمجھتی ہے۔ کہ جہاں تک حظوظ دنیا کا تعلق ہے۔ اس سے استفادہ کرنا تو ضروری ہے۔ اور ان کو پاکر پھر ما بعد الطبعی مسئلوں کے پیچھے دوڑنا حماقت ہے۔ چودہ سو سال کی مادیت میں کوئی فرق نہیں۔ آج بھی وہی خیالات ہیں۔ جو آج سے پہلے کے جاہلوں میں رائج تھے۔ اضافہ صرف یہ ہوا ہے۔ کہ ان لوگوں کی خواہشات محدود تھیں۔ آج ان خواہشات میں توسیع اور تنوع پیدا ہو گیا ہے۔ اور بس۔ قرآن حکیم کہتا ہے۔ یہ بات جب درست ہوتی۔ جب تم صرف جسم ہوتے اور تم میں روح نہ ہوتی۔ اور روحانی تقاضے نہ ہوتے۔ جب تمہارے جسم کے ساتھ تمہاری روح بھی ہے۔ اور وہ روح اُس روح اکبر سے جا ملنا چاہتی ہے۔ اس کے تقرب کے لئے بیقرار ہے۔ اور اس کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ تو پھر بتاؤ۔ کہ تم مال و دولت کے انباروں کے ساتھ کیونکر ان لطیف تقاضوں کو پورا کر سکتے ہو۔ (باقی صفحہ ۱۰۳۵ پر)

حل لغت

زُلْفٰی۔ تقرب۔ حضوری ●

اَلْغُرُفٰتِ۔ غرفہ کی جمع ہے۔ یعنی بالاخانے ●

وَیَقْدِرُ۔ تنگ کر دیتا ہے ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○
۴۰۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ
كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○
۴۱۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ
دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ
اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○
۴۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۗ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ

اللہ جو تم خرچ کرتے ہو وہ اس کا بدلا دیتا ہے اور وہ
بہتر روزی دینے والا ہے ○
۴۰۔ اور جس دن وہ ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں فٹ
سے پوچھے گا۔ کہ کیا یہ لوگ تمہیں پوجتے
تھے؟ ○
۴۱۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے۔ تو ہی ہمارا کارساز
ہے نہ وہ۔ نہیں بلکہ یہ تو جنّوں کو پوجتے تھے،
ان میں سے اکثر ان ہی پر ایمان رکھتے تھے ○
۴۲۔ سو آج تم ایک دوسرے کی بھلائی اور برائی
کا اختیار نہیں رکھتے اور ہم ظالموں سے کہیں گے
کہ جس آگ کو تم جھٹلاتے تھے، اس

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۳۴۔

اور کیونکر اللہ تک رسائی حاصل کر سکتے ہو۔ یاد رکھو۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے جن کیفیات کی ضرورت ہے۔ وہ سیم و زر سے دل میں پیدا نہیں ہوتیں۔ اور نہ اولاد و اعوان سے اُن کے حصول میں کچھ مدد مل سکتی ہے۔ وہ کیفیتیں تو ایمان سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی آبیاری سے بڑھتی اور تازگی حاصل کرتی ہیں؟
فٹ یعنی مال و دولت کی کشائش اور تنگی قطعاً اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے۔ تو ایک بندۂ مفلس کو تاج و تخت کا مالک کر دے۔ اور چاہے تو پل بھر میں تخت نشین کو خاک نشین کر دے ؎

عجب نادان ہیں جنکو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

مال و دولت وہ ہے۔ جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ جو جیبوں اور بنکوں سے نکل کر قومی ضروریات پر صرف ہو۔ وہ دولت نہیں۔ جو قومی نحوست ہو۔ لعنت ہو۔ عیاشی اور بد معاشی ہو۔ کبر و غرور ہو۔ اور جسے کے صندوقوں میں بند تہ خانوں میں پنہاں اور زمین میں دفن ہو * (حاشیہ صفحہ ھذا)
فٹ مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کی پرستش کرتے تھے۔ میدان قیامت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے عقیدہ کی تغلیط اور توہین کیلئے فرشتوں سے انکے روبرو پوچھے گا۔ کہ کیا یہ لوگ تمہاری پوجا کرتے تھے فرشتے جواب دینگے۔ کہ اے اللہ تیری ذات پاک ہے صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے۔ ہم تیری عبودیت اور بندگی پر مفتخر ہیں۔ ہمیں جو تعلق تیری ذات سے ہے وہ کسی سے نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں شیطان بہکاتے تھے۔ اور یہ شیطانوں کی پیروی کرتے تھے *

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝

۴۳- وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ
قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ
يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ
وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا
جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

۴۴- وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا
وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ۝

۴۵- وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا
مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ
كَانَ نَكِيرِ ۝

کا عذاب چکھو ۝

۴۳- اور جب ہماری روشن آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ اور کچھ نہیں تو صرف ایک آدمی ہے چاہتا ہے کہ جن کی عبادت تمہارے باپ دادے کرتے تھے تمہیں ان سے روک دے اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں ہے تو جھوٹ اور گھڑا ہوا ہے اور کافروں نے حق کی نسبت جب وہ ان کے پاس آیا تو یوں کہا کہ یہ اور کچھ نہیں صرف کھلا جادو ہے ۝

۴۴- اور ہم نے انکو کچھ کتابیں بھی نہیں دی ہیں کہ انہیں پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ہم نے انکی طرف کوئی ڈرانیوالا بھیجا ۝

۴۵- اور ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا تھا اور جو کچھ ہم نے انکو دیا تھا یہ اسکے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے، پھر انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا تھا ہمارا انکار (یعنی انکا انجام کیسا ہوا) ۝

تقلید آباء

ف قرآن حکیم اپنے مطالب کی وضاحت میں اور دلائل کے استحکام میں بے نظیر کتاب ہے۔ حضور کی نبوت اس درجہ تاباں و درخشاں ہے کہ اس میں کوئی شبہ قطعاً نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص ان لوگوں کیلئے جنہوں نے یہ معجزہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو کہ کیونکر ایک شخص چالیس سال کی عمر کے بعد الہام کا دعوے کرتا ہے اور یکایک فلسفہ و حکمت دریا بہانے لگتا ہے۔ وہ جو کتاب پیش کرتا ہے بے نظیر ہے۔ اسکی تعلیم دل میں اتر جانیوالی ہے۔ اور خواب غفلت سے چونکا دینے والی ہے۔ اسکا انداز بیان بالکل نرالا اور اچھوتا ہے۔ اسکو پیش کرنے والا الصادق الفعل اور صحیح العقل ہے اس کا چہرہ سچائی کے نور سے چراغ کی طرح روشن ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے یہ ساری کیفیتیں بچشم خود دیکھی ہوں۔ بالکل مجال انکار نہیں۔ کیا بات تھی کہ کیوں ان لوگوں نے اس پیغام کو نہ مانا۔ اور حق و صداقت کو ٹھکرا دیا۔ کیوں ان لوگوں نے کفر و گمراہی کو ترجیح دی۔ اور اس روشنی کی طرف سے آنکھیں موند لیں۔ کیا اس لئے کہ انکے دلوں میں کچھ معقول شکوک تھے اور ان کی ازالہ کی کوشش نہیں کی گئی؟ یا اس لئے کہ اسلامی تعلیمات کی عظمت نے انہیں نے انہیں مرعوب نہیں کیا؟ قصہ صرف اتنا ہے۔ کہ تقلید آباء کا پرانا جذبہ دلوں میں کارفرما تھا۔ دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ صدیوں کے تعلقات عقیدت کو اسلام کی وجہ سے خیرباد کہہ دیں۔ اور یہ تسلیم کرلیں۔ کہ ہمارے آباء و اجداد باطل پر تھے۔ اور حق کی روشنی سے محروم۔ پرانے عقیدے اور پرانی رسمیں چھوڑ دینا ان کے لئے ناممکن تھیں۔ یہ بے جان پتھروں کے پجاری تھے۔ بوسیدہ اور کھوکھلی قبروں پہ عظمت تھیں جبرو کی طرف انکی نگاہیں تھیں۔ کہ ہمارے باپ دادا اور قدیم علماء ان سے باہر آکر ہم کو دین محمد قبول کر لینے کی اجازت دیں۔ اس لئے بالطبع ان حالات میں اسلامی تعلیم ان کے لئے قابل نہیں تھی۔

(باقی صفحہ ۱۰۴۰ پر)

حل لغات:- افک۔ جھوٹ۔ یدرسونہا۔ یعنی باقاعدہ ذکر کے جاتے ہیں۔ معشار۔ دسواں حصہ۔ ومایبدی الباطل وما یعید۔ باطل معبود نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے! اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا۔

م محاورہ ہے یعنی باطل نہ اب مفید تھا اور نہ آئندہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ○

۴۶۔ تو کہہ میں تمہیں صرف ایک ہی نصیحت دیتا ہوں یہ کہ تم دو دو اور ایک ایک اللہ کے لئے اٹھ کھڑے ہو پھر فکر کرو کہ تمہارا صاحب دیوانہ نہیں ہے وہ تو تم کو ایک سخت عذاب کے آگے ڈرانے والا ہے ○

۴۷۔ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

۴۷۔ تو کہہ جو میں نے تم سے کچھ مزدوری مانگی ہو وہ تمہیں کو مبارک رہے، میری مزدوری تو صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر شے پر حاضر ہے ○

۴۸۔ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

۴۸۔ تو کہہ میرا رب سچا دین ڈالتا جاتا ہے۔ اور وہ خفیہ باتوں کا جاننے والا ہے ○

۴۹۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ○

۴۹۔ تو کہہ حق آگیا اور جھوٹ نہ پہلی بار پیدا کرتا ہے اور نہ دوسری بار ○ ف۱

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۳۶ ف۱

اور انکے لئے کافی تھا۔ کہ یہ باپ دادا کی روایات کے خلاف اس نوع کی عبادت کرتے ہیں اسلئے کبھی کہتے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو باپ دادا کی تقلید سے روکتے ہیں کبھی کہتے۔ یہ سب جھوٹ اور افسانہ ہے۔ اور کبھی جب اسلام کے اثرات اور جذب کو دیکھتے۔ تو یہ کہتے۔ کہ یہ کھلا جادو ہے۔ فرمایا۔ یہ اس قسم کے اتہامات گھڑتے ہیں۔ حالانکہ انکے پاس کوئی معیار صداقت موجود نہیں۔ دوسری کوئی کتاب قرآن کے سوا انکے پاس ہے۔ اور نہ کوئی پیغمبر آپ سے پہلے ان کو ملا ہے۔ ان لوگوں کو اپنی قوت اور طاقت پر ناز نہیں ہونا چاہیئے۔ ان سے پہلے بھی قومیں اس کرۂ ہستی میں آئی ہیں۔ جو طاقت و قوت میں ان سے کہیں زیادہ تھیں۔ لیکن جب ان لوگوں نے اللہ کے نام کو ٹھکرا دیا۔ تو ان کا کیا حشر ہوا۔ کس طرح اللہ کے عذاب نے انکو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور فنا کے گھاٹ اتار دیا ○

ف۲ اس آیت میں مقام محمدی کے استحکام کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کیونکر وہ عقل وفکر کی کسوٹی پر کھرا اترتا ہے۔ اسلام کا مطالبہ انسان سے صرف یہ ہے۔ کہ وہ خوب چھان بین سے کام لیں اور سوچیں۔ کہ ایسا جلیل القدر انسان کیا خلل دماغ کا مریض ہے؟ پھر بتایا جائے کہ صحت کیا چیز ہے۔ کیا وہ شخص جس کی تعلیمات سے آج بھی کروڑوں انسان مستفید ہو رہے ہیں۔ مجنون ہے؟ کیا جس کا وجود باوجود صادق ہونے کے انسان کیلئے مشعل راہ ہے۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ یہ تمدن کا پیغمبری ورنہ کے

اور کہاں پایا جا سکتا ہے ○

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

حضور کی صداقت پر سب سے بڑی دلیل

ف۱ حضور کی صداقت پر سب سے بڑی دلیل یہ تھی۔ کہ آپ محض حسبۃً للہ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اس میں آپ کی کوئی ذاتی منفعت ہرگز پنہاں نہ تھی۔ بلکہ جب آپ سے کہا گیا۔ کہ اگر آپ نبوت کے ڈھونگ (معاذ اللہ) سے باز آ جائیں۔ تو ہم بہترین معاوضہ دینے کیلئے تیار ہیں۔ ہم آپکے قدموں میں سونے اور چاندی کے ڈھیر لگا سکتے ہیں۔ ہم عرب کی حسین ترین اور شریف ترین خاتون کو آپکے عقد میں دے سکتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کو قیادت مطلقہ کے منصب پر سرفراز کر دیں۔ تو آپ نے بڑے جوش کے ساتھ فرمایا۔ کہ تم لوگوں نے مجھے بالکل سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر تم میرے ایک ہاتھ پر آفتاب رکھ دو۔ اور دوسرے ہاتھ پر چاند۔ تو بھی میں یہی کہوں گا۔ جو اب تک کہتا آیا ہوں۔ میرے خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہو سکتی! ایسا آپ نے کیوں فرمایا اسلئے کہ آپ صداقت محض صداقت کیلئے پھیلانا چاہتے تھے اور یہ نہیں چاہتے تھے کہ پھر کوئی م

۴ قیمت وصول کی جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰- قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝

۵۰- تو کہہ اگر میں گمراہ ہوا تو اپنے ہی بُرے کے لئے گمراہ ہوا اور اگر میں نے ہدایت پائی تو اس وحی کے سبب جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے۔ ۝

۵۱- وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝

۵۱- اور کاش تو دیکھے جب وہ گھبرائیں گے پھر بھاگ نہ سکیں گے اور قریب جگہ سے پکڑے آئیں گے۔ ۝

۵۲- وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝

۵۲- اور کہیں گے کہ ہم قرآن پر ایمان لائے اور (حالانکہ) اب دور جگہ سے انکا ہاتھ کہاں پہنچ سکتا ہے۔ ۝

۵۳- وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝

۵۳- حالانکہ پہلے وہ اسکے منکر ہوئے تھے اور بن دیکھے دور جگہ سے نشانے پر پھینکتے رہے تھے۔ ف ۝

۵۴- وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ۝

۵۴- اور انکے اور انکی خواہشوں کے درمیان اٹکاؤ پڑ جائیگا۔ جیسے پہلے ان کے ہم مشربوں سے کیا گیا تھا۔ البتہ وہ قوی شک میں تھے۔ ف ۝

ف يَقْذِفُ بِالْحَقِّ سے مراد یا تو یہ ہے۔ کہ اب جبکہ قبولاً سائی کے میلاب ضرور اس کے لئے دلوں کے دلوں میں پذیرائی کی صلاحیت پیدا کرے گا۔ اور ضرور اسلام کی صداقت اور صداقت کو ان کے قلوب میں ڈال دے گا۔ کیونکہ صداقت بجائے خود اپنے اندر جاذبیت رکھتی ہے۔ اور اس لائق ہوتی ہے۔ کہ لوگ اس کو ترجیح دیں۔ یا یہ مراد ہے۔ کہ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ یعنی حق باطل سے متصادم ہوتا ہے۔ اور باطل دب جاتا ہے۔ اور حق کو غلبہ و قوت عطا ہوتی ہے۔ تم بھی یہ دیکھتے رہو۔ کہ اسلام کے عقائد کیونکر تمہارے موہومات باطلہ سے ٹکرا کر انہیں کس طرح پاش پاش کر دیتے ہیں۔ حق و صداقت کی پہچان یہ بھی ہے۔ کہ بالآخر حق و بقا و دوام کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ اور باطل فنا کی گہرائیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح کائنات کی مادی چیزوں میں بقاء الاصلح کا قانون جاری ہے۔ اسی طرح حقائق دینی و نظریات میں بھی یہی قانون کارفرما ہے۔ غلط اور معرض عقیدے زیادہ مدت تک قائم نہیں رہ سکتے۔ اور ان کو فروغ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان میں منطقی طور پر وہ زندگی نہیں ہوتی جو ہمیشہ باقی رہ سکے۔

ف یعنی حق و صداقت کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ جلوہ گر ہو چکا ہے۔ اس لئے اب باطل اس کے مقابلہ میں نہیں چھپ سکتا۔ بلکہ یوں سمجھئے۔ کہ باطل کا اصلاً وجود ہی نہیں۔ اور اب وقت آگیا ہے۔ کہ اس کی صحیح صحیح حیثیت متعین کر دی جائے۔ اور بتا دیا جائے۔ کہ دنیا کا سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور اس کے سوا جو کچھ ہے۔ فریب نظر ہے! وہم نفس کا دھوکہ ہے۔

حل لغات:۔

اَلتَّنَاوُشُ۔ نَوْشٌ سے ہے۔ جس کے معنے کسی چیز کو ہاتھ میں پکڑنے اور کسی کو جلدی پہنچا لینے کے ہیں۔

بِاَشْيَاعِهِمْ۔ شِيْعَةٌ کی جمع ہے بمعنے ہم مشرب ہم خیال گروہ جیسا اتباع و انصار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیاتها (۴۵) | (۳۵) سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ (۴۳) | رکوعاتها (۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ
مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ
مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

۲- مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا
مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ
لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

۳- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ
اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ

(۳۵) سورۃ فاطر

شروع، اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

۱۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔
بنانیوالا فرشتوں کو رسول (پیغام پہنچانیوالا) جنکے دو دو اور
تین تین اور چار چار پر ہیں۔ پیدائش میں جو وہ چاہتا ہے بڑھاتا
ہے۔ بیشک اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۝

۲۔ رحمت اللہ کے لوگوں کے لئے کھول دے تو کوئی اس رحمت
کا روکنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو اسکے بعد اس کا کھولنے
والا کوئی نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۝

۳۔ اے لوگو اللہ کی نعمت جو تم پر ہے یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا
کوئی اور خالق ہے؟ کہ جو آسمان اور زمین میں سے رزق
دیتا ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں

سُورۃ فاطر

ف۱ یہ سورت مکی ہے۔ اور اس میں دوسری مکی سورتوں کی طرح
عام طور پر توحید و رسالت کے معارف سے بحث کی گئی ہے۔ اور حشر
پر دلائل قائم کئے گئے ہیں۔ اور ان تمام شکوک و شبہات کو دور کیا گیا
ہے جو اس وقت کے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے تھے۔ اور یہ بتایا
گیا ہے۔ کہ یہ اللہ کا سچا اور آخری پیغام ہے۔
اللہ کی حمد و ستائش سے اس کا آغاز فرمایا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ
روحانیت کی پہلی منزل نفس انسانی کا تذلل اور اللہ کی جلالت قدر
کا اعتراف اور یقین ہے جب تک یہ مقام عبودیت طے نہ ہو اس
وقت تک عارف و سالک دوسری منزلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا
فاطر کے معنے جیسا کہ حضرت ابن عباس کی تصریح
ہے۔ مُبدع اور آفرینندہ کے ہیں۔ یعنی وہ خدا جس نے
کائنات کو اوّل کتم عدم سے پیدا کیا ہے۔ اور جو پیدا کرنے کے
لئے ذرائع اور وسیلوں کا محتاج نہیں ہے۔ اس کی قدرت
کاملہ بجائے خود یہ صلاحیت رکھتی ہے۔ کہ ہر چیز کو ہر وقت بغیر
کسی تیاری کے پیدا کر دے۔ اس کے متعلق یہ
سوال بھلا پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ کیونکر کائنات کو پیدا
کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بہر نہج کامل ہے۔ اور تمام شروط
لازمہ اس کے اشارہ پر موقوف ہیں۔ اس نے آسمانوں اور
زمین کو اس حالت میں پیدا کیا۔ جب کہ ان کا وجود
خارج میں متحقق نہیں تھا۔

حلِ لغت :-

اَجْنِحَةٍ ۔ جَنَاحٌ کی جمع ہے۔ بمعنی
بازو پَر ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝
٤- وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝
٥- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا
يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝
٦- اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ
عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝
٧- اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پھیرے جاتے ہو ○
٤- اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے
گئے ہیں اور سب کام اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہیں ○
٥- لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے۔ سو کہیں
دنیا کا جینا تمہیں فریب
نہ دے ○
٦- بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ سو
تم اسے دشمن سمجھو، وہ اپنی جماعت کو
صرف اس لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخی ہوں ○
٧- جو لوگ کافر ہوئے ان کے لئے سخت عذاب ہے
اور جو ایمان لائے، اور انہوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۳۹:-

فرشتوں کے متعلق اتنی تفصیل بتائی ہے۔ کہ ان کے دو دو، تین تین، چار چار پر ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے وہ پرواز کرتے ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ یہ پر پرندوں کے پروں کے مانند ہوں۔ بلکہ یہ ان صلاحیتوں سے تعبیر ہے۔ جن کی وجہ سے وہ فضائے قدس میں اڑتے پھرتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ یہ فرشتے اگر آسمان سے اللہ کا پیغام لے کر بسرعت تمام زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو اس میں عقلاً کوئی استبعاد نہیں۔ اللہ نے ان کو ایسے لطیف اور نورانی ذرائع پرواز دے رکھے ہیں۔ کہ انہیں ہزاروں میل کی مسافت ایک لمحہ میں طے کر لینے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی ◆

ف۱ ان دو آیتوں میں توحید کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ کہ تمام اختیارات اور قدرتیں صرف اس اللہ سے مختص ہیں۔ کوئی شخص اسکے ارادوں میں مزاحمت نہیں کرسکتا۔ وہ اگر کسی شخص کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے تو پھر کوئی شخص ان دروازوں کو بند نہیں کرسکتا۔ اگر کسی شخص پر اس کے فضل وکرم کے ابواب بند ہو جائیں۔ تو پھر کوئی بڑی سے بڑی شخصیت بھی انکو کھول دینے پر قادر نہیں وہ تنہا اس کائنات کا حاکم ہے تم صرف اسی کے ممنون احسان رہو۔ اور کسی ماسوا سے رزق کی توقع نہ رکھو ◆

حلِ لغت

اَلْغَرُوْرُ۔ دھوکہ دینے والا۔ شیطان،
اَلسَّعِيْرُ۔ آگ ◆

www.KitaboSunnat.com

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ
كَبِيْرٌ ۝
٨- اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ
حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ
وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ
نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝
٩- وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ
سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ
فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

نیک کام کئے ۔ ان کے لئے مغفرت اور
بڑا ثواب ہے ۝
٨- کیا وہ شخص جس کا بدعمل اسکے لئے آراستہ کیا گیا پھر
اُس نے اسے اچھا سمجھا مومن صالح کے برابر ہو سکتا ہے
اصل تو یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے
ہدایت کرے سو کہیں ان پر پچھتا پچھتا کر تیری جان نہ جاتی رہے
بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ۝
٩- اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے۔ پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں
پھر ہم اس بادل کو مُردہ شہر کی طرف ہانک لیجاتے ہیں۔
پھر اس سے زمین کو اسکے مرے پیچھے زندہ کرتے ہیں۔ اسی
طرح (مردوں کا) جی اُٹھنا ہے ۝

شیطان کی حسین کمندیں

واضح ہو کہ جس طرح دنیا کی سعادت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ دوستوں اور دشمنوں میں امتیاز کیا جائے۔ اسی طرح فلاح اخروی کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھا جائے۔ اور اسکے متعلق محکم یقین ہو۔ کہ وہ دوستی اور خیر خواہی کا کبھی ارادہ نہیں کرے گا۔ اسکی تمام چالیں محض اس لئے ہونگی۔ کہ کسی طرح اس کا گروہ الگ پیدا ہو جائے۔ اور ان سب کو وہ جہنم کا کندا بنائے۔ اور اس طرح وہ مخلوق خدا سے انتقام لیکر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرے۔ یہ یاد رہے کہ شیطان کبھی براہ راست حملہ نہیں کرتا۔ کبھی جرأت کیساتھ کفر کی جانب دعوت نہیں دیتا۔ اور کبھی کھلا مقابلے میں نہیں آتا۔ بلکہ وہ نہایت حسین حسین کمندیں لے کر بڑھتا ہے۔ چاندی اور سونے کی زنجیریں پہناتا ہے۔ اور خفیہ خفیہ دل کی چھاؤنی پر بچھا جاتا ہے۔ اسکے پاس انسان کو پھانسنے کے لئے بے شمار خوبصورت ذریعے ہیں۔ وہ مال و دولت کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ وہ عزت و جاہ کا تحفہ لے کر آتا ہے۔ وہ بیوی بچوں کی محبت بن کر پاؤں پکڑ لیتا ہے۔ اور اس طرح ناعاقبت اندیش

طریق سے حق کی منزل سے دُور پھینک دیتا ہے۔ اسلئے سالک راہ محبت کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ وقت نظر کا مالک ہو۔ اور جانتا ہو کہ کن کن راہوں سے مخالف حملہ آور ہوگا۔ اسکو خواہشات پر سخت نگرانی کرنا ہوگی۔ اور دل کے خیالات پر پہرہ بٹھانا ہوگا ۔

ف فرمایا۔ کہ مرد مومن جو ایمان کی بہرہ مندی کے ساتھ دولت اعمال سے بھی مالا مال ہے۔ اور وہ جو برائی کی ظاہری سج دھج سے متاثر ہو کر گناہوں میں گرفتار ہو گیا۔ برابر نہیں ہیں۔ یہ اللہ کا دین ہے جسکو چاہے ہدایت کی توفیق دے اور جسکو چاہے اس نعمت سے محروم رکھے۔ اے پیغمبر! آپ مغموم نہ ہوں۔ اور انکے گناہوں پر تلف و ماتم کو محسوس نہ کریں۔ کیونکہ انہوں نے خود کوتاہی نظر کے باعث اس گمراہی کو پسند کیا ہے۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ گمراہی کی حالت میں ہمیشہ رہیں ۔ (باقی صفحہ ١٠٤٢ پر)

حلِ لغات:-

حَسَرٰتٍ۔ حَسْرَۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے افسوس و پشیمانی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠- مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ
يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ○
١١- وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ
إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ○
١٢- وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۖ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ

١٠- جو کوئی عزت چاہتا ہے تو ساری عزت اللہ ہی کی ہے۔
اسی کی طرف پاکیزہ کلام چڑھتے ہیں۔ اور نیک عمل اس کو
اٹھا لیتا ہے اور جو لوگ برائیوں کی فکر میں رہتے ہیں
اُن کے لئے سخت عذاب ہے ، اور اُن
کا مکر ہی ٹوٹے گا ○
١١- اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا - پھر نطفے سے پھر
تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور ممکن نہیں کہ کسی عورت کو پیٹ
رہے یا بچہ جنے اور خدا کو خبر نہ ہو اور نہ کوئی بھی بڑی عمر والا
عمر پاتا ہے اور نہ کچھ کسی کے عمر سے کم ہوتا ہے مگر سب کچھ
کتاب میں لکھا ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ○
١٢- اور دو سمندر برابر نہیں یہ میٹھا پیاس بجھانیوالا پینے میں
خوشگوار ہے اور یہ کھاری کڑوا ہے اور تم دونوں میں سے

حاشیہ صفحہ ١٠٤٢-
معلوم ہوا کہ حضور کو ان لوگوں کی گمراہی سے روحانی اذیت محسوس ہوتی تھی۔ اور آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ایک نفس بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہے۔ اور جہنم میں جائے۔ آپ کی بعثت کا مقصد یہی تھا۔ کہ بنی نوع انسان کو گناہوں کی تاریکی سے نکال کر صداقت کی روشنی میں لے آئیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف حشر و نشر پر استدلال ہے کہ جس طرح مردہ زمین بارش کی وجہ سے زندگی کا لباس زیب تن کر لیتی ہے۔ اسی طرح اللہ کی نگاہ کرم سے لوگ جی اٹھیں گے۔ اس میں کون سی بات عقل سے بعید ہے۔

ف٢ مکہ والے اپنے مال و دولت کی وجہ سے مغرور تھے۔ اور مسلمانوں کو ان کے افلاس کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کم بختو! ذلت و عزت کا تعلق سرمایہ اور دنیوی متاع سے نہیں ہے۔ بلکہ عزت اور وقار اللہ کی طرف سے ہے۔ وہ شخص صحیح معنوں میں معزز ہے۔ جو ٹھیک ایمان رکھتا ہے اور اعمال صالحہ سے اپنی رفعت ثابت کرتا ہے۔ تمہارا مکر و فریب نہیں چلنے کا۔ تمہاری تمام تدبیریں و حیلہ کاریاں ناکام رہیں گی اور اللہ کا ہی بول بالا ہوگا۔

کتاب فطرت

ف٣ قرآن حکیم کو تمام مذہبی کتابوں پر فضیلت حاصل ہے۔ کہ اس میں مظاہر قدرت کا کثرت سے بیان ہے۔ اس میں انسانی توجہ کو براہ راست فطرت کے عجائبات کی طرف مبذول کیا گیا ہے۔ اور فکر و کاوش پر زور دیا گیا ہے۔ یہ کتاب انسان کو اس کی کوتاہ بینی نظر پر متنبہ کرتی ہے۔ اور بتلاتی ہے۔ کہ کائنات کا ذرہ ذرہ علوم و غرائب کا حامل ہے۔ اور اس لائق ہے۔ کہ گہری نظر سے اُسے دیکھا جائے۔ قرآن جس مذہب کو پیش کرتا ہے۔ وہ بالکل عقل اور فطرت کے اصولوں کے تقاضا مطابق ہے۔ اس میں منطقی اشکال وصور سے بحث نہیں کی گئی۔ بلکہ نہایت سادہ سہل اور جمیل اصول بیان کئے گئے ہیں۔ (باقی صفحہ ١٠٤٣ پر)

حل لغات:- يَبُورُ - ہلاک ہوگا ۔ نُطْفَةٍ - قطرہ آب ۔
عَذْبٌ - میٹھا پانی ۔ خوش گوار و خوش مزہ ۔
فُرَاتٌ - آب شیریں ۔ عمدہ پانی ۔ سَائِغٌ - خوش گوار ۔
مِلْحٌ - نمکین ۔ أُجَاجٌ - کڑوا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

تازہ گوشت (مچھلی کا) کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسکو پہنتے ہو اور تو دریا میں جہازوں کو دیکھے گا کہ پانی چیرتے چلتے ہیں۔ تاکہ تم اسکے فضل (روزگار) کی تلاش کرو۔ شاید تم شکر کرو ۝

۱۳- يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝

۱۳- وہی دن میں رات کو داخل کرتا ہے اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو قابو رکھتا ہے۔ ہر ایک وقت مقرر تک چلتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی کی سلطنت ہے۔ اور جنہیں تم اسکے سوا پکارتے ہو وہ (کھجور کی گٹھلی کے) ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں ۝

۱۴- إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ

۱۴- اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور جو سنیں تو جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور خبردار (دیکھنے

حاشیہ صفحہ ۱۰۴۲:- اس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ کا علم کس درجہ وسیع ہے اور کس درجہ متنوع۔ فرمایا۔ پہلے خود اپنی ذات اور ساخت پر غور کرو۔ اب تم عقل و حکمت کا مجموعہ ہو اور دانش و بینش کا پیکر ہو۔ آسمان میں جو وہ ذکر تے ہو اور عقاب و شاہین کا مقابلہ کرتے ہو۔ مگر تم ایک قطرہ آب سے ترقی کر کے اس منزل تک پہنچے ہو۔ تم مٹی سے بنائے گئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت پر غور کرو۔ اور کس طرح جنسی حالات اور مخلوق کی تمام روداد حیات سے واقف ہے۔ وہ کس طرح بہ ماں کے پیٹ میں بچے کی تربیت کرتا ہے۔ اور اس کو نشو و نما دیتا ہے پھر عالم وجود میں یہ بچہ آتا ہے۔ تو اس کی عمر عطا کرتا ہے۔ کسی کی زیادہ کسی کی کم۔ یہ سب باتیں لوح محفوظ میں درج ہیں۔ اور اسکے علم میں متحقق ۔

ف۔ اس مشاہدہ میں دو دریاؤں کو پیش فرمایا ہے۔ کہ دیکھو دونوں میں یکساں پانی بہتا ہے۔ مثلاً ایک تو ان میں شیریں ہو اور خوشگوار ہے۔ اور دوسرا شور اور تلخ ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف پھر تم ان دونوں میں سے اپنے لئے تازہ گوشت مہیا کرتے ہو۔ اور انکی گہرائیوں میں سے قیمتی موتی نکالتے ہو۔ اور اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ تم دریا میں کشتیاں چلاتے ہو جسکی وجہ سے تم دور دور تک تجارت کا مال لے جاتے ہو۔ اور کسب معاش کرتے ہو۔ یہ نعمتیں اللہ نے اسلئے پیدا کی ہیں۔ تاکہ تم اسکی شکر گزاری کرو۔ مفسرین کی رائے ہے۔ کہ ان دو دریاؤں سے مراد مومن اور کافر ہے۔ مومن سے فائدہ ہوتا ہے۔ شیریں ہوتا ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ اور دوسرے مسلمان کے لئے وجہ تسکین ہوتا ہے۔ اور کافر سراپا مضرت، کڑوا، اور کھاری ۔

ف یہ قدرت کا تیسرا مظہر ہے۔ کہ وہ کیونکر رات کا کچھ حصہ گھٹا کر دن میں داخل کر دیتا ہے۔ اور کیونکر دن کو کم کر کے رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب کو کس طرح تمہاری خدمت میں لگا دیتا ہے ۔

(باقی صفحہ ۱۰۴۴ پر)

حل لغات:- حِلْيَةً۔ یعنی وہ موتی جو بطور زیور کے استعمال کیا جاتا ہے۔ فَضْلِهِ۔ یعنی دولت ۔ كُلٌّ يَّجْرِي۔ یہ عرف لسانی ہے اسکو حقیقت سے کوئی بحث نہیں۔ خواہ آفتاب گھومتا ہے خواہ زمین

ہم اور دوسرے گھومتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں اسکا اطلاق ہو سکتا ہے ۔ قطمیر۔ کھجور کی گٹھلی میں جو شگاف ہے درمیان ایک [illegible] سا ہوتا ہے یعنی نہایت ہی حقیر چیز

مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝
۱۵- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ
وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝
۱۶- اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۝
۱۷- وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝
۱۸- وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ
شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ اِنَّمَا تُنْذِرُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى
لِنَفْسِهٖ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

کی مانند تجھے کوئی خبر نہ دے گا ۝

۱۵- لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے پروا وہ قابل تعریف ہے ۝ ف۱

۱۶- اگر وہ چاہے تمہیں لے جائے اور ایک نئی خلقت لے آوے ۝ ف۲

۱۷- اور یہ کام اللہ پر مشکل نہیں ۝

۱۸- اور کوئی اٹھانے والا بوجھ نہ اٹھائیگا اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا کسی کو اپنے بوجھ کی طرف بلائے جب بھی تو اس کی طرف سے کچھ بھی نہ اٹھایا جائیگا۔ اگرچہ قرابتی کیوں نہ ہو ف۳ تو تو صرف انہیں کو ڈراتا ہے جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو کوئی پاک ہوتا ہے اور اپنے ہی بھلے کے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ کی طرف پھر جانا ہے ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴۳

ان مظاہر کو بیان کر کے فرمایا۔ کہ خدا وہ ہے جو تمہارا مددگار ہے اور ساری کائنات کا مختار کل ہے۔ تم جن لوگوں کو پکارتے ہو اور ان کی پرستش کرتے ہو۔ وہ دنیا میں ذرہ برابر اختیارات نہیں رکھتے

(حاشیہ صفحہ ھذا)

تم سب محتاج ہو

ف۱ اس ایک آیت میں مسئلہ شرک کا سارا زور توڑ دیا ہے۔ فرمایا ہے کہ تم دیکھو۔ کہ باوجود اسکے کہ تم میں بڑے بڑے جلیل القدر لوگ موجود ہیں اور مادی اور روحانی اعتبار سے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز ہیں۔ مگر کیا کوئی شخص بھی ایسا ہے۔ جو اللہ سے بے نیازی کا دعویٰ کر سکے۔ جو اسکے بنائے ہوئے قوانین کے سامنے اپنے آپ کو بے بس نہ پاتا ہو۔ کیا کوئی ایسا ہے۔ جو موت کے آہنی چنگل سے نکل جائے۔ جو بیماری کی تکلیف کو محسوس نہ کرے۔ جو بھوک کے ہاتھوں بیقرار نہ ہو جائے۔ جسے پیاس بے چین نہ کرے۔ پھر ان حالات میں جبکہ تم محتاج ہو۔ ہر حالت میں ایک ایک دم اور قدم میں اس کے مقرر کردہ نظام کے تابع ہو۔ تمہارا یہ دعویٰ کیونکر صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ تم میں سے کوئی الوہیت کا مستحق ہے۔ یہ تو شاید جب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا کی زمین کو چھوڑ دے۔ اسکے آسمان کے سایہ کو مستقل نہ کرے۔ اسکے سورج اور چاند سے استفادہ نہ کرے۔ ایک الگ دنیا بنا لے۔ اور ایک الگ عالم بنائے اور جب وہ اللہ کی زمین پر رہتا ہے۔ اور آسمان تلے زندگی گزارتا ہے تو پھر وہ خدا کس طرح ہو سکتا ہے۔

ف۲ فرمایا۔ کہ اللہ کو تمہاری احتیاج نہیں ہے۔ بلکہ تم اسکے محتاج ہو۔ جب تک اسکے احکام پر چلو گے۔ باقی اور زندہ رہو گے۔ اور جہاں تم نے سرکشی اور اسکی نافرمانی کی۔ وہ تم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیگا۔ اور ایک دوسری قوم پیدا کر دیگا۔ جو اسکی اطاعت شعاری کا دم بھرے گی۔ اور زمین میں اسکے مشن کی تکمیل میں مصروف جدوجہد رہے گی۔

ف۳ یعنی ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ یہ نہیں ہو سکے گا۔ کہ گناہ تو مجرم کریں۔ اور سزا میں کسی دوسرے شخص کو گرفتار کیا جائے۔ اسی طرح یہ بھی درست نہیں ہے۔ کہ نیکی کوئی کرے۔ اور دوسرے قالب میں اجر عطا کیا جائے۔ سزا اور اجر کا وہ انسان مستحق ہے جس کا بلاواسطہ اعمال سے تعلق ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰۴۶)

حل لغات: (الفقراء) ۔ فقیر کی جمع ہے۔ بمعنی محتاج ۔ ۳

www.KitaboSunnat.com

١٩- وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝

٢٠- وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝

٢١- وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝

٢٢- وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝

٢٣- اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

٢٤- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝

٢٥- وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

١٩. اور اندھا اور دیکھتا برابر نہیں ۝

٢٠. اور نہ ہی اندھیرا اور نہ اُجالا ۝

٢١. اور نہ ہی سایہ اور نہ دھوپ ۝

٢٢. اور زندے اور مُردے برابر نہیں۔ خدا جسے چاہے سناتا ہے۔ اور تو انہیں جو قبروں میں ہیں سنانے والا نہیں ۝

٢٣. تو تو صرف ڈرانیوالا ہے ۝

٢٤. بیشک ہم نے تجھے سچا دین دے کر خوشخبری سنانے اور ڈرانے کیلئے بھیجا ہے۔ اور کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں ایک ڈرانے والا نہ گذرا ہو ۝

٢٥. اور جو وہ تجھے جھٹلائیں تو ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا ہے۔ انکے رسول انکے پاس معجزے اور ورق اور

حاشیہ صفحہ ١٠٣٤-١

اس "انا" میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کفارہ اور تناسخ عقیدہ اس لئے غلط ہے۔ کہ ان دونوں صورتوں میں سزا اور جزا کا تعلق اُس "انا" سے باقی نہیں رہتا۔ اور مکافات عمل کے اصول پر منطقی طور پر اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ا غرض یہ ہے۔ کہ اسلام ہے بصیرت کا۔ نور کا۔ اور سراسر زندگی کا۔ کفر محض بے بصری ہے۔ ظلمت و تاریکی ہے۔ اور موت کے مترادف ہے۔ اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ جہ میں دونوں برابری حاصل کر سکیں ۔

ع فرمایا۔ کہ یہ سُننے والے چونکہ جہل و تعصب کی تاریک قبروں میں مدفون ہیں۔ اس لئے آپکی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور باوجود اس کے کہ اسلام اور کفر میں ایک بیّن فرق ہے۔ یہ نہیں محسوس کر سکتے ۔

ت اس آیت میں وحدتِ تعلیم کے نظریہ کو پیش کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے اور ہر قریہ میں اپنے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور اپنے پیغام کو ان تک پہنچایا ہے ۔

حل لغت

اَلْحَرُوْرُ ۔ تمازت۔ دھوپ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○

روشن کتاب لے کر آئے ○

۲۶- ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ○

۲۶- پھر میں نے کافروں کو پکڑا تو میرا انکار کیسا ہوا ○

۲۷- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ○

۲۷- کیا تو نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے میوے نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں جنکے رنگ مختلف ہیں اور کالے بھجنگ ہیں ○

۲۸- وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ○

۲۸- اور اسی طرح آدمیوں اور کیڑوں اور چوپایوں میں بھی کئی رنگ ہیں اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علم والے لوگ ہی ڈرتے ہیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے بخشنے والا ○

سرکشی کا نتیجہ

ول حضورؐ سے تخاطب ہے۔ کہ آپ اوّل رسولؐ نہیں ہیں۔ اگر یہ لوگ پیغام الٰہی کے پہلے مخاطب نہیں ہیں۔ آپ سے پہلے بھی کئی ہزار انبیاء مبعوث ہوتے رہیں۔ اور انہوں نے پوری وضاحت و تفصیل کے ساتھ اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچایا ہے۔ پھر ان پاکبازوں کی آواز کو بھی بدبختوں نے جھٹلایا۔ اور شب کے حکموں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس کا قانون مکافات بروئے کار آیا۔

چنانچہ قومیں باوجود ظاہری شان و شوکت کے صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ کہ کوئی ان کو جانتا تک نہیں ہے۔ اسی طرح مکے کے سرکشوں کا حشر ہونے والا ہے۔ انکے اگر گوش ہوش ہو۔ کہ تم پیغمبرؐ کی مخالفت کرکے اور عناد و دشمنی کا مظاہرہ کرکے، انکے مقابلہ میں فتح و کامیابی کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ مقدرات میں سے ہے۔ کہ حق و صداقت کی فتح ہو اور باطل ہمیشہ کیلئے دب جائے پھر تم کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ اقوام عالم کی روشنی میں اپنے انجام و مآل کو دیکھو۔ اور عبرت و تذکیر حاصل کرو۔

ق۲ آپکی تسکین خاطر کیلئے ارشاد فرمایا۔ کہ اختلاف اور تنوع کا ہونا فطرت و تکوین کا مقصد ہے۔ اس لئے آپ ان لوگوں کی گمراہی اور ضلالت پر دکھ محسوس نہ کریں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے۔ تو سب کو ہدایت کے ایک مسلک پر گامزن کر دیتے۔ مگر اللہ کی مشیت یہ ہے۔ کہ کفر و ایمان کا امتیاز باقی رہے۔ جھوٹ اور سچائی میں فرق رہے۔ دیکھئے آسمان سے ایک نوع کا پانی برستا ہے۔ مگر گونا گوں پھل پیدا ہوتے ہیں۔ زمین ایک ہے۔ مگر پہاڑوں کے رنگ مختلف ہیں۔ اسی طرح انسانوں، حیوانوں اور دوسرے جانداروں میں ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا۔ ٹھیک اسی طرح طبائع انسانی میں اختلاف ہے۔ دلوں اور دماغوں میں اختلاف ہے۔ ایک دوسرے کی صلاحیتوں اور استعدادوں میں اختلاف ہے۔ اگر یہ لوگ اس چشمہ ہدایت سے سیرابی حاصل نہیں کرتے۔ تو کیا ہوا۔ وہ جاننے والے ہیں۔ جنکی نظر سابقہ کتب اور صحائف پر ہے۔ وہ تو حقیقت کو پہچانتے ہیں جن کے دلوں میں تو خوفِ خدا کی جھلک ہے۔ وہ تو آپ کی عظمت و نبوت کا اعتراف کرتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۰۳۷ پر)

حل لغات:- اَلزُّبُر۔ زَبُور کی جمع ہے۔ یعنی کتابیں صحیفے۔ جُدَدٌ۔ جدۃ کی جمع ہے۔ یعنی راستے۔ غَرَابِيبُ۔ غِرْبِيبٌ اس کا واحد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۹- اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝

۲۹- جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز ادا کرتے اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کی امید رکھتے ہیں، جو برباد نہ ہوگی ۝

۳۰- لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

۳۰- تاکہ وہ انہیں انکا پورا بدلہ دے اور اپنے فضل سے کچھ انہیں زیادہ دے۔ بیشک وہ بخشنے والا قدر دان ہے ۝

۳۱- وَالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝

۳۱- اور جو کتاب ہم نے تیری طرف نازل کی ہے۔ وہی حق ہے جو اس سے پہلے ہے اُسکی تصدیق[1] کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے (اور) انہیں دیکھ رہا ہے ۝

۳۲- ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ

۳۲- پھر ہم نے کتاب کا اپنے بندوں میں سے انہیں وارث کیا جنہیں ہم نے چن لیا۔ پھر اُن میں سے کوئی تو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے اور کوئی میں میانہ[2] رو ہے اور کوئی ان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴۶ :-

قدر عمل اور فضیلت بیان کرتے ہیں جو اب بیان کیا ہے۔ کہ یہ لوگ واقعی عزت و احترام کے مستحق ہیں۔ یا اللہ کی کتاب غور و فکر سے پڑھتے ہیں یا اپنی عبودیت اور اسکی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں اسکے سامنے جھکتے ہیں۔ اسکی عبادت کرتے اور اپنے مال و دولت میں سے اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا کہ انکی یہ تجارت ایسی ہے۔ جس میں خسارہ کا کوئی اندیشہ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اپنے فضل اور قدر دانی سے ان کے اجر میں اضافہ کر دیتا ہے ۔

حاشیہ صفحہ ھذا

قرآن کا احسان کتب مقدسہ پر

[1] قرآن حکیم کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ مستقل ہے بیشک پہلی الہامی کتابوں میں جو صداقتیں ہیں۔ انکی یہ تصدیق کرتا ہے۔ قرآن کے نزول سے پہلے کتب قدیمہ کی یہ حیثیت تھی۔ کہ ان میں یکسر تحریف ہو چکی تھی۔ اور بیانات بدل چکی تھیں۔ کہ پایہ اعتبار سے ساقط ہو گئی تھیں۔ یہ قرآن کا ان کتابوں پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے دوبارہ انکی تصدیق کی۔ اور اس طرح صداقت کی آنکھ پھوڑ دی۔ جو باوجود ترمیم و اصلاح کے اب تک ان کتابوں میں موجود تھی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اگر قرآن مجید نازل نہ ہوتا۔ تو ابراہیم موسیٰ اور مسیح علیہم السلام کو اور انکی تعلیمات کو کوئی شخص یقین کے ساتھ نہ جانتا۔ قرآن نے انکو زندگی بخشی۔ اور بجائے ان کتابوں کو یہ مرتبہ و مقام بخشتا ہے۔ کہ وہ لوگ ان میں حق وصداقت کو تلاش کر لیں ۔

[2] تصدیق کے معنے عربی میں سچا جاننے کے ہیں۔ کہ کتب قدیمہ میں جو پیشگوئیاں تھیں۔ انکو قرآن سچا کر کے دکھاتا ہے۔ یعنی اسکے وجود میں انکی تعلیمات ہیں اور اسکے پیغام میں تمام پہلی تعلیمات پوری ہو جاتی ہیں۔ تصدیق کے ان معنوں کی تصدیق عربی لغت و محاورات سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے ع فوارس صدقت فیھم ظنونی یعنی یہ وہ شہسوار ہیں جن میں میری تمام امیدیں بر آتی ہیں ۔

وگ باعتبار اعمال کے مسلمانوں کی تقسیم فرمائی ہے۔ کچھ لوگ تو وہ ہیں۔ جو گنا بجھو اور ظلم میں پہلی کو قرآن کو اللہ کی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ عمل میں بتقاضائے بشری سست ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو متوسط درجے کے ہیں۔ نہ تقویٰ کے بلند ترین مراتب پر فائز ہیں۔ اور نہ فسق و فجور کے عادی ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جنکی رگ رگ میں۔ اسلام رچا ہوا ہے جن میں ہر وقت خیر کی طرف سبقت کا جذبہ موجزن رہتا ہے۔ جو ہر کام خیر میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں فرمایا یہی لوگ درحقیقت اللہ کے بہت بڑے فضل کے حامل ہیں ۔

حل لغات :- سِرًّا ۔ پوشیدہ طور پر ریاکاری سے بچنے کے لئے ۔ عَلَانِیَةً ۔ ظاہر طور پر دوسروں کو نیکی پر آمادہ کرنے کیلئے ۔ تَبُوْرَ ۔ بور سے ہے بمعنی ہلاکت ۔ مُقْتَصِدٌ ۔ اقتصاد سے ہے ۔ درمیان کی راہ ۔ میانہ رو ۔

www.KitaboSunnat.com

بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ

ہیں اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گیا ہے۔ یہی بڑی بزرگی ہے ۞

٣٣- جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۞

٣٣۔ رہنے کے باغ ہیں جنہیں وہ داخل ہونگے وہاں انہیں گہنا پہنایا جائیگا سونے کے کنگن اور موتی اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ۞

٣٤- وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ

٣٤۔ اور کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے ۞ ف۱

٣٥- الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۞

٣٥۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا نہ ہمیں یہاں کوئی رنج پہنچتا ہے اور نہ ہمیں یہاں کسی قسم کی تکان لاحق ہوتی ہے ۞

٣٦- وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ

٣٦۔ اور جو کافر ہیں ان کیلئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو ان کیلئے موت ہی کا حکم پہنچے گا۔ مر جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب

ف۱ جنت اللہ کے فضل و بخشش کا مقام ہے۔ اس لئے اس میں ہر وہ آسودگی اور تنعم و تکلف موجود ہوگا۔ کہ جس سے اللہ کے نیک بندے دنیا میں محروم رہے تھے۔ بلکہ یہاں ان کو وہ کچھ ملے گا۔ جو ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا۔ اساور من ذہب سے مراد ہے۔ پُر عظمت زندگی۔ جس طرح مشرق میں بادشاہ سونے کے کنگن پہنتے ہیں۔ اسی طرح یہاں مفلس و نادار مسلمان شان و شکوہ سے مسلح ہوں گے۔ نہایت عدیم النظیر موتی اُن کی عباؤں پر ٹکے ہونگے۔ اور وہ ریشمی لباس پہنے جنت کی روشوں پر اٹھلاتے پھریں گے۔ اس وقت شکر کے کلمات اِن کی زبان پر ہوں گے۔ یہ اللہ کی حمد و ستائش کریں گے۔ کہ اس نے انہیں ان نعمتوں سے نوازا ہے۔ غم اور فکر کو دور کیا ہے۔ اور وہی ایسے مقام میں جگہ دی ہے۔ جہاں نہ تکان ہے۔ اور نہ خستگی ۔

حل لغات

اَسَاوِرَ۔ یعنی کنگن۔ جمع اَسْوِرَہ، اسوار جمع سوار یعنی اساور جمع الجمع ہے۔
نَصَبٌ۔ تھکن۔
لُغُوْبٌ۔ خستگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ
كُلَّ كَفُوْرٍ ۝
۳۷۔ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ
اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ
تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝
۳۸۔ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
۳۹۔ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ
فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ

ہی ہلکا کیا جائے گا۔ ہر ناشکر گزار کو ہم یوں ہی سزا
دیا کرتے ہیں ○
۳۷۔ اور وہ دوزخ میں چیخیں ماریں گے۔ کہ اے ہمارے رب
ہمیں نکال کہ جو کچھ ہم کرتے تھے۔ اسکے خلاف نیک عمل
کریں۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اسمیں جو کوئی
سوچنا چاہے سوچ لے؟ اور تمہارے پاس ڈرانے والا
آیا تھا۔ پس چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ ف۱
۳۸۔ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں جانتا
ہے اسکو خوب معلوم ہے جو دلوں کے اندر چھپا ہے ○ ف۲
۳۹۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں قائمقام
کیا۔ اس پر بھی جو کافر ہو گا۔ تو اس کے کفر کا

آج مکافات کا دن ہے

ف وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اپنی عمر عزیز کے ہر لمحہ کو سرکشی اور تمرد میں گزارا ہے۔ جب دوزخ میں گریں گے۔ تو اس وقت چیخ چیخ کر کہیں گے۔ کہ خدایا ایک دفعہ اور ہم کو رستگاری عطا فرما۔ یقیناً اسکے بعد ہمارے اعمال ایسے نہیں ہونگے جیسے اب ہیں۔ ہم کوشش کرینگے کہ تیری رضا کو حاصل کیا جائے۔ جواب ملے گا۔ کیا تمکو غور و فکر کیلئے اور تذکیر و عبرت پذیری کیلئے کافی مہلت نہیں دی گئی؟ اور تمہارے پاس اللہ کا نذیر بھی تو پہنچا تھا۔ جس نے تفصیل کے ساتھ عقبے کی اہمیت کو بیان کیا تھا۔ اور دنیا کے دن کے قرب کی طرف اشارہ کیا تھا۔ آج تو مکافات کا دن ہے۔ ایسے لوگ جنہوں نے دنیا میں کبھی آخرت کے متعلق غور نہیں کیا۔ اور جنہوں نے ذہنی و فکری لحاظ سے اپنی عقل و تجسس پر ظلم کیا ہے۔ آج سزا کے مستحق ہیں۔ انکے لئے کوئی مدد اور نصرت نہیں ہے۔

علم غیب

ف یعنی خدا غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی وسعتوں میں جو کچھ مستور ہے۔ سب سے آگاہ ہے۔ اس کو سینے کے بھید تک معلوم ہیں۔ اس لئے طبعاً وہ ان تمام سازشوں اور حیلہ کاریوں سے واقف ہے۔ جو اسلام اور صاحب اسلام کی مخالفت میں اختیار کی جاتی ہیں۔ مکے والوں کو جتلا دیا ہے۔ کہ تم یہ نہ سمجھو۔ کہ تمہاری فریب کاریاں چھپ جائیں گی اور وہ خفا میں رہیں گی۔ بلکہ علام الغیوب خدا ایک ایک بھید کو آشکارا کر دیگا۔ اور تمہیں ان کی سزا بھگتنا ہوگی۔ یہ ملحوظ رہے۔ کہ علم غیب کا انتساب جب اللہ کی طرف ہوتا ہے۔ تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ تمام باتیں جو انسانی عقل و شعور سے اوجھل ہیں۔ وہ ان کو بغیر کسی وسیلہ یا ذریعہ کے جانتا ہے واضح تر الفاظ میں یوں سمجھئے۔ کہ کائنات کے تمام اسرار و رموز اس کے آئینہ علم میں مرتسم ہیں۔ اور وہ بغیر کسی جد و جہد کے تمام حقائق و معارف سے براہ راست واقفیت رکھتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۰۵۰ پر)

حل لغات

خَلٰۗىِٕفَ۔ خلیفہ کی جمع ہے۔ نائب اور جانشین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

وبال اسی پر ہے۔ اور کافروں کے حق میں ان کا کفر نقصان ہی بڑھاتا ہے ۝

۴۰۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝

۴۰۔ تو کہہ بھلا تم نے اپنے شریکوں کو بھی دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھلاؤ تو کہ انھوں نے زمین کی کیا کیا چیز پیدا کی؟ یا ان کا کچھ آسمانوں میں ساجھا ہے؟ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے؟ کہ وہ اس کی سند رکھتے ہیں۔ کوئی نہیں بلکہ ظالم ایک دوسرے کو فریب ہی کا وعدہ دیتے ہیں ۝

۴۱۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا

۴۱۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں۔ تو اللہ کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴۹ :-

اور جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تنہا وہی عالم الغیب ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص اس قابل نہیں ہے۔ کہ براہ راست بغیر کسی خلقی وسیلے کے کسی ایک چیز کے متعلق بھی معلومات رکھ سکے۔ یہ بات خدائے قیوم سے مختص ہے۔ انسان کا علم محدود ہے۔ وسائل وذرائع کی احتیاج سے ہے۔ اور مربیت ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

خلافت کا اعزاز

ف اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلافت کے اعزاز سے نوازا ہے۔ اور کائنات میں اس کے رتبہ کو سب سے بلند رکھا ہے۔ اس لئے اس سے توقع ہے کہ یہ اقلیم عالم کا صحیح معنوں میں جانشین ہوگا۔ یا صفات الٰہیہ کا پورے طور پر مظہر ہوگا۔ زمین کی قیادت اس کے سپرد ہے۔ اور ساری کائنات اس کے مسخر ہے۔ مگر یہ ہے۔ کہ شرک و کفر کی پستیوں اور ذلتوں میں گرفتار ہے۔ فرمایا۔ تم یہ سمجھ لو۔ کہ تمہاری گمراہی سے صرف تمہیں نقصان پہنچے گا۔ اور صرف تم اللہ کی ناراضی اور غضب خریدو گے۔ کیونکہ کفر کی فطرت ہی میں گھاٹا اور خسارہ ہے۔ اس لئے ناممکن ہے۔ کہ تم اس کو اختیار کرکے دین اور دنیا کی بہتری حاصل کرسکو۔

حل لغات

مَقْتًا۔ ناراضی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

٤٢- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

٤٣- اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ

سوا کوئی نہیں کہ ان دونوں کو تھام سکے بیشک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے ف۱ ۝

۴۲- اور وہ اللہ کی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا تو وہ ہر ایک اُمت سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے پھر جب اُنکے پاس ڈرانے والا آیا تو نہ زیادہ کیا انکو مگر بیزاری میں ان کی نفرت ہی بڑھی ۝

۴۳- یہ سبب اُنکے از زمین میں تکبر کرنے اور بُری تدبیریں چلنے کے اور بُری تدبیر کا شر بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتا ہے ف۲ تو کیا اب وہ اگلوں کے دستور ہی کی راہ دیکھتے ہیں؟ سو تُو خدا کے دستور میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا اور نہ تو ہرگز خدا کے

اللہ حلیم اور غفور ہے

ف۱ اس حقیقت عجیبہ کے اظہار کے بعد کہ محض اللہ کے دست قدرت نے اجرام علوی و سفلی کو تھام رکھا ہے۔ اور ان کو قائم کر رکھا ہے۔ یہ کہنا کہ وہ حلیم اور غفور ہے۔ اس اشتباہ کی طرف تلمیح ہے کہ جہاں تک تمہارے گناہوں کا تعلق ہے۔ تمہاری سرکشی اور تمرد کا تقاضا ہے۔ ان اجرام کو باہم متصادم ہو کر تم پر گر جانا چاہیے تھا۔ اور تمہاری اس پُر از معصیت زندگی کو ختم کر دینا چاہیے تھا۔ یہ تو محض اللہ کا علم آڑے آتا ہے۔ اور اس کا فضل روک رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ خدائے برتر ہر چند نہایت بردبار اور متحمل مزاج ہے۔ اور اپنے بندوں سے محبت رکھتا ہے۔ ورنہ تمہارے اعمال بد کا تقاضا یہی ہونا چاہیے۔ کہ تمہارے ناپاک وجود سے۔ اللہ کی زمین یک قلم پاک ہو جائے۔

ف۲ وہ سب سے بڑا گناہ جس کی وجہ سے ان پر آسمان کو گر پڑنا چاہیے۔ اور زمین کو پھٹ جانا چاہیے۔ یہ ہے۔ کہ انہوں نے باوجود عہد و مواثیق کے اللہ کے پیغام کو ٹھکرا دیا۔ اللہ کے رسولؐ کی تذلیل کی۔ اور اپنے طرز عمل سے سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا۔ حالانکہ کہتے یہ تھے۔ کہ اگر ہمارے پاس کوئی نذیر آیا۔ تو اس کا بڑھ کر خیر مقدم کریں گے۔ اور تمام لوگوں سے زیادہ ہدایت حاصل کرینگے

پھر صرف محرومی اور انکار پر بس نہیں کی۔ نہ یہ انکی شقاوت کے لئے کافی تھا۔ بلکہ از راہ کبر و غرور اس طرح کی مساعی میں انہماک کیں۔ جن سے حضورؐ کو نقصان پہنچے اور اسلام کے علم سرنگوں ہو جائیں۔ فرمایا۔ یہ لوگ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بُری تدبیریں اور فریب کاریاں بالآخر انہی لوگوں کو گھیر لیں گی۔ اور ان کی زندگی کو اجیرن کر دیں گی۔ ان لوگوں کو سنت اللہ کا انتظار ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اللہ کے قانون کے اطلاق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

(باقی صفحہ ۱۰۵۲ پر)

حل لغات

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ۔ بڑی قسمیں۔

مَكْرَ السَّيِّئِ۔ بُری تدبیر۔ فریب کاری۔

لِسُنَّتِ اللّٰهِ۔ سنت کے معنے راہ و روش اور عادت کے ہیں۔ سنت اللہ سے مراد ہے اللہ کا قانون مکافات۔ اس لفظ میں یہاں استعمال کے لحاظ سے وہ مفہوم نہیں ہے۔ جو بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

۴۴ - اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

۴۵ - وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

دستور کو ٹلتا ہوا پائے گا ۝

۴۵۔ کیا انہوں نے ملک کی سیر نہیں کی کہ دیکھیں کہ ان کا کیا انجام ہوا۔ جو اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں؟ اور اُن سے قوت میں سخت تھے اور اللہ وہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اُسے تھکائے[ف۱] بے شک وہ جاننے والا قدرت والا ہے ۝

۴۶۔ اور اگر اللہ آدمیوں کو ان کے اعمال کے سبب کے پکڑے تو زمین کی پشت پر کسی ہلنے چلنے والے کو نہ چھوڑے لیکن وہ ایک مقررہ وقت تک انہیں مہلت دیے رہا ہے پھر جب انکا وقت آئیگا تو اسکے بندے اسکی نگاہ میں ہیں ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵۱ -

یہ یاد رہے۔ کہ سنت اللہ کا اطلاق قرآن میں صرف قانون تعذیب پر ہوتا ہے اسکے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ مکافات اعمال کے ضابطے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ہر قوم اور ہر گروہ جب اللہ کے احکام کو ٹھکرائے اور اس کی تذلیل کرے۔ تو فطرت کی طرف لازم ہو جاتا ہے۔ کہ ان کو ان کے اس طرز عمل کی سزا دے اور دوسروں کیلئے عبرت و موعظت کا سامان پیدا کرے ۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا

ف۱ یعنی ان لوگوں کو جو قوت میں سست ہیں یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ کا عذاب ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ کیونکہ اس دنیا میں ان سے کہیں زیادہ طاقتور قومیں آباد ہوئی ہیں۔ مگر جب انہوں نے اللہ کے قانون حیات کی مخالفت کی ہے۔ حرف غلط کی طرح مٹ گئی ہیں۔ اور ان کے ایوانوں اور محلات میں سے صرف کھنڈرات کی صورت میں باقی ہیں۔ جو ان کی بیچارگی پر ماتم کناں ہیں۔ ان فریب خوردگان شراب ہستی کو چاہیئے کہ ان اقوام و ملل کی تاریخ کو ان کے آثار باقیہ میں تلاش کریں۔ اور معلوم کریں۔ کہ کیا کوئی قوم اپنی ہوشیاری شان و شوکت کی وجہ سے عذاب الٰہی سے بچ سکی ہے۔

مقصد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سزا کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ پال لئے درمیان کے اس عرصہ میں وہ لوگوں سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ ورنہ اگر وہ فوری محاسبہ شروع کر دے۔ تو کوئی نفس اُس کی گرفت سے نہ بچ سکے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰیاتُها ۸۳	(۳۶) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱)	رُكُوعَاتُهَا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ يٰسٓ ۚ

۲۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ

۳۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

۴۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ

۵۔ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ

۶۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ○

۷۔ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

(۳۶) سُورۂ یٰسٓ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱۔ یٰسٓ ○

۲۔ حکمت والے قرآن کی قسم ○

۳۔ بیشک تو رسولوں میں سے ہے ○

۴۔ سیدھی راہ پر غالب ○

۵۔ مہربان کا نازل کیا ہوا ہے ○

۶۔ تاکہ تو اس قوم (عرب) کو ڈرائے جن کے باپ دادے
نہیں ڈرائے گئے۔ پس وہ غافل ہیں ○

۷۔ ان میں بہتوں پر بات ثابت ہو چکی ہے پس وہ ایمان

سُورۂ یٰسٓ

ف یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں وہی مضامین ہیں جو تمام مکی سورتوں میں پائے جاتے ہیں یعنی قرآن کے فضائل اور محامد رسالت کا ذکر اور توحید کا تذکرہ یا حشر و نشر کے متعلق شکوک و شبہات کا بیان اور ان کا ازالہ۔

قرآن میں جہاں جہاں قسمیں آئی ہیں۔ وہاں اُن سے مُراد ایک قسم کا استشہاد اور استدلال ہوتا ہے۔ مثلاً یہاں قرآن حکیم کو بطور قسم کے ذکر کیا ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا ہے۔ کہ آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ آپکی نبوت اور رسالت پر بہترین دلیل تو یہ صحیفۂ حکمت ہے۔ اس میں جتنا غور کیجئے گا۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ حیرت انگیز کتاب ہے۔ اس کی بلاغت۔ اس کا معارف سے معمور ہونا۔ اس کا ایک خاص پیغام کا حامل ہونا اور مدلل و مبرہن ہونا۔ یہ سب باتیں اس حقیقت پر شاہد عدل ہیں۔ کہ یہ کتاب کسی انسان کے دماغ کا نتیجہ نہیں ہے۔ پھر اس میں ایسے علمی خوارق ہیں جن پر کوئی بشر پہلے سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ انسانوں کے لئے اس سے بڑا معجزہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک اُمّی آج سے چودہ سو سال قبل ایک ایسی کتاب پیش کرے۔ جو آج بھی نہ صرف قابل عمل ہو۔ بلکہ واجب العمل ہو۔ اور آج بھی جو مذہب کا تخیل پیش کرے۔ وہ انسانی عقول نے صدیوں کے غور کے بعد حاصل کیا ہے۔ اسی لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس قرآن حکیم کو دیکھو۔ اس کی خوبیوں کی تحلیل کرو اس کے فضائل کو سوچو۔ اور اس کے پیغام کو بنگاہِ وقت و عبرت دیکھو۔ تم پکار اٹھو گے۔ کہ اس کو پیش کرنے والا اللہ کا رسول ہے۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جو صراط مستقیم کی جانب دعوت دیتی ہے۔ اور عزت و حکمت کا سزاوار خدا ہی ہے۔ یہ اتمام حجت ہے۔ ان لوگوں پر جو اس سے پیشتر نعمت نبوت سے محروم رہے ہیں۔ اور جن کی یہ خواہش رہی ہے۔ کہ ہم میں بھی کوئی پیغمبر مبعوث ہو جو ہمارے لئے شرف و مجد کا موجب ہو۔ مگر اب جب ان کی آرزو پوری ہو گئی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے ایک داعی نے انہیں بیدار کرنا شروع کر دیا ہے۔ تو یہ اور زیادہ اُلجھ رہے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۰۵۴ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤْمِنُونَ ○

۸- اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

۹- وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

۱۰- وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

۱۱- اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○

نہیں لائیں گے ○

۸- بیشک اُنکی گردنوں میں طوق ڈالے ہیں۔ سو وہ ٹھوڑیوں تک ہے۔ پھر انکے سر اُٹل (یعنی اونچے) ہو رہے ہیں ○

۹- اور ہم نے اُن کے آگے ایک دیوار بنائی ہے اور اُن کے پیچھے ایک دیوار بنائی ہے پھر نیچے انہیں ڈھانپ لیا سو وہ نہیں دیکھتے ○

۱۰- اور اُنکے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے ○

۱۱- تُو تو اسی کو ڈراتا ہے جو نصیحت مانے اور بن دیکھے رحمٰن سے ڈرے سو تو ایسے کو مغفرت اور عزت کے اجر کی بشارت دے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵۳ -

اور عمداً صداقت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے لئے فطرت کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ یہ ایمان کی دولت سے قطعی محروم رہیں۔ ان کی گردنوں میں رسم و رواج کے گرانبار طوق پڑے ہیں۔ اور ان کے آگے اور پیچھے تعصب و خود پسندی کی دیواریں کھڑی ہیں۔ اس اس لئے ان میں یہ استعداد ہی نہیں رہی۔ کہ ہدایت کو قبول کر سکیں۔ اور حقائق کو دیکھ سکیں۔ فرمایا کہ آپ چاہے ان کو کتنا ہی خشیت اور خوفِ الٰہی سے متاثر کریں۔ ان پر مطلق اثر نہیں ہوگا۔ اُن کے دلوں میں وہ گوشے لطیف ہی نہیں ہے اور وہ حس ہی موجود نہیں۔ جو ایمان کا ذریعہ بن سکے۔ کیونکہ متاثر تو وہ ہوتا ہے۔ اور قلب تو اس شخص کا انوارِ قرآنی سے روشن ہوتا ہے۔ جو قرآن کی پیروی کرے۔ اور اس کی یہ خواہش ہو کہ قرآن کی برکتوں اور سعادتوں سے اپنا دامن بھر لے۔ وہ رحمٰن سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ اُس نے اس کو دیکھا تک نہیں ہے۔ یہی لوگ در حقیقت بخشش اور اجر کے مستحق ہیں۔ اور اس لائق ہیں۔ کہ آپ ان کو ان کی کامیابی پر خوش خبری سنائیں۔

حلِ لغات

اَغْلَالًا۔ غل کی جمع ہے۔ بمعنی طوق۔ یعنی۔ عدم اہتداء سے کنایہ ہے۔

اَلْاَذْقَانِ۔ ذقن کی جمع ہے۔ یعنی ٹھوڑی۔

سَدًّا۔ دیوار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲- إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ○

۱۲- بیشک ہم ہی مُردے جلاتے ہیں اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو ان کے پیچھے نشان رہے (سب کچھ) لکھتے ہیں اور ہر شئے ہمنے ایک کھلی کتاب میں شمار کر رکھی ہے ○

۱۳- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ○

۱۳- اور تو ان کیلئے مثال کے طور پر اس گاؤں والوں کا حال بیان کر جب اس بستی میں رسول آئے ○

۱۴- إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ ○

۱۴- جب ہمنے ان کی طرف دو رسول بھیجے۔ تو ان دونوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے ان کی مدد کی تب انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○

۱۵- قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

۱۵- وہ بولے تم تو ہماری مانند آدمی ہو۔ اور رحمٰن نے تو کوئی شئے نازل نہیں کی تم سب جھوٹ بولتے ہو ○

ضبطِ اعمال کا نظریہ

ف ضبطِ اعمال کا نظریہ قرآن حکیم نے پیش فرمایا ہے۔ اور یہ نظریہ ان تجربات علمی سے ہے۔ جو آج پیش کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک گفتگو کا تعلق تھا۔ اب یہ مشاہدہ ہے۔ کہ ہر لفظ جو زبان سے نکلتا ہے۔ ایتھر کے تموجات اُسکو فضا میں پھیلا دیتے ہیں۔ اور وہ گم نہیں ہوتا۔ اور اگر کہیں ایسے آلات نصب ہوں۔ جو ان تموجات کو اپنی گرفت میں لے سکیں۔ تو فضا میں منتشر اقوال صاف سنائی دینے لگتے ہیں۔ چاہے متکلم اور سامع میں ہزاروں کوس کا فاصلہ ہو۔ اس طرح یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نفس اعمال کے اثرات بھی ضائع نہیں جاتے۔ فضا میں ایسے برقی ذرات ہیں (الکٹران) جو انکو زندہ جاوید بنا دیتے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ ان اعمال کے ضبط کی کیا صورت ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ کہ فرشتے اعمال کو لکھ لیتے ہیں۔ صرف مذہبی افسانہ نہیں رہا ہے۔ بلکہ یہ ایک طبعی حقیقت بن گیا ہے۔ اور انسانی علم جس قدر آگے بڑھے گا۔ وہ یہ دیکھے گا۔ کہ مذہب اور سائنس کی حدود آپس میں ملی ہی ہیں۔ اور ان میں کوئی اختلاف نہیں ●

ف قرآن حکیم نے جن واقعات کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اور کتب احادیث میں بھی انکا کوئی مذکور نہیں ہے۔ ان کو اسی رنگ میں سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ جس رنگ میں کہ قرآن نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ اگر تفصیلات کا ذکر کرنا تعلیم و ہدایت کے لئے ضروری ہوتا۔ تو وہ ضرور ظاہر کر دی جاتیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کا ذکر کیا ہے۔ وہ کون لوگ تھے۔ کس زمانے میں تھے۔ یہ جاننا ضروری نہیں ہے۔ بس یہ جان لیجئے۔ کہ ایک قوم تھی۔ اُن کے پاس اللہ کے دو رسول آئے۔ مگر انہوں نے ان کے پیغام کو ٹھکرا دیا۔ پھر اللہ نے تیسرے رسول کو بھیجا۔ اور ان تینوں نے مل کر کام کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم اُس کی طرف سے تمہارے پاس مبعوث ہو کر آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ تم کیونکر رسول ہو سکتے ہو۔ جب کہ تمہاری حالت ہم سے مختلف نہیں ہے۔ تم بھی انسان ہو اور ہم بھی انسان ہیں۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ (بقیہ صفحہ ۴۵۶ پر)

حل لغت

آثارھم۔ اعمال ●

فعززنا۔ عزت سے ہے۔ یعنی تیسرے کے ساتھ قوت دی ●

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۶۔ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝

۱۷۔ وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

۱۸۔ قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝

۱۹۔ قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ
أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

۲۰۔ وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى
قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝

۲۱۔ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَّ
هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

۱۶۔ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ۝

۱۷۔ اور ہمارا ذمہ تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے ۝

۱۸۔ وہ بولے ہم نے تو تمہیں نامبارک پایا اگر تم باز نہ آؤ گے تو
ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تمہیں ضرور
دردناک عذاب پہنچے گا ۝

۱۹۔ رسول بولے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس
سبب سے کہ تمہیں نصیحت دی گئی (تم ہمیں نامبارک بتلاتے ہو؟)
کوئی نہیں بلکہ تم وہ لوگ ہو کہ حد پر قائم نہیں رہتے ۝

۲۰۔ اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ بولا اے
قوم ان رسولوں کے تابع ہو جاؤ [1] ۝

۲۱۔ جو تم سے مزدوری نہیں مانگتے۔ اور راہ پائے
ہوئے ہیں ۝

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵۵
ان کے نقطۂ نگاہ میں نبوت کیلئے ضروری تھا۔ کہ وہ بشر نہ ہو۔
انبیاء نے جواب دیا۔ کہ ہمارا خدا جانتا ہے ہم جھوٹ نہیں بولتے۔
ہم اسی کی طرف سے امور ہو کر آتے ہیں۔ ہمارا کام صرف یہ تھا۔ کہ
اتمام حجت کے طور پر اس کا پیغام تم تک پہنچا دیں۔ اب اگر تم نہیں
مانتے ہو۔ تو اس کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی۔ ان بدبختوں نے
کہا۔ کہ تمہارے پیغام میں ہمارے لئے کوئی سعادت موجود نہیں۔ بلکہ
ہم تمہیں منحوس خیال کرتے ہیں۔ اور اگر تم اس طرح وعظ و نصیحت سے
باز نہ آئے۔ تو پھر ہم تم کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ اور سخت تکلیف پہنچائیں
گے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اللہ کے ان رسولوں نے جب یہ سنا۔ تو فرمایا نحوست و
محرومی تو تمہارے حصہ میں آئی ہے۔ خدا سے نہیں ڈرتے ہو۔
کیا وعظ و نصیحت کے معنے نحوست کی طرف دعوت دینا ہے اصل
بات یہ ہے۔ کہ تمہارے نفس تو ان کو برا سمجھتے ہیں اور تم مسرف
قسم میں سے ہو۔ اتنے میں ان لوگوں میں سے ایک آدمی کو
اللہ نے توفیق ہدایت دی۔ اور وہ بھاگا بھاگا آیا۔ اور اپنی قوم
کے لوگوں سے کہنے لگا۔ کہ یہ خدا کے پیغمبر ہیں ان کا اتباع کرو
دیکھو وہ تم سے اجر اور صلہ نہیں مانگتے۔ خود راہ راست پر
گامزن ہیں۔ اور تم کو بھی صراط مستقیم پر گامزن دیکھنا
چاہتے ہیں۔
سارے قصہ سے مقصود یہ ہے۔ کہ حضور کو تسلی دی جائے
اور بتایا جائے۔ کہ آپ سے پہلے بھی انبیاء آ چکے ہیں۔ اور لوگوں
نے حق سے ان کی تکذیب کی ہے۔ پھر ان میں سے بعض لوگوں
کو اللہ نے ہدایت کے لئے چن بھی لیا ہے۔ جنہوں نے اپنی
گمراہ قوم کی مخالفت کر کے دین قویم کو تھام لیا ہے۔ اس لئے
مایوس نہ ہوں۔ انہیں کے والوں میں اللہ تعالےٰ ایسے نفوس
قدسیہ پیدا کرے گا۔ جو آپ پر ایمان لائیں گے۔ اور آپ کے
دست حق پرست پر بیعت کریں گے۔

حل لغات

تَطَيَّرْنَا۔ طائر سے ہے۔ عرب پرندوں
سے بدفالی لیتے ہیں۔ اس لئے تَطَيُّر
کے معنے منحوس سمجھنے کے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

۲۲- وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○
۲۳- ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ
الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَٰعَتُهُمْ
شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ○
۲۴- إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ○
۲۵- إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ○
۲۶- قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ○
۲۷- بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ○
۲۸- وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ
مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ○
۲۹- إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ

۲۲- اور مجھے کیا ہوا کہ میں اسکی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا
کیا اور تم اسی کی طرف پھر واپس جاؤ گے ○
۲۳- کیا میں اسکے سوا الٰہیوں کو معبود مان لوں کہ اگر رحمٰن
مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو انکی شفاعت میرے کام
نہ آئے۔ اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں ○ ف۱
۲۴- البتہ اس صورت میں میں صریح گمراہی میں رہوں ○
۲۵- سننے والو بیشک میں تمہارے رب پر ایمان لایا سو تم مجھ سے سن رکھو ○
۲۶- حکم ہوا کہ بہشت میں چلا جا۔ بولا کاش کہ میری قوم کو معلوم ہو ○
۲۷- کہ سبب کس چیز کے مجھے میرے رب نے بخشا اور مجھے عزت والوں میں کیا ○ ف۲
۲۸- اور ہم نے اسکے بعد اسکی قوم پر آسمان سے کوئی فوج نازل نہیں کی
اور ہم فوجیں نہیں اتارا کرتے ○
۲۹- کہ انبیوں کو ٹھنڈا کرنے کو بس ایک بھاری ڈانٹ ہی کافی ف۳

میں کیوں خدا کی عبادت نہ کروں

ف۱ جیسا کہ قوم نے انکے مشوروں کی مخالفت کی اور انکے پیغام کو ٹھکرا دیا تو انہیں کہنا پڑا [illegible] مرد مومن؛ خدا وہ ہے جس نے مجھ کو جنم دیا [illegible] تم مجھے [illegible] کرتے ہو اور [illegible] کہ میں ایک خدا کی پرستش کیوں کرتا ہوں۔ مجھے تو اس بات میں کوئی وجہ معقول نظر نہیں آتی کہ رب فاطر کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے جھکوں۔ آخر کیوں نہیں اسکی عبادت کروں جس نے مجھے وجود کی نعمت سے نوازا ہے۔ اور پھر آخر کار اسی کی جانب لوٹ جانا ہے۔ کیا تمہیں [illegible] کہ میں خدا کو چھوڑ دوں اور ایسے معبودوں کو [illegible] سمجھ لوں۔ جن کا کائنات میں کوئی حصہ نہیں جو اختیارات سے محروم ہیں۔ اور اگر مجھے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو دور نہ کر سکیں۔ اور نہ خدا کو [illegible] سفارش کر سکیں۔ اگر میں ایسی بے اختیار شخصیتوں کے سامنے جبیں نیاز جھکاؤں۔ تو کیا یہ کھلی گمراہی نہ ہوگی۔

اس مرد مومن کے طرز استدلال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عقیدہ توحید کو اپنے نقل و عقل کے معیار پر پرکھ رہا ہے۔ اور وہ اپنے قلب کی آواز کو بیان کر رہا ہے۔ [illegible] وہ یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ میرا دل کہاں رب فاطر کے احسانات سے معمور ہے [illegible] خدا کو جو میری ساری کائنات پر چھایا ہوا ہے

کیسے چھوڑ دوں۔ کیا مٹی کے بے جان بتوں کیلئے پتھر کے بے حس مجسموں کے لئے، سورجوں کیلئے۔ مجھے تو ان میں کوئی زندگی نظر نہیں آتی۔ یہ کیونکر میری تکلیفوں کو دور کر سکیں گے۔ ان اصنام میں یہ قدرت کہاں ہے کہ مصیبت زدہ انسان کی دستگیری کر سکیں۔ ایسے بھی تو حقیقت ہے کہ مرنے کے بعد اسی خدا کے حضور میں پیشی ہونی ہے۔ اگر اس نے پوچھا تو جواب کیا ہوگا؟ جبکہ بت پرستی پر ہمارا دل مطمئن نہیں۔ تو ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کو اس سے متعلق مطمئن کر سکیں گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر انسان بالکل خالی الذہن ہو کر اس مسئلہ پر غور کرے اور خود اپنی فطرت کو راہ نما ٹھہرائے۔ تو ناممکن ہے کہ بجز توحید کے وہ کسی دوسرے مخالف نظریے کو تسلیم کر سکے۔

ف۲ اس مرد مومن نے قوم کی مخالفت کی۔ اور حق کے ساتھ اپنی عقیدت کا پر جوش اظہار کیا۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ قوم میں عداوت کے جذبات بھڑک اٹھے اور وہ اسکی جان کے لاگو ہو گئے۔ اور اسکو شہید کر کے اپنے زعم میں [illegible] کو حیات عارضی کی نعمتوں سے محروم کر دیا۔ مگر وہاں فرشتوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ تو جنت میں تمہارا مقام ہے۔ اور ایمان کی بیش قیمت ادا کرنے پر تمہارے لئے یہ دائمی نعمات ہیں۔ اس وقت اسکے دل میں اپنی بدبخت قوم کی شفاعت کا خیال آیا۔ (باقی صفحہ ۱۰۵۸ پر)

لغات: ینقذون۔ [illegible] صیحۃ۔ سخت آواز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خٰمِدُوْنَ ○

ہو گئی ہے۔ انکا عذاب صرف ایک چنگھاڑ تھی کہ وہ فوراً بجھ کر رہ گئے

۳۰۔ یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

۳۰۔ بندوں پر افسوس ہے جب کبھی بھی کوئی رسول انکے پاس آیا انہوں نے اس کی ہنسی ہی اڑائی ○

۳۱۔ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○

۳۱۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ کس قدر امتیں ان سے پہلے ہلاک کیں کہ وہ انکی طرف لوٹ کر نہیں آتے ! ○

۳۲۔ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○

۳۲۔ اور ان سب میں کوئی نہیں کہ جو جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر نہ کئے جائیں ○

۳۳۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖ اَحْيَيْنٰهَا
وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ○

۳۳۔ اور ایک نشانی انکے لئے مردہ زمین ہے کہ ہم نے اسکو زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا سو اسی میں سے وہ کھاتے ہیں ○

۳۴۔ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ
وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ○

۳۴۔ اور ہم نے اس میں سے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور ان میں چشمے جاری کریں ○

۳۵۔ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○

۳۵۔ کہ وہ اسکے پھلوں میں سے کھائیں اور اسے ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیا وہ شکر نہیں کرتے ! ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵۷: ۔۔۔ یعنی کاش ان لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کن عزتوں کا انتظام کر رکھا ہے۔

ت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان قدر و قیمت کے لحاظ سے ساری کائنات پر فائق ہے۔ اس لئے اسکو تکلیف دینا گویا اللہ کی غیرت کو چیلنج دینا ہے۔ چنانچہ جب ان بدبختوں نے اس مرد جانباز کو شہید کر دیا۔ تو اللہ کا غضب بھڑکا۔ اور ایک سخت تیز آواز نے ان کی شمع حیات گل کر کے غرور کو بجھا کر رکھ دیا۔ اور خوشی زندگی کو یکسر خاک کر دیا۔ (حاشیہ صفحہ ھذا)

ل غرض یہ ہے۔ جب انکار و سرکشی کی سزا ہلاکت ہے اور اقوام و ملل کی تاریخ بتا رہی ہے۔ کہ جب بھی اللہ کے پیغام کو ٹھکرایا گیا ہے ہو تباہی نے آگھیرا ہے۔ اور نا ممکن ہے۔ کہ کوئی گروہ اللہ کے اس قانون مکافات سے بچ سکے۔ اور جب یہ بھی سچ ہے۔ کہ سب لوگوں کو خدا کے حضور میں پیش ہونا ضروری ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ تو پھر اس کو کیا فائدہ کیوں نہ سب لوگ اسکی چوکھٹ پر جھکیں۔ اور اسکی عظمت کا اقرار کریں۔ کیوں نہ اسکے رسول کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اپنی زندگی سنوار لیں۔ کیوں نہ ایسا ہو کہ سب لوگ ایک رنگ میں نظر آئیں۔ سب خدا کے پرستار جیسیں۔ سب کے دلوں میں خدا کی محبت ہو سب ہی کسی سے ڈریں۔ اور اسی سے ہر طرح بھلائی کی امید رکھیں۔

فطرت کے انعامات

ڈ ان آیات میں مظاہر فطرت کی جانب متوجہ کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ تم دیکھو قدرت الٰہیہ نے تمہیں کن مجبوریوں کر رکھا ہے۔ تمہارے کھیت جب سوکھ جاتے ہیں اور تمہارے باغات جب خشک اور بنجر پیرے ہو جاتے ہیں اس وقت اللہ اپنی قدرت کاملہ سے ان میں زندگی کی روح پھونک دیتا ہے۔ اور وہ مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ پھر اس میں غلہ پیدا ہوتا ہے۔ اور تم اسکو کھاتے ہو۔ پھر یہ بھی اللہ کا فضل ہے۔ کہ اس نے تمہارے لئے زمین میں عمدہ عمدہ باغات پیدا کر رکھے ہیں۔ جن میں کھجوریں اور انگور ہوتے ہیں۔ اور ان باغات میں چشمے جاری ہیں۔ تم ان پھلوں کو کھاتے ہو۔ حالانکہ اس میں تمہاری صنعت کاری کو کوئی دخل نہیں۔ تو کیا وہ خدا اس لائق نہیں۔ کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

حل لغات: لَمَّا۔ یہ حرف استثناء کے معنوں میں ہے۔
اَعْنَاب۔ عِنَبٌ کی جمع ہے۔ یعنی انگور۔
اَلْعُیُوْن۔ جمع ہے عَیْن کی۔ یعنی چشمے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
لَا يَعْلَمُوْنَ ○

۳۶۔ وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا نباتات
زمین کے قبیل سے بھی اور (خود) ان آدمیوں میں سے بھی
اور ان چیزوں میں سے جنکو (عام) لوگ نہیں جانتے ○ ف۱

۳۷۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ○

۳۷۔ اور نشانی ان کیلئے رات ہے کہ ہم اس سے کھال کی طرح
دن کو اتار لیتے ہیں۔ پھر ناگاہ وہ تاریکی میں آجاتے ہیں ○

۳۸۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

۳۸۔ اور سورج اپنی قرارگاہ پر چلا جاتا ہے۔ یہ اندازہ غالب
جاننے والا ہے ○

۳۹۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○

۳۹۔ اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی
پرانی (سوکھی) شاخ کی مانند ہو جاتا ہے ○

۴۰۔ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○

۴۰۔ نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات
دن کے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب ایک ایک گھیرے
میں تیرتے پھرتے ہیں ○ ف۲

ف۱ وہ کس قدر پاک اور طیب ذات ہے جس نے بوقلموں حالات کو پیدا کیا۔ اور کس طرح ان انسانوں کو بنایا ہے۔ اور ایسی چیزیں بھی پیدا کی ہیں جنکو عام لوگ نہیں جانتے۔ سوچنے والوں کیلئے اس بات میں بھی بڑی نشانی ہے کہ وہ کیونکر رات کی تاریک فضا سے ان کو اجالا نمودار کرتا ہے! اور دن پر سے جب اسکے سفید جامے کو اتار دیتا ہے۔ تو کس طرح سے لوگ اندھیرے میں پڑے رہ جاتے ہیں۔ آفتاب کیلئے حرکت کا ایک اندازہ مقرر ہے۔ اسی طرح چاند کی بھی منزلیں ہیں جن میں سے وہ گزرتا ہے۔ کبھی ہلال ہوتا ہے۔ کبھی بدر منیر ہو کر چمکتا ہے۔ اور کبھی کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح باریک ہو جاتا ہے اور پھر اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے۔ کیا یہ سب حقائق اس قابل نہیں ہیں کہ تم اس فطرت کا مطالعہ کرو۔ اور تمہیں آج کے جلووں سے آگاہ کریں؟ کرشمہ کاریاں کائنات میں جہاں ادھر سے سوچو گے۔ اور ان نقشوں پر غور کرو گے تو تمہاری نظریں ضرور خیرہ ہو جائیں گی۔ اور تم ضرور سچے خدا کے پرستار بن جاؤ گے۔ اس مشاہدہ سے تمہارے دلوں میں فطرت کی سادگی اور صداقت کا یقین پیدا ہو جائیگا۔ اور تم تشکک کی بھول بھلیوں سے نکل کر توحید کے کشادہ میدان میں آجاؤ گے۔

قرآن اور نظریات جدیدہ

ف۲ یہ مسئلہ کہ آفتاب متحرک ہے یا زمین اور چاند کی گردش کس نوع کی ہے اس کا تعلق مذہب کے ساتھ بالکل نہیں ہے۔ یہ فلکیات کی بحث میں ہے اور مذہب کا موضوع بحث یہ ہے۔ کہ کس طرح دلوں کو شرک کی آلودگیوں سے پاک کیا جا سکتا ہے! اور کیونکر انسانوں کو فلاح و بہبود کا درس دیا جا سکتا ہے۔ مذہب ان مسائل سے تعرض کرتا ہے۔ کہ وہ کون تعلیمات ہیں۔ جو نوع انسانی کے لئے باعث برکت و سعادت قرار پا سکتی ہیں۔ اور وہ کون پیغام ہے جس کو اللہ کا پیغام کہا جا سکتا ہے۔ یہ مسائل کہ زمین چپٹی ہے یا گول۔ ستاروں کی حرکت مداری ہے یا محوری۔ آفتاب کی روشنی کس نوع کی ہے۔ کسوف و خسوف کے واقعات کیوں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ سب مذہب کی حدود سے باہر ہیں۔ اس لئے بالکل ان مسائل کو قرآن، بائبل، اور دیگر مذہبی کتابوں میں تلاش کرنا چاہئے۔ ان مذہبی کتابوں میں اگر اس نوع کے اشارات آتے ہیں۔ تو وہ اس پیچ سے نہیں۔ کہ یہ مذہبی کتابیں کسی خاص زاویہ نگاہ کی موید ہوتی ہیں۔ بلکہ محض برسبیل استطراد ان سے مقصود کسی دوسری حقیقت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۰۶۰ پر)

حل لغات: مستقر۔ ٹھکانا۔ یسبحون۔ تیرتے ہیں تیرنا

ہے ای۔ یہ ظرف مستقری ہے۔ اظہار حقیقت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱- وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○

۴۲- وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ○

۴۳- وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ○

۴۴- اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ○

۴۵- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

۴۶- وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○

۴۷- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

۴۱- اور ایک نشانی ان کیلئے یہ ہے کہ ہم نے بھری ہوئی کشتی (نوح) میں اُن کے اجداد کی ذریت کو اٹھا لیا تھا ○

۴۲- اور اُس کشتی کی مانند ہم نے اُن کے لئے وہ چیز پیدا کی جس پر سوار ہوتے ہیں (اونٹ وغیرہ) ○

۴۳- اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پھر نہ کوئی اُن کی فریاد کو پہنچے اور نہ چھڑائے جائیں ○

۴۴- مگر ہماری رحمت ہے اور ایک وقت تک کے فائدے کیلئے ○

۴۵- اور جب انہیں کہا جائے کہ اس (عذاب) سے ڈرو جو تمہارے آگے ہے اور تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم ہو ○

۴۶- اور انکے رب کی آیتوں میں سے جب کبھی کوئی آیت اُنکے پاس آتی ہے اُسی سے وہ مُنہ پھیر لیتے ہیں ○

۴۷- اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ تو کافر ایمانداروں سے کہتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵۹:-

جو اپنی جگہ پر اٹل ہیں اور اٹل ہوتی ہے۔ تو جب یہ فرمایا ہے کہ آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ تو اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ آفتاب حرکت کرتا رہتا ہے۔ بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ آفتاب کا طلوع و غروب ایک مقررہ اندازے کے مطابق ہے۔ جس کی تفسیر ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ کہہ کر خود فرما دی جس کے خلاف نہیں ہوتا۔ اسی طرح چاند کی منازل بیان کرنے میں اُس کی مختلف حالتوں کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ اور یہ جتانا ہے کہ اللہ کا انتظام کس درجہ حیرت اور عبرت پیدا کرنے والا ہے۔ اور كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ بھی اسی قبیل سے ہے۔ یعنی ایک اس حقیقت کو بیان کیا ہے جس کو ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس کی تحقیق سے بحث نہیں ہے۔ الغرض قرآن میں جہاں اس طرح کے واقعات آتے ہیں ان سے مراد اللہ کی قدرتوں پر استشہاد ہوتا ہے کسی طبعی حقیقت کا اظہار نہیں۔

اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ طبعیات اور فلکیات کے نظریئے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم آج کی صحت کے متعلق یقین رکھیں۔ اور جب یہ دیکھیں کہ قرآن کے پیش کردہ نظریہ میں اور اس میں تصادم ہے تو قرآن میں تاویل کرنے لگیں۔ کیونکہ قرآن میں جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ قطعی اور حتمی ہے۔ تو اس کی حقیقت ابھی نہ معلوم ہو۔ اور نظریات ہر آن معرضِ شک میں ہیں آج کچھ ہیں، کل کچھ۔ چنانچہ زمین کی گردش ہی کے متعلق دیکھیے! اب پھر ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو اس کا انکار کر رہا ہے۔ اور وہی پرانا نظریہ ان کے نزدیک صحیح ہے۔ ان حالات میں قرآن کو نظریات کے موافق بنانے کی کوشش کرنا محض بے سود ہے۔

حلِ لغات:- اَلْمَشْحُوْنِ۔ بھرا۔ صَرِيْخَ۔ فریاد رس جو فریاد سے ہے۔ جس کے معنے وہ کے لئے چیخ و پکار کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

کہ کیا ہم ایسے شخص کو کھلائیں کہ اللہ چاہتا ہے تو اُسے اپنے کھلاتا ؟ تم تو صریح گمراہی میں ہو ○

۴۸۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

۴۸۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ، اگر تم سچے ہو ○

۴۹۔ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ○

۴۹۔ وہ تو ایک چنگھاڑ ہی کے انتظار میں ہیں جو انہیں اس وقت پکڑ لے گی جب وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے ○

۵۰۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ○

۵۰۔ پھر نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ کر آ سکیں گے ○

۵۱۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ○

۵۱۔ اور نرسنگا پھونکا جائے گا۔ پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے ○

۵۲۔ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ

۵۲۔ کہیں گے ہائے ہماری کمبختی ہمیں ہماری نیند کی جگہ سے کس نے اُٹھا دیا ؟ یہ وہ ہے جو رحمٰن نے وعدہ

نرسنگا پھونکا جائیگا

نفخۂ ثانیہ مردہ قالبوں میں زندگی پیدا کر دے گا۔ اور قبروں کے سوئے ہوئے اٹھ کے چشم زدن میں بیدار ہو جائیں گے۔ اور قبروں سے نکل نکل کر خدا کے حضور میں پہنچنے لگیں گے۔ اس وقت یہ لوگ حیرت و تعجب سے کہیں گے۔ کہ ہم کو ان خوابگاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ ارشاد ہوگا۔ کہ یہ وہی قیامت ہے۔ جس کا ہم سب سے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا۔ اور پیغمبر سچ کہتے تھے۔

ہو سکتا ہے۔ کہ صور کی آواز بذاتہ موت اور زندگی پیدا کرنے میں موثر ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ آواز محض ایک نوع کا اعلان ہو۔ اور موثر دوسرے اسباب ہوں۔ بہرحال جہاں تک قرآن حکیم کا تعلق ہے۔ اس میں اس حقیقت شرعیہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ دو دفعہ نرسنگا پھونکا جائے گا۔ ایک دفعہ تو اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ ساری کائنات موت کی نیند سو جائے گی۔ اور دوسری دفعہ یہ اثر ہوگا۔ کہ پھر اس نیند سے بیدار ہو جائے گی۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کا انکار کیا جائے۔ جب کہ آواز کی تاثیر کو انسانی جذبات محبت و غضب میں بہت بڑا دخل ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو اس کا اثر حیوانات اور جمادات تک ممتد ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں آواز کی ایک ایسی عجیب صورت سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جو فنائے عالم پر منتج ہو۔ اور اسی طرح یہ بھی قابل فہم حقیقت ہے کہ آواز ایسی جانبخش اور زندگی آفریں ہو۔ کہ صدیوں کے مرے ہوئے لوگوں میں حرارت زیست پیدا ہو جائے۔ اور یہ امکانات اس وقت اور زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔ جب کہ علیم و حکیم خدا اس کو زندگی اور موت کا وسیلہ قرار دے۔

(باقی صفحہ ۱۰۶۲ پر)

حلِ لغت

تَوْصِیَةً ۔ وصیت۔

اَلصُّوْرُ ۔ نرسنگا۔

اَلْاَجْدَاثُ ۔ جمع جدث۔ یعنی قبریں۔

مَرْقَدِنَا ۔ خواب گاہ۔ رقد سے ہے۔ جس کے معنے سونے کے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

الْمُرْسَلُوْنَ ○

کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا ○

۵۳۔ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○

۵۳۔ یہ واقعہ صرف ایک چنگھاڑ ہوگی پھر فوراً ہی وہ سب ہمارے پاس پکڑے آئیں گے ○

۵۴۔ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

۵۴۔ سو آج کسی شخص پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور وہی بدلہ پاؤ گے جو کرتے تھے ○

۵۵۔ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○

۵۵۔ بے شک بہشتی لوگ بیچ ایک کام کے خوش ہیں ○

۵۶۔ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِــُٔوْنَ ○

۵۶۔ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہیں ○

۵۷۔ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○

۵۷۔ انکے لئے وہاں میوے ہیں اور جو کچھ وہ مانگیں گے انکے لئے موجود ہے

۵۸۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○

۵۸۔ رب مہربان کی طرف سے سلام کہا جائے گا ○

۵۹۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○

۵۹۔ اور اے مجرموں آج تم الگ ہو جاؤ ول ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۶۱۔

موت کے بعد تو سزا و جزا کا قانون یا قاعدہ نافذ نہیں ہوتا ہے۔ مگر ہر شخص اپنے سابقہ اعمال اور سابقہ تجربات کی روشنی میں راحت و رنج ضرور محسوس کرتا ہے۔ اور وہ اپنا مقام لفظاً سمجھ لیتا ہے۔ کہ کہاں واقع ہے۔ اس لئے اگر نیک اور صالح ہو تو سرشار و ابتہاج کے جذبات سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور برا اور فاسق و فاجر ہو۔ تو غم و اندوہ کے احساسات طاری ہوتا ہے۔ یہ خواب یا گراب قبر ہے۔ اس سے انہیں افسوس اور تعجب سے کہیں گے یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا کا اظہار یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید موت کے بعد پوری سو رہی حاصل ہوتی ہے۔ اور عذاب قبر کا نظریہ درست نہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ یہ عالم برزخ کی زندگی ہے۔ جو بہ نسبت عالم حشر کے ایک نوع کی تنویم ہے۔ پھر جس طرح کہ سویا ہوا آدمی بیدار ہونے پر عالم خواب کے تاثرات کو بھول جاتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ جب بیدار ہوں گے۔ تو اس وقت حقیقت ان کے سامنے پورے معنوں میں ممثل اور منکشف ہوگی۔ سو ثبت یہ اس عالم خواب کی زندگی کو بہرحال نیند کی زندگی قرار دیں گے۔ اور اسکو سو رہی سے تعبیر کریں گے

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ول جنت والوں کی زندگی کا جو نقشہ کھینچا اس کا مطلب محض یہ ہے۔ کہ وہ ہر طرح خوشتر حالت میں ہوں گے۔ اور کلفتوں اور مصیبتوں سے آزاد ہوں گے۔ اس وقت ان میں اور مجرموں میں ایک قسم کا امتیاز ہوگا۔ کہا جائے گا۔ چونکہ تم لوگوں نے خدا کی پرستش نہیں کی ہے۔ اور دنیا میں شیطان کی پیروی کو اپنا شعار بنایا ہے۔ اس لئے آج تمہاری یہ سزا ہے۔ کہ جہنم میں اپنا مسکن بناؤ ◆

حل لغات

فَاِذَا هُمْ ۔ مفاجاۃ کے لئے ہے۔ یعنی غیر متوقع: یکایک ◆

اَلْاَرَآئِكِ ۔ اریکہ کی جمع ہے۔ یعنی تخت آراستہ ◆

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰- اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

۶۰- اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ کیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۝

۶۱- وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝

۶۱- اور یہ کہ مجھی کو پوجنا یہ سیدھی راہ ہے ۝

۶۲- وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝

۶۲- اور اس نے تم میں سے بہت خلقت کو بہکایا۔ سو کیا تم سمجھتے نہ تھے! ۝

۶۳- هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

۶۳- یہ وہ دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۝

۶۴- اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

۶۴- آج اس میں داخل ہو کیونکہ تم کفر کرتے تھے ۝

۶۵- اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

۶۵- آج ہم ان کے منہ پر مہریں کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور اُنکے پیر بتلائیں گے جو وہ کرتے تھے ۝

۶۶- وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ۝

۶۶- اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا دیں پھر وہ راہ لینے کو دوڑیں۔ پھر انہیں کہاں سے سُوجھ پڑے ۝

۶۷- وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

۶۷- اور اگر ہم چاہیں تو جہاں وہ ہوں۔ وہیں انہیں مسخ کر دیں

اعضا بھی بولینگے

ف۔ اتمام حجت کی بنا پر خدا کے سامنے حالات بند ہو جائے گا۔ جو کہ اس دنیا میں ہر گناہ کی وکالت کرتا ہے۔ زبانیں گونگ ہو جائیں گی۔ جو کہ طلاقت اور تیزی سے معصیت کی اس طرح تائید کرتی ہے کہ اس پر صواب کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور دیگر جوارح جو چپ چاپ ہماری خواہشات نفس کی تکمیل میں معروف ہو جاتے ہیں۔ وہاں فرمانبرداری نہیں کریں گے۔ اور ہماری مخالفت میں گواہی دیں گے۔ اور کوئی بات رب العزت سے پوشیدہ اور مستتر نہیں رہے گی ۔

یہ گواہی اور شہادت کس نوع کی ہوگی۔ ہاتھ، پاؤں اور جوارح کس طرح بولیں گے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کو اس دنیا میں پوری طرح سمجھنا فہم انسانی کی وسعت سے باہر ہے۔ اں یہ چیزیں ناممکن نہیں ہیں۔ آج اگر گراموفون کے ریکارڈ تکلم اور گویائی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ تو کل گوشت پوست کے یہ اعضا بھی گفتگو کر سکیں گے۔ اور زبان آخر سوائے گوشت کے اور کیا چیز ہے! جب یہ دو انگل کی چیز بڑھ بڑھ کر باتیں بنا سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اعضاء و جوارح میں بھی یہ استعداد پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بول سکیں۔ اور جہاں تک اس کی قدرت کا تعلق ہے۔ وہ اتنی وسیع ہے۔ کہ اس قسم کے سوالات پیدا ہی نہیں ہوتے۔ وہ چاہے تو لوہے میں لغتے پیدا کر دے۔ اور پہاڑوں میں حساس دل رکھ دے ۔

حل لغات

نَطْمَسْنَا۔ طَمْس سے مشتق ہے۔ جسکے معنے کسی چیز کے نقش اور اثر کو مٹا دینا ہے۔ جیسے وَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ۔ یعنی جب ستاروں کی روشنی اُن سے چھین لی جائے گی ۔

نَخْتِمُ۔ مہر کر دیتے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ۝

(یعنی صورت بدل دیں) پھر نہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں ۝

۶۸- وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ۝

۶۸- اور جسے ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے پیدائش میں الٹ کر ناتواں کرتے ہیں، پھر کیا یہ سمجھتے نہیں ؟ ۝

۶۹- وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۝

۶۹- اور ہم نے اسے شعر کہنا نہیں سکھلایا اور وہ اس (رسول) کے لائق ہی نہیں یہ تو نری نصیحت اور صاف قرآن ہے ۝

۷۰- لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝

۷۰- تاکہ وہ اس کو جس میں جان ہے ڈرائے۔ اور کافروں پر بات ثابت ہو ۝

۷۱- اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

۷۱- کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے انکے لئے چار پائے پیدا کئے جو ہمارے ہاتھوں کے بنائے ہیں، پھر وہ انکے مالک ہیں ۝

۷۲- وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ۝

۷۲- اور ہم نے انکے سامنے انہیں عاجز کر دیا پھر ان میں سے بعض ان کی سواری ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں ۝

۷۳- وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝

اور انہیں انکے لئے بہت فائدے اور (انکے) دودھ پینے والے تھن ہیں
۷۳- گویا کہ پینے کے گھاٹ ہیں پھر کیا وہ شکر نہیں کرتے ؟ ۝

ف کفار کا ایک عذر یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں دنیا میں غور و فکر کی کافی مہلت نہیں دی گئی۔ ورنہ ہم ضرور ہدایت و رشد کو پا لیتے۔ اور یقیناً خدا کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے۔ تو اس کا جواب اس آیت میں دیا ہے۔ کہ جہاں تک اس عمر طبعی کا ذکر ہے۔ جو عبرت پذیری کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ وہ تمہیں بغیر تمہارے مطالبہ کے عطا کی گئی۔ اور جب تم نے اس طویل عرصے میں حق کو قبول نہیں کیا۔ تو کیا ایسے وقت تم اسکو قبول کرتے جب زیادتی عمر کے باعث تمہارے قوائے ذہنی و فکری مضمحل ہو جاتے۔ اور تم میں قبولیت کی کوئی استعداد ہی باقی نہ رہتی۔

یہ یاد رہے۔ کہ یہ قانون کوئی کلیہ نہیں ہے۔ انبیاء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ جس قدر عمر میں بڑھتے ہیں۔ ان کی روحانیت اور فیوض میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

پیغمبر شاعر نہیں ہوتا

ف۲ حضور چونکہ فطرت کے ترجمان تھے۔ اس لئے آپکو جو پیغام دیا گیا وہ باوجود بلاغت و فصاحت کے اعلیٰ ترین درجہ میں ہونے کے نثر میں نظم و شعر میں نہیں تھا۔ کیونکہ نثر اظہار مدعا کا فطری طریقہ ہے۔ جس میں قافیہ اور ردیف کا تکلف نہیں ہوتا۔ صرف مقصود بالذات معانی اور مطالب ہوتے ہیں۔ الفاظ نہیں ہوتے۔ اور شعر گویا آئینہ ایک قسم کا تصنع ہے۔ جو اور چیزوں نے تاثر اور موسیقی کے شرکا اس اظہار سے ہم ہرگز نہیں ہے کہ اسکا حسن و جمال وزن و قافیہ کا رہین منت ہے اور نثر کا حسن اپنا ذاتی حسن ہے ۔

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی ۔ قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

شعر اور نغمہ اسلئے بھی انبیاء کو مناسبت نہیں ہوتی۔ کہ انکا پیغام صرف تلذذ اور دل میں ایک کیف پیدا کرنے کیلئے نہیں ہوتا۔ بلکہ انکا مقصود یہ ہوتا ہے کہ عمل کی تمام قوتوں کو بیدار کیا جائے۔ شعر گو تاثر تو طاری کر دیتا ہے مگر عمل کیلئے تحریک نہیں ہوتی۔ بے اختیار دل یہ تو چاہتا ہے۔ کہ اس کے حسن کی داد دی جائے مگر یہ کم ہوتا ہے۔ کہ وہ جہاد اور سخت کوشی پر آمادہ کرے۔ اس آیت میں جو نفی ہے۔ وہ تصنع اور تکلف کی نفی ہے حیثیت ہے۔ کی نفی نہیں ہے یعنی یہ صحیح نہیں ہے کہ پیغمبر شاعر نہیں ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ انکے کلام میں شاعرانہ تعقیدیں نہیں ہوتیں۔ آنحضرت صلعم کوئی کوئی نثر ہی ہے۔ گو نثر میں ہے مگر فصاحت و بلاغت میں اسقدر بلند ہے کہ اسکے سامنے ذخیرہ شعر بیکار ہے۔

حل لغات: مِنْهَا مَنَافِعُ یعنی حیوانات میں ان کام نو لدے کے علاوہ اور بھی بہت فائدے ہیں۔ آج اس کی تفصیل کیا ہے۔ مرکوب ہیں، سواری ہے اور شاید مشارب ہو ۔ ساختہ۔ کرہم دنیا میں کسی کا استعمال میں آتا ہے۔ اور تعلق مشتق ہیں۔ ان کا کیا وجہ ہے۔ ذلیل ۔ بے بس ۔ رکوب ۔ گھوڑا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۴۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

۷۴۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود پکڑے ہیں کہ شاید ان کو مدد پہنچے ○

۷۵۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

۷۵۔ وہ ان کی مدد نہ کر سکیں گے اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئیں گے ○

۷۶۔ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

۷۶۔ پس ان کا قول غمگین نہ کرے ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○

۷۷۔ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝

۷۷۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اُسے نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑنے بولنے والا ○ ف۱

۷۸۔ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝

۷۸۔ اور ہماری نسبت مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہا کہ کون گلی ہوئی ہڈیوں کو جلائیگا ○

۷۹۔ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝

۷۹۔ تو کہہ جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا ہے وہی انہیں جلائے گا۔ اور وہ ہر طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے ف۲ ○

انعاماتِ الٰہی کا تقاضا

ف۱ شکر خدا نعمات کا شکر ہے۔ کہ کس طرح انسان کو اس نے تسخیر کی توفیق عطا کی ہیں۔ وہ تمام حیوانات کو اپنے تابع کرتا ہے۔ بعض سے سواری کا کام لیتا ہے اور کسی کو کھاتا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بعض ایسے جانور بھی ہیں۔ جو وہ ایسی نعمتوں سے اس کا پیٹ بھرتے ہیں۔ کیا وہ اس کرم اور نوازش پر بھی رب العالمین کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ ساری کائنات سے متمتع ہونے کے اختیارات اس نے انسان کو دے رکھے ہیں۔ اور بڑے بڑے سرکش اور قوی جانوروں کو اس طرح اس کا غلام بنا دیا ہے۔ کہ وہ جو چاہتا ہے۔ ان سے کام لیتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کا درجہ کائنات کی ہر چیز سے بڑا ہے۔ اور یہ ساری دنیا در اصل اسی کے جتول اور فائدے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اور اسی لئے گوشت خوری سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ مسلمان بے رحمی کا ارتکاب کرتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کا مرتبہ تمام حیوانات سے افضل ہے۔ اور حیوانات کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ وہ حیات بشری کی بہتری میں مدد کریں۔ تو ان کا کھانا ادنیٰ ترین زندگی کو اعلیٰ ترین زندگی میں بدلنا ہے۔ اور فطرت کے قانون بقاء اصلح کی تائید کرتا ہے اور ایسی طرح کی ترقی اور پابندی کا انتظام کرتا ہے۔ جو اس رخ سے کہیں زیادہ قیمتی ہے جس کا باقی رہنا بقائے عالم کیلئے ضروری ہے۔ چنانچہ اگر آج انسان صفحۂ دنیا سے مٹ جائے۔ تو پھر حیوانات کی کیا ہستی ہے۔ زندگی کے بڑے بڑے مظاہر ختم ہو جائیں۔ نہ آفتاب کی حاجت باقی رہے اور نہ ستاروں کی۔ نہ زمین گھومے اور نہ آسمان قبائے نیلگوں پہنے ہوئے دکھائی دے۔

فطرت کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ تم ہر چیز کو اپنے حسب منشا استعمال کرو۔ جواہر اگلو۔ پہاڑوں کو کھودو۔ اسرار و رموز طبیعت پر قابو حاصل کرو۔ اور زندگی کے بلند ترین نقطہ تک پرواز کرو۔ مگر ایک چیز کو نہ بھولو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ سارے احسانات اس کے ہیں۔ کہ تم خدا کا شکر ادا کرو۔ جس کی منشیت میں ہے اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ لہٰذا جہاں تم کو یہ آسانیاں حاصل ہیں۔ کہ جو چاہو کرو۔ وہاں یہ پابندی بھی تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ فطرت کے تقاضوں کو پورا کرو۔ اور منشائے الٰہی کو سمجھو۔

(باقی صفحہ ۱۰۹۶ پر)

حل لغت

رَمِیْم۔ بوسیدہ۔ کہنہ۔

www.KitaboSunnat.com

۸۰- الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ○

۸۱- أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ○

۸۲- إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○

۸۳- فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

۸۰- جس نے تمہارے فائدے کے لئے سبز درخت سے[ف۱] آگ پیدا کی ہے پھر اب تم اُسی سے آگ سلگاتے ہو ○

۸۱- کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ اس پر قادر نہیں کہ اُن آدمیوں کی مانند پیدا کر سکے ○ کیوں نہیں اور وہی اصل پیدا کرنیوالا اور جاننے والا[ف۲] ہے

۸۲- وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا حکم یہی ہے کہ اُسے کہے کہ ہو جا وہ اُسی وقت ہو جائے ○

۸۳- سو وہ پاک ہے جسکے ہاتھ میں ہر شے کی سلطنت ہے اور تم اُسی کی طرف پھر لوٹ کر جاؤ گے ○

آیاتہا ۱۸۲	(۳۷) سُورَةُ الصَّافَّاتِ مَكِّيَّةٌ (۵۶)	رکوعاتہا ۵

(۳۷) سُورۂ صافات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ○

۱- قطار جوڑ کر صف باندھنے والوں کی قسم ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۶۵ -

ف ان آیات میں اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ انسان اپنے محسن حقیقی کو نہیں پہچانتا اور شرک جیسے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ خدا جس نے اس کیلئے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ یہ اسکو چھوڑ کر دوسروں کے آستانوں پہ جھکتا ہے۔ حالانکہ وہ مشکلات اور مصیبتوں میں اسکی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اور آخرت میں انکے فریق مخالف کی حیثیت سے پیش ہونگے اسکے بعد حضورؐ کی تسکین کیلئے فرمایا۔ کہ آپ انکے طعنہ آمیز اقوال سے آزردہ خاطر نہ ہوں۔ ہم انکے اعمال کی پوری پوری نگرانی کر رہے ہیں۔

اسکے بعد کی آیات میں انکی توجہ کو نفس انسان کی پیدائش کی طرف مبذول کر کے۔ غور و فکر پر آمادہ کیا ہے۔ کہ اگر یہ لوگ جو قیامت کے منکر ہیں۔ اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اپنی پیدائش کی منزل پر خیال کریں۔ تو انہیں اس باب میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ اور یہ معلوم کر لیں۔ کہ جس خدا نے ایک قطرۂ آب سے اس انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہ لامحالہ بوسیدہ ہڈیوں سے بھی اس کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔

فرمایا۔ وہ آن واحد میں موت کو زندگی سے تبدیل کر سکتا ہے اور اس میں یہ قدرت ہے۔ کہ اضداد کے بطن سے اضداد کو پیدا کر دے

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ وہ ہرے بھرے درختوں سے آگ کی چنگاریاں نکال سکتا ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ تو کیا اسکے لئے یہ مشکل و دشوار ہے۔ کہ پھر سے انسانوں کو پیدا کر دے۔ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ۔ ضرور وہ قادر ہے۔ اور بڑا پیدا کرنے والا اور دانا ہے۔

ف۲ یعنی جہاں تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور وسعتوں کا تعلق ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہاں عدم امکان یا استحالہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ کسی چیز کو منصۂ شہود پر لانے کے لئے ذرائع اور وسائل کا محتاج نہیں۔ وہ جب چاہے بیک جنبش ارادہ ہزاروں عوالم معلق پیدا کر دے۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ اور ہر چیز پر اسکو پورا اختیار اور قابو حاصل ہے۔

حل لغات

مَلَكُوتُ۔ پوری پوری بادشاہت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ

۲۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی قسم ○

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ

۳۔ پھر یاد کر کے پڑھنے والوں کی قسم ○

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ

۴۔ بے شک تمہارا معبود ایک ہے ○

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ

۵۔ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے اس کا اور رب ہے مشرقوں کا ○

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۙ

۶۔ بے شک ہم نے سب سے ورلے آسمان کو زینت کی تقدیر کے ساتھ تاروں سے ○

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ

۷۔ اور واسطے محافظت کے شیطان سرکش سے ○

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ڰ

۸۔ اوپر والی مجلس کے لوگوں کی طرف شیاطین کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے انگارے پھینکے جاتے ہیں ○

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ

۹۔ بھگانے کو اور ان کیلئے ہمیشہ کا عذاب ہے ○

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○

۱۰۔ مگر جو کوئی شیطان کوئی خبر اچک کر اچک لے جاتا ہے۔ تو اسکے پیچھے انگارا لگتا ہے ○

سورۂ صافات

ف اس سے قبل بتلایا جا چکا ہے۔ کہ قرآن میں قسم سے غرض استشہاد ہے۔ مقسم بہ کی جلالت قدر یا عظمت کا اظہار نہیں ہے۔ چنانچہ سورۂ صافات کی تشریح اس نظریہ کے مطابق یوں ہوگی۔ کہ اصل دعویٰ جو قابل اثبات ہے۔ وہ توحید ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہے۔ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۔ اور دلیل میں ان حقائق کو پیش فرمایا ہے۔ کہ اس تعلیم کو لانے والے اطاعت شعار فرشتے ہیں۔ جو قبہ جلال خداوندی کے سامنے عبودیت کی صف باندھے کھڑے رہتے ہیں۔ وہ اپنے مواعظ و زواجر سے نفوس قدسیہ کو مجلیٰ کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو معاصی سے روکتے ہیں۔ جو ذکر و فکر کے صحائف کو پڑھتے ہیں۔ اور القاء و الہام کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ یعنی جہاں تک اس تعلیم کا تعلق ہے۔ جو الہامی ہے۔ جس کو لانے والے فرشتے ہیں۔ جو دماغوں کی کاوش فکر کے مرہون منت نہیں

تعلیم ہے۔ رب السمٰوٰت کی بخشش کا یہی تکبیر توحید اور تمجید کا ذکر ہے۔ تمام صحف انبیاء میں یہی پیش کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ سرمدی اور ازلی حقیقت ہے۔ جس کے اظہار کے لئے جناب باری نے بعثت اور رسالت کے شرف سے انسان کو نوازا۔ خدا ایک ہے۔ جو بلندیوں اور پستیوں کا رب ہے۔ اور آفتاب کے طلوع اور غروب کے مختلف مقامات کی یاد وہی نگرانی کرنے والا ہے ٭

حل لغات

رَبُّ الْمَشَارِقِ ۔ یعنی موسم کے اعتبار سے طلوع آفتاب کے مختلف مقامات ہیں ٭

مَارِدٍ ۔ وہ جو محاسن سے محروم ہو۔ اور شرارت خباثت کی نظرت میں ہو۔ اصل معنے محرومی کے ہیں جیسے شَجَرَۃٌ اَمْرَدُ ۔ یعنی ایسا درخت جس کے پتے نہ ہوں ٭

دُحُوْرًا ۔ ہانکنا۔ چلانا۔ باز رکھنا ٭ م

م وَاصِبٌ ۔ ہمیشہ۔ دائم و شدید ٭ شِهَابٌ ۔ شعلہ آتش ٭

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱- فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ○

۱۱- اب تو ان سے پوچھ کیا ان کا بنانا مشکل ہے یا انکا جو ہم نے پیدا کئے ہیں۔ ہم نے ان کو چپکتے گارے سے پیدا کیا ہے ○

۱۲- بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ○

۱۲- بلکہ تعجب کیا تو نے اور وہ ٹھٹھے کرتے ہیں ○

۱۳- وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○

۱۳- اور جب سمجھائے جاتے نہیں سمجھتے ○

۱۴- وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ○

۱۴- اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں ڈال دیتے ہیں ○

۱۵- وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○

۱۵- اور کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ نہیں کھلا جادو ہے ○

۱۶- أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○

۱۶- بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے۔ تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے ○

۱۷- أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ○

۱۷- یا ہمارے اگلے باپ دادے اٹھائے جائیں گے؟ ○

۱۸- قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ○

۱۸- تو کہہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے ○

۱۹- فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ○

۱۹- یہ اٹھنا تو فقط ایک جھڑکی ہے۔ پھر فوراً ہی وہ دیکھنے لگیں گے ○

۲۰- وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ○

۲۰- اور کہیں گے ہم پر افسوس یہ آیا انصاف کا دن ○

ختم نبوت پر ایک دلیل

فی الاصل میں حضورؐ کی نبوت کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ انسانوں کے لئے آخری پیغام ہدایت ہے اور آپ کے سوا جس قدر اطلاعات وحی اور الہام کے ذریعہ ہو سکتے تھے۔ اللہ نے ان کے تمام دروازوں کو مسدود کر دیا ہے۔ اب کسی شخص کو یہ قدرت نہیں۔ کہ وہ ملاء اعلیٰ سے احکام و تعلیمات حاصل کر سکے۔ اور ان سے فیوض و انوار کو چھین سکے۔ اسلام سے قبل یہ ہوتا تھا۔ کہ انبیاء کے علاوہ جو کاہنوں کے گروہ تھے۔ وہ واقعات کے متعلق پیش گوئیاں کرتے تھے۔ اور ان کا ذریعہ معلومات یہ تھا۔ کہ جنات فرشتوں کی سرگوشیاں سن لیتے تھے۔ اور اس میں کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر ان کو بتا دیتے تھے۔ جب حضورؐ تشریف لائے۔ تو اس وقت بھی کاہنوں کی ایک بڑی جماعت عرب میں موجود تھی۔ جو پیشگوئیاں کرتے تھے۔ ان کی معلومات کا ذریعہ یہی تھا کہ آسمانوں کی طرف جنات پرواز کرتے۔ اور حظیرۃ القدس کے اسرار میں سے کچھ حاصل کر لیتے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ اس آخری علم و حکمت کے بعد کہانت کی تمام راہوں کو بند کر دیا جائے۔ اس لئے جب وہ ان باتوں کے سننے کے لئے آگے بڑھتے تو سخت مزاحمت اور روک محسوس کرتے۔ اور شہاب ثاقب گر کر ان کی تمام باتوں پر پانی پھیر دیتا۔

حل لغت

فَاسْتَفْتِهِمْ۔ پوچھ۔ حضورؐ کی مؤثرات کی طرف اشارہ ہے۔ زَجْرَةٌ۔ للکار۔ اصل میں زجر

ہوئے تھے تو بند کئے ... کر گئے اور ... کے دن مخلوق ... روک دی جائے گی۔ اور وہ سب [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱- هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ○

۲۱- یہ فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

۲۲- اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ○

۲۲- ظالموں اور ان کے جوڑوں کو اور جن وہ پوجتے تھے اکٹھا کرو ○

۲۳- مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَاهْدُوهُمْ إِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيمِ ○

۲۳- اللہ کے سوا پھر انہیں دوزخ کی راہ دکھاؤ ○

۲۴- وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ○

۲۴- اور انہیں ٹھہرا رکھو۔ کہ ان سے سوال ہوگا ○

۲۵- مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ○

۲۵- تمہیں کیا ہوا کہ ایکدوسرے کی مدد نہیں کرتے ؟ ○

۲۶- بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ○

۲۶- بلکہ آج وہ اپنے آپ کو پکڑوا لیتے ہیں ○

۲۷- وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○

۲۷- اور ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے بعض بعض کی طرف متوجہ ہوں گے ○

۲۸- قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ○

۲۸- کہیں گے تم ہی تھے کہ ہمارے پاس داہنی طرف سے آتے تھے ○

۲۹- قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ○

۲۹- وہ کہیں گے نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہ لاتے تھے ○

انسان کی پیدائش مٹی سے ہے

یہ بات کئی اعتبار سے درست ہے۔ کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طین لازب سے پیدا کیا گیا۔ علم الحیات کے ماہرین کے نزدیک بھی زندگی کی ابتداء پانی سے ہوئی۔ اور ابتدائی جانور سمندر کی اس مٹی سے پیدا ہوئے۔ جو چپکتی ہوتی تھی۔ اور اس لحاظ سے بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انسانی غذا جو اصل میں زندگی کو برقرار رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مٹی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور انسانی گوشت اور خون چونکہ اسی غذا سے بنتا ہے۔ اس لئے اصولاً یہ کہنا درست ہے۔ کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس زاویہ تفکر سے بھی یہ صحیح ہے۔ کہ انسان میں خاک کے اجزاء زیادہ ہیں۔ اور وہ انسانی زندگی کا بہت بڑا سبب ہیں۔ قرآن حکیم دراصل ایسی کتاب ہے جس میں بے شمار اس نوع کے علمی معجزے ہیں۔ جو آج انسان نے اپنے تجربہ اور ارتقاء سے معلوم کئے ہیں۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ جہاں تک قرآن حکیم کے موضوع بیان کا تعلق ہے۔ وہ ایک ایسا صحیفہ ہے۔ جو صرف رشد وہدائیت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور اس کا دائرہ بحث اُن مسائل تک محدود ہے۔ جو کسی نہ کسی طرح اخلاق ومعاشرت کی تعریف میں آتے ہیں۔ طبعی حقائق کو بیان کرنا۔ یا قانونِ قدرت سے تعریف کرنا اس کے حقیقی نصب العین میں داخل نہیں ہے۔ مگر چونکہ یہ علام الغیوب خدا کی کتاب ہے۔ اس لئے بعض کلمات استطراداً ایسے آگئے ہیں جن سے عجیب عجیب انکشافات ہوتے ہیں۔ اور جو اس حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ یہ کتاب یقیناً انسانی دماغ کی کدوکاوش کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس میں علوم کا ایک متنوع گنجینہ بے کراں ہے۔ اور انسان کی معلومات محدود ہوتی ہیں۔ وہ یہ نہیں کر سکتا۔ کہ اپنے کلام میں کئی سو سال کے بعد پیش آنے والے حقائق کے متعلق واضح طور پر اشارات کرے۔

حل لغات

اَزْوَاجَهُمْ۔ ساتھی۔ ہم مسلک۔ ہم مشرب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰- وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○

۳۰- اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا۔ بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ○

۳۱- فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○

۳۱- سو ہمارے رب کا قول ہم پر ثابت ہوگیا ہمیں ضرور مزہ چکھنا

۳۲- فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○

۳۲- پھر ہم نے تمہیں گمراہ کیا جیسے ہم آپ گمراہ تھے ○

۳۳- فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

۳۳- سو وہ اُس دن عذاب میں شریک ہوں گے ○

۳۴- اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○

۳۴- مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○

۳۵- اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○

۳۵- جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ○

۳۶- وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○

۳۶- اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک مجنون شاعر کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے ○

۳۷- بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

۳۷- کوئی نہیں بلکہ وہ سچا دین لایا ہے اور سب رسولوں کی تصدیق کرتا

۳۸- اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○

۳۸- بیشک تم دکھ دینے والا عذاب چکھنے والے ہو ○

وال نکتے والوں میں یہ مسئلہ ہمیشہ حیرت و استعجاب کا موجب رہا۔ کہ انسان مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائیں گے وہ بار بار یہ کہتے تھے۔ کہ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کیونکر بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈال دی جائے گی۔ قرآن نے اس حقیقت نفس الامر کو ایمان کا ایک جزو قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے۔ اللہ جب چاہے گا۔ ایک ادنے اشارے میں ساری کائنات کو اُٹھا کھڑا کرے گا۔ جب یہ لوگ اپنے کو اللہ کے سامنے موجود پائیں گے۔ عجیب حالت میں ہوں گے۔ تب ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور دیکھیں گے۔ کہ آہ۔ یہ تو وہی دن ہے۔ جس کا ہم انکار کرتے تھے۔ ارشاد ہوگا۔ کہ ہاں یہ وہی روزِ مکافات ہے۔ جسکی تکذیب تمہارا شیوہ تھا۔ آج حکم یہ ہے۔ کہ اس قسم کے تمام منکرین کو معہ ان کے ہم مشربوں اور معبودانِ باطل کے ہمارے سامنے پیش کرو۔ اور جہنم کی جانب ان کو لے جاؤ۔ اور ان کو ٹھہراؤ۔ ان سے پوچھا جائے گا۔ کیوں یہ لوگ آپس میں اب ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ فرمایا۔ اب تو یہ تمام اور سرافگندہ ہوں گے۔ اب ان میں انکار کی جرأت نہیں ہوگی۔ اور محل یہ اطاعت کرکے گمراہ ہوئے تھے۔ وہ ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

حلِ لغات

سُلْطٰنٍ۔ قدرت اور حجت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹- وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
۳۹- اور وہی بدلا پاؤ گے۔ جو کچھ تم کرتے تھے ۝

۴۰- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
۴۰- مگر جو اللہ کے خالص بندے ہیں ۝

۴۱- اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝
۴۱- ان کے لئے روزی مقرر ہے ۝

۴۲- فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝
۴۲- طرح طرح کے میوے اور ان کی عزت کی جائے گی ۝

۴۳- فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
۴۳- نعمت کے باغوں میں ۝

۴۴- عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝
۴۴- تختوں کے آمنے سامنے ۝

۴۵- يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝
۴۵- نتھری ہوئی شراب کا پیالہ ان پر دور چلیگا ۝

۴۶- بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝
۴۶- وہ شراب سفید ہوگی پینے والوں کیلئے مزیدار ۝

۴۷- لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝
۴۷- نہ اس شراب سے سر گھومیگا اور نہ اسکی وجہ سے بیہودہ بکیں گے ۝

۴۸- وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝
۴۸- اور انکے پاس بڑی آنکھوں والی نیچی نگاہ والی عورتیں ہونگی ۝

۴۹- كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝
۴۹- گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے ۝

۵۰- فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝
۵۰- پھر سوال کرتے ہوئے ایکدوسرے کی طرف منہ کریں گے ۝

۵۱- قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝
۵۱- انمیں سے ایک بولنے والا بولے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا ۝

عقیدتمندی کے تعلقات منقطع ہوجائینگے

قیامت میں یہ عجیب لطف کی بات ہوگی۔ کہ معتقدین اپنے معتقدوں کو ڈھونڈ نکلیں گے۔ اور ان سے کہیں گے۔ کہ دنیا میں تم لوگ ہماری نجات کی ذمہ داری لیتے تھے اور بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ [illegible]

[illegible]

حل لغات:- غول۔ شراب پینے کے بعد جو سر بھاری ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۲- یَقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ○
۵۳- ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ○
۵۴- قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○
۵۵- فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○
۵۶- قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ○
۵۷- وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ○
۵۸- اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ○
۵۹- اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○
۶۰- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○
۶۱- لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○
۶۲- اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○
۶۳- اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ○

۵۲- وہ مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تو یقین کرتا ہے ○
۵۳- بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم کو بدلہ ملیگا ○
۵۴- پھر کہے گا کہ تم ذرا اسے دوزخ میں جھانک کر دیکھو گے؟
۵۵- پھر وہ آپ ہی جھانکے گا اور اُسے دوزخ کے بیچوں بیچ دیکھے گا ○
۵۶- جو اسے مخاطب کر کے کہیگا اللہ کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دے ○
۵۷- اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہیں میں ہوتا جو حاضر کئے گئے ہیں ○
۵۸- سو کیا اب ہم کو مرنا نہیں ○
۵۹- ہمیں صرف پہلی بار مرنا تھا اور ہمیں عذاب نہ ہو گا؟ ○
۶۰- بیشک یہی بڑی مراد ملنی ہے ○
۶۱- ایسی ہی چیزوں کیلئے چاہیے کہ عمل کرنیوالے عمل کریں ○
۶۲- کہ یہ مہمانی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟ ○
۶۳- ہم نے وہ درخت ظالموں کیلئے فتنہ یعنی بلا اور آزمائش بنایا ہے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷۱- لطیف ومعطر جام ہائے شراب کی گردش ہوگی۔ جو دودھ کی طرح سفید ہوگی۔ اور نہایت لذیذ اور درد سر اور تکلیف وہ خمار سے بالکل پاک ہوگی جسمیں کیف ہوگا مگر عقل میں فتور نہیں پیدا ہوگا۔ حوریں اپنی عفیف کہ سوائے خاوند کے دوسروں پر جھکی ہوئی نظریں نہ ڈالیں گی۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ رنگ محفوظ انڈوں کی طرح سفید۔ گویا تمام زندگی کیف و سرور کی زندگی ہوگی۔ (دعائیہ ملتوی ہوا)

جنت کی زندگی

ف جنت کی جن نعمتوں کا تذکرہ گزشتہ آیتوں میں ہوا ہے۔ یہاں کے انعامات کے مقابلہ میں جو ہونیوالے ہیں۔ وہ تمامتر پاکیزہ، کامل اور پرمسرت زندگی ہے کہ اسکی صحیح کیفیت سے اس دنیا میں واقف ہونا ناممکن ہے۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ ہمیں سمجھانے کیلئے لذت کے بعض پہلو ایسے بیان فرمائے ہیں جن سے ہم اصل حقیقت کا کچھ کچھ اندازہ کرسکتے ہیں۔ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب ادنےٰ ضروریات حیات کو اللہ تعالیٰ نے اس حسن وخوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ تو وہ روحانی احتیاجات زندگی جو بیش قیمت ہیں۔ باحسن وجوہ پوری کی جائیں گی۔ جب کھانے پینے اور اُٹھنے بیٹھنے کا یہ اہتمام ہے تو پھر وہ مسرتیں جنکا تعلق روح کی آسودگی اور بالیدگی کیساتھ ہے کس درجہ توجہ کی مستحق ہیں۔ ان نعمتوں کی تفصیل سے غرض یہ نہیں ہے کہ بس یہی جنت ہے بلکہ وہاں بیشمار احوال مسرت و ابتہاج ہیں۔ کہ جنکا اس وقت پورا اندازہ ہونا ناممکن ہے۔ انکے تذکرہ سے مقصد صرف یہ ہے۔ کہ آپ جنت کے ذرا قریب ہوسکیں۔ اور وہاں کی عظیم القدر زندگی کی ایک جھلک دیکھ پائیں۔

جو لوگ ان نعمتہائے گراں کو سن کر اور ان انعامات پر قلعوں کو دیکھ کر محض اس بنا پر جنت کا انکار کر دیتے ہیں۔ کہ صاحب یہ تو محض ادنےٰ خواہشات کی تکمیل کا سامان ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ ضمیر کو دھوکہ دیتے ہیں اور بہت بڑے فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ لوگ دل کو ٹٹولیں۔ تو انکو معلوم ہو کہ بجز سوائے ان خواہشات کی تکمیل کے شوق کے اور کچھ موجود ہی نہیں ہے۔ قرآن کہتا ہے انسان جو کچھ چاہتا ہے۔ اور ساری عمر انہی چیزوں کیلئے کوشاں رہتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو اگر تم دنیا میں نیک بنے اور ہمارے قانون کو تم نے اپنا نصب العین بنایا۔ تو ہم تمکو وہ سب کچھ دینگے جسکے لئے تم چند روزہ میں معروف جدوجہد رہتے ہو۔ (باقی صفحہ ۱۰۷۳ پر)

حل لغات :- مطلعون- جھانکنے والے ... سواء الجحیم- جہنم کا وسط ... لتردین- ... ازدادلک ...

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۔ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ۙ○
۶۵۔ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ○
۶۶۔ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ؕ○
۶۷۔ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ۚ○
۶۸۔ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِالَى الْجَحِیْمِ ○
۶۹۔ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ۙ○
۷۰۔ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ○
۷۱۔ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ۙ○
۷۲۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ○
۷۳۔ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ۙ○
۷۴۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ۠○
۷۵۔ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ○ ز

۶۴۔ وہ ایک درخت ہے کہ دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے ○ ف
۶۵۔ اس کے شگوفے گویا شیطانوں کے سر ہیں ○
۶۶۔ سو وہ اس میں سے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے ○
۶۷۔ پھر اس پر ان کیلئے کھولتے پانی کی ہول ہے ○
۶۸۔ پھر ان کا ٹھکانا دوزخ کی طرف ہے ○
۶۹۔ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا ○
۷۰۔ سو وہ انہیں کے نقش قدم پر دوڑ رہے ہیں ○
۷۱۔ اور ان سے آگے اکثر پہلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں ○
۷۲۔ اور ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے تھے ○ ف
۷۳۔ سو دیکھ کہ ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا! ○
۷۴۔ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ○ ف
۷۵۔ اور ہمیں نوح نے پکارا تھا سو ہم کیا خوب دعا قبول کرنیوالے ہیں ○ ف

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷۲۔ ۱۔ تو اس میں انکار کی کون سی وجہ ہے۔ جب یہ چیزیں دنیا میں تمہاری ساری تگ و دو کا دار و مدار اور محور رہی ہیں۔ تو تمہیں خوش ہونا چاہیے۔ کہ اللہ نے تمہاری ان خواہشات کو جنت میں پورا کر دیا ہے۔ ذرا یہ کوشش کرو کہ تمہارا توازن فہم اپنے مرکز سے ہٹ جائے۔ اور تم اس پر اعتراض کرنے لگو۔ ان آیات میں اہل جنت کے مطالبات اور آرزوؤں کا ذکر ہے۔ کہ کیونکر یہ لوگ اپنے کو جنت میں پا کر شکر و امتنان کا اظہار کریں گے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا) ف شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ۔ اس پر بعض لوگوں کو اعتراض ہے۔ کہ جہنم میں یہ درخت کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں معلوم ہونا چاہیے۔ کہ اوّل تو جہنم کے متعلق یہ ٹھیک ٹھیک نہیں۔ کہ وہ کیا چیز ہو گی۔ یہ درست ہے۔ وہاں آگ ہو گی مگر بعض ایسے کرّے ہیں۔ جن میں آگ بجھتی ہے اور وہ صد درجہ گرم ہیں۔ اور ان میں نباتات کا وجود ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے۔ یہ کرّے والے مادہ جہنم کا حصہ ہوں۔ دوسرے آگ میں تشکیل صفت نباتات کا ہونا ممکن ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جہنم کا زقوم دنیا کے زقوم سے بالکل مختلف ہو گا۔ فافہم ما قیل۔

اہل جہنم کے حالات بیان کرنے کے بعد یہ فرمایا۔ کہ اس عذاب الیم کا سبب یہ ہے۔ کہ دنیا میں انہوں نے حق و ناحق کی تمیز روا نہیں رکھی اور صداقت و واقعیت کو سمجھنے کی مطلق کوشش نہیں کی۔ یہ اندھا دھند اپنے پیشوایان دین اور قائدین دنیا کی تقلید کرتے رہے اور چونکہ وہ خود گمراہ تھے۔ اس لئے بالطبع یہ بھی گمراہی سے نہ بچ سکے۔ بلا دلیل ان کے نقش قدم پر چلتے رہے۔ بڑی سرگرمی اور سخت تگ و دو کا مظاہرہ کیا۔

ف ان آیتوں میں حضورؐ کی تسکین خاطر کیلئے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے بھی اللہ کے رسول آئے ہیں تو انہوں نے لوگوں کو حسب ہدایت دعوت دی ہے اور لوگوں نے ان کی شدید مخالفت کی ہے۔ پھر اللہ کا غضب حرکت میں آیا۔ اور ان تمام سرکشوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا! آپ ان لوگوں کی مخالفت سے گھبرائیے نہیں۔ مشرکین کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ اگر ان لوگوں نے استہزاء اور مخالفت کو اسی طرح جاری رکھا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکے گا اور یہ بھی خدا کے ہرگز نہ بچ سکیں گے۔ حضرت نوحؑ

ف یعنی وہ لوگ جن میں اخلاص ہوتا ہے۔ جو خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ وہ عذاب میں گرفتار نہیں ہوتے۔ وہ غضب و خوف کا مورد نہیں بنتے! ان کا انجام دنیا و عقبیٰ کے لحاظ سے کہیں بہتر اور برتر ہوتا ہے۔ ف اس کے بعد تذکیر بایام اللہ کے اصول کے مطابق یہ فرمایا۔ کہ جب حضرت نوحؑ نے قوم کی مخالفت سے تنگ آ کر دعا مانگی۔ تو ہم نے قبول کر لی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۶- وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○

۷۷- وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○

۷۸- وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○

۷۹- سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ○

۸۰- اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

۸۱- اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۸۲- ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○

۸۳- وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ○

۸۴- اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

۸۵- اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○

۸۶- اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○

۸۷- فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

۸۸- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ○

۷۶۔ بچا دیا اُسے اور اُسکے گھر والوں کو اس بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ○

۷۷۔ اور اسی کی اولاد کو ہم نے باقی بچنے والی بنایا ○

۷۸۔ اور پچھلی خلقت میں ہم نے اُس کا ذکر (خیر) باقی رکھا ○

۷۹۔ کہ سارے جہان والوں میں نوح پر سلام ○

۸۰۔ ہم نیکوں کو یوں جزا دیتے ہیں ○

۸۱۔ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ○

۸۲۔ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ○

۸۳۔ اور اسی کی راہ والوں میں سے ابراہیم تھا ○

۸۴۔ جب اپنے رب کے پاس پاک صاف دل لے کر آیا ○

۸۵۔ جب اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کیا پوجتے ہو؟ ○

۸۶۔ کیا خدا کے سوا جھوٹ بنائے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو ○

۸۷۔ سو جہان کے رب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے؟ ○

۸۸۔ پھر تاروں پر ایک بار نگاہ کی ○

ط کیسی طرح بچے۔ اس طرح نوح اور اس کے وابستگان کو نجات دی۔ اور انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔ اور پھر آنے والی نسلوں میں نوح کے لئے تعریف اور ستائش کا ذکر چھوڑا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نوح پر سلامتی ہے۔ اور وہ فلاح و فوز سے بہرہ ور ہے۔ ہم اسی طرح کا سلوک ان لوگوں سے بھی روا رکھتے ہیں۔ ہماری سنت ہے۔ کہ اپنے مومن بندوں کو شرف التفات سے محروم نہیں رکھتے۔ نوح کے مخالفین چونکہ فنا اور دشمنی میں حد سے تجاوز کر چکے تھے۔ اسلئے ہم نے اُن کو غرق کر دیا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔

میں بیزار ہوں

حضرت نوح کے بعد سب سے زیادہ جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم ہیں۔ انہوں نے بابل اور نینوا کے بت پرستوں کا بڑی دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا۔ اور کس طرح پامردی کے ساتھ مصائب کو برداشت کیا۔ انہیں بصیرت تامہ عطا کی تھی۔ اور قلب سلیم کی نعمت سے مشرف کیا تھا۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ باپ اور قوم شرک کی لعنتوں میں مبتلا ہیں تو پوری قوت کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پوچھا۔ کہ آخر تم لوگ یہ کن چیزوں کی پوجا کرتے ہو کیا محض جھوٹ موٹ کے دیوتاؤں سے تمہیں عقیدت ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ رب العٰلمین کے متعلق تمہارے خیالات صحیح نہیں ہیں؟

ف فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ۔ سے مراد ایک مستقل امر کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی انہیں دنوں مشرکان بابل اپنے کسی مذہبی میلے میں شریک ہونے کیلئے جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ابراہیم کو بھی دعوت دی جائے۔ شاید وہ وہاں کا تماشہ دیکھ کر اپنے خیالات سے باز آ جائے۔ انہوں نے حضرت ابراہیم سے چلنے کو کہا۔ آپ نے غور و فکر کے بعد فرمایا۔ میں تمہارے اس شغل سے قطعی بیزار ہوں۔ مجھے تمہاری دینی و مذہبی تقریبات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ یہ واضح ہے کہ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ کا وہی مطلب ہے جیسے سوچتے اور غور و فکر کرتے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر ایسے وقت آسمان کی طرف نظریں اُٹھاتے ہیں۔ اور اِنِّيْ سَقِيْمٌ کے معنے یہ ہیں۔ کہ میں بیزار ہوں۔ جیسا کہ صاحب لسان نے تصریح کی ہے تفصیل کا یہ مقام نہیں۔ بہرحال جب وہ لوگوں کو اپنی چھوڑ گئے۔ تو حضرت ابراہیم اپنے منصوبے کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ جو انہوں نے پہلے سے سوچ رکھا تھا۔

حل لغات:۔ الکرب۔ غم بےچینی اور اضطراب۔ شیعتہ۔ ہم مشرب

www.KitaboSunnat.com

۸۹- فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ○
۹۰- فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ○
۹۱- فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ○
۹۲- مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ○
۹۳- فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ○
۹۴- فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ○
۹۵- قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ○
۹۶- وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ○
۹۷- قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ○
۹۸- فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ○

۸۹- پھر کہا میں بیمار ہوں ○
۹۰- سو وہ اسکے پاس سے پیٹھ پھیر کر اُلٹے پھر گئے ○
۹۱- پھر وہ اُنکے معبودوں میں جا گھسے بولے کہ تم کیوں نہیں کھاتے؟ ○
۹۲- تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں ؟ ○
۹۳- دہنے ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑا ○
۹۴- پھر لوگ اس کی طرف گھبراتے ہوئے دوڑتے آئے ○
۹۵- بولا کیا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں تم آپ تراشتے ہو! ○
۹۶- اور اللہ نے تمہیں اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا ○
۹۷- وہ آپس میں بولے کہ ابراہیم کے لئے ایک چنائی چنو پھر اس کو آگ میں پھینک دو ○
۹۸- پھر وہ اسکا برا چاہنے لگے سو ہم نے انہیں نیچا دکھایا ف ○

ف حضرت ابراہیم کا منصوبہ یہ تھا کہ کسی طرح سے بتوں اور بت پرستوں کی عاجزی اور بے بسی ثابت ہو جائے ۔ اور یہ دیکھ لیں ۔ کہ ان کے بت خود اپنی حفاظت پر قادر نہیں ہیں ۔ چہ جائیکہ کائنات کا انتظام و انصرام ان کے ہاتھ میں ہو ۔ جب یہ لوگ اپنی مذہبی تقریب میں چلے گئے ۔ تو ان کو یہ سوجھی کہ ان کے پاس کچھ کھانے کو رکھ گئے ۔ اور ان سے کھانے کی درخواست کی ۔ اور جب دیکھا کہ یہ کھانے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاتے ہیں ۔ تو کہا تم کیوں کھاتے نہیں ہو ۔ اور اگر بھوک نہیں ہے ۔ تو بولتے کیوں نہیں ۔ غرض یہ تھی کہ ان لوگوں کے اس عقیدہ کی تذلیل کی جائے ۔ اور جتایا جائے کہ جو بت نہ غذا کو قبول کرتے ہیں ۔ نہ بولتے ہیں ۔ وہ کیونکر خدا ہو سکتے ہیں ۔ جب آپ نے دیکھا ۔ کہ یہ اصنام نہ بولتے ہیں ۔ اور نہ کچھ کر سکتے ہیں ۔ تو ایک ہی ہتھوڑے کے ساتھ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور اس سارے طلسم الوہیت کو ایک لمحہ میں باطل کر دیا ۔ یہ خبر سارے بت پرستوں میں پھیل گئی ۔ اور وہ لپکے ہوئے آئے ۔ اور دیکھا کہ اُن کے معبود ابراہیم کے قدموں میں پڑے ہیں ۔ حضرت ابراہیم بول اُٹھے ۔ کہ تم بھی کتنے بے خوف ہو خود تراشیدہ بتوں کی عبادت کرتے ہو جن کا حشر تمہارے سامنے ہے ۔ یاد رکھو ۔ تم کو اور تمہارے خداؤں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے ۔ اس کو چھوڑ دو اور اس کے غضب و جلال کے سامنے جھک جاؤ ۔ اس گستاخی کی پاداش میں جس کا ظہور حضرت ابراہیم سے ہوا ۔ بت پرستوں نے یہ سزا تجویز کی ۔ کہ ان کو ایک بہت بڑے آتش خانہ میں زندہ جھونک دیا جائے ! تاکہ اس طرح ان سے اور ان کے پیغام توحید سے مخلصی حاصل کر لی جائے ۔ مگر اللہ کو یہ منظور نہ تھا ۔ وہاں یہ طے ہو رہا تھا ۔ کہ ابراہیم اور اس کی نسل کو دنیا میں بڑھایا جائے ۔ اور خیر و برکت کی تمام نعمتوں سے بہرہ مند کیا جائے ۔ چنانچہ ان دشمنان دین کی تمام تدبیریں ناکام رہیں ۔ اور حضرت ابراہیم صاف بچ گئے ۔

حل لغات

فَرَاغَ ۔ رَوْغٌ سے مشتق ہے ۔ جس کے معنے تعبیر و احتیاط کے ساتھ کسی چیز کا قصد کرنا ہے ۔ روغ ۔ کسی بات کے قبول کرنے اور اس سے بچ جانے کو کہتے ہیں ۔ اور کسی چیز کی طرف خوشی اور میل کرنا بھی روغ ہے ۔

یَزِفُّوْنَ ۔ الزفیف سے مشتق ہے ۔ بمعنی دوڑنے کے ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹۔ وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ
۱۰۰۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○
۱۰۱۔ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ○
۱۰۲۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ
اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○
۱۰۳۔ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○
۱۰۴۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ○
۱۰۵۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ○

۹۹۔ اور بولا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ عنقریب مجھے ہدایت کریگا

۱۰۰۔ اے رب مجھے نیک بیٹا عطا فرما ○

۱۰۱۔ پھر ہم نے اُسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی ○

۱۰۲۔ پھر جب وہ اس عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ دوڑنے لگا تو وہ بولا کہ بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ کہا اے باپ جو تجھے حکم ہوتا ہے۔ تو اُسے کر گذر انشاء اللہ تو مجھے صابروں میں پائے گا ○

۱۰۳۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور اسکو ماتھے کے بل پچھاڑ دیا ○

۱۰۴۔ اور ہم نے اُسے پکارا کہ اے ابراہیم ○

۱۰۵۔ تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم یوں نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں ○

ذبیح کون تھا؟

ف ان آیات میں دین کے لئے اور خدا کی اطاعت کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی عدیم النظیر قربانی کا ذکر ہے۔ کہ کیونکر انہوں نے باوجود باپ ہونے کے اپنے بیٹے کی گردن پر اپنے ہاتھ سے چھری رکھ دی۔ اور کس سعادت مندی سے اس کے بیٹے نے اپنے کو اس ایثار عظیم کے لئے پیش کیا۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ مذہب کی تاریخ میں اس واقعہ کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ کہ اللہ کے ایک اشارہ پر اپنے لختِ جگر کو ذبح کرنے کا باپ تہیہ کر لے۔ اور باپ کی فرمانبرداری میں بیٹا جان عزیز تک کی پرواہ نہ کرے۔

حلِ لغات

وَتَلَّهٗ۔ اَتَلُّ کے اصل معنے اونچی جگہ کے ہیں۔ اور اس صورت میں یہ مقصد ہوگا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کو اونچی اور مرتفع زمین پر لٹایا۔ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ۔ ذبح عظیم میں اس اعتبار سے کہ ابراہیمؑ کی یہ قربانی آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ اور اسوہ قرار پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۶- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝
۱۰۶- بے شک یہی صریح آزمائش ہے ۝

۱۰۷- وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝
۱۰۷- اور ہمنے ایک بڑا جانور ذبح کرنیکے واسطے اسکا بدلا دیا ۝

۱۰۸- وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝
۱۰۸- اور پچھلوں میں ہمنے اسکا ذکر (خیر) باقی چھوڑا ۝

۱۰۹- سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۝
۱۰۹- ابراہیم پر سلام ۝

۱۱۰- كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝
۱۱۰- ہم یوں نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں ۝

۱۱۱- اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
۱۱۱- بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں ہے ۝

۱۱۲- وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝
۱۱۲- اور ہمنے اُسے اسحاق کی بشارت دی جو نیک بختوں میں ایک نبی تھا ۝

۱۱۳- وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝
۱۱۳- اور ہمنے ابراہیم اور اسحٰق کو برکت دی اور اُن کی اولاد میں کوئی نیک [ط] ہے اور کوئی اپنے حق میں صریح ظالم ہے ۝

ع

۱۱۴- وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝
۱۱۴- اور ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ پر احسان کیا ۝

[ط] یہ ایک پرانا اختلاف ہے۔ کہ ذبیح کون ہے۔ حضرت اسمٰعیل یا حضرت اسحاق؟ صحیح اور معتقد بہ یہ ہے کہ اس سعادت کا فخر حضرت اسمٰعیل کو حاصل تھا۔ دلائل یہ ہیں:۔

۱۔ قرآن کا انداز بیان اس پر شاہد ہے۔ کیونکہ اس سارے واقعہ کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ کہ ہم نے حضرت ابراہیم کو اسحاق کی نبوت اور سعادت کی خوشخبری سُنائی۔ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اس بات کی بھی بشارت دی تھی۔ کہ حضرت اسحاق کی نسل بڑھے گی۔ اور ان کے ہاں یعقوب پیدا ہوں گے۔ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جس بیٹے کو آئندہ چل کر نبوت کا اعزاز حاصل کرنا ہے اور جس کا ایک نسل کا باپ ہونا پہلے سے مقدر و معلوم ہے۔ اس کو ابراہیم ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

۲۔ حضورؐ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا ہے: اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ۔ یہاں غلام حلیم کا تذکرہ ہے۔ اور دوسری جگہ تصریح فرما دی ہے۔ کہ اس حلم و صبر کے مستحق حضرت اسماعیل تھے۔ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ۔

۳۔ اسلوب بیان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم کے پہلے اولاد نہیں ہے۔ اور وہ ایک ایسا مسعود مولود چاہتے ہیں۔ جو انکے منصب صلاح و تقویٰ کا حامل ہو سکے۔ اور مسلم ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیل ہی آپکے پہلوٹھے بیٹے تھے۔

۴۔ آجتک نحر اور قربانی کی رسوم کا تعلق ارض بیت اللہ سے ہے۔ اگر حضرت اسحٰق مراد ہوتے ۔۔۔

www.KitaboSunnat.com

١١٥- وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○

١١٥- اور انہیں اور ان کی قوم کو بڑی سختی سے نجات دی ○

١١٦- وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ○

١١٦- اور ہم نے اُن کی مدد کی تو وہی غالب رہے ○

١١٧- وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ○

١١٧- اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی ○

١١٨- وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

١١٨- اور اُن کو سیدھی راہ دکھائی ○

١١٩- وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ○

١١٩- اور پچھلوں میں پیچھے ان کا ذکر خیر باقی رکھا ○

١٢٠- سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ○

١٢٠- کہ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر ○

١٢١- اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

١٢١- ہم نیکوں کو بدلا دیتے ہیں ○

١٢٢- اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

١٢٢- بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں تھے ○

١٢٣- وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

١٢٣- اور بیشک الیاس رسولوں میں سے ہے ○

١٢٤- اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○

١٢٤- جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ○

قرآن کا نظریہ فضیلت

ف غرض یہ ہے ۔ کہ جب کوئی اللہ کا بندہ مخلوقات کی مخالفت کی پرواہ نہ کرکے حقانیت کو قبول کرلیتا ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے برکات کے دروازے کھول دیتے ہیں ۔ اُسے دنیا اور دین کی ہر نعمت سے بہرہ مندی کا موقع دیتے ہیں ۔ دیکھئے حضرت ابراہیم نے جب توحید کی آواز کو بلند کیا ۔ تو اس وقت وہ یکہ و تنہا تھے ۔ ساری قوم میں ہمنوا نہ تھا ۔ اور ایسا بھی نہ تھا ۔ جو سنجیدگی کے ساتھ دعوت ابراہیمی کے متعلق سوچتا اور غور و فکر سے کام لیتا ۔ پھر ایک وقت آیا ۔ کہ اس دعوت کا چاند ہوا ۔ ملک کی وادیاں توحید کے زمزموں سے گونج اٹھیں ۔ اور حضرت ابراہیم کا دیرینہ خواب پورا ہوا ۔ حضرت اسحاق نے اور حضرت اسمٰعیل نے آپکے منصب امامت کو سنبھالا ۔ اور چاردانگ حجاز و شام میں توحید کے پیغام کو پھیلایا ۔ اس طرح یکہ و تنہا حضرت ابراہیم متعدد قوموں اور گروہوں کے مورث ہوگئے ۔ اور ضروری قرار دیا گیا ۔ کہ اسلامی دنیا ان کیلئے رحمتوں اور برکتوں کا اعتراف کرے ۔ اور ان کے مقام عبادت کو انکے لئے مرکز ٹھہرائے ۔ اور اس آواز کو جو انہوں نے بلند کی تھی ۔ ساری دنیا میں پہنچادے ۔

پھر جہاں حضرت ابراہیم ان فضائل و محاسن سے متصف تھے ۔ وہاں یہودی نہایت ظالم ثابت ہوئے ۔ انہوں نے اسرائیلی تعلیمات کو فراموش کردیا ۔ اور دنیا کی حقیر خواہشات کو اپنا نصب العین ٹھہرالیا ۔ یہ اس لئے تصریح فرمادی ۔ تاکہ یہودی باوجود اپنی بداعمالیوں کے اس انتساب سے ناجائز استفادہ نہ کریں ۔ اور یہ نہ کہیں کہ ہم چونکہ حضرت اسحاق کی اولاد ہیں ۔ اس لئے بغیر اعمال صالحہ کے فضائل و محاسن کا استحقاق رکھتے ہیں ۔ قرآن حکیم نے جس نظریہ فضیلت کو پیش کیا ہے ۔ اس میں موروثی فضائل کا کہیں ذکر نہیں ۔ ہر شخص کو اپنے ذاتی جہد و شرف کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور کہا ہے ۔ کہ بزرگی وہ ہے ۔ جس کا تعلق براہ راست تمہارے اپنے اعمال سے ہے ۔

ف فرعون معرکے کے وقت جب بنی اسرائیل پر تشدد ہونے لگا اور ان کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا رکھا گیا ۔ تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی ۔ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کو اس ظالم حکومت کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا ۔ کہ فرعون اور اس کی قوم کو توحید اور آزادی کا پیغام سنائیں ۔ اور انکو بنی اسرائیل کے چھٹکارے کیلئے آمادہ اور مستعد کریں ۔ چنانچہ ان دو اولوالعزم پیغمبروں نے پوری قوت کے ساتھ فرعون کا مقابلہ کیا ۔ اور بالآخر اپنی قوم کو اسکے چنگل سے چھڑانے میں کامیاب ہوگئے ۔ وہ واقعہ مشہور ہے ۔

حلِ لغات :- اَلْمُسْتَبِيْنَ ۔ واضح یا وضاحت کرنے والی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۵- اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۙ

۱۲۵- کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور بہتر خالق کو چھوڑتے ہو!

۱۲۶- اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○

۱۲۶- جو اللہ ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ○

۱۲۷- فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ

۱۲۷- پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ سو وہ بھی پکڑے آویں گے ○

۱۲۸- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

۱۲۸- مگر جو اللہ کے خالص بندے ہیں (ف) ○

۱۲۹- وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ

۱۲۹- اور پچھلوں میں ہم نے اس کا ذکر خیر چھوڑا ○

۱۳۰- سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ○

۱۳۰- کہ سلام ہو آل یٰسین یعنی الیاس پر ○

۱۳۱- اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

۱۳۱- ہم یوں نیکوں کو بدلا دیتے ہیں ○

۱۳۲- اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

۱۳۲- بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں تھا (ف) ○

۱۳۳- وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

۱۳۳- اور بے شک لوط رسولوں میں تھا ○

۱۳۴- اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۙ

۱۳۴- جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷۸

تورات میں انہی واقعات کا تذکرہ ہے۔ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہارون علیہ السلام کی نبوت بھی ایک مستقل نبوت تھی۔ خلیت و تبعیت کا کوئی تذکرہ نہ تھا۔ انکو بھی کتاب دی گئی۔ اور ان کے قلب پر بھی تورات کے معارف و نکات کا نزول ہوا تھا۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف حضرت ابن عباس کی رائے میں حضرت الیاس اور حضرت ادریس ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ مگر جمہور مفسرین کی رائے ہے۔ کہ یہ ایک مستقل پیغمبر تھے۔

سدومیوں کی بداعمالیاں

ف سدومی لوگوں میں خواہشات نفس کی تکمیل کا مادہ حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ یہ دن رات ناپاک خیالات میں مستغرق رہتے۔ اور اللہ کے قانون کو توڑتے۔ انکی فطرت مسخ ہو چکی تھی۔ اس لئے ان میں ہوس جنسی کو پورا کرنے کا انداز ایک قسم کا غیر معروف تھا۔ حضرت لوط ان میں اس غرض سے تشریف لائے۔ کہ اس مرض مزمن کی اصلاح کریں۔ اور انکو بتائیں کہ اس جرم عظیم کے ہولناک نتائج کس صورت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ یہ ارتکاب غیر فطری ہے مضر ہے۔ اور مہلک ہے۔ تم اس سے باز آ جاؤ۔ ان لوگوں میں قوت ارادی کی کمی تھی اور خبث عمل کا زہر انکی رگوں میں پوری طرح سرایت کر چکا تھا اس لئے حضرت لوط کی تعلیمات اور نصائح کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور یہ مرض ان میں بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا قانون مکافات حرکت میں آیا۔ اور فیصلہ ہوا کہ اس قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ تاکہ اس کی بد اعمالیاں دوسروں تک متجاوز نہ ہوں چنانچہ انکی بستیاں الٹ دی گئیں اور پتھروں کی ایسی بارش ہوئی۔ کہ یہ لوگ ہمیشہ کیلئے دنیا سے غارت ہو گئے۔ (رکوع ۱۳۴)

حل لغات: بعل۔ اہل شام کا ایک بت ہے۔ جو سونے کا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کے معنے مطلقاً معبود کے ہوں۔ اور مقصد یہ ہو۔ کہ خلاق اکبر کی طرف تمہارا ذہن منتقل نہیں ہوتا! بعل کے اصل معنے صاحب اور مالک ہیں۔ شوہر کو بعل

ف یعنی اہل الیاس کے تھے۔ تو آل یاسین الیاس ہوئے۔ موضح القرآن ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۳۵- اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ○

۱۳۶- ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

۱۳۷- وَاِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ○

۱۳۸- وَبِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ع

۱۳۹- وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

۱۴۰- اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ○

۱۴۱- فَسَاهَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○

۱۴۲- فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ○

۱۴۳- فَلَوْلَآ اَنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○

۱۴۴- لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ النصف

۱۴۵- فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ○

۱۴۶- وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ○

۱۳۵- مگر ایک بڑھیا کہ باقی رہنے والوں میں تھی ○

۱۳۶- پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا

۱۳۷- اور تم ان پر صبح کے وقت گذرتے ہو ○

۱۳۸- اور رات کو بھی۔ پھر کیا تم سمجھتے نہیں! ○

۱۳۹- اور بیشک یونس علیہ السلام رسولوں میں تھا ○

۱۴۰- جب وہ اس بھری ہوئی کشتی پر بھاگ کر پہنچا ○

۱۴۱- پھر قرعہ ڈالا تو دھکیلے ہوؤں میں ہو گیا ○

۱۴۲- پھر اسے مچھلی نگل گئی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ○

۱۴۳- پھر اگر یہ بات نہ ہوتی کہ خدا کی تسبیح کرنیوالوں میں تھا ○

۱۴۴- تو اس دن کو مُردے اٹھیں اسکے پیٹ میں رہتا ○

۱۴۵- پھر ہم نے اسے چٹیل میدان میں پھینک دیا اور وہ بیمار تھا ○

۱۴۶- اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت (یعنی کدو) اگا دیا ○

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۷۹) ۔۔۔ اس ضمن میں یہ بات لائق غور و فکر ہے۔ کہ بعثت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس درجہ قابل اصلاح ہے۔ کہ اس کے دور کرنے کیلئے ایک پیغمبر بھیجا جاتا ہے۔ جو قوم کی طرف سے دلخراش طعنے سنتا ہے۔ اور علی الرغم اس اخلاقی مشن کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ یعنی جب قوم میں یہ مرض عام ہو جائے۔ تو پھر شرم و لحاظ کو بالائے طاق رکھ کر بغیر ذوق اور عزیمت کے ساتھ اسکا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ [illegible] کہ اس مرض کی اصلاح کیلئے [illegible] کی جائے۔ بلکہ [illegible] کہ قوم کے نوجوان اس بھنک بیماری میں مبتلا ہیں۔ اور [illegible] انکے حقوق کچھ نہ سوچا جائے۔

اس وقت [illegible] کو اس وقت [illegible] کے عذاب نے ہلاک کر دیا۔ [illegible] بھی یہ مرض قوموں اور نسلوں کو تباہ کر رہا ہے۔ [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] اور [illegible] قوم کی تشکیل نہیں ہوتی۔ اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ اس طرح کے لوگ [illegible] قانون کے مطابق خود بخود مٹ جاتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف۱ حضرت یونس کا مختصر قصہ یہ ہے۔ کہ یہ ارض نینوی کے نبی تھے۔ انہوں نے قوم کو رشد و ہدایت کی طرف بلایا۔ مگر یہ لوگ سرکشی اور تمرد میں بڑھتے چلے گئے۔ جسکے سبب یہ مایوس ہو کر چل دیئے۔ اور حسن [illegible] کی نیت سے جب کشتی پر سوار ہوئے۔ تو وہ دریا میں ڈگمگانے لگی۔ انہوں نے قرعہ اندازی کر کے یہ معلوم کرنا چاہا۔ کہ کون شخص اس کشتی میں ایسا ہے۔ جس کی شامت اعمال سے کشتی ڈانواں ڈول ہو رہی ہے۔ تینوں دفعہ قرعہ حضرت یونس کے نام پر پڑا۔ جسکے انکو دریا میں ڈال دیا گیا۔ اور مچھلی نے انہیں نگل لیا۔ یہ اصل میں اللہ کی طرف سے تادیب تھی۔ کہ قوم سے مایوس ہو کر بغیر اذن الٰہی انکو چھوڑ دینے کی یہ سزا ہے۔ چنانچہ انہوں نے تسبیح و تقدیس سے توبہ کی۔ اور اللہ نے ان کو نجات دی۔

حلِ لغات

عَجُوْزًا - بڑھیا۔

اَلْحُوْتُ - ایک قسم کی مچھلی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس نوع کی مچھلیاں زمانہ حال کے آدمیوں کو نظر نہ آتی ہوں جبکہ اس قدر وسعت ہو۔ کہ وہ انسان کو نگل سکیں۔ علم الحیوانات کے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ بحر روم میں اس قسم کی مچھلیاں دریافت کی ہیں۔

یَقْطِیْنٍ - بیلدار چیز۔ اگر حضرت یونس آفتاب کی تمازت سے [illegible]

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷- وَأَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ مِا۟ئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝
۱۴۷- اور بھیجے اُسے ایک لاکھ یا زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا ۝

۱۴۸- فَـَٔامَنُوا۟ فَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝
۱۴۸- پھر وہ ایمان لائے پھر ہم نے انہیں ایک وقت تک بہرہ مند کیا ۝

۱۴۹- فَٱسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ ٱلْبَنَاتُ وَلَهُمُ ٱلْبَنُونَ ۝
۱۴۹- اب تو اُن (کفار مکہ) سے پوچھ کہ کیا تیرے رب کے لئے بیٹیاں اور اُن کیلئے بیٹے ہیں ؟ ۝ [ف]

۱۵۰- أَمْ خَلَقْنَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ إِنَٰثًا وَهُمْ شَٰهِدُونَ ۝
۱۵۰- یا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا اور وہ دیکھتے تھے ۝

۱۵۱- أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝
۱۵۱- سُنتا ہے ! وہ اپنے جھوٹ سے کہتے ہیں ۝

۱۵۲- وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ۝
۱۵۲- کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور بیشک وہ جھوٹے ہیں ۝

۱۵۳- أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ۝
۱۵۳- کیا اس نے بیٹوں پر بیٹیوں کو پسند کیا ہے ؟ ۝

۱۵۴- مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝
۱۵۴- تمہیں کیا ہوا کیسا انصاف کرتے ہو ؟ ۝

۱۵۵- أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
۱۵۵- کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟ ۝

خدا کے بیٹیاں کیوں نہیں؟

[ف] خدا جانے کن وجوہ کی بنا پر مکے والے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کے مجسموں کی پوجا کرتے تھے۔ قرآن نے کئی مقامات پر اس عقیدے کو ذکر کیا ہے۔ اور اس کی وضاحت کے ساتھ تردید فرمائی - ان آیتوں سے مقصود بھی یہی ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے عقیدے کی کمزوری ملاحظہ کریں - فرمایا تم یہ تو سوچو۔ کہ جب تم اپنے لئے لڑکیوں کے انتساب کرنا پسند کرتے ہو - تو اللہ نے آخر بیٹیوں کو کیوں پسند کیا۔ اگر اس کے اولاد ہے۔ تو وہ اولاد ذکور کیوں نہیں ! غرض یہ ہے۔ کہ جو چیزیں تمہارے لئے باعث فخر ہیں۔ ان کو اگر تم اللہ کے لئے بھی باعث اعزاز سمجھتے ہو۔ تو اس میں کچھ معقولیت ہو سکتی ہے۔ اور اگر ان چیزوں کو تم اسکی ذات والا کی جانب منسوب کرتے ہو۔ جو خود تمہارے ان لائق فخر نہیں۔ تو پھر تمہیں اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے۔ اور فی الحقیقت تو بداہت عقل سے ثابت ہے۔ کہ خدا صرف صفات حسن وجمال سے متصف ہے اور کوئی برائی اسکے لئے ثابت نہیں۔ پھر لڑکیوں کی تحقیر کا خیال یا تو دل سے نکال ڈالو اور یا اللہ کے لئے انکو منسوب نہ کرو۔ یہ عقیدہ کا تضاد تو کسی طرح بھی معقول قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ ایک طرف تو تم اللہ کی مخلوق کو نہایت ذلیل سمجھو۔ اور سوسائٹی میں ان کو حقیر جانو۔ اور دوسری طرف خدا کے لئے اس مخلوق کو منسوب کرو۔ اور اس کے لئے ان کو وجہ فخر و لائق عزت قرار دو ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۶- اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝

۱۵۶- یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند ہے ۝

۱۵۷- فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

۱۵۷- سو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو ۝

۱۵۸- وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝

۱۵۸- اور انہوں نے اللہ اور جنات میں رشتہ ٹھہرایا حالانکہ جنوں کو معلوم ہے کہ وہ پکڑے آئیں گے ۝

۱۵۹- سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

۱۵۹- ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اللہ پاک ہے ۝

۱۶۰- اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

۱۶۰- مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ۝

۱۶۱- فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝

۱۶۱- سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو ۝

۱۶۲- مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝

۱۶۲- کسی کو اسکے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے ۝

۱۶۳- اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝

۱۶۳- مگر اسی کو جو دوزخ میں جانے والا ہے ۝

۱۶۴- وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝

۱۶۴- اور ہم میں جو بھی ہے اس کا ایک مقام معین ہے ۝

۱۶۵- وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝

۱۶۵- اور ہم (فرشتے) صف باندھنے والے ہیں ۝

۱۶۶- وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

۱۶۶- اور ہم تسبیح میں لگے ہوئے ہیں ۝

خدائے خیر اور خدائے شر

ف قرآن حکیم میں تمام عقائد باطلہ کی تردید موجود ہے۔ جو اس وقت رائج تھے۔ اور یا ان کے مقبول ہونے کا مستقبل میں کوئی امکان تھا۔ گو بظاہر صرف اہل کتاب اور مشرکین کو زیادہ تر مخاطب فرمایا ہے لیکن اگر غور و تعمق سے دیکھا جائے۔ تو اس کتاب معرفت میں تمام مذہبی اور دینی تصورات کی توضیح اور تردید موجود ہے۔ عربوں میں ایک عقیدہ اس وقت یہ موجود تھا۔ کہ دنیا کے دو الگ الگ خدا ہیں ایک خیر کا خدا ہے جس سے سوائے حسن و جمال کے اور بھلائیوں کے اور کسی بات کا صدور نہیں ہوتا۔ دوسرا شر کا خدا ہے۔ جس سے مفاسد اور مضرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ علم کلام کا یہ معرکۃ الآراء مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ کہ جب وہ حسین مطلق ہے اور جمال تام ہے۔ تو پھر دنیا میں دکھ۔ تکلیف اور برائی کا وجود کیوں ہے۔ اور کہاں ہے۔ یہ خیال مجوس عجم نے عربوں میں پھیلایا تھا۔ اور عربوں میں عقلیت پسند گروہ نے اس عقیدے کو اپنا لیا تھا۔ اس بنا پر وہ شیاطین کو بھی قابل احترام سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کی دانست میں ان کا بہوت کے ساتھ گہرا اور عمیق تعلق تھا۔ اور دنیا میں جتنی برائیاں ہیں۔ ان کا منبع و مصدر یہی جنات شر تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ان کا یہ عقیدہ سراسر غلط ہے۔ وہ امور منسوبین جن کو یہ خدا سمجھتے ہیں۔ اللہ کے ماتحت ہیں۔ اور قیامت میں انکو اس کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔ اس کی ذات ہر عیب اور نقص کی بات سے پاک ہے۔ یہ نقائص اور مضرات و مفاسد جو ان کو نظر آتے ہیں ان کو معلوم نہیں۔ کہ نقص کائنات کے وجود کے لئے ان کا ہونا کتنا ضروری ہے۔ یہ ان اشیاء کو محدود نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر یہ نظروں میں وسعت پیدا کریں۔ اور ایک ایسی نظر سے کائنات کو دیکھیں۔ جو کہ تمام وسعتوں کو حاوی ہو۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ عالم ہمہ خیر و جمال ہے۔ اور نقص و عیب یہی نظر کی کوتاہیوں میں ہے۔ عالم کون و مکان میں نہیں ۔

حل لغات

سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ۔ یعنی کھلی اور واضح دلیل۔ جو عقل و خرد پر قبضہ جمالے ۔

نَسَبًا۔ رشتہ ۔

۵ یہ فرشتوں کا کلام ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۷- وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝
۱۶۷- اور یہ (اہل مکہ) تو یہ کہتے تھے ۝

۱۶۸- لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝
۱۶۸- کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کا حال ہوتا ۝

۱۶۹- لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
۱۶۹- تو ہم ضرور اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہوتے ۝

۱۷۰- فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝
۱۷۰- سو اس سے منکر ہو گئے اب عنقریب معلوم کرلیں گے ۝

۱۷۱- وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝
۱۷۱- تحقیق پہلے گذری ہے بات ہماری واسطے پیغمبروں کے ۝

۱۷۲- اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝
۱۷۲- کہ بیشک اُنہیں کی مدد کی جائے گی ۝

۱۷۳- وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝
۱۷۳- اور ہمارا لشکر جو ہے وہی غالب رہا کرتا ہے ۝

۱۷۴- فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
۱۷۴- سو تو ان میں سے ایک وقت تک مُنہ موڑلے ۝

۱۷۵- وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝
۱۷۵- اور انہیں دیکھتا رہ عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ۝

۱۷۶- اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝
۱۷۶- کیا وہ ہمارا عذاب جلد مانگتے ہیں؟ ۝

۱۷۷- فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
۱۷۷- سو جس وقت وہ اُن کے میدان میں اُترے گا۔ تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بُری ہوگی ۝

۱۷۸- وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
۱۷۸- اور ان سے ایک وقت تک مُنہ موڑلے ۝

ف یعنی آج یہ لوگ از راہ عناد و دشمنی طلب عذاب میں مستعجل ہیں۔ مگر آپ گھبرائیں نہیں۔ جب اللہ کا غضب بھڑکے گا۔ اور عذاب کو یہ لوگ رُوبرو دیکھیں گے۔ تو اس وقت ان کے لئے حسرت اور ندامت کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ اس حالت میں ان کو احساس ہوگا۔ کہ ہم نے اللہ کی غیرت کو آزمانے میں بہت بڑی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ان سے فی الحال تعرض نہ فرمائیے۔

حلِّ لُغات

سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا۔ یعنی یہ مقدرات میں سے ہے۔ کہ انبیاء کرام اپنے مخالفین پر غالب رہیں۔ اور ان کو ہر حال میں مظفر و منصور رکھا جائے۔

بِسَاحَتِهِمْ۔ آنگن۔ کشادگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۹- وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○
۱۸۰- سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○
۱۸۱- وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○
۱۸۲- وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اٰیاتھا (۸۸)	(۳۸) سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸)	رکوعاتھا (۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
۱- صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ○
۲- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○
۳- كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا
وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ○
۴- وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَ
قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ○

۱۷۹- اور دیکھتا رہ عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ○
۱۸۰- تیرا رب جو عزت کا رب ہے اُن کی باتوں سے پاک ہے ○
۱۸۱- اور رسولوں پر سلام ہے ○
۱۸۲- اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○

(۳۸) سُورۂ صٓ ۲

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
۱- صٓ قسم ہے اس قرآن نصیحت کرنیوالے کی (کہ حقیقت ہمارا کلام ہے) ○
۲- بلکن جو لوگ منکر ہیں وہ سرکشی اور مخالفت میں ہیں ○
۳- اُن سے پہلے ہم نے بہت اُمتوں کو ہلاک کیا پھر
وہ پکارتے تھے اور وقت خلاصی کا نہ رہا تھا ○
۴- اور یہ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے کہ اُنکے پاس اُنہیں میں
سے ایک ڈرانیوالا آیا۔ اور کافر لوگ کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا ○

ف اور دیکھتے رہیے۔ یہ بھی حالات پر نظر رکھیں۔ رب العزت کی پاکیزگی اور شوائب شرک سے بلندی ثابت ہو کر رہے گی۔ اور اللہ کے رسول پر سلامتی کے انوار برسیں گے۔ اور فضا حمد و ستائش خداوندی کے نغموں سے گونج اُٹھے گی۔

سُورۂ صٓ

ف یہ سورۃ مکی ہے۔ اور اس کا آغاز بھی عام طور پر مکی سورتوں کے انداز کے مطابق قرآن کے تعارف سے ہوا ہے۔ صٓ۔ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جس کی تفصیل سورۂ بقرہ کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے۔ قسم سے مُراد استشہاد ہے۔ جیسا کہ آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ یہاں مقصود یہ ہے۔ کہ قرآن کی صداقت پر خود قرآن پیش کیا جائے۔ اور اس کے اس پہلو کو نمایاں کیا جائے کہ اس میں علم انسانی کے لئے رشد و ہدایت کا وافر سامان موجود ہے۔ یہ ذکر و نصیحت ہے اور برکت و سعادت ہے۔ یعنی اگر قرآن کی تفصیلات پر اجمالی نظر ڈالی جائے۔ تو اس کا منجانب اللہ ہونا خود ثابت ہو جائے گا۔ کہ اس کو پیش کرنے والا اللہ کا سچا رسول ہے۔ یہ ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اس کی حقانیت اس درجہ ظاہر اور واضح ہے۔ تو پھر شکوک و شبہات کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ اور کیوں یہ منکرین لوگ اس کی صداقتوں سے محروم ہیں۔ جواب ارشاد فرمایا۔ کہ اصل میں تعصب و غرور اور مخالفت و عناد کے جذبہ نے انہیں اندھا کر رکھا ہے۔ ورنہ اس کلام الٰہی میں کفر و انکار کی قطعاً گنجائش نہیں جانتے ہیں۔ کہ ان سے پہلے بہت سی قومیں اسی تعصب اور حق کی دشمنی کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہیں۔ اسلئے ان کا انجام بھی یہی ہو سکتا ہے اگر یہ برابر اس حقیقت کبریٰ کی مخالفت پر کمربستہ رہے۔

فرمایا۔ انکو تعجب میں ڈالنے والی یہ بات ہے کہ آخر اللہ نے کس عہدہ جلیلہ کیلئے محمد عربی کو کیوں پسند فرمایا۔ حالانکہ جہاں تک دنیوی وجاہتوں اور انسانی فضائل و محاسن کا تعلق ہے۔ یہ لوگ بھی ان چیزوں میں آپکے برابر کے شریک ہیں۔ بلکہ بعض باتوں میں تو اعلیٰ ہیں کہ ہم ان سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ پھر دوسری چیز انکے لئے حیران کن ہے۔ وہ توحید کا عقیدہ ہے۔

حلِ لغات: ۱۔ عِزَّةٍ۔ یعنی غلبہ نفس کے مرض میں مبتلا ہیں۔ مناص۔ ناص۔ ینوص سے ہے۔ یعنی خلاصی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○

۵۔ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا؟ یہ تو ایک عجیب بات ہے ○ ف۱

۶- وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ○

۶۔ اور ان میں کے سردار لوگ یہ کہہ کر چل دیئے۔ کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بیشک اس بات میں کچھ غرض ہے ○

۷- مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ○

۷۔ ہم نے ایسی بات پچھلے دین میں نہیں سنی اور کچھ نہیں۔ یہ صرف بنائی ہوئی بات ہے ○

۸- أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○

۸۔ کیا ہمارے درمیان اسی پر نصیحت اُتری ہے؟ (کیوں نہیں اُتری) بلکہ وہ میری نصیحت سے شک میں ہیں۔ بلکہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ○

۹- أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ○

۹۔ کیا ان کے پاس تیرے رب بخشنے والے کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ○ ف۲

ف۱ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کیا تحکم ہے۔ کہ بہت سے خداؤں کا کام تنہا ایک خدا کرے گا۔ پھر جب انہوں نے یہ دیکھا۔ کہ باوجود عیب و حیرت کے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان ہی کو منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا ہے۔ اور توحید کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ تو ان میں کے اکابر نے عوام سے کہا۔ کہ خبردار اس شخص کی باتوں میں نہ آ جانا۔ اور ایسا نہ ہو کہ تم اپنے خداؤں کو چھوڑ دو۔ دیکھو اپنے بتوں کی عبادت پر قائم رہو۔ پھر خود آپ ہی کہنے لگے۔ کہ یہ عقیدہ تو کچھ ایسا ہے۔ کہ پھیل کر رہے گا۔ گویا ان کو اپنے عقیدہ کی کمزوری خوب معلوم تھی۔ اور یہ محسوس کرتے تھے۔ کہ اس کی خیر نہیں ہے۔ یہ آج بھی غلط ہے۔ اور کل بھی غلط۔

نبوت کا استحقاق

ف۲ بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ مکہ والوں کو سب سے زیادہ غصہ اس بات پر تھا۔ کہ نبوت ایک انعام ہے۔ تو ہم اس سے کیوں محروم ہیں؟ کیوں ہماری قوت و وجاہت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کیوں ہمارے شرف و مجد کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اور کیا ایسا ہوتا ہے کہ یتیم اس آدمی کو اس منصب کے لئے چن لیا گیا ہے۔ جو کسی طرح بھی مال و دولت کے اعتبار سے یا اعوان و انصار کے لحاظ سے ہم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اس استدلال سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ شرعاً ہی سے حضور کا دعویٰ غلط ہے۔ اگر اس میں کوئی حقیقت ہوتی۔ تو پھر ہمیں عہدہ نبوت پر فائز ہونا چاہیئے تھا۔ خدا ایسا نا منصف نہیں ہے کہ اکابر و مشاہیر کو چھوڑ کر ایک گمنام و یتیم کو جس کے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں۔ نبوت کے لئے منتخب فرمائے۔ اور ساری کائنات کی سیادت و قیادت اس کے سپرد کر دے۔ ان لوگوں کے نزدیک نبوت کے لئے ضروری تھا کہ اس کے ساتھ دنیا کے ٹھاٹ بھی ہوں۔ اور ایسے شخص کو اس منصب جلیل پر فائز ہونا چاہیئے تھا۔ جو حشم و خدم کے لحاظ سے اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مزعومہ کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ تو اللہ کی بخشش ہے۔ اور اس کا عطیہ ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اس کا استحقاق کس شخص کو حاصل ہے۔ اس کے علم سے ہے۔ کہ یہ حشم و خدم والے اکابر اس بار گراں کو اٹھا سکیں گے یا نہ۔ کہ یہ وہ تعلیم ہے بخشش اور موہبت ہے جس کا تعلق روحانی اصلاح سے ہے۔ (بقایا صفحہ ۱۰۸۹ پر)

حل لغات

عُجَابٌ۔ تعجب۔

اَلْمَلَأُ۔ اکابر۔

اِخْتِلَاقٌ۔ گھڑت۔ دروغ بافی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ○

۱۰- یا آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کی سلطنت انہیں کی ہے؟ تو چاہیے کہ رسیاں تان کر آسمان پر چڑھ جائیں ○

۱۱- جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ○

۱۱- یہ ایک لشکر تھے جہاں اور لشکروں نے شکست کھائی ہے یہ بھی شکست کھائیگا

۱۲- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ○

۱۲- ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور فرعون میخوں والے نے جھٹلایا تھا ○

۱۳- وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ○

۱۳- اور ثمود اور قوم لوط اور ساکنان ایکہ نے بھی، یہی وہ فوجیں ہیں ○

۱۴- إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ○

۱۴- یہ جتنے تھے سب نے ہی تو رسولوں کو جھٹلایا۔ پس میرا عذاب (بھی) ثابت ہو گیا ○

۱۵- وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ○

۱۵- اور یہ لوگ بھی ایک چنگھاڑ ہی کی راہ دیکھتے ہیں جو بیچ میں دم نہ لے گی ○

۱۶- وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○

۱۶- اور انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب روز حساب سے پہلے ہمارا حصہ جلد ہمیں دے ○

حاشیہ صفحہ ۱۰۸۵: اس کے قبل مال و دولت کی فراوانی اور عزت و جاہ کا تعلق وجہ سفارش نہیں ہو سکتا۔ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ کس کا دل و دماغ اس قابل ہے۔ کہ الوہی تجلیات کو برداشت کر سکے اور اللہ کے پیغام کو بندوں تک پہنچا سکے۔ کون وہ ہے۔ جو خلق عظیم کی دولت والا ہے۔ اور کس کی سیرت خلق اللہ کے لئے برکت و سعادت کا موجب ہو سکتی ہے۔ فرمایا۔ کہ نبوت کا انتخاب پھر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اسکی رحمت کے خزائن تمہارے تصرف میں نہیں۔ (حاشیہ صفحہ ختم)

اور نہ آسمانوں اور زمین کی حکومت تمہارے قبضہ میں ہے۔ اگر نہیں مانتے ہو۔ تو جو چاہو کرو۔ اللہ کو یہی منظور ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہوں۔ اور اس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ [illegible] یہ لوگ تکذیب رسل میں کوئی ندرت سے کام نہیں لے رہے۔ ان سے پہلے بھی قوموں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے۔ اور اللہ کا غضب

اور غضب حرکت میں آیا ہے۔ اور ان منکرین کو [illegible] صفحۂ ہستی سے مٹوا دیا ہے۔ اس لئے اگر یہ بھی انجام کے منتظر ہیں۔ اور یہی چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کی غیرت کو آزمائیں۔ تو یہ بھی دیکھ لیں۔ اسکی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ وہ اب بھی نصرت کے دشمنوں سے پوری طرح انتقام لیگا۔ اور انہیں بتائے گا۔ کہ حق و صداقت کا انکار کس درجہ مذموم ہوتا ہے۔

حل لغات

فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر آسمان و زمین کی حکومت ان کے قبضہ قدرت میں ہے۔ تو پھر یہ کیوں آسمان پر نہیں چڑھ جاتے اور کیوں اپنے حسب منشا [illegible] تعلقات کو تکمیل تک پہنچاتے۔ ذُو الْأَوْتَادِ۔ ثبات ملک سے کنایہ ہے۔

شعر۔ ولقد غنوا فیہا بانعم عیشۃ
فی ظل ملک ثابت الاوتاد

فواق۔ مہلت۔ اصل میں اس وقفہ کو کہتے ہیں جو ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

١٧- اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

١٧- جو جو باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اُن پر صبر کرو اور ہمارے صاحب قوت بندہ داؤد کو یاد کرو بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا ○

١٨- اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ○

١٨- ہم نے اُس کے ساتھ پہاڑ تابع کر دیئے تھے۔ کہ شام صبح تسبیح کرتے تھے ○

١٩- وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

١٩- اور پرندے بھی جمع ہو کر سب کے آگے رجوع رہتے تھے ○

٢٠- وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ○

٢٠- اور ہم نے اس کی سلطنت کو استوار کیا اور اُسے حکمت اور فیصلہ کی بات عنایت کی ○

٢١- وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ○

٢١- اور اے محمد کیا تیرے پاس دعوے والوں کی خبر آئی ہے؟ جب وہ دیوار کود کر محراب میں آ گئے ○

٢٢- اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ○

٢٢- جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ اُن سے ڈرا۔ بولے اندیشہ نہ کر ہم دو جھگڑالو ہیں ہم میں سے بعض نے بعض پر ستم کیا ہے، سو تو ہم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور بات کو دور نہ ڈال اور ہمیں سیدھی راہ بتا دے ○

حضرت داؤد

ف اس مقام پر حضرت داؤد کا ذکر مدح و ستائش کے انداز میں ہے۔ یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ صاحب قوت و اقتدار تھے۔ وہ خدا کے حضور میں خشوع قلب کے ساتھ جھکتے تھے۔ پہاڑ ان کے مسخر تھے۔ پرندے انکے اشارہ چشم کے منتظر رہتے۔ اُن کی حکومت نہایت مضبوط اور مستحکم تھی۔ اللہ نے حکمت و تدبیر اور فصاحت و بلاغت کی نعمتوں سے انہیں نوازا تھا۔ اللہ کے ہاں انکو قرب حاصل تھا۔ یہ انجام و عاقبت کے لحاظ سے بہترین انسان تھے۔ اور زمین میں انکو اللہ کا نائب بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اور انکو حکم دیا گیا تھا کہ لوگوں میں حق و انصاف کے ساتھ فیصلے صادر فرماویں۔ اور خواہشات نفس کی پیروی نہ کریں۔ ان فضائل و محامد کی روشنی میں آپ اس قصہ کی لغویت پر غور کیجئے۔ جو حضرت داؤد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیا اللہ نے اتنی تعریفیں محض اس لئے بیان فرمائی ہیں۔ کہ ان کو ایک دنیوی بادشاہ کی طرح حریص و طامع انسان سمجھا جائے۔ کیا ایک قوت و اقتدار شخص اتنی اخلاقی بزدلی کا اظہار کر سکتا ہے۔ کہ ایک عورت کے حصول کیلئے بلاوجہ ہوجا کے خاوند کو خفیہ منصوبوں کے ماتحت مروا ڈالے۔ کیا وہ شخص جو اواب ہو جسکے پہاڑ مسخر ہوں پرندے جسکی تسبیح کے معترف ہوں جسکی حکومت نہایت با اقتدار ہو۔ جو حکمت و دانائی کا مالک ہو جسے فصل خصومات میں اعلیٰ ترین قابلیت و بلاغت حاصل ہو۔ وہ ایسی ذلیل حرکات کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ کیا اللہ کے نائب سے اس نوع کے گھناؤنے افعال کی توقع جا سکتی ہے۔ معلوم نہیں کیونکر یہ بیہودہ افسانہ ہماری تفسیروں کا جزو بن گیا۔ حالانکہ زمانہ صحابہ میں بھی اس قصہ کی تردید کی گئی۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو واعظ اس قصے کو بیان کریگا۔ میں اس پر حد قذف جاری کروں گا۔ اور اسے دُرّے لگاؤں گا۔ یہ حکایت بائبل میں تو موجود ہے۔ اور وہاں اس لئے ناقابل اعتراض ہے۔ کہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت داؤد پیغمبر نہیں تھے۔ صرف ایک بادشاہ تھے۔

حل لغات:- فَصْلَ الْخِطَابِ۔ [illegible] اعلیٰ ترین قدرت یعنی جو کلام کہ فصیح اور روشن ہو۔ اور حق و باطل میں تمیز کرے۔ وَلَا تُشْطِطْ۔ زیادتی نہ کرو۔

www.KitaboSunnat.com

٢٣- اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ
نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ○
٢٤- قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ
قَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ○ السجدة
٢٥- فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى
وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○
٢٦- يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ

٢٣- یہ جو ہے میرا بھائی ہے اسکے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے
پاس ایک دنبی ہے سو اسنے مجھ سے کہا کہ وہ (دنبی) بھی مجھے
سونپ دے اور مجھ سے بات میں زبردستی کی ہے ○
٢٤- داؤد نے کہا۔ اس نے تجھ پر ظلم کیا کہ اپنی دنبیوں میں ملانے
کیلئے تیری دنبی مانگی اور اکثر شریک ایک دوسرے پر
زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک
کام کئے وہ ایسا نہیں کرتے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں اور داؤد
کے خیال میں آیا کہ ہمنے ان کو آزمایا ہے پھر انہوں نے اپنے رب سے مغفرت مانگی اور
٢٥- پھر ہمنے اسکو وہ کام معاف کر دیا اور بیشک اسکے لئے
ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے ○
٢٦- اے داؤد ہمنے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان
انصاف کے فیصلہ کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ یہ تیری
تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیگی کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ کی

حاشیہ صفحہ ١٠٨٧

اس لئے اس طرح کے قصوں کا انتساب ان کی طرف ہو سکتا تھا مگر قرآن کے نزدیک وہ پیغمبر ہیں۔ جو نہ صرف معصوم ہوتے ہیں۔ بلکہ انکا منصب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے لئے اخلاق وعادات میں بہترین اسوہ اور نمونہ ہوں۔ پھر یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ انکی طرف ایسے افسانے کا انتساب کیا جائے۔ اصل قصہ یہ ہے۔ کہ حضرت داؤد کے پاس بے وقت اور ناجائز طریق سے دو آدمی آئے۔ ان کو خطرہ محسوس ہوا۔ کہ شاید یہ دشمنوں کے مقرر کردہ جاسوس ہوں اور میرے قتل کے سلسلے میں آئے ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے وہ قصہ بیان کیا۔ جس کی تفصیل ان آیات میں مذکور ہے۔ اور حضرت داؤد سے فیصلہ چاہا۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

١ حضرت داؤد نے نہایت فصاحت وبلاغت سے اور حسن خطاب کے انداز سے فیصلہ سنایا۔ جس میں معمولی واقعہ کو ایمان وعمل کی دعوت کا زبردست ذریعہ بنا لیا۔ اور بتایا۔ کہ عام طور پر جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور اعمال صالحہ کی قدر وقیمت کو صحیح معنوں میں نہیں جانتے۔ ان سے اس نوع کی زیادتیاں ضرور صادر ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اصل چیز یہ ہے۔ کہ لوگ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ایک دوسرے کے حقوق پہچاننے کا ان کو موقع ملے۔ اور آئینہ حق وانصاف کو اپنا مذہبی شعار بنائیں۔ یہ نہیں کہ اس واقعہ کو صرف سطحی نظروں سے دیکھیں اور اسکے حقیقی اسباب پر غور نہ کریں۔ اس کے بعد حضرت داؤد کو محسوس ہوا۔ کہ وہ اپنی جہاندگی میں آ جانے سے جو سوء ظنی انکے دل میں پیدا ہوا تھا۔ وہ غلط تھا۔ اور اس لحاظ سے قابل معافی تھا۔ کہ نا کردہ گناہ انسانوں کے متعلق اس طرح کی بدگمانی اس کو بہت سی مشکلات میں پھنسا دینے کی موجب ہو سکتی تھی۔ چنانچہ حضرت داؤد نے اپنی اس غلط فہمی کی اللہ سے معافی چاہی۔ اور اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔ ع اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا۔

حل لغات

نَعْجَةٌ۔ دنبی۔ بھیڑ۔ بکری۔ گاؤ نر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

راہ سے گمراہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے اس سبب سے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے سخت عذاب ہے ۝

۲۷- وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝

۲۷- اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان کی چیزوں کو بیکار نہیں بنایا۔ یہ ان کا خیال ہے جو منکر ہیں اور کافروں پر آگ کے سبب سے افسوس ہے ۝

۲۸- أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝

۲۸- کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انکی برابر کر دیں گے۔ جو ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں یا ہم ڈرانیوالوں کو بدکاروں کے برابر کر دینگے؟

۲۹- كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

۲۹- یہ قرآن ایک مبارک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا تاکہ اس کی آیتوں میں فکر کریں اور عقل والے سمجھیں ۝

۳۰- وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝

۳۰- اور ہم نے داؤد کو سلیمان بخشا۔ بہت خوب بندہ تھا وہ رجوع رہنے والا تھا ۝

دنیا کی تخلیق کا ایک مقصد ہے

ف قرآن حکیم پہلی کتاب ہے۔ جو دنیا کی غرض اور مقصد کا تعین کرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ عالم کون و مکان یہ تزئین و آرائش، یہ قمر، یہ نجوم، یہ ستارے، یہ چاند اور آفتاب یونہی عبث نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ بلکہ ان کی تخلیق کا ایک حقیقی مقصد ہے۔ انسان کو جو اس دنیا میں خلعت وجود دیکر بھیجا گیا ہے۔ تو صرف اس لئے نہیں۔ کہ وہ چند مادی لذاتوں سے بہرہ مند ہو اور پھر جادۂ عمر طے کرے اور دنیا چھوڑ دے۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے پیدا کرنے میں ایک حکمت ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ اس بساط حیات کو لہو و لعب کے لئے نہیں بچھایا گیا ہے۔ اور یہ کائنات محض اتفاق و وقت کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو حکیم و علیم خدا نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اس آیت میں اس بات کے اس نظریہ کی تردید ہے۔ جو دنیا کو محض مادہ کے غیر شعوری تصرفات کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اور جو یہ جانتے ہیں کہ اس کارگاہ حیات کے پس پردہ کوئی شعور و ادراک کارفرما نہیں ہے۔ جو کچھ ہے۔ وہ صرف مادہ ہے۔ آگے مادہ ہے۔ پیچھے مادہ ہے۔ اور ہر چہار طرف مادہ ہی کی حکومت اور اسی کا تسلط ہے۔ اب یہ عقیدہ تقریباً باطل ہو گیا ہے۔ اور خود مادئیین اب یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ صرف مادہ اس درجہ اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اسے طبعی طور پر ہر چیز کا منبع سمجھ لیا جائے۔ بلکہ مادہ پر قوت حیات حکمران ہے۔ گو وہ خدا کو ابھی اس شکل میں نہیں مانتے۔ جس میں کہ مذہب اس کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ مگر اب یہ لوگ قریباً ایک ذی شعور ہستی کو ماننے لگے ہیں۔ جو حیات اور زندگی کا مخرج ہے ۔

ف یعنی جب یہ مسلّم ہے۔ کہ دنیا کی تخلیق کا ایک معین مقصد ہے۔ تو پھر یہ بھی صحیح ہے۔ کہ جو لوگ اس نصب العین کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اور اس غرض و مقصد کی مخالفت کرتے ہیں۔ برابر نہیں ہیں۔ پہلی قسم کے لوگ مومن اور صالح ہیں۔ اور دوسری قسم کے لوگ مفسد۔ ظاہر ہے کہ ایمان اور تقویٰ میں اور فساد و فجور میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ ایمان سے کائنات کی تعمیر ہے اور کفر سے عالم کون کی تخریب۔

ف یہ جو اس فلسفہ کو پیش کرنے والی کتاب ہے۔ وہ نہایت مبارک ہے۔ اور ہر صاحب عقل انسان اس کا مخاطب ہے۔ جس کی خواہش ہے۔ کہ سب لوگ اس کے حقائق و معارف پر غور کریں اور سوچیں۔ پھر اگر یہ مجموعہ تعلیمات واقعی کارآمد ہو اور لوگوں کو برکت و سعادت سے بہرہ مند کر سکے۔ تو اس کو قبول کر لیں۔ ورنہ کوئی شخص اس کو تسلیم کرنے کیلئے مجبور نہ ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۱- اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝
۳۲- فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝
۳۳- رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝
۳۴- وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝
۳۵- قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝
۳۶- فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۝
۳۷- وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝

۳۱- جب شام کے وقت اسکے سامنے تین پاؤں پر کھڑے ہونیوالے عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے ۝
۳۲- تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے رب کی یاد سے مال کی محبت کو زیادہ چاہا یہاں تک کہ (سورج) اوٹ میں چھپ گیا ۝
۳۳- ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا دو۔ پھر لگا جھاڑنے ان کی پنڈلیاں اور گردنیں ۝
۳۴- اور ہم نے سلیمان کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک دھڑ لا ڈالا۔ پھر سلیمان نے رجوع کیا ۝
۳۵- بولا اے رب مجھے معاف کردے اور مجھے ایسی سلطنت بخش کہ میرے بعد کسی کے مناسب ہو بیشک تو بڑا ہی بخشنے والا ہے ۝
۳۶- پھر ہم نے ہوا اسکے قابو میں کردی کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتا اسی طرف کو اسکے حکم سے آہستہ آہستہ چلتی ۝
۳۷- اور شیاطین بھی تابع کردیے (یعنی) ساری عمارتیں بنانیوالے اور غوطہ لگانے والے ۝

حضرت سلیمان کے گھوڑے

ف حضرت سلیمان کے متعلق اس قصہ میں بھی قدماء سے کام لیا گیا ہے۔ اور انکے متعلق بھی ان کے باپ کی طرح یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے نماز عصر کو قضا کر دیا تھا بعض گھوڑوں سے محبت اور فریفتگی کی وجہ سے اور پھر آخر میں جب انہوں نے محسوس کیا۔ کہ بڑی غلطت ہوئی۔ تو ان گھوڑوں کو قتل کر دیا تھا۔ تکہ دیر ہی۔ اور دیکھ کر تابش و اشتعال کا موقع پیش آ گئے۔ یہ قصہ قطع نظر اس کے کہ قرآن کے انداز بیان کے خلاف ہے۔ اور منصب نبوت کے منافی۔ بجائے خود اس درجہ رکیک ہے۔ کہ عقل تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ حضرت سلیمان خود بادشاہ تھے۔ بادشاہ کے بیٹے تھے ہمیشہ جاہ و حشم کو دیکھا تھا۔ گھوڑوں کی سواری کی تھی۔ یہ قرین عقل نہیں کہ وہ چند گھوڑوں پر اتنے ریجھ گئے ہوں کہ فرض نماز بھی بھول جائیں۔ غور طلب یہ حقیقت ہے۔ کہ قرآن نے بطور انعام مقام فضیلت میں یہ ذکر کیا ہے کہ ہم نے حضرت داؤد کو سلیمان جیسے مولود مسعود سے نوازا جو بہترین بندے تھے۔ اور جن میں رجوع الی اللہ کا جذبہ بہت زیادہ تھا لیس ان اوصاف کا حامل کیا نماز جیسا فریضہ بھول سکتا ہے؟ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت سلیمان اپنے والد بزرگوار کی طرح فنون حرب میں ماہر ہوتے تھے۔ اور وہ جن کی شدت محبت انکے دل میں پنہاں رکھتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ دشمن بھی ان کی حقانیت کے قائل ہو جائیں۔ اس لئے بالطبع جہاد کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔ ان آیات میں ان کے اسی جذبۂ جہاد کا ذکر ہے۔ کہ ایک دن جب ان کے حضور میں عمدہ عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ مجھے ان سے بہت محبت ہے۔ اور یہ محبت اسلئے ہے کہ میرے رب نے جہاد کا اور اسکی تیاریوں کا حکم دے رکھا ہے۔ اور جہاد کیلئے ان گھوڑوں کی بڑی ضرورت ہے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ گھوڑے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ انہوں نے حکم دیا کہ دوبارہ انکو پیش کرو۔ اور پھر از راہ شفقت و محبت خود ہی گردن اور انکے پاؤں سہلانے لگے۔ غرض یہ ہے کہ حضرت سلیمان جہاد کیلئے گھوڑوں کی تربیت میں بنفس نفیس حصہ لیتے تھے۔

ف ان آیتوں میں حضرت سلیمان کی وسعت سلطنت کا تذکرہ ہے۔ کہ کیونکر وہ ہواؤں میں اڑتے تھے۔ اور انکا تخت ہوائی نقل کیا تھا۔ جہاں وہ چاہتے تھے چلتے تھے۔ اور ہر نوع کے کام کرنیوالے ان کے مسخر تھے۔

حل لغات :- اَلصّٰفِنٰتُ۔ صافنۃ کی جمع ہے۔ وہ گھوڑے جو تین پاؤں اور چوتھے سم پر کھڑے ہوتے ہیں مراد اصیل اور عمدہ گھوڑوں سے ہے۔ اَلْجِيَادُ۔ جواد کی جمع ہے یعنی تیز رفتار گھوڑے۔ فَتَنَّا۔ حضرت سلیمان کی

www.KitaboSunnat.com

۳۸- وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ○

۳۹- هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

۴۰- وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ ع

۴۱- وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○

۴۲- اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌ ۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○

۴۳- وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ○

۴۴- وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ نِعْمَ

۳۸- اور کتنے ہی اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ○

۳۹- (علاوہ انکے اور مہربانی یہ کی کہ فرمایا) یہ (دنیوی سلطنت) ہماری بخشش ہے۔ اب تو احسان کر یا اپنے ہی پاس رکھ چھوڑ (تجھ سے) کچھ حساب نہ ہوگا ○

۴۰- بیشک انکے لئے ہمارے پاس البتہ نزدیکی اور اچھا ٹھکانہ ہے ○

۴۱- اور ہمارے بندہ ایوب کو یاد کر (جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو ایذا اور تکلیف لگا دی ہے ○ ط

۴۲- اپنا پاؤں زمین پر مار یہ نہانے اور پینے کا ٹھنڈا چشمہ ہے ○

۴۳- اور ہم نے انکے گھر والے اُسے بخش دیے اور انکے ساتھ اُسے اتنے ہی اور بھی اپنی طرف کی مہربانی سے اور عقلمندوں کیلئے یادگار ○

۴۴- اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے۔ پھر اس سے (اپنی عورت کو) مار اور قسم میں جھوٹا نہ ہو۔ ہم نے ان کو صابر پایا وہ بہت اچھا

ف اس تمام قصص سے مقصد یہ ہے۔ کہ حضورؐ کی تسکین خاطر کا سامان مہیا کیا جائے۔ انکو بتایا جائے۔ کہ نبوت کیلئے فقر و افلاس ضروری نہیں ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو دیکھئے۔ کہ کیونکر اللہ تعالیٰ نے انکو مال و دولت اور جاہ و حشمت سے نوازا تھا۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ انبیاء ہمیشہ آسودگی اور تنعم کی زندگی ہی بسر کریں۔ حضرت ایوب کو دیکھئے۔ کہ وہ کس قدر تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ مگر پھر بھی دامن صبر و شکر کو ہاتھ سے نہیں دیا۔

حضرت ایوب

قصہ یہ تھا کہ حضرت ایوب بیمار ہو گئے۔ اور بیماری نے یہاں تک طول کھینچا۔ کہ اہل و عیال بھی گھبرا گئے۔ اور بالآخر انکو چھوڑ کر چل دیئے۔ اس حالت میں بھی ایوب دعا و شکر اور حمد و ستائش میں مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے صابر بندے کی دعا کو سن لیا۔ اور بیماری کو صحت و توانائی سے بدل دیا۔ ایک چشمہ شفا پاؤں کی ٹھوکر سے ابلا۔ اور حضرت ایوب اس میں نہا کر بالکل تندرست ہو گئے۔ پھر اہل و عیال کے لوگ بھی حسب دستور واپس آ گئے۔ اور حضرت ایوب امن و سعادت کی زندگی بسر کرنے لگے۔ ایک خلش دل میں باقی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ بیماری کی حالت میں اپنی بیوی کے متعلق قسم کھا بیٹھے تھے۔ کہ سو کی ناشکری اور خدمت گزاری کی سزا دونگا اور مار دینگے۔ سو اب الجھن یہ تھا۔ کہ قسم کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سو تیلیوں کا ایک گٹھا لو اور اس سے مار کر قسم کو پورا کرو۔ اس سے تم اپنی قسم سے بھی پورا کر سکو گے۔ اور تمہاری بیوی کو دکھ بھی نہیں پہنچیگا چنانچہ حضرت ایوب نے اس تدبیر پر عمل کیا۔ اور سو تنکوں سے اور عذاب سے بچ گئے:

اس واقعہ سے فقہائے شافعیین نے حیلے بہانے کا جواز نکالا ہے۔ کہتے ہیں کہ العیاذ باللہ پورا نظام شرعی ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ اور ہر شخص یہ اس طرح کی حیلہ چلا جاتا ہے۔ کہ اپنی ہی خواہشات کے مطابق بنا سکیں۔ اصل میں اس باب میں ایک اصولی چیز کو بالکل نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ شریعت کا اصل میں سہولت اور آسانی مقصود ہے۔ اگر الفاظ میں اس طرح کی گنجائش ہو۔ کہ کوئی شخص مشکلات سے بچ سکے۔ تو دین اسکی رد کرتا ہے۔ جوازکے یہ معنی نہیں کہ شریعت اسلامی کے نظام کو ایک کم کا بار سمجھ لیا جائے۔ اور اس سے گردن چھڑانے کیلئے حیلے تراشے جائیں۔ حضرت ایوب کے قصہ میں کسی حکم شرعی کے ابطال کیلئے کوئی تدبیر نہیں سوچی گئی ہے۔ بلکہ اس بات پر غور کیا گیا ہے۔ کہ کیونکر حضرت ایوب کے الفاظ کو بھی پورا کیا جائے اور قصد و عمل میں بھی حرج نہ ہو دونوں میں زاویہ نگاہ کا بہت بڑا فرق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ○

بندہ تھا رجوع رہنے والا ○

۴۵- وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ○

۴۵- اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر، جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے (یعنی صاحب قوت و دانائی) ○

۴۶- إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ○

۴۶- ہم نے انہیں ایک پاک خصلت کے لئے منتخب کیا وہ آخرت کی یاد تھی ○

۴۷- وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ○

۴۷- اور بیشک سب ہمارے نزدیک چنے ہوئے نیک لوگوں میں سے ہیں ○

۴۸- وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ○

۴۸- اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کر اور ہر ایک نیکوں میں سے تھا ○

۴۹- هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ○

۴۹- یہ ایک نصیحت ہے اور بیشک متقیوں کا اچھا ٹھکانا ہے ○

۵۰- جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ○

۵۰- ہمیشہ رہنے کے باغ (کہ) ان کے لئے دروازے کھول رکھے ہونگے ○

۵۱- مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ○

۵۱- ان میں تکیے لگائے بیٹھے ہیں اور وہاں بہت سے میوے اور شراب منگوائیں گے ○

۵۲- وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ○

۵۲- اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہیں ○

انبیاء سب سے بہتر ہوتے ہیں

ف قرآن حکیم نے منصب نبوت کو ان معنوں میں پیش فرمایا ہے کہ وہ علم و فضیلت و خیر کے آخری نقطۂ ارتقاء کا پیغمبر وہ ہے۔ جو انسانیت کے لئے پورا پورا نمونہ ہو۔ جو جسم و روح کے لحاظ سے اعلیٰ ترین مقام کا حامل ہو جس میں انسان کو وہ سب کچھ مل جائے۔ جس کا وہ محتاج ہو جو کردار اور سیرت کے لحاظ سے دوسروں کے لئے لائق اطاعت و تقلید ہو۔ اور جس کے چہرۂ انور میں ہر نوع کی تابانی ہو یعنی وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ کا صاف مفہوم ہے کہ تمام پیغمبر خیر محض ہوتے ہیں۔ ان میں اعلیٰ جوہر کی کثرت و فراوانی ہوتی ہے۔ جن کا تعلق کمالات انسانی سے ہے اور یہ اپنے زمانے اور ماحول کی مناسبت سے تمام تاریک دنیا کو پیغام نور دیتے اور قلوب میں روشنی پیدا کرتے ہیں۔

اہل جنت

ف ان آیتوں میں پاکبازوں کے لئے حسن مآب کا وعدہ ہے۔ جنہوں نے دنیا میں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے ہر نوع کی لذتوں کو ٹھکرایا ہے اور اپنے کو مصائب و مشکلات کا ہدف بنائے رکھا ہے۔ جنہوں نے نفس کو خواہشات سے روکا ہے۔ اور جذبات کی کڑی نگرانی کی ہے جنہوں نے دل کو اس طرح اللہ کے حکموں کے ماتحت کر لیا ہے۔ کہ وہ بغاوت و سرکشی پر آمادہ نہیں ہوتا۔ جنہوں نے ایمان محکم کی نعمت کو پا لیا ہے اور اعمال صالحہ سے بہرہ مندی حاصل کی ہے۔ ہاں وہ جنہوں نے روح و قلب کی نورانیت کے لئے ان تمام منزلوں سے گزرنا گوارا کر لیا۔ جو بوجہ لوازم کے از قسم رنج و کلفت، وہ کانٹوں سے اٹی پڑی تھیں۔ ان پاک اور طیب نفوس کیلئے اللہ کے ہاں نہایت خوشگوار زندگی ہے۔ وہاں روح و جسم کی تمام آسائشوں کا سامان ہے۔ وہاں باغات ہیں۔ جو ہمیشہ شاداب رہیں گے۔ جنکے دروازے ان کے لئے کھلے ہونگے۔ اور یہ جو لوگ انہیں وہاں ہونگے ان پاکیزہ نعمتوں میں یہ لوگ اطمینان و وقار کے ساتھ تکیے کے سہارے بیٹھے ہونگے۔ یہ بافراغت ہونگے۔ طرح طرح کے کھانے اور ان کی تواضع کیلئے بیشمار عمدہ عمدہ چیزیں ہونگی۔ اور تسکین نفس کیلئے ہم سن اور ہم مذاق خواتین ہونگی جن کی نگاہیں صرف اپنے چاہنے والوں کے چہروں پر مرکوز ہونگی۔ گویا وہاں نفس اور قلب کی ہر آسائش اور ہر آسودگی کا خیال رکھا جائیگا۔ کوئی خلش نہیں ہوگی۔ اور نہ کوئی تشنگی باقی رہیگی۔ ساری حسرتیں نکلیں گی۔ اور سب ارمان پورے ہونگے۔

حل لغات: اتراب۔ ترب کی جمع ہے۔ ہم سن۔ ہم عمر۔ دوست۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۳- هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○

۵۴- إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ○

۵۵- هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ○

۵۶- جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

۵۷- هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ○

۵۸- وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ○

۵۹- هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ
إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ○

۶۰- قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ
قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○

۶۱- قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○

۵۳- یہ وہ ہے جس کا تم حساب کے دن وعدہ دیئے جاتے ہو ○

۵۴- بیشک یہ ہمارا رزق ہے جس کو ختم ہونا نہیں ○

۵۵- یہ سُن چکے اور بیشک سرکشوں کا بُرا ٹھکانہ ہے ○

۵۶- دوزخ جس میں وہ داخل ہونگے سو کیا بُری آرامگاہ ہے ○

۵۷- یہ ہے عذاب، سو اب اُسے چکھو، کھولتا پانی اور پیپ ○

۵۸- اور اسی طرح کے اور مختلف عذاب ہیں ○

۵۹- یہ اہل دوزخ کی ایک فوج ہے کہ تمہارے ساتھ گھُسی آتی ہے۔
انہیں خوشی نصیب نہ ہو یہ آگ میں جانے والے ہیں ○

۶۰- وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمکو خوشی نصیب نہ ہو تم ہی تو بلا
ہمارے پیش لائے سو بُری قرارگاہ ہے ○

۶۱- کہیں گے اے ہمارے رب جو کوئی بلا ہمارے آگے لایا ہے
آگ میں اس کا دو چند عذاب بڑھا دے ○

ف اِن آیات کے بعد ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جنہوں نے دنیا میں خدا کو نہیں پہچانا۔ اور سرکشی و بغاوت سے کام لیا۔ جنہوں نے عقبٰی پر اس متاعِ غرور کو ترجیح دی۔ اور جنہوں نے ہمیشہ اللہ کے دین کو ٹھکرایا۔ ان لوگوں کے لئے بدترین ٹھکانا اور بدترین سزائیں ہیں۔ انہوں نے دُنیا میں عاجل کو مقدم جانا۔ اور آجل سے غفلت اختیار کی۔ اس لئے انہیں وہاں سب کچھ دیدیا گیا ہے۔ جسکے یہ طالب تھے۔ اور آخرت کی نعمتیں ان سے چھین لی گئیں ٭

اہلِ جہنم کی غلط فہمی

ف قیامت میں جب یہ لوگ دیکھیں گے۔ کہ جنہوں نے مسلمانوں کو بیحد تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ ہمارے ساتھ جہنم میں نہیں ہیں۔ تو از راہِ تعجب وحیرت ایک دوسرے سے دریافت کرینگے۔ کہ وہ لوگ جنہیں ہم دنیا میں مفسد اور شریر کہتے تھے۔ اور جن سے ہم مذاق کرتے تھے۔ آج کہاں ہیں ٭

حلِ لغات:- نَفَادٍ۔ کم ہوجانا۔ ختم ہوجانا۔ الْمِهَادُ۔ جگہ۔ حَمِيمٌ۔ گرم پانی۔ غَسَّاقٌ۔...

www.KitaboSunnat.com

۶۲- وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝

۶۲- اور کہیں گے ہمیں کیا ہوا کہ ہمیں وہ آدمی نظر نہیں آتے جنہیں ہم شریروں میں شمار کرتے تھے ۝

۶۳- اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝

۶۳- کیا ہم نے انہیں ٹھٹھے میں اڑا دیا تھا یا ان پر ہماری نظر نہیں جمتی ؟ ۝

۶۴- اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝

۶۴- بے شک یہ حق بات ہے یعنی دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا ۝

۶۵- قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

۶۵- تو کہہ میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں اور سوائے اللہ کے جو اکیلا زبردست ہے، اور کوئی معبود نہیں ۝

۶۶- رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

۶۶- وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے اس کا رب ہے زبردست گناہ بخشنے والا ۝

۶۷- قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝

۶۷- تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہے ۝

۶۸- اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝

۶۸- کہ تم اس کو دھیان میں نہیں لاتے ۝

۶۹- مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

۶۹- مجھے اوپر والی مجلس کی کچھ خبر نہ تھی جب وہ جھگڑتے تھے ۝

ف کیا بات ہے۔ ہم ان کو نہیں دیکھتے ہیں یا یہ کہ ہماری نظروں میں کچھ قصور ہے؟ یعنی دنیا میں تو انہیں اپنے مال اور اپنی دولت پر ناز تھا اپنے اعمال اور اپنی سمجھ پر غرہ تھا۔ ان کو یقین تھا۔ کہ ہم امن و صلاح کے حامی ہیں۔ اور یہ مسلمان حقیر اور ذلیل ہیں۔ مفلس اور غریب ہیں۔ یہ خواہ مخواہ اسلام کو پھیلا کر گویا فتنوں اور اختلافات کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور ہم جنت میں جائیں گے مگر یہاں معاملہ بالکل خلاف ہوگا۔ یہ لوگ اپنے غرور نفس اور خدع و فریب میں مبتلا اپنے کو جہنم میں پائیں گے۔ اور یہ دیکھ کر کہ مسلمان یہاں نہیں ہیں۔ سخت بوکھلائیں گے۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی اور ان کو معلوم ہوگا۔ کہ اللہ کے نزدیک مسلمانوں کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اس وقت یہ محسوس کریں گے۔ کہ یہ محرومی سعادت و فلاح سے محرومی ہے۔ مگر "وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ"

ف یعنی یہ مکالمہ اور تخاصم جو اہل نار کے مابین ہوگا۔ یہ قطعی اور حتمی ہے۔ اور اس کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ حضورؐ کو بذریعہ وحی والہام یہ سب کچھ بتلایا گیا ہے۔ ورنہ انسانی علم کی کوتاہی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ ان احوال و کوائف کے متعلق کچھ نہ جان سکے ۔

حلِ لغات

سِخْرِيًّا ۔ ہدف استہزاء ۔
الْقَهَّارُ ۔ غالب ۔ با اقتدار ۔
تَخَاصُمُ ۔ آپس میں لڑنا جھگڑنا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰- اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
۷۱- اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝
۷۲- فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝
۷۳- فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝
۷۴- اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
۷۵- قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝
۷۶- قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

۷۰- میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ میں صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں ۝
۷۱- جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں ۝
۷۲- پھر جب میں اُسے ٹھیک بنا چکا ہوں اور اسمیں اپنی رُوح پھونک دوں تو تم اسکے آگے سجدہ میں گر پڑنا ۝
۷۳- پھر سب فرشتوں نے اکٹھے ہو کر اُسے سجدہ کیا ۝
۷۴- مگر ابلیس نے تکبر کیا اور وہ منکروں میں تھا ۝
۷۵- فرمایا اے ابلیس جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اُسے سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا ؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو اونچے لوگوں میں سے ہے ؟ ۝
۷۶- بولا میں اُس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور

اللہ کے نائب کا عہدہ

ف۱ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کو وجود کی نعمت سے بہرہ ور کرنے کو تھا۔ جب یہ طے ہو رہا تھا۔ کہ اس ظلوم و جہول کے کندھے پر خلافت عظمیٰ کا بار رکھا جائے۔ جب ملاء اعلیٰ کے روحانی نغموں سے معمور تھا۔ اور اخلاق اکبر کو یہ منظور تھا۔ کہ زمین کو بشری ہنگامہ آرائیوں کا مرکز بنایا جائے۔ اُس وقت اس میں نمود و عظمت کا جذبہ بیدار کرنے اور زمین میں بہترین نائب بنانے کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا۔ کہ ملاء اعلیٰ کو اس کے سامنے جھکایا جائے اور اس کو بتلایا جائے۔ کہ دنیا میں جانے کا مقصد تسخیر کائنات ہے۔ اور اس لئے خلعت وجود سے نوازے جا رہے ہو۔ تاکہ قدرت کی بلند ترین اور پاکیزہ ترین قوتوں کو اپنے سامنے جھکاؤ۔ اور خود صرف اللہ کے سامنے جھکو۔

یہ انداز بیان اسی لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ انسان اپنی رفعتوں اور عظمتوں کا صحیح صحیح اندازہ کر سکے۔ فرمایا۔ کہ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا۔ کہ دیکھو میں مٹی سے ایک انسان بنانیوالا ہوں۔ جب میں اس کو بناؤں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔ تو تمہیں یہ زیبا ہے۔ کہ اس کے احترام میں اس کے رو برو سجدہ میں گر پڑنا۔ چنانچہ تمام قدسیان حریم عزت و جلال نے آدم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور نہایت عقیدت سے اسکے سامنے جھک گئے۔ مگر ابلیس نے انکار کیا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محرومی و شقاوت کو خرید لیا۔ اسکے انکار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ پہلے سے اس قابل ضرور تھا۔ کہ فرشتوں کے ساتھ اسے بھی سجدہ کا مکلف قرار دیا جاسکے۔ اسکے بعد محض اپنی سرکشی سے وہ ابلیس بنا ہے۔ اور کبر و غرور سے شیطنت کی مسند پر بیٹھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے جس لئے پیدا کیا تھا۔ اور اسکے مناسب بھی یہی تھا۔ کہ وہ فرشتوں کے ساتھ ساتھ خدا کی اطاعت کا ثبوت دے۔ مگر حجاب نفس کے مرض نے اُسے ہلاکت کے گڑھے میں پھینک دیا۔ اور دائماً غضب الٰہی کا اُسے مورد ٹھہرایا

حل لغات

مِنْ رُّوْحِیْ ۔ میری روح۔ نسبت محض تشریف و تفضل کے لئے ہے۔

بِیَدَیَّ ۔ یعنی قدرت کاملہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝
اسے مٹی سے بنایا ہے ۝

۷۷- قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝
۷۷- فرمایا تو یہاں سے نکل کہ تو مردود ہوا ۝

۷۸- وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝
۷۸- اور تجھ پر شک نہیں انصاف کے دن تک تجھ پر میری پھٹکار ہے ۝

۷۹- قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝
۷۹- بولا اے رب اس دن تک مہلت دے کہ مردے اٹھا کر کھڑے کئے جائیں ۝

۸۰- قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝
۸۰- فرمایا تجھے مہلت ملی ۝

۸۱- إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝
۸۱- البتہ اسوقت کے دن تک جو معلوم ہے ۝

۸۲- قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝
۸۲- بولا تو تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کرونگا ۝

۸۳- إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝
۸۳- مگر جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں (وہ میرے قابو کے نہیں) ۝

۸۴- قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝
۸۴- فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہے اور میں ٹھیک ہی بات کہتا ہوں ۝

۸۵- لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝
۸۵- کہ میں تجھ سے اور جو کوئی ان میں سے تیرے تابع ہوگا ان سب سے ضرور دوزخ کو بھروں گا ۝

۸۶- قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝
۸۶- تو کہہ اس پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں ۝

شیطان نے کیوں گستاخی کی

ف شیطان کے اس طرح ... جب پیدا ہوتا تھا۔ کہ جسکو اسکو قریب سے دیکھ ... اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ اللہ کے حکموں کی مخالفت کی سزا کتنی سخت ہو سکتی ہے۔ یہ جرأت کیسے ہوئی۔ کہ صاف صاف بغاوت کا اظہار کرے۔ اور خدا کے حضور میں برملا کہہ دے۔ کہ میں آپکے اس حکم کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ جہاں تک گناہوں کی نفسیات کا تعلق ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کو اسکے خوفناک نتائج کا قطعی علم نہیں ہوتا۔ اور اللہ کا حکم اور منشا پوری طرح معلوم نہیں ہوتا۔ اور اگر نتائج کے متعلق یقینی علم ہو۔ تو پھر معصیت پر جسارت کا حوصلہ کم ہوتا ہے۔ کیا وہ شخص جسکے سامنے سمندر متلاطم ہو اسمیں کود سکتا ہے۔ جو اپنی آنکھوں کے سامنے آگ کا الاؤ دیکھ رہا ہو۔ کیا وہ اس میں اپنے کو جھونک سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص سوراخ میں بچھو یا سانپ اپنی آنکھ سے دیکھے اور پھر اسمیں اپنی انگلی ڈال دے۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ شیطان جسکو خدا سے حد درجہ قرب حاصل تھا۔ خدا کی گفتگو کو سنتا تھا۔ اور محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ اپنی جلالت قدر اور عظمت میں کتنا بڑا ہے۔ اور یہ بھی جانتا تھا۔ کہ اسکی مخالفت کے نتیجے میں اسکے غضب و اقتدار کو آنکلنا ہے اسکی مخالفت برا ہو۔ اور جو چاہے ہو۔ ایک بیباکی اور جرأت کے ساتھ کہدے کہ میں آدم کے سامنے نہیں جھک سکتا۔

ان آیتوں میں اللہ نے اتنی بڑی گستاخی اور اتنی بڑی جسارت کا سبب بتا دیا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ باوجود قرب و حضوری کے ہزاروں ایسے حجاب ہیں جو درمیان میں حائل ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ شیطان ہم سے زیادہ مقام تزلف پر فائز تھا۔ مگر اسی تناسب کے ساتھ اس میں اور اللہ میں حجابات بھی زیادہ تھے۔ اور وہ جس حجاب کی وجہ سے اس قرب سے محروم ہوا۔ وہ حجاب کبر و غرور ہے۔ اس نے اپنے مرتبہ و مقام کو ... اور بھول گیا۔ اسکی وجہ سے یہ بھول گیا۔ کہ میں اسوقت کس جناب عالی وقار سے گفتگو کر رہا ہوں۔ اس لئے گستاخی کا مرتکب ہوا۔ اور مردود قرار پایا۔ ہو سکتا ہے یہ گفتگو ان معنوں میں نہ ہو۔ جنہیں ہم سمجھتے ہیں۔ اور صرف یہ بتانا مقصود ہو کہ جیسا کہ متضاد طبیعت ہے جنکے کون میں دو طرح کے عناصر ہیں۔ ایک وہ ہیں جو انسان کے تابع اور مسخر ہیں۔ یا اسکا اسکے عزم خیر میں ساتھ دیتے ہیں اور دوسرے عناصر جو اسکے مخالف اور سرکش باغی ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۰۹۷ پر)

حل لغات: رجیم۔ مردود۔ انظرنی۔ مجھے مہلت دیجئے۔ من المتکلفین۔ یعنی میں جس حیثیت کا اظہار کر رہا ہوں۔ اسمیں کسی طرح کا تصنع نہیں ہے بلکہ وہ حقیقت ہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۷- اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

۸۸- وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ○ ع

آیاتها (۷۵)	(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹)	رکوعاتها (۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

۲- اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○

۳- اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا
لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○

۸۷- یہ تو سارے جہان والوں کیلئے ایک نصیحت ہے ○

۸۸- اور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر معلوم کرو گے ○

(۳۹) سُورۂ زُمر

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو غالب حکمت والا ہے ○

۲- ہم نے تیری طرف سچائی سے کتاب نازل کی ہے۔ پس تو
ایسے خدا کی عبادت کر کہ خالص اسی کی عبادت ہو ○

۳- سنتا ہے۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے ہے اور جنہوں
نے اسکے سوا حمائتی پکڑے ہیں کہ ہم انہیں صرف اسلئے پوجتے
ہیں کہ وہ ہمیں درجہ (قرب) میں اللہ کے نزدیک کر دیں۔
بیشک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑ
رہے ہیں فیصلہ کریگا۔ بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں
کرتا جو جھوٹا ناحق شناس ہو ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹۶۔ خدا کے نیک بندوں کا فرض ہے۔ کہ وہ نیابت الٰہیہ کے فرض کو خوبی کے ساتھ انجام دیں۔ اور ہر دو قسم کے علوم پر قبضہ و قدرت حاصل کریں۔ واضح رہے۔ کہ شکایت حال و طبیعت کیلئے بھی قال و قیل کے الفاظ عربی میں مستعمل ہیں۔ جیسے امتلاء الحوض قال قطنی اسلئے یہ ترجمہ بھی اقتضاء ہے۔ اس طرح گویا قصہ کی یہ نوعیت ہی بدل جائیگی۔ اور مدعا یہ قرار پائیگا۔ کہ رب فاطر انسان کو اس مکالمہ کے ذریعہ اس کی عزت اور اسکے مقام اور مرتبے سے آگاہ کرا کر اس میں تفوق و برتری کے احساسات پیدا کرنا چاہتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

قرآن کا مرکزی پیغام

حق کے ساتھ کتاب کو نازل فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب جلیل میں اور قانون حق وجود میں پورا پورا تطابق ہے۔ اس صحیفۂ عظیم میں اور فطرت کے قوانین میں کامل توافق ہے! اور اسی طرح اس میں اور اصلاحی روحانی مصالح میں بھی پوری مناسبت ہے یعنی اسکے پیش کردہ تصورات میں کوئی ایسا تصور نہیں جسے آپ فطرت کے منافی کہہ سکیں۔ اور اسی طرح اسمیں یہ عجیب بات ہے۔ کہ اسکی تعلیمات میں ذہنی اصلاح کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ تمام مصالح اور منافع کو سامنے رکھ کر انسان کیلئے ایسا پیغام پیش کیا گیا ہے جو اس کی قدرتی ساخت اور خواہشات کے بالکل مطابق ہے۔ حق کے معنے عربی میں کسی چیز کے موافق اور مطابق ہونیکے ہیں۔ اس لحاظ سے تنزیل بالحق سے مراد یہی ہے۔ کہ وہ تمام چیزیں جن کی کتاب اللہ میں ہونیکے لئے ضرورت تھی۔ اور جو کتاب اللہ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ یہ کتاب ان کی حامل ہے اسکا مرکزی پیغام یہ ہے۔ کہ انسان جہانتک جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری کا تعلق ہے۔ اور عبادت و نیازمندی کا واسطہ ہے صرف اللہ کے سامنے جھکے اور صرف اسی کے سامنے اپنے ذہنی اور جسمانی تذلل و احتقار کا اظہار کرے۔ اسکے سوا معبودان باطل کو کوئی حیثیت نہ دے۔ بلکہ سب کے مقابلہ میں اپنے اس شرف و مجد کا دلیری کیساتھ اظہار کرے۔ اسلام۔ انسان میں جذبۂ خودداری پیدا کرنا چاہتا ہے کہ وہ پوری دماغی اور فکری آزادی کی فضا میں تربیت پائے۔ اسکے ارادہ و دل میں بجز اللہ کے اور کوئی حائل نہ ہو۔ وہ خیالات کے لحاظ سے صرف کتاب اللہ کا تابع ہو! اسکے اعضاء و جوارح میں بھی یہ صلاحیت پیدا ہو جائے۔ کہ وہ جھوٹ اور باطل کے مقابلہ میں کامل مخالفت کا اظہار کریں۔ (باقی صفحہ ۱۰۹۸ پر)

حل لغات:۔ للعلمین۔ تمام کائنات کیلئے ہر وقت اور ہر قوم کیلئے ہر مقام کا لفظ اتنی وسعت رکھتا ہے۔ کہ اس میں کی تمام چیزیں آ جاتی ہیں۔ اولیاء۔ اعوان۔ عبادت۔ زلفی۔ قرب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

۴- اور اگر اللہ چاہتا کہ اولاد اختیار کرے تو جو اس نے پیدا کیا ہے۔ اس میں سے جس چیز کو اللہ چاہتا چن لیتا۔ وہی اللہ ہے اکیلا زبردست ۝

۵- خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

۵- آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا۔ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک وقت مقررہ تک چلتا ہے۔ سنتا ہے۔ وہی ہے زبردست گناہ بخشنے والا ۝

۶- خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

۶- تمہیں ایک جی سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا ایک جوڑا بنایا۔ اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تمہیں پیدا کرتا ہے۔ پیدائش کے بعد پیدائش۔ تین تاریکیوں میں۔ یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔ اسی کی سلطنت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں سے پھیرے جاتے ہو ۝

حاشیہ صفحہ ۱۰۹۷:- تو انکار کرتا ہے۔ کہ عبادت کا استحقاق صرف اللہ تعالیٰ سے مختص ہے۔ اور جو لوگ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور ان کے آستانہ پر جھکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ انکو اللہ کا ذریعہ تقرب سمجھتے ہیں وہ مکار اور جھوٹے ہیں۔ (حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف اللہ تعالیٰ قیامت میں ان لوگوں کو بتائیں گے کہ شرک سے ان میں کس درجہ پستیاں اور ذلتیں آ گئی ہیں۔ اور کس درجہ لوگ اللہ کی رحمتوں سے دور ہو گئے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ انکو معلوم ہو گا کہ جن معبودان باطل کو یہ اللہ کے قرب کا ذریعہ قرار دیتے تھے وہ خود اس کے مغضوب ہیں۔ اور ان کی نگاہ غضب کا شکار۔ اس وقت ان کی آنکھوں سے حجاب دور ہو جائیگا۔ اور حقیقت کو واضح طور پر اپنے سامنے دیکھیں گے

ف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ سے مراد یہ ہے کہ دنیا کو یونہی بلا کسی مقصد متعین کے پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مادیین سمجھتے ہیں۔ بلکہ اسکے پیدا کرنے سے ایک غرض مد نظر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان زمین میں اللہ کی نیابت کا مظاہرہ کرے۔ اور اپنے افعال و اعمال سے ثابت کرے۔ کہ وہ ربّ السمٰوات والارض سے تعلق ارادت رکھتا ہے اور رب العالمین کا بندہ اور غلام ہے۔

تمہارا رب کون ہے؟

ف اگر انسان صرف اس حقیقت پر فکر و نظر کو مرکوز رکھے۔ کہ اللہ نے تخلیق کے بالکل ابتدائی دور میں جب اپنی ربوبیت ہمیں کامل طور پر نوازا ہے۔ اور اس وقت ہمارا خیال رکھا ہے۔ جب ہم ماں کے پیٹ میں تھے یعنی فی ظلمٰت ثلٰث کے جب ہم مصداق تھے۔ وہیں غذا پہنچائی ہے۔ وہیں ضروری روشنی اور پاکیزہ ہوا سے بہرہ مند کیا ہے۔ تو کیا جسم میں توانائی آ گئی ہے۔ اور قدرے کسب حصول پر قادر ہو گئے ہیں۔ تو وہ ہمکو چھوڑ دیگا! جب ان نازک وقتوں میں کسی معبود نے کسی بت اور کسی شیخ اور بزرگ نے ہماری مدد نہیں کی۔ تو اب ہم جبکہ بوجھ کے مالک ہو گئے ہیں۔ ان کے کس طرح محتاج ہو گئے ہیں؟ قرآن کہتا ہے کہ یہ بالکل سادہ سی بات ہے۔ اسکو سمجھنے کی کوشش کرو جس عطائے تمہیں خلعت وجود بخشا ہے جس نے جیتے۔ تمہاری ضروریات کا بلا طلب خیال رکھا ہے۔ اور جو تنہا تمہاری ہر طرح تربیت کر رہا ہے۔ وہی حقیقی معبود ہے۔ وہی تمہارا پروردگار ہے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ
لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

۸- وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا
إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ
يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا
لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ
قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝

۹- أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا

۷- اگر تم منکر ہو گے تو اللہ تمہاری پرواہ نہیں رکھتا اور اپنے بندوں کیلئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور جو تم شکر کرو گے، تو اُسے تمہارے لئے پسند کریگا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔ پھر تم کو تمہارے رب کی طرف پھر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتائیگا جو تم کرتے تھے۔ بیشک وہ سینوں کی چھپی باتوں سے واقف ہے ۝

۸- اور جب آدمی کو رنج پہنچے تو اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے نعمت بخشتا ہے تو جس مطلب کی طرف پہلے اُسے پکارتا تھا۔ اس مطلب کو بھول جاتا ہے اور اللہ کے لئے شریک ٹھہراتا ہے تاکہ اسکی راہ سے اوروں کو بھی بہکائے تو کہہ تھوڑے دنوں اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اُٹھالے (آخیر) آخر تو دوزخی ہے ۝

۹- بھلا کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے سجدہ

اللہ کو کفر پسند نہیں ہے

ف یعنی اللہ کو تمہاری عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اظہار عقیدت سے اسکی عظمت و رفعت میں ذرہ برابر اضافہ نہیں ہوتا۔ وہ بجائے خود اس جلالت قدر کا مالک ہے۔ جس میں کبھی کمی نہیں ہوتی۔ تمام دنیا اس کا انکار کر دے۔ اُسکی مخالفت کرے۔ اور اسکو جو چاہے کہے۔ وہ جب بھی بیشمار حمد و ستائش کا اہل ہے۔ اور بہرحال متعال اور بزرگ و اکرم ہے۔ اُس کی بخششیں، انسانی مدح و تعریف پر مبنی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو اس لئے رب عظمت و شان ہے کہ ساری کائنات کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اور تمام صفات حسن و جمال سے وہ ازل سے متصف ہے۔ ہاں اگر تم ایمان کی نعمت کو قبول کرو گے اور اسکے سامنے جھکو گے۔ تو اس میں تمہاری روح کی بالیدگی کا سامان ہے۔ اس سے خود تم پاکیزگی اور تقوٰی کی متاع گرانمایہ کو حاصل کرو۔ وہ گو تمہارے اعمال سے بالکل بے نیاز ہے۔ تاہم وہ نہیں چاہتا۔ کہ اسکے بندے کفر کا ارتکاب کریں۔ اور اس طرح اسکی رحمتوں سے دور ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ پیغمبر بھیجتا ہے۔ کتابیں ارسال کرتا ہے۔ اور معجزات و خوارق کے مشاہدہ کا موقع بہم پہنچاتا ہے۔ تاکہ اتمام حجت ہو۔ اور کفر کیلئے کوئی عذر ہوا باقی نہ رہ جائے۔ ورنہ یہ کافی تھا۔ کہ وہ عقل و خرد کی راہ نمائی میں انسان کو آزاد چھوڑ دیتا۔ اور اس پر کوئی پابندی عاید نہ کرتا۔

ف اس میں انسانی نفسیات کے اس پہلو کو واضح کیا گیا ہے کہ یہ اس وقت فطرت کی آواز کو سنتا ہے۔ جب چاروں طرف سے مصیبتیں اس کو گھیر لیتی ہیں۔ اور یہ اسوقت خدا کے سامنے جھکتا ہے۔ جب دوسرے معبودان باطل سے اس کا رشتہ امید کٹ جاتا ہے۔ پھر جب اللہ اس کی تنگدستی کو سیر نعمت سے بدل دیتا ہے۔ اور یہ آرام و آسودگی کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو پھر آنکھیں پھیر لیتا ہے۔ اور اللہ کے سوا دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

ف یہ مسلمان کی تصویر کھینچی ہے۔ کہ وہ کیونکر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو حاشیہ)

حل لغات

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ۔ یعنی کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔ یعنی کوئی نفس یہ صلاحیت نہیں رکھتا۔ کہ دوسرے کے گناہوں کو اپنے ذمہ ڈال لے۔
خَوَّلَهُ ۔ تخویل سے مشتق ہے۔ کسی شخص کو از راہ کرم کچھ عطا کرنا۔
آنَاءَ اللَّيْلِ ۔ اوقات شب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

کرتا اور کھڑا رہتا ہے آخرت کا خطرہ رکھتا ہے اور اپنے رب
کی رحمت کا امیدوار ہے (نافرمان کی برابر ہو جائیگا) تو کہہ
کیا کہیں برابر ہوتے ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں
رکھتے، وہی سوچتے ہیں جنہیں عقل ہے ۝

١٠- قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَ
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

١٠- تو کہہ اے میرے ایماندار بندو اپنے رب سے ڈرو جنہوں
نے اس دنیا میں نیکی کی ہے اُن کیلئے اچھی نیکی ہے اور اللہ
کی زمین چوڑی ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو اُن کا اجر
بے حساب ملتا ہے ۝

١١- قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ
الدِّينَ ۝

١١- تو کہہ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اللہ کی اس طرح کی عبادت
کروں کہ نری اسی کی عبادت ہو ۝

١٢- وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝

١٢- اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں پہلا مسلمان بنوں ۝

١٣- قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

١٣- تو کہہ میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا
ہوں ۝

جو رات عبادت میں گذارتا اور آخرت کا خوف اس کے دل پر طاری ہوتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور صاحب علم و دانش ہیں۔ کیا یہ لوگ اور وہ جو دنیوی خواہشات میں منہمک ہیں، اور دن رات لہو و لعب میں مشغول ہیں، اجر و ثواب میں برابر ہیں؟

وطن اور مسلمان

ف اسلامی نقطۂ نگاہ سے ملک اور وطن مستقل کوئی اہمیت نہیں رکھتے
اسلام جس چیز کو زیادہ قابل اعتبار سمجھتا ہے۔ وہ عقیدہ ہے، اور زندگی کا وہ
تصور ہے جو فلاح و سعادت کا ضامن ہے۔ کیونکہ وطنیت اور قومیت
جغرافیائی اور نسلی امتیاز و تفریق پیدا کرتا ہے، اور امن عالم کیلئے اس سے
زیادہ کوئی چیز خطرہ کا باعث نہیں ہے۔ کہ انسانوں کا کوئی گروہ اس قسم کی تفریق
تقسیمات میں الجھ کر فساد و تعصب کا موجب بن جائے۔ اسلام چاہتا ہے
کہ عقیدہ کی حمایت میں ہر مصیبت کو برداشت کیا جائے۔ حتیٰ کہ وطن
کی آسائش اور آسودگیاں بھی، اس وقت کے اعلان پر پابندیاں عائد کر
دی جائیں۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ ساری دنیا کے واسطے تمہارے بھائی
ہیں۔ اگر وہ تمہارے مذہب میں کوئی مزاحمت نہیں کرتے۔ تم زمین کے
کسی گوشہ میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ مگر اپنے مذہب اور ضمیر کی حفاظت کرو۔

اور اگر تمہارے ملک میں اور تمہاری اپنی حکومت میں بھی تمہارے عقائد
خطرہ میں ہیں۔ تو پھر یہ حکومت اور یہ زمین یک قلم چھوڑ دینے کے قابل ہے
اس سے یہ مقصود نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے وطن سے محبت نہیں
ہوتی یا ان کے نزدیک وطن کی خدمت کرنا گناہ ہے۔ بلکہ اسکا مقصد یہ ہے۔
کہ وطن کی خدمت بدرجہ ثانوی ہے۔ اول درجہ میں انسانیت ہے، اور دینی
وحدت ہے۔ جس کا وجود کائنات کے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔ مسلمان جب
یہ دیکھے۔ کہ اسکے فرائض وطنی عالمگیر اسلامی وحدت کے منافی نہیں ہیں۔
اور وطن کو انکی خدمات کی اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ تو پھر اس کا فرض ہے۔
کہ دلیرانہ ان فرائض کو انجام دے۔ اور اگر وہ یہ دیکھے۔ کہ خدمت وطن کا جذبہ
نے حسیات دینی پر چھا رہا ہے۔ تو پھر اسکے لئے یہی راہ ہے۔ کہ وہ تمام کائنات
اسلامی کے بھلے کیلئے محدود وطنی تعصب کو مار ڈالے۔
مگر اس میں بھی مرتبہ و مقام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ غلاموں کی
چیز یہ نہیں ہے۔ کہ وہ بین الاسلامی اخوت کے نام پر آزادی اور حریت کی
تحریک سے الگ رہیں۔ کیونکہ اس صورت میں یہ محض فریب نفس ہو گا اور
ایک قسم کا دھوکہ۔ (باقی صفحہ ١١٠١ پر)

حل لغات:- الدِّین۔ عبادت۔

www.KitaboSunnat.com

۱۴- قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ۝
۱۵- فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ
الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ۝
۱۶- لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ
ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ۝
۱۷- وَالَّذِيۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ يَّعۡبُدُوۡهَا وَاَنَابُوۡۤا
اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۝
۱۸- الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰٮهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ
اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝
۱۹- اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ

۱۴- کہہ اپنا دین اسی کیلئے خالص کرکے اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں ○
۱۵- اب تم اسکے سوا جسے چاہو پوجا کرو تو کہہ یا نکارہ وہی ہیں
جنہوں نے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن خسارہ
میں رکھا سنتا ہے یہی تو صریح ٹوٹا ہے ○
۱۶- ان کے لئے اوپر آگ کے سائبان ہونگے اور ان کے نیچے
بھی سائبان ہونگے۔ یہ ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو
ڈراتا ہے اے میرے بندو تو مجھ ہی سے ڈرو ○
۱۷- اور جو لوگ بتوں سے بچے کہ انکی عبادت نہ کریں اور اللہ
کی طرف رجوع ہوئے انکے لیئے بشارت ہے، تو میرے بندوں کو بشارت دے ○
۱۸- جو بات کو سنتے۔ پھر اسکے بہتر (یعنی قرآن) کی پیروی
کرتے ہیں وہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے اور
وہی عقل والے ہیں ○
۱۹- بھلا جس پر عذاب کا حکم قائم ہو گیا۔ سو کیا تو اسے چھوڑا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰۰

غلام قوموں پر سب سے پہلے یہ فرض عاید ہوتا ہے۔ کہ وہ جہالت اور غلامی کی زنجیروں کو بالکل کاٹ کر پھینک دیں۔ اور اسکے بعد ہی اسلامی اخوت کی تشکیل اور تعمیر میں ہوں ۔

ف۲ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ سے غرض یہ ہے۔ کہ میں وہ ہوں جس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار پاؤں۔ میری زندگی تمام کی تمام مسلمانوں کے لئے لائق تقلید اور قابل پیروی ہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

ف میں خالص ایک خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ تم بھی جن لوگوں کی چاہو۔ عبادت کرو۔ اور جن چیزوں کے سامنے چاہو جھکو۔ مگر یہ یاد رکھو۔ کہ یہ عمل گھاٹے اور خسران کا عمل ہے ۔

ف۲ اس کے بعد یہ بتایا ہے۔ کہ یہ لوگ شدید ترین سزا کے مستحق ہیں۔ قیامت کے دن ان کی یہ کیفیت ہوگی۔ کہ چاروں طرف سے آگ کے شعلوں میں گھرے ہوں گے ۔

ف۳ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ سے مقصود یہ نہیں ہے کہ قرآن میں احسن اور غیر احسن کی کوئی تقسیم موجود ہے بلکہ غرض یہ ہے۔ کہ قرآن کو یہ لوگ کان لگا کر سنتے ہیں۔ اور چونکہ اس کی تعلیمات سب کی سب برتر اور احسن ہیں۔ اس لئے مجبور ہیں۔ کہ ان کی پیروی کریں ۔

حل لغات

ظُلَلٌ ظُلَّةٌ کی جمع ہے۔ یعنی سائبان ۔

اَلطَّاغُوۡتَ ۔ طغیان سے ہے۔ یعنی شیطان و کاہن، سحرہ و گمراہ ہیں۔ اور جو سوائے خدا کے کسی دوسرے کی پرستش کرے۔ سب وہ چیزیں جو شرک و کفر کا باعث ہونگے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝
۲۰- لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۬ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝
۲۱- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ
يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝
۲۲- اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ
مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ
اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
۲۳- اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا

لائے گا جو آگ میں ہے؟ ○
۲۰- لیکن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے لئے بالاخانے ہیں
انکے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں انکے نیچے نہریں
ہیں اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ○
۲۱- کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر
اُسے زمین کے چشموں میں جاری کیا۔ پھر اس سے مختلف
رنگوں کی کھیتی نکالتا ہے۔ پھر وہ زور پکڑتی ہے (یعنی
ہوتی ہے) پھر تو اسکو زرد دیکھتا ہے۔ پھر خدا اسے چورا کر
دیتا ہے۔ بیشک اس میں عقلمندوں کیلئے نصیحت ہے ○
۲۲- بھلا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا پھر وہ اپنے
رب کی طرف سے روشنی میں ہے (تنگ دل کے برابر ہو جائیگا)
جنکے دل اللہ کی یاد سے سخت ہیں۔ ان پر افسوس ہے۔ یہی لوگ
تو صریح گمراہی میں ہیں ○
۲۳- اللہ نے بہترین نازل کی ہے وہ کتاب ہے، آپس میں ملتی جلتی

پیکر رحمت و شفقت

ف۱ حضور میں شفقت کی کمال کہ جو آپ کے سینہ میں پنہاں تھی۔ اور اس جذبۂ الفت و محبت کی بناء پر جو آپکو بنی نوع انسان سے تھی۔ جیسے یہ چاہتے تھے۔ کہ قریش کے ارباب فکر و دانش اسلام کو قبول کرلیں اور اس سعادت سے محروم نہ رہیں اسلئے بالطبع آنحضور کو بڑا دکھ محسوس ہوتا تھا جب کہ دیکھتے تھے کہ ان لوگوں کی سرکشی اور بغاوت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ اسکی رحمتوں سے دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکی تسکین خاطر کیلئے فرمایا۔ آپ کیوں ملول ہوتے ہیں۔ جہاں تک وعظ و نصیحت کا تعلق تھا آپ نہایت عمدہ طریق سے ان لوگوں کو سمجھا چکے ہیں۔ اب بھی اگر یہ لوگ حقانیت کو قبول نہیں کرتے۔ تو نہ کریں۔ آپ جبراً اور قہراً انکو اللہ کی چوکھٹ کے سامنے نہیں جھکا سکتے۔ ازل سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ کہ ان لوگوں کو ایمان کی دولت حاصل نہیں ہوگی۔ اور یہ باوجود اخلاص اور محبت کے اس نعمت گرانمایہ سے محروم ہی رہیں گے ○

ف۲ فرمایا۔ ان ان لوگوں میں سے جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور جن کے دل خشیت اور خوف سے معمور ہیں۔ وہ ضرور اسلامی راہ نجات کو اختیار کرلیں گے اور اپنی عاقبت سنوار لیں گے۔ انکے لئے جنت میں اونچے اونچے بالاخانے ہونگے۔ جن میں یہ لوگ آسودگی اور عیش سے رہیں گے یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کے وعدوں میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ○

دنیائے فنا کی ایک مثال!

ف۳ اس دنیا کے زوال اور عالم فانی کی کتنی عبرتناک تصویر ہے کہ جس طرح پانی آسمان سے برستا ہے اور وہ سوتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ نباتات کو اُگاتا اور تازگی اور شادابی بخشتا ہے۔ پھر یہ سب کچھ سوکھ جاتا ہے اور خشک ہو کر چورہ چورہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان پیدا ہوتا ہے جوان ہوتا ہے اور بڑھاپا اسکو زرد اور ضعیف الاعضاء بنا دیتا ہے۔ اور پھر آخر موت اسکا خاتمہ کر دیتی ہے اور مٹی میں مل جاتی ہے ○

مومن کا سینہ

ف۴ غرض یہ ہے کہ مسلمان اور منکر میں ایک فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ مومن کا سینہ کشادہ اور فراخ ہوتا ہے۔ اور منکر کا دل غضب اور جہالت کی وجہ سے سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ حق و نیکی کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ ف۵ یعنی قرآن حکیم بہترین اور موثر کتاب ہے ○

حل لغات: غُرَفٌ۔ غُرْفَةٌ کی جمع ہے۔ بالاخانہ۔
ینابیع۔ واحد ینبوع پانی کا بڑا چشمہ۔ حُطَامًا۔ خطمہ سے

م یعنی توڑ ڈالا۔ پھر چورا کر دیا۔ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ یعنے بہترین کلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ○

۲۴- أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ○

۲۵- كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○

۲۶- فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○

دہرائی ہوئی۔ اس سے لوگوں کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر انکے چمڑے اور انکے دل خدا کی یاد کیلئے نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، جسے چاہتا ہے اس طرح کی ہدایت کرتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں ○

۲۴- بھلا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو میرے عذاب کی سپر بنائے گا اور ظالموں سے کہا جائیگا۔ کہ چکھو جو تم کماتے تھے ○

۲۵- ان سے پہلوں نے جھٹلایا تھا سو ان پر ایسی طرف سے عذاب آیا کہ وہ نہ جانتے تھے ○

۲۶- پھر انہیں اللہ نے دنیا کی زندگی میں رسوائی چکھائی اور البتہ آخرت کا عذاب بڑا ہے اگر وہ جانیں ○

ف کلام پاک کے مضامین ملتے جلتے ہیں۔ ان کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ وہ لوگ جن کے دل میں تقویٰ اور خشیت الٰہی موجود ہے۔ اسکو سنتے ہیں اور اسکے تاثر سے ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں۔ اور پھر منقاد اور نرم دل ہو کر ہمہ تن اللہ کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ سرچشمہ معرفت و ہدایت ہے۔ جس شخص سے اللہ توفیق ابتداءً چھین لے تو ظاہر ہے کہ وہ اس کی برکات سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

خدا کا قانون مکافات

ف غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جس طرح ان سے پہلے کفر ناگوار تھا اب بھی ناگوار ہے۔ جس طرح پہلی قوموں کو اس پاداش میں کہ انہوں نے حق و صداقت کو ٹھکرایا۔ اور تکذیب و تردید کو اپنا شعار بنایا۔ اپنے غضب اور خشم کا مورد قرار دیا تھا۔ اسی طرح ان لوگوں کو جو قرآن کے حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسکی پیش کردہ تعلیمات کو غلط قرار دیتے ہیں۔ ذلت اور رسوائی کی سزا سے دوچار کیا جائیگا۔ کیونکہ جس طرح اللہ کا قانون حفظ و انتقام ایک ہے۔ اسی طرح [illegible] قانون [illegible] بھی ایک ہے۔ [illegible] اس غلط فہمی [illegible] نہ ہوں۔ کہ یہ [illegible] باوجود سرکشی

اور بغاوت کے اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اور انکا مال و دولت انکو اللہ کے عذاب سے بے نیاز کر دیگا۔ انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ علام الغیوب خدا انکے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے اور انکی تمام شرارتیں مکاریاں اسکی نگاہوں میں ہیں۔ یہ اسلام کی تذلیل کے درپے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ مگر انکو معلوم نہیں۔ کہ خود انکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ انکے مقدر میں دونوں جہان کی رسوائیاں لکھی ہیں۔ یہ اس دنیا میں بھی اپنے منصوبوں میں ناکام رہیں گے۔ اور عقبیٰ کی زندگی میں بھی انکے لئے عذاب اکبر کی اذیتیں ہیں۔ کاش یہ صورت حالات کو سمجھیں اور عبرت حاصل کریں۔

حل لغات ؛- وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ۔ یہ انتساب بطور اصل کے ہے۔ یعنی اسباب ضلالت گو ہیں۔ وہ بھی اللہ نے پیدا کئے ہیں۔ اور اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے یہ مقصد نہیں۔ کہ اس نے انسان کی گمراہ ہونے میں کوئی مدد کی ہے یا وہ گمراہی کو اپنے بندوں کیلئے پسند فرماتا ہے۔ اور یہ اسباب ضلالت بھی ان معنوں میں [illegible] اسباب ضلالت [illegible] سے بچنے پر غور کرکا باعث بنتے ہیں۔ ہدایت کا حصول [illegible] سے پہلے آگاہ کیا کہ لوگ انکو اختیار کرکے اسکی رحمتوں سے دور ہوں [illegible] ذلت و رسوائی۔ اور عذاب ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

۲۷- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثال بیان کی ہے کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں ○

۲۸- قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

۲۸- قرآن عربی زبان میں ہے جس میں کجی نہیں شاید وہ ڈریں ○

۲۹- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

۲۹- اللہ نے ایک مثل بیان کی ہے ایک آدمی ہے (غلام) کہ اس میں کئی ضدی لوگ شریک ہیں اور ایک آدمی ہے پورا ایک شخص کا (غلام) کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں؟ سب تعریف اللہ کیلئے ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○

۳۰- اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

۳۰- بیشک تو بھی مریگا اور یہ بھی مریں گے ○

۳۱- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

۳۱- پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ○

قرآن کی بہت بڑی خوبی

ف قرآن حکیم کی اس خوبی کا تذکرہ ہے۔ کہ سب مضامین کو سیر اوار میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں احکام بھی ہیں قصص بھی ہیں۔ اور واقعات بھی۔ اس میں باریک اور دقیق نکات بھی ہیں۔ اور زندگی کی محسوس ضرورتیں بھی۔ اس میں منطقی استدلال بھی ہیں۔ اور فطرت کے مشاہدات بھی۔ ہر ذوق اور ہر فکر کے لوگوں کے لئے اس میں رشد و ہدایت کا وافر سامان موجود ہے۔ ایک عامی اور سطحی عقل والا بھی اس میں تسکین محسوس کرے گا۔ اور ایک بلند پرواز فلسفی اور حکیم بھی۔ یہ کتاب دماغ کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اور دل کی لطیف کیفیات کو بھی۔ یہ عربی میں نازل کی گئی ہے۔ تاکہ تعبیر معانی میں کوئی ابہام اور اجمال باقی نہ رہ جائے۔ اس میں اس درجہ وضوح اور انشراح ہے کہ شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ حق۔ اتنی استدلال اور استنباط کی کوئی کجی نہیں۔ یہ صاف اور سیدھے طریق نجات کی جانب راہنمائی کرتی ہے۔

ف اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ نفسیاتی طور پر ایک شخص ایک وقت میں ایک ہی آقا پر قناعت کر سکتا ہے۔ اور وہ شخص جس کے کئی آقا ہوں ہمیشہ دکھ اور تکلیف محسوس کریگا۔ اس سے یہ نہیں ہو سکے گا۔ کہ اپنے طرز عمل سے سب کو خوش رکھے۔ اسی طرح وہ پاکباز اور پاک نفس انسان جو صرف ایک آستانہ وحدت و جلال کا ہو رہتا ہے۔ روحانی طور پر اس شخص سے کہیں عافیت میں ہے جس کی عقیدت کئی لڑیوں اور کئی قسمتوں میں منقسم ہے۔

ف یعنی جہاں تک موت کا تعلق ہے۔ وہ سب کیلئے مقدرات میں سے ہے۔ آپ بھی باوجود اس جلالت قدر کے اس سے دوچار ہوں گے۔ اور یہ مخالفے قریش بھی۔ پھر قیامت میں یہ فیصلہ ہوگا۔ کہ کون حق پر تھا۔ اور کون باطل پر۔

حل لغات :- مَثَلٍ۔ انداز بیان۔ مراد ہیں مضامین جو عَوَجٍ۔ کجی۔ مُتَشٰكِسُوْنَ۔ باہم برسر پیکار ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲- فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِينَ ○

۳۲- سو اس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور سچ کو جب اس کے پاس آیا۔ جھٹلایا کیا دوزخ میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں؟ ○

۳۳- وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○

۳۳- اور جو کوئی سچ بات لایا اور جس نے سچ کی تصدیق کی وہی متقی ہیں ○

۳۴- لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِينَ ○

۳۴- ان کے لئے جو وہ چاہیں گے اُن کے رب کے پاس موجود ہے۔ یہ نیکوں کا بدلا ہے ○

۳۵- لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

۳۵- تاکہ اللہ اُن کے بُرے اعمال جو انہوں نے کئے تھے اُن سے دُور کرے۔ اور نیک کاموں کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے انہیں ان کا اجر دے ○

سب سے بڑا ظلم

ف۱ مشرکین مکہ کے دو جرم تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ اللہ کی جانب اُن عقائد کو منسوب کرتے۔ جن سے اُس کی ذات والا صفات انکار کرتی ہے۔ اور دوسرا یہ کہ وہ کتاب صدق و حقانیت کی مخالفت کرتے۔ اس لئے وہ صحیح معنوں میں ظالم تھے۔ اور بے انصاف۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے۔ کہ انسان اللہ کی دی ہوئی بصیرت سے کام نہ لے۔ اور خود اپنی حقیقت سے آگاہ نہ ہو۔ خدا کے لئے اولاد کو ثابت کرے۔ اور اس طرح عقل و خرد اور بصیرت و وجدان کی صریحاً مخالفت کرے۔ پھر یہی نہیں جب اس کو بتلایا جائے۔ کہ تم راہ راست پر گامزن نہیں ہو۔ تو اس کو جھٹلائے۔ کیا اس سے زیادہ محرومی اور شقاوت کی کوئی اور صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اپنے محسنوں کی تکذیب کی جائے۔ اور ان کی ہمدردی اور محبت نظر انداز کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے ان دو گونہ جرائم کی سزا یہ ہے۔ کہ یہ جہنم میں رہیں گے اور اپنے اعمال کی سزا بھگتیں گے۔

ف۲ ان آیتوں میں اُن لوگوں کا تذکرہ ہے۔ جو صدق و حقانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کرتے ہیں۔ اور پھر کچھ ایسے نفوس ان کو مل جاتے ہیں۔ جو آگے بڑھ کر تصدیق میں سبقت کرتے ہیں۔ یہ لوگ تقویٰ کی گراں قدر نعمت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یہ موشگاف فراست سے بھانپ جاتے ہیں۔ کہ اللہ کے پیغمبر جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے انشراح صدر کے بے شمار مواقع پیدا کر دیتا ہے۔ اور انہیں حق کو قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوتا۔ ارشاد ہے۔ کہ یہ دونوں حاملین حق و صداقت اور دائمی پیروی کرنے والے اللہ کے نزدیک مقام اتقا پر فائز ہیں۔ اور منصب احسان سے بہرہ مند ہیں۔ ان کے لئے جنت و نعیم میں عیش اور آسودگی کی زندگی ہے جو چاہیں گے وہاں ملے گا۔ انکی ہر خواہش کی تکمیل ہوگی۔

ف۳ تکفیر سیئات سے یا تو یہ مراد ہے۔ کہ عالم کفر میں ان سے گناہ سرزد ہوئے تھے انکو معاف کر دیا جائیگا۔ اور انکے مقابلہ میں انہیں بہترین اجر سے نوازا جائیگا۔ اور یا یہ مقصد کہ اگر ایمان کی نعمت حاصل ہے۔ تو پھر وہ لغزشیں اور کبائر جن کا صدور بتقاضائے بشریت ہوا ہے۔ بخش دی جائیں گی۔ اور انکے نیک کاموں کا نہایت عمدہ اجر ملیگا۔

حل لغات

مَثْوٰی۔ ٹھکانہ۔ جگہ۔ ثَوٰی یَثْوِی سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٦- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ
يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ
٣٧- وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝
٣٨- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ

٣٦- کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں؟ اور وہ تجھے غیر خدا
(معبودوں) سے ڈراتے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے،
اسکے لئے کوئی ہادی نہیں ۞
٣٧- اور جسے اللہ ہدایت کرے اُسے گمراہ کرنیوالا نہیں کیا
اللہ غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے؟ ۞
٣٨- اور تو جو اُن سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے
پیدا کیا؟ تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو
تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کچھ تکلیف
پہنچانا چاہے۔ تو کیا وہ اس کی دی ہوئی تکلیف دُور کرسکتے
ہیں؟ یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اسکی رحمت کو
روک سکتے ہیں؟ تو کہہ مجھے اللہ کافی ہے۔ بھروسا

ف حضور کو کفار یہ دھمکی دیتے تھے۔ کہ اگر آپ بُت پرستی کی مذمت
سے باز نہ آئے۔ تو ہمارے معبود آپ کو سخت ترین نقصان پہنچائیں گے
اس کا جواب دیا ہے۔ کہ اللہ اپنے اس بندے کی پوری پوری حفاظت
کرے گا۔ اور تم کو اور تمہارے معبودوں کو موقع نہیں دے گا۔ کہ
اسے ذرہ برابر بھی گزند پہنچا سکو۔ یہ گویا ہس کا عقیدہ ہے۔ اور جس
شخص سے اللہ تعالیٰ توفیق ہدایت چھین لے۔ پھر کوئی اس کو
منزلِ مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔ اور جس شخص کے سینے کو وہ
کھول دے۔ اور توفیق قبولیت عطا فرمائے۔ وہ کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا
ف واضح رہے۔ کہ اس کے معنے سیاق و سباق کے لحاظ سے
یہی ہیں۔ کہ حضورؐ اللہ کی حفاظت اور نگہبانی میں ہیں۔ اس
لئے دشمن اپنے عزائم مشئومہ میں کامیاب نہیں ہوسکتے اور
حضور کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس سے مُراد کفایتِ دینی
نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض ملاحدہ نے سمجھا ہے ۞

دیوتا اور معبود محض بے کار ہیں۔ ان کو اس کارگاہِ عمل میں کوئی
اختیار حاصل نہیں۔ اگر مَیں کسی دُکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوجاؤ
تو کیا وہ اُس روگ کو دُور کرسکتے ہیں؟ اور میری مصیبتوں کو
مسرتوں اور خوشیوں سے بدل سکتے ہیں۔ اور اگر اللہ کا مجھ پر فضل
ہو۔ تو کیا اس کو اپنے اختیارات سے روک سکتے ہیں یہ ظاہر ہے۔
کہ ایسا نہیں ہے۔ تو پھر مجھے کیوں اس بودے عقیدے کی طرف
بُلاتے ہو۔ کہ مَیں بے اختیار بتوں کے سامنے جھکوں ۞

بے اختیار بُت

ف بُت پرستوں اس حقیقت واقعیہ سے آگاہ فرمایا ہے۔
کہ جہاں تک کائنات نظامِ حیات کا تعلق ہے۔ یہ تمہارے

حلِ لُغت

بِكَافٍ۔ یعنے صاحبِ کفایت۔ کافی ۞
ذِي انْتِقَامٍ۔ سزا دینے والا۔ عربی میں
انتقام کے وہ معنے نہیں ہیں۔ جو اردو میں
ہیں۔ جس میں سزا کے ساتھ بغض اور دل
میں جلن کا ہونا بھی ضروری ہے ۞

www.KitaboSunnat.com

حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ ف

۳۹- قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ لا

۳۹- تو کہہ اے قوم تم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ۔ بیشک میں کام کرنیوالا ہوں بس آگے تمہیں معلوم ہوجائیگا ○

۴۰- مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○

۴۰- کہ کس پر عذاب آتا ہے کہ اسے رُسوا کرے۔ اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اُترتا ہے ○ ف

۴۱- اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ
بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ ع

۴۱- بے شک ہم نے تجھ پر لوگوں کے لئے سچے دین کے ساتھ کتاب نازل کی۔ پھر جس نے ہدایت پائی تو اپنے بھلے کو اور جو گمراہ ہوا تو اُسے ضرر کے لئے ہوا اور تو ان پر داروغہ نہیں ○ ف

۴۲- اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا

۴۲- اللہ جانوں کو جب اُن کے مرنے کا وقت آتا ہے

ف میں تو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور جتنے لوگ توکل کی نعمت سے بہرہ مند ہیں۔ سب اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں ٭

اپنی سعی کر دیکھو

ف یعنی اے اعدائے دین تمہیں اپنی قوت پر ناز ہے۔ تم اپنی دنیوی کامیابیوں پر اعتماد رکھتے ہو۔ تمہیں یہ یقین ہے۔ کہ تم اپنے مکارانہ منصوبوں میں کامرانی حاصل کرو گے۔ میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں۔ کہ تم لوگ اپنی سعی کر دیکھو۔ وہ تمام حیلے اور تدبیریں جو تمہارے امکان میں ہیں۔ اُن کو آزما دیکھو۔ میں بھی اپنی کامیابی پر متیقن ہوں۔ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون دنیا میں رسوائیوں کے عذاب میں مبتلا ہے۔ اور آخرت میں دائمی اور ابدی سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اور کون فوز و فلاح کی سعادت سے ہمکنار ٭

ف حضور کی تسکین خاطر کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آپ پر جو صحیفہ حق نازل کیا گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر شخص اس کو قبول کرے۔ آپ صرف اس حد تک مکلف ہیں۔ کہ ان تک میرا پیغام پہنچا دیں۔ آئندہ یہ گمراہ ہوں گے تو اپنا ہی بگاڑیں گے۔ آپ ان کی ہدایت کے لئے اس درجہ بے قرار نہ ہوں ٭

حل لغات

مَكَانَتِكُمْ۔ اپنی جگہ ٭

بِوَكِيْلٍ۔ ذمہ دار۔ اجارہ دار مسلط اور داروغہ ٭

يَتَوَفّٰى۔ سے مراد مطلق رُوح پر ضبط و اختیار حاصل کرنا ہے۔ اس نے بس کی دو صورتیں بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ضبط اور اختیار اس نوع کا ہو۔ کہ پھر روح کو جسم سے الگ کر لیا جائے۔ اور ایک یہ کہ صرف بیداری کو چھین لیا جائے۔ اور تعلق حیات بدستور باقی رہے۔ اس چیز کو امساک اور ارسال سے تعبیر کیا ہے ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ
فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ
وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○
۴۳- اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ
قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّ
لَا یَعْقِلُوْنَ ○
۴۴- قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○
۴۵- وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ
قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ

کھینچ لیتا ہے اور جو نہیں مریں انکو انکی نیند میں کھینچ لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم صادر کیا ہے۔ انہیں رکھ چھوڑتا ہے اور دوسری کو ایک وقت معین تک بھیج دیتا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے جو دھیان کرتے ہیں نشانیاں ہیں ○
۴۳- کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور شفیع ٹھہرائے ہیں۔ تو کہہ۔ اگرچہ ان کو کچھ اختیار نہ ہو اور نہ ہی وہ سمجھ رکھتے ہوں تو بھی ○
۴۴- تو کہہ ساری شفاعت اللہ کے ہاتھ ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○
۴۵- اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے نفرت کرتے ہیں اور جب

قیامت پر ایک دلیل

ف حشر و نشر پر ایک نہایت عمدہ دلیل پیش فرمائی ہے۔ کہ دیکھو کہ موت اور نیند میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔

جس خدا کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ تمہاری بیداری کو چھین لے۔ اور اس کو خواب بے ہوشی کی کیفیات سے بدل دے۔ اور پھر جب مناسب سمجھے بیدار کر دے۔ وہ خدا اس چیز پر بھی قادر ہے۔ کہ جب تم موت کی نیند سو جاؤ۔ اس وقت بھی تمہیں پھر جب چاہے اٹھا کھڑا کرے۔ کیونکہ جس نے بیداری اور نیند کے نظام کو وضع کیا ہے۔ وہی موت اور حیات پر بھی اختیار رکھتا ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے۔ کہ نحو انسانی زندگی معارف سے پُر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ صاحب فکر و ہوش سوچیں۔ اور بغیر ادنیٰ تامل کے یہ نہ کہہ دیا کریں۔ کہ صاحب دل ہونا تو ناممکن ہے۔ جبتک کائنات کی خوب چھان بین نہ کریں۔

اللہ کے نام سے چڑ

ف اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مشرکین کو توحید سے کس درجہ نفرت ہے۔ اور بتوں سے کس حد تک محبت ہے۔ انکے سامنے جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور وحدانیت کے معارف عالیہ سے انکو بہرہ مند کیا جاتا ہے۔ اور بتلایا جاتا ہے۔ کہ اسی کا آستانہ جلال و عظمت اس قابل ہے۔ کہ انسان اسکے سامنے جھکے۔ تو ان کے دلوں میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تیوری سے سخت بیزاری ٹپکنے لگتی ہے۔ (باقی صفحہ نمبر ۱۱۰۹ پر)

حل لغات

اشمازت۔ انتہائی انقباض اور نفرت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

۴۶- قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

۴۷- وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝

۴۸- وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسی وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ۝

۴۶- تو کہہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے چھپے اور کھلے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کریگا جن میں وہ جھگڑتے تھے ۝

۴۷- اور اگر ظالموں کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی ہو تو قیامت کے دن بُرے عذاب سے اپنے چھڑانے میں سب کا سب ہی دے ڈالیں (مگر قبول نہ ہو) اور اللہ کی طرف سے انہیں وہ معاملہ پیش آئیگا جس کا انہیں کبھی خیال بھی نہ تھا ۝

۴۸- اور جو عمل وہ کرتے تھے اسی کی برائیاں اُن پر ظاہر ہونگی اور جس شے پر ٹھٹھا کرتے تھے وہ انہیں آ گھیریگی ۝

ساز ہو جاتے تھے، اللہ کا نام انکے لئے وجہ تسکین ہوتا جب اس کا نام لیا جاتا تو انکے قلوب میں روشنی اور شگفتگی پیدا ہو جاتی مگر یہاں فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ یہ لوگ اللہ کے نام سے منقبض ہوتے ہیں۔ اور جب انکے دیوتاؤں کا تذکرہ ہوتا ہے اور انکے قصے بیان، اور یہ بتایا جائے کہ انکے اصنام کتنے صاحب کرامات و خوارق ہیں۔ تو پھر دیکھئے ان کے چہرے پر مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ آج بھی جو لوگ مشرکانہ عقائد و رجحانات میں گرفتار ہیں مسئلہ توحید میں ان کے لئے کوئی دلچسپی اور جاذبیت نہیں ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نوع کے مسائل کا اظہار ہی کار وہابیت ہے۔ انہیں اگر شغف ہے۔ تو روایات اور قصص سے اور اولیاء کرام کے افسانہ ہائے عجائب و غرائب سے۔ چنانچہ جس مجلس میں توحید کا چرچا ہوتا ہے۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ نہ کوئی رونق ہوتی ہے۔ اور نہ کیفیت، اور نہ شوق و ذوق کا اظہار۔ البتہ جہاں مشائخ طریقت کی نشستیں گرم ہوتی ہیں۔ وہاں عود و عنبر ہے۔ لوگوں کا ہجوم ہے۔ وجد و تواجد ہے۔ رقص و سماع ہے۔ لوگ خاص عقیدت سے دو زانو بیٹھے سن رہے ہیں۔ یہ کیسی عجیب چیز کا مظاہرہ ہے! ان چیزوں سے کیا ثابت ہوتا ہے یہ کہ وہ مومن جو کبھی اللہ کے نام پر تڑپ جاتا تھا۔ اور جسکو اسکے ذکر میں حلاوت محسوس ہوتی تھی جس کا دل اس کے جذبات محبت سے معمور تھا جو جیتا تھا اس میں جھوم جایا کرتا تھا۔ دار پر کھینچ دیا جاتا تھا مگر عشق الٰہی سے سرمست اور نہیں ہوتا تھا۔ آج اس کا پتا نہیں۔ اور اسکی جگہ ایک ایسے شخص نے لی ہے جسکا نام مسلمانوں کا سا ہے۔ جو کلمہ توحید کا اقرار بھی کرتا ہے مگر دل میں اللہ کے ساتھ کوئی خاص لگاؤ اور نسبت نہیں رکھتا۔ وہ دن رات مزاروں اور قبروں کا طواف کرتا ہے۔ خانقاہوں کے گرد گھومتا ہے۔ اور غیر اللہ کی محبت میں مارا مارا پھرتا ہے۔ توحید میں اسکے لئے تسکین و طمانیت کا سامان نہیں۔ وہ بدعات اور مشرکانہ رسوم کا شیدا ہے۔ اللہ کا نام اسکے لئے بالکل روکھا پھیکا ہے۔ جب تک کہ اسکے ساتھ چند اور ہستیوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ اور یہ نہ بتایا جائے کہ ان لوگوں کو کس درجہ اختیارات اللہ نے تفویض کر رکھے ہیں۔ وہ خالص توحید کو خشکی اور وہابیت کہتا ہے۔ صرف ایک اللہ کے نام میں اسے کوئی جذب نہیں اور رفعت نظر نہیں آتی۔ وہ اس بات پر جان دیتا ہے کہ انکے مشائخ کن خوارق اور کرامات کے مالک ہیں۔ آہ! وہ خدائے عزوجل جس کی محبت اور اطاعت شعاری سے ان بزرگان پاک نفس نے اتنے بلند مراتب حاصل کئے تھے۔ اور جسکے سامنے جھکنے سے انہیں تقدیس و ولایت حاصل ہوتا تھا آج اسی خدا کا درجہ بالکل ثانوی ہے اور جملہ فضائل و کمالات انکی جانب منسوب کر دیئے گئے ہیں۔ جو اس سے مختص ہیں۔ اور یہی انتساب کی اسی جملوں کی تعلیم

۲؎ وجاہت نہیں دی۔ حل لغات: حاق۔ گھیر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹- فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا
ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ
إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○
۵۰- قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا
أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○
۵۱- فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ
وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ○
۵۲- أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

۴۹- سو جب آدمی پر دُکھ آتا ہے تو ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم
اپنی طرف سے اُسے نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے بلا شبہ
علم کے سبب ملا ہے۔ ہرگز نہیں یہ آزمائش ہے
لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○
۵۰- یہی بات ان کے اگلوں نے کہی تھی سو جو وہ کماتے تھے
ان کے کام نہ آیا ○
۵۱- پھر جو انہوں نے کمایا تھا اس کی بُرائیاں ان پر پڑیں۔ اور
اُن لوگوں میں سے جو ستمگار ہیں عنقریب ان کی کمائی کی
بُرائیاں ان پر پڑیں گی اور وہ تھکا نہ سکیں گے ○
۵۲- اور وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لئے چاہے رزق
کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ بیشک ایماندار لوگوں

تکلیف میں خدا یاد آتا ہے

ف قاعدہ ہے۔ کہ بھوک اور افلاس سے دل صیقل ہو جاتا ہے اور اس کا زنگ دُور ہو جاتا ہے اور فطرت کے انوار اس میں جھلکنے لگتے ہیں۔ جب کوئی شخص تکلیف اور دُکھ میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو بے اختیار جی چاہتا ہے کہ خدا کو یاد کیا جائے۔ اُس وقت دل پر سے تمام حجابات اُٹھ جاتے ہیں۔ اور انسان اللہ کے نام کے ساتھ ایک خاص طرح کی تسکین اور طمانیت محسوس کرتا ہے۔ اور کیفیت یہ ہوتی ہے۔ کہ اُٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر ہے۔ اس کی حمد و ستائش ہے۔ اور شکر و صبر کا مظاہرہ ہے۔ اس وقت کی کیفیات خشوع اگر دیر تک رہیں اور قلب پر مرتسم ہو جائیں تو جذبۂ انسانی ولایت اور قرب کے مراتب عالیہ سے مشرف ہو جائے مگر ہوتا یہ ہے کہ جب یہ مصیبتیں دُور ہو گئیں۔ دل پر پھر سے حجاب کی نقاب پڑ گئی! اور دل بدستور غفلت و تساہل میں مبتلا ہو گیا۔ خوشحالی میں یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ میری مسرتوں میں اللہ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ وہ نتیجہ ہے میرے علم کا۔ میری عقلمندی اور تجربہ کا۔ فرمایا یہ غلط ہے۔ یہ تو محض آزمائش و ابتلاء کیلئے تمہارے حالات میں خوشگوار تبدیلی کی گئی ہے۔ کہ تمہیں دیکھا جائے۔ اور یہ معلوم کیا جائے۔ کہ تمہارے جذبات شکرگزاری کہاں تک صادقانہ ہیں۔ کیا

مسرت و ابتہاج کی زندگی میں بھی تمہاری وہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو غم اور تکلیف کی زندگی میں۔ اور کیا خوشی میں بھی تم اسی طرح مجھ کو یاد کرتے ہو جس طرح کہ دُکھ اور روگ میں۔ غربت اور افلاس میں۔ ارشاد ہے کہ اس انجاب نفس کے مرض میں تم سے پہلے بھی لوگ مبتلا ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے مال و دولت پر غرور و کبر کا اظہار کیا ہے۔ مگر جب اللہ کا عذاب آیا۔ تو ان کا سرمایہ اور دولت انکو بچا نہیں سکی۔ اسی طرح ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ ان کی پیدا ہوا عمال بھی حد سے گزر چکی ہیں۔ یہ بھی مال و دولت کے نشہ میں چُور ہیں۔ اور حق و صداقت کے پیغام کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ بھی عذاب کے دوچار ہونیوالے ہیں۔ انکو آگاہ رہنا چاہیے۔ کہ مال و دولت انکے قطعًا کام نہیں آسکے گا۔ اور یہ یقینًا گرفتار ابتلا ہو کر رہیں گے ۔

ف اس آیت میں بتلایا ہے۔ کہ رزق کی کشائش اور تنگی محض اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے تو کسی فقیر کو ایک لمحہ میں خزائن شاہی کا مالک بنا دے۔ اور چاہے تو چشم زدن میں قارون صفت دولتمندوں کو نان شبینہ تک کا محتاج بنا دے۔ اسلئے یہ دولت اور تموّل ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ انسان ان پر فخر کرے۔ اور اپنے رب کو بھول جائے ۔

حلِ لُغات۔ خَوَّلْنَاهُ۔ تخویل سے ہے۔ بمعنی عطا کیا۔ دیا ۴

۴ یَبْسُطُ۔ پھیلاتا ہے۔ زیادہ دیتا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

۵۳- قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

۵۴- وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُوْنَ ۝

۵۵- وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

کے لئے اس میں نشانیاں ہیں ۝

۵۳- تو کہہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی
کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بیشک اللہ
سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ بیشک وہی گناہ بخشنے والا
مہربان ہے ۝

۵۴- اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے۔ پھر تمہاری مدد
نہ کی جائے اپنے رب کی طرف رجوع ہو اور اُس کی
فرمانبرداری کرو ۝

۵۵- اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگاہ عذاب آئے اور تمہیں
خبر بھی نہ ہو اس بہتر بات پر چلو جو تمہارے رب سے
تمہاری طرف نازل ہوئی ہے ۝

ف یعنی اے وہ لوگو! جو گناہوں کی کثرت سے
گھبرا گئے ہو۔ آؤ، اور اسلام میں داخل
ہو جاؤ۔ اور اس کے پیش کردہ مقام
عبودیت کو حاصل کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا
کہ تمہاری تمام لغزشوں اور کوتاہیوں
پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے گا۔ تمہارے
پہلے تمام جرائم بخش دیئے جائینگے۔
اور تمہاری مایوسیوں کو رحمتوں اور بخششوں
سے بدل دیا جائے گا۔
ف یہ آیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے
کہ مایوسی گناہ ہے۔ اور ناامیدی کفر
ہے۔ اللہ کی مغفرت کا دائرہ بہت وسیع
ہے۔ اور اس کا عفو ہر معصیت پر چھا
رہا ہے۔ وہ تمام لوگ جو گناہوں کے
بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں از راہ مایوسی
کفر کی راہ اختیار نہ کرلیں۔ خدا کی
طرف آئیں۔ اُس سے باتیں کریں۔ اسکو
ان گناہ گاروں سے زیادہ محبت ہے۔
جو شرم و ندامت کے احساس کے ساتھ
اسکے آستانۂ جلال و عظمت پر جھکتے ہیں۔
اور وہ ان بندوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔
جو بار بار اپنے نقائص کا اعتراف کرتے
ہیں۔ اور اسکی کبریائی اور رفعت کا اعلان
کرتے ہیں ۔

وہاں مہلت نہیں ملے گی

ف غرض یہ ہے۔ کہ اللہ کے تمام احکام حسن و
جمال منطق سے آراستہ ہیں۔ انکی اطاعت کی
صورت یہ ہے۔ کہ دنیا میں انکے منشاء کو سمجھنے
کی کوشش کی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کے
جرم میں اچانک اور غیر متوقع طور پر اللہ کا عذاب
آجائے۔ اور تم اسکی تلافی نہ کر سکو۔
حلِ لغات:۔ لَا تَقْنَطُوْا۔ تم قنط سے یعنی نا امید
نہ ہو جاؤ۔ اَسْرَفُوْا۔ زیادتی کی ہے۔ اور بے اعتدالی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶- اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

۵۷- اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

۵۸- اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِىْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

۵۹- بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

۶۰- وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

۵۶- ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے حق میں کی، اور البتہ میں ٹھٹھا کرنے والوں میں ہی رہا ۝

۵۷- یا کہنے لگے کہ اگر مجھے اللہ ہدایت کرتا، تو میں متقیوں میں ہوتا ۝

۵۸- یا جب عذاب کو دیکھے کہنے لگے کاش کہ میں پھر کسی طرح دنیا میں جاؤں تو نیکوں میں ہو جاؤں ۝

۵۹- کیوں نہیں بلکہ تحقیق تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو انہیں تو نے جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں تھا ۝

۶۰- اور تو قیامت کے دن انہیں دیکھے گا جو اللہ پر جھوٹ ف۱ بولتے تھے کہ ان کے منہ سیاہ ہوں گے۔ کیا دوزخ ف۲ میں

جب تم پر اچانک اللہ کا عذاب آجائے۔ اس وقت تمہیں افسوس ہو۔ اور تم کہو کہ ہم نے کیوں اللہ کے باب میں کوتاہی سے کام لیا۔ تمہیں اس وقت یہ خیال نہ آئے۔ کہ اگر اللہ دنیا میں ہمیں توفیق ہدایت سے بہرہ مند کرتا۔ تو ہم ضرور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرتے۔ یا تم یوں کہنے لگو۔ کہ اگر اب کے مہلت ملے۔ تو ہم صالح بننے کی کوشش کریں۔ یاد رکھو بیداری وہ مفید ہے جو اس دنیا میں ہو۔ اور ایمان وہ سود مند ہے۔ جو موت سے پہلے ہو اور دیکھو تمہیں بچانے کیلئے ہم نے آیات اور معجزات کو پیش کیا ہے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا ہے۔ مگر یہ تمہاری بدبختی اور محرومی ہے۔ کہ تم نے تسلیم نہیں کیا۔ اور کبر و غرور کا مظاہرہ کیا۔ اس لئے اب اس دنیائے مکافات میں کوئی ندامت تمہیں اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکے گی۔

افتراء علی اللہ کا انجام

ف۱ اللہ کے متعلق جھوٹ بولنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ لوگ جو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جن سے اسکی ذات عظمت صفات انکار کرتی ہے۔ وہ گویا غلط باتوں کو غلط عقائد کو اسکی طرف سے چلاتے اور مشتہر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی کیفیت قیامت کے دن یہ ہوگی۔ کہ ان کے چہرے بے نور ہونگے۔ اور کفر و شرک کی ظلمت اور سیاہی نے ان کو بدزیب کر رکھا ہوگا۔ کیونکہ وہ دنیا میں اس نوع کے عقائد کی اس لئے اشاعت کرتے تھے۔ کہ عوام میں ان کی عزت افزائی ہو۔ اور معتقدین کے مقابلہ میں انکی زیادہ آؤ بھگت ہو۔ اب مکافات عمل کے قانون کے ماتحت اس کا یہ اعزاز جس کی خاطر سے یہ لوگ کفر و شرک کی تلقین کرتے کرتے تھے۔ تذلیل و تحقیر سے بدل دیا جائے گا۔ اور چہرہ کی آب و تاب جاتی رہے گی۔ نکا غرور اور تکبر خاک میں مل جائیگا۔ اور ان کو معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کی وجاہت اور عزت محض بیکار ہے۔ اصل اعزاز یہ ہے کہ اللہ کے ہاں سرخروئی ہو۔ اور وہ ان کے ساتھ عزت و احترام کا سلوک روا رکھے۔

ف۲ جہاں یہ بتایا ہے کہ یہ متکبرین جہنم میں جائیں گے۔ اور بے آبروئی کی زندگی بسر کریں گے۔

حل لغت

فَرَّطْتُ۔ تقصیر و کوتاہی۔ تفریط سے ہے۔

اَلسّٰخِرِیْنَ۔ سخریۃ سے بمعنی استہزاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟ ۝

۶۱- وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

۶۱- اور متقیوں کو انکی کامیابی کے ساتھ اللہ نجات دیگا۔ نہ تکلیف اُنکے پاس پھٹکے گی اور نہ وہ غمگین ہونگے ۝

۶۲- اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

۶۲- اللہ ہر شئے کا خالق ہے اور وہ ہر شئے پر نگہبان ہے ۝

۶۳- لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

۶۳- آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اور جو اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں وہی زیانکار ہیں ۝

۶۴- قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝

۶۴- تو کہہ اے نادانو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو۔ کہ میں غیر خدا کو پُوجوں؟ ۝

۶۵- وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

۶۵- اور بیشک تیری طرف اور مجھ سے اگلوں کی طرف یہ وحی نازل ہو چکی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا۔ تو

متقین اور پاکبازوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ کہ ان کو کامیابی کے ساتھ نجات سے نوازا جائے گا۔ اور انکی زندگی باعل عیش اور مسرت کی زندگی ہوگی۔ انکو وہاں کوئی فکر دامن گیر نہ ہوگا۔ نہایت سکون و وقار کے ساتھ یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔ اور اپنی خوش بختی پر ناز کریں گے ۔

میں کیوں بت پرستی کروں؟

(ف) جب یہ بات ثابت اور متحقق ہے۔ کہ آسمانوں اور زمین کے اختیارات صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہی ساری کائنات کا رب ہے۔ تو پھر تم کیوں کہتے ہو کہ میں اسکو چھوڑ کر تمہارے بتوں کی پوجا کروں۔ کیا یہ جہالت نہیں؟ اور اسکے مقام عظمت و رفعت سے ناواقفیت کی دلیل نہیں؟ تم مجھ سے کیوں توقع رکھتے ہو۔ کہ میں توحید کو چھوڑ کر شرک اور بت پرستی کو قبول کروں گا۔ اور تمہارے بتوں سے اسی طرح جاہلانہ عقیدت رکھوں گا۔ جس طرح تم رکھتے ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ جس طرح حضور ان لوگوں کو ایک خدا کے سامنے جھکنے کی دعوت دیتے۔ اسی طرح یہ بھی کہتے۔ کہ باپ دادا کی روایات کو نہ چھوڑو۔ اور انہیں عقائد پہ جمے رہو۔ اس پر اس نوع کی بات کا نزول ہوتا کہ میری جانب سے تمہیں قطعی مایوس ہو جانا چاہیے۔ یہ نا ممکن ہے۔ کہ میں ایک غیر معقول عقیدہ کو قبول کروں۔ اور خدائے واحد کو چھوڑ دوں۔ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ شرک تمام اعمال حسنہ کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور اس سے بجز خسارے اور نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ میں مجبور ہوں۔ کہ صرف اسی کی عبادت کروں۔ اور اپنے کو اس کا شکر گزار بندہ ثابت کروں۔ کیونکہ شرک صرف گناہ اور معصیت ہی نہیں۔ جناب باری میں صد درجہ گستاخی کا اظہار کرنا بھی ہے۔ اور خود انسان تمام صلاحیتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو انسانی مجد و شرافت کا لازمی نتیجہ ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسکی وجہ سے تمام اعمال مسموم اور ندہرا نوں ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور میں ان کی کوئی قیمت باقی نہیں رہتی ۔

حل لغت

مَقَالِيْدُ۔ جمع مقلید۔ یعنی کنجیاں اور چابیاں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

۶۶- بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

۶۷- وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

۶۸- وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○

۶۹- وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ

تیرے عمل ضرور اکارت جائیں گے اور تُو زیاں کاروں میں ہوگا

۶۶- بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو ○

۶۷- اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی اس کی قدر جاننی چاہیے تھی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مُٹھی میں ہوگی اور سب آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے۔ وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ○ ف۱

۶۸- اور صُور پھونکا جاوے گا اور تمام زمین اور آسمان والوں کے ہوش اُڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ اُسی وقت کھڑے ہو جائیں گے۔ کہ دیکھ رہے ہوں گے ○ ف۲

۶۹- اور زمین اپنے رب کے نُور سے چمک اُٹھے گی۔ ف۳

ف۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی جلالت قدر کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ کسی شخصیت کو اس کا شریک و سہیم نہ ٹھہرایا جاتا۔ اور اس کے عتبہ جلال پہ جبہ سائی کی جاتی۔ مگر ان ناشناسان جمال حقیقت نے پتھروں کے حقیر مجسموں کو اپنی عقیدت وارادت کا مدار و محور قرار دے لیا۔ اور اس طرح اس کی توہین کے مرتکب ہوئے وہ تنہا تمام کائنات کا رب ہے۔ قیامت کے دن یہ وسیع و عریض زمین اور بلند و بالا آسمان اس کی مٹھی میں اور اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ کیا تمہارے بتوں اور خداؤں میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ اس دن اللہ کی گرفت اور پکڑ سے بچ سکیں ◆

ف۲ اس آیت میں نفخہ اولیٰ اور نفخہ ثانیہ کا ذکر ہے۔ کہ کیونکہ جب پہلی دفعہ نرسنگا پھونکا جائے گا۔ تو یہ سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے ◆

ف۳ یعنی اس وقت جب سب حضرات اللہ کے حضور میں پیش ہوں گے۔ دنیا اس کے نور سے چمک اُٹھے گی ◆

حلِ لغات

قَبْضَتُهٗ اور بِيَمِيْنِهٖ کے الفاظ محض تمثیل کے لئے ہیں۔ ورنہ اس کی ذات اعضا و جوارح سے متصف نہیں ◆
فَصَعِقَ سے مُراد موت کی بیہوشی ہے ◆

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○

۷۰- وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ○

۷۱- وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ○

اور اعمال نامے رکھے جائینگے انبیاء اور گواہ حاضر کیے جائینگے اور اُنکے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا اور اُنپر ظلم نہ ہوگا ○

۷۰۔ اور ہر نفس کو جو اس نے کیا ہے پُورا بدلہ ملے گا اور وہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ○

۷۱۔ اور کافر جہنم کی طرف گروہ گروہ کرکے ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس آئیں گے تو اسکے دروازے کھولے جائیں گے، اور دوزخ کے داروغہ اُن سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے ہی درمیان سے رسول نہ آئے تھے کہ وہ تمہارے رب کی آیتیں تم پر پڑھتے اور تمہارے اُس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے بولینگے کیوں نہیں لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہوا ○

۱ قیامت کے دن صحائفِ اعمال کو پیش کیا جائیگا۔ اور ایک ایک سے اس کے اعمال کے متعلق پوچھا جائیگا۔ اور گواہ انکے اعمال کے موافق انکو جزا اور سزا دی جائیں گی۔ اور کسی شخص پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا ●

یہ آیت جہاں تک سیاق و سباق کا تعلق ہے یکسر عرصۂ محشر کی کیفیت و حساب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس سے نبوتِ جدیدہ پر استدلال کرنا قرآن کے بیان سے اعراض کرنا ہے اور معاذ اللہ یہ کہنا ہے کہ قرآن کی دو آیتوں میں بھی باہمی ربط نہیں ہے ●

علمِ الٰہی کی اکملیت

۲ منکرینِ حق و صداقت کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف کشاں کشاں لیجایا جائیگا۔ اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچ جائیں گے۔ تو اس کے دروازے انکے لئے کھل جائیں گے۔ محافظ پوچھیں گے۔ کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں اللہ کے احکام سناتے اور آج کے دن کی اہمیت سے آگاہ کرتے۔ وہ کہیں گے۔ کہ ہاں پیغمبر تو تشریف لائے تھے بلکہ ہم نے محرومی و شقاوت کی وجہ سے انکو تسلیم نہ کیا اور کبر و غرور میں مبتلا ہوکر انکے پیغام کو ٹھکرایا۔ جہنم کے محافظ فرشتے ہمارا مذاق زجر و توبیخ کے انداز میں کرینگے۔ کہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ کے رسولوں کی تکذیب کا انجام کتنا خوفناک ہو سکتا ہے۔ اور انکو معلوم ہو کہ اللہ کے ہاں ہمارے مال و دولت کی قدر و قیمت نہیں ہے۔ وہاں ہمارے جاہ و منصب کی کوئی رعایت نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس دربارِ عزت و جلال میں ان لوگوں کی بات سُنی جاتی ہے۔ جنکو ہم دنیا میں ہدفِ استہزا بناتے تھے۔ اس حریمِ قدس و عظمت میں انکی پذیرائی ہے۔ جو دنیا میں ایمان و عمل کے زیور سے آراستہ تھے۔ اور اس ایوانِ حشمت و شکوہ میں صرف وہ لوگ جگہ پاسکے ہیں جنکو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے اخلاص و عقیدت کیا ہے۔ اور انکی پیروی اور اطاعت کو باعثِ نجات سمجھا ہے ●

۳ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ سے مراد یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے متعلق ازلی فیصلہ یہ تھا۔ کہ یہ لوگ اپنے اختیار سے خواہشاتِ نفس کو ترجیح دیں گے۔ اور عقبیٰ کا خیال نہیں رکھیں گے۔ یہ گمراہ ہوں گے اور اپنے لئے عذاب کو پسند کریں گے۔ اس لئے لازمی اور حتمی تھا۔ کہ یہ اپنے اعمال سے اللہ کے اس ازلی علم کی تصدیق کریں۔ اور واقعہ میں ثابت کردیں۔ کہ حکمتِ ازلیہ میں جو کچھ لکھا جاچکا تھا۔ وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ اس انداز بیان سے غلط فہمی نہ ہو کہ اللہ کا فیصلہ ہمارے اعمال پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم عملاً اس کی تصدیق کریں۔ بلکہ ہوتا یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہم اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ بلاکسی قوتِ آسمانی کے تعرض کے وہ اللہ پہلے سے جانتا ہے اور اپنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۲- قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

۷۲۔ کہا جائیگا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ وہاں رہو۔ غرض متکبروں کا ٹھکانا بُرا ہے ○

۷۳- وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

۷۳۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے تھے وہ گروہ گروہ کر کے جنت کی طرف لے جائیں گے یہانتک کہ جب وہ اسکے پاس آئیں گے و دوازے کھولے جائیں گے۔ اور اسکے داروغہ اُن سے کہیں گے سلامٌ علیکم ۔ تم خوشحال ہو سو ہمیشہ رہنے کو اس میں داخل ہو ○

۷۴- وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○

۷۴۔ اور وہ کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا۔ جہاں ہم چاہیں جنت میں رہیں۔ سو کیا خوب بدلا ہے عمل کرنے والوں کا ○

۷۵- وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

۷۵۔ اور تو دیکھے گا۔ کہ عرش کے گرد فرشتے حلقہ باندھے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱۵۔
بلکہ یہ ایک جبر کی اکلیت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم بالکل اسی طرح کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جس طرح کہ لوح محفوظ میں ہمارے لئے مقدر ومرتسم ہے۔ یہ ایک باریک فرق ہے۔ جس کو نظر انداز کر دینے سے اکثر غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ شاید علم الٰہی ہمارے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ ہم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہیں۔ البتہ علم الٰہی میں ہمارے اعمال کی تمام تفصیلات پہلے سے موجود ہیں ●

(حاشیہ صفحہ ہذا)
ف جہاں منکرین کا استقبال زجر و توبیخ کے الفاظ سے ہوگا۔ وہاں پاکبازوں کو عزت واحترام کے ساتھ جنت کے دروازوں تک لایا جائے گا۔ جب یہ دروازے ان کے خیر مقدم میں کھلیں گے۔ تو فرشتے مسرت اور خوشی کا اظہار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ اللہ کی تم پر سلامتی ہو۔ خوشحالی اور فارغ البالی سے جنت میں رہو۔ اور جب یہ اللہ کی حمد و ستائش میں معروف ہو جائیں گے۔ اور اس کا شکر ادا کریں گے۔ کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور جنت میں اُن کے لئے ہر قسم کی آسودگی مہیا کی۔ انہیں آزادی بخشی۔ کہ جہاں چاہیں۔ اپنے لئے مقام تجویز کر لیں ●

حل لغات :- زُمَرًا۔ جمع زمرہ۔ آدمیوں کے متفرق گروہ۔ گروہ در گروہ ● خَزَنَتُهَا۔ محافظ ● حَافِّينَ۔ گھیرا ڈالے ہونگے۔ حف

ف تم پر سلامتی ہو ●

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ع

کھڑے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جو سارے جہان کا ہے ○

آیاتها (۸۵) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) رکوعاتها (۹)

(۴۰) سورۂ مومن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- حٰمٓ ○

۱- حٰمٓ ○

۲- تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○

۲- اس کتاب کا اُتارنا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست جاننے والا ہے ○

۳- غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○

۳- گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا، صاحب انعام ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے ○

۴- مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ

۴- اللہ کی آیتوں میں سوائے کافروں کے اور کوئی

سورۂ مومن

ف کتاب اللہ کے تعارف سے سورہ کا آغاز فرمایا ہے۔ کہ یہ صحیفہ رشد وہدایت اس اللہ کی جانب سے ہے۔ جو صاحب عزت وعلم ہے۔ گناہوں پر نگاہ کرم رکھتا ہے۔ توبہ کو قبول کرتا ہے اور سرکشوں کے حق میں سخت سزا دینے والا ہے۔ اور قدرت واقتدار کا مالک ہے۔ یعنی اس کتاب میں یہ خوبی ہے۔ کہ اپنے ماننے والے کو عزت وغلبہ بخشتی ہے۔ اس میں اللہ کے بے پایاں علم کا مظاہرہ ہے۔ گناہوں سے تھکے ہارے لوگوں کے لئے اس میں تسکین ہے۔ وہ آئیں اور اس کی اطاعت کا عہد کریں۔ تمام گناہ ان کے بخش دیئے جائینگے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی سامان طمانیت ہے۔ جو مسلمان ہیں اور تقاضائے بشریت ان سے معصیت کا صدور ہو جاتا ہے۔ وہ اگر صدق دل سے توبہ کریں۔ تو اللہ اس کو قبول فرمالیتا ہے۔ اس کتاب میں یہ خصوصیت بھی ہے۔ کہ اس کا انکار رب شدید العقاب کا انکار ہے۔ اور اس کی غیرت کو آواز دینا ہے۔ جسکے متعلق ظاہر ہے۔ کہ وہ اس درجہ صاحب قوت واقتدار ہے۔ کہ کوئی قوت اس کے فیصلوں کی تکمیل میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد اصل تعلیم کو پیش فرمایا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ساری کائنات انسانی کو بالآخر اسی کے حضور میں پیش ہونا ہے۔

اس انداز بیان میں کہ خدا غافر الذنب، اور قابل التوب ہے۔ کس درجہ محبت اور شفقت کا اظہار ہے۔ اور کس درجہ گنہگاروں کی دلجوئی اور خاطرداری ہے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی مایوس نہ ہوں۔ وہ چاہے گناہوں سے سر سے پاؤں تک آلودہ ہوں جب بھی خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے آئیں گے۔ تو اسے نہایت مہربان اور شفیق پائیں گے۔ پھر اسکے بعد شدید العقاب کہہ کر یہ کہا ہے۔ کہ کہیں لوگ اُس کی بخشش ہی پر بھروسہ نہ رکھیں۔ اور یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ وہ تو عفو وحلم کا پیکر ہے۔ ہمیں معاف ہی کر دیگا۔ جتایا ہے۔ کہ جہاں اسکے عفو وکرم کی اُمید رکھو۔ وہاں اس بات سے بھی ڈرو۔ کہ وہ جب سزا دیتا ہے تو شدید سزا دیتا ہے۔ ایمان کو گویا اس طرح امید وخوف کے بین بین رکھا ہے۔ تاکہ اس میں توازن قائم رہے۔

حل لغت

الطَّوْل۔ قوت اور قدرت۔

كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ
فِي الْبِلَادِ ۝
٥- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ
كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ
وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا
بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ
كَانَ عِقَابِ ۝
٦- وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ
النَّارِ ۝

نہیں جھگڑتا۔ سو ان کا شہروں میں چلنا
پھرنا تجھے فریب نہ دے ۝
٥- اُن سے پہلے قوم نوح نے اور اُن کے بعد
اور گروہوں نے جھٹلایا اور ہر اُمت نے اپنے
رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور باطل بات سے
جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق بات کو
ڈگا دیں، پھر میں نے انہیں پکڑا تو میرا
عذاب کیسا تھا ؟ ۝
٦- اور اسی طرح تیرے رب کی بات کافروں
پر پوری ہو چکی، کہ وہ دوزخی
ہیں ۝

وا فرمایا۔ کہ اِن لوگوں کی تکذیب محض کفر و عناد پر مبنی ہے۔ اور یہ اگر آسودگی اور آسائش سے شہروں اور ملکوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ تو آپ یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ یہ لوگ اللہ کی گرفت سے بچ گئے ہیں۔ ان سے پہلے بھی قوموں نے تکذیب کی ہے۔ اور اپنے انبیاء کی مخالفت کی ہے۔ اور ان کے خلاف سازشیں کی ہیں۔ تاکہ حق کی آواز کو دبا لیں۔ مگر ہمارے عذاب نے انہیں ہمیشہ اپنے ارادوں میں ناکام رکھا۔ اسی طرح ان کے لئے بھی مقدر ہے۔ کہ اللہ کے عذاب کا شکار ہوں اور جہنم میں اپنا ٹھکانا کر چکیں۔ اور جہنم میں اپنا ٹھکانا

بنائیں۔ عارضی طور پر ہم نے ان کو چلنے پھرنے کی مہلت دے رکھی ہے۔ اس سے آپ اشتباہ میں نہ پڑیں۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ ان لوگوں کو اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور اللہ کا دین پھیلے گا۔

حل لغات

تَقَلُّبُهُمْ۔ چلنا پھرنا۔
وَهَمَّتْ۔ بُری نیت سے قصد کیا۔
لِيُدْحِضُوا۔ دحض سے ہے۔ جس کے معنے باطل کرنے اور ضائع کرنے کے ہیں حجۃ داحضۃ سے مراد وہ دلیل ہے۔ جو مخالف کے زور استدلال کو توڑ دے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

۸- رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

۹- وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ

۷- وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوتے ہیں، اور وہ جو عرش کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے اور ایمانداروں کے گناہ بخشواتے ہیں (اور یہ دعا مانگتے ہیں کہ) کہ اے ہمارے رب رحمت اور علم کے لحاظ سے تو ہر شے پر حاوی ہے سو جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کے تابع ہوئے انہیں بخش دے اور انہیں عذاب دوزخ سے بچا ○

۸- اور اے ہمارے رب انکو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور انکے باپوں اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں انکو بھی (داخل کر)، بیشک تو ہی زبردست حکمت والا ہے ○

۹- اور انہیں برائیوں سے بچا اور جسے تُو نے اس دن بدلیوں سے

فرشتے مسلمانوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں

ف ایک طرف دنیا کے بے بصیرت لوگ حضورؐ کی مخالفت کر رہے تھے۔ اور آپکو اور آپکی جماعت کو حقارت اور نفرت کی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ دوسری طرف اللہ کو یہ منظور تھا کہ آسمانوں میں اللہ کی بہترین مخلوق حمد وستائش کے ترانوں اور نغموں کے ساتھ مسلمانوں کے لئے بخشش اور مغفرت طلب کریں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ وہ ملائکہ جو عرش عظیم کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ہر آن تسبیح وتحمید میں مصروف ہیں۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے خلوص قلب کے ساتھ بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر شامل ہے۔ تو ان لوگوں کو جو تائب ہو چکے ہیں اور جنہوں نے تیرے دین کی پیروی اختیار کی ہے بخش دے۔ اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اور اے ہمارے پروردگار، ان کو حسب وعدہ جنت میں جگہ دے۔ اور ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو لائق ہوں۔ انکو بھی ان نعمتوں میں شریک کرے۔ تو زبردست حکمت والا ہے۔ اور ان کو ہر طرح دکھ اور تکلیف سے بچا۔ یقیناً تیری رحمت ہوگی اور ان کے لئے بڑی کامیابی ○

اس ضمن میں دو چیزیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ عرش عظیم کو اٹھانے کے معنے کیا ہیں۔ کیا یہ عرش اللہ کی قرارگاہ نہیں ہے؟ اور کیا اس کو اٹھانے کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ اُس دن فرشتے خدا کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں گے؟ ان شکوک کا جواب یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے اس چیز پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ کے متعلق قرآن نے کس تخیل کو پیش کیا ہے؟ اور اسکے بعد یہ چیز سوچنے کی ہے۔ کہ عرش کے ساتھ اللہ کی وابستگی کس نوع کی ہے؟ اس کے بعد غالباً اس قسم کے شکوک پیدا نہیں ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تخیل اور وابستگی اسی طرح کی ہو۔ جس طرح کہ ذہن میں متبادر ہوتی ہے ○ (باقی صفحہ ۱۱۲۰ پر)

حل لغات

السیّات۔ یعنی تکلیفات ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

۱۱- قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

۱۲- ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ

بچا لیا۔ بے شک اس پر تو نے رحم کیا اور یہ بات جو ہے یہی بڑی مراد پانی ہے ۝

۱۰- بیشک جو لوگ منکر ہیں انکو پکار کر کہا جائیگا۔ کہ جس قدر تم اپنی جانوں سے بیزار ہو اس سے زیادہ خدا تم سے بیزار ہوتا تھا جبکہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر تم منکر ہوتے تھے ۝

۱۱- کہیں گے اے ہمارے رب تو ہمیں دو بار مار چکا اور دو بار ہمیں جلا چکا پس ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ پس کیا اب نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے؟ ۝

۱۲- یہ اس لئے ہے کہ جب اللہ اکیلا پکارا جاتا تھا تو تم منکر ہوتے تھے اور جو اس کے ساتھ شرک

اور اگر قرآن صاف صاف کئی بار یہ اعلان کر دے کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے۔ پس کمثلہ شیء کا مصداق ہے۔ جسمانیات سے منزا اور پاک ہے۔ مقام اور مکان کا محتاج نہیں، اور عرش سے تعلق محض تجلیات کا ہے۔ کہ وہ اس کو بطور تجلی گاہ کے استعمال کرتا ہے۔ تو پھر سرے سے کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب فرشتے اللہ کی تجلیات کو براہ راست اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہونگے۔ اور اس کے عرش تجلیات کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہونگے۔ تو پھر وہاں اس چیز کے ذکر کی کیا حاجت تھی۔ کہ وہ اس پر ایمان رکھیں گے۔ کیونکہ ایمان کا تحقق تو وہاں ہوتا ہے۔ جہاں مشاہدہ نہ ہو بلکہ نظر واستدلال ہو اور یہاں خدا کی تجلیات کا مشاہدہ ہے جواب یہ ہے۔ کہ اللہ کی عظمت اور جلالت قدر کا تقاضا یہ ہے۔ کہ باوجود انتہائی قرب کے بھی وہاں بے شمار ایسے حجابات نور ہوں۔ جو اس کی ذات اور تجلیات کے مشاہدہ کرنے والوں کے درمیان حائل ہوں۔ اور وہاں عین اللہ کی حضوری میں بھی انسان مشاہدہ ذات پر قادر نہ ہو سکے۔ بلکہ بصیرت ہی راہ نمائی کرے۔ اور ایمان ہی تسکین بخشے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ یہ ایمان قوت و استحکام میں اُس ایمان سے بدرجہا مختلف ہے۔ جو نظر و استدلال سے پیدا ہوتا ہے۔

حلِ لُغات

لَمَقْتُ اللّٰهِ ۔ یعنی اللہ کا غصہ اور ناراضی ۔

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ ۔ دو بار مارنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ جب کتم عدم میں تھے۔ جب بھی مردہ تھے۔ پھر جب موت نے زندگی کے شیرازہ کو منتشر کر دیا۔ اُسوقت بھی مردہ تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تُؤْمِنُوْا ۚ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

۱۳ - هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝

۱۴ - فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

۱۵ - رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝

۱۶ - يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۚ لِلّٰهِ

کیا جاتا تھا تو مان لیتے تھے سو اب اللہ بلند بڑے کا ہی حکم ہے ○

۱۳- وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اُتارتا ہے اور سوچتا وہی ہے جو رجوع رہتا ہے ○

۱۴- پس اللہ کو اس طرح پکارو کہ نری اس کی عبادت ہو اگرچہ کافر بُرا مانیں ○

۱۵- بلند درجوں والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے ○

۱۶- جس دن کہ وہ نکل کھڑے ہونگے اللہ پر اُن کی کوئی شے پوشیدہ نہ رہیگی اُس دن کس کی بادشاہت ہوگی؟

دعوتِ توحید

ف قرآن حکیم بطور طب... مرکز کے جس عقیدہ کا ذکر کرتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ تمام عالم انسانی احساس ہو کے اس اصول سے پوری واقفیت پیدا کرے اور یہ طے کرے۔ کہ زندگی کی تمام تگ و دو میں اس اصول کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ ہم ساری کائنات سے افضل ہیں۔ اور رب اکبر ہمارا خدا ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے اور وہی بالا و برتر ذات ہے۔ اس عقیدہ کا یقیناً یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ نفس میں وہ تمام خودداری اور رفعت کے جذبات پیدا ہو جائیں گے۔ جن پر مقصود طاہر و صالح زندگی کا انحصار ہے۔ توہمات مٹ جائیں گے۔ اور ہر شخص اپنے میں ایک روحانی قوت اور طاقت کو محسوس کریگا۔ ایک نوع کی بالیدگی اور ارتقا پائیگا۔ اور ہیئت اجتماعیہ کی شکل اس انداز میں ہوگی۔ کہ ہر شخص مساوات اور محبت کے حقوق سے یکساں بہرہ مند ہوگا۔ جب ہر شخص یہ عقیدہ رکھے گا۔ کہ ہم سب ایک ہی خالق اور آقا کے بندے ہیں۔ اور وہ آقا بلا تفریق سب کا بڑا و بزرگ ہے۔ تو دنیا میں فضیلت جنسی کا امتیاز مٹ جائیگا۔ گورے اور کالے میں کوئی فرق نہیں رہیگا۔ مشرق اور مغرب کے بسنے برابر ہو جائیں گے۔ اور اس طرح نوع انسانی بہت بڑی سعادت کو حاصل کریگی۔ قرآن حکیم بار بار اس دستور کو پیش فرماتا ہے۔ [illegible] غور کرو۔ کیا وہ تمہیں اپنی نشانیاں نہیں دکھاتا ہے۔ اور کیا اسی کے ہاتھ میں تمہاری ضروریات کی تکمیل نہیں ہے؟ وہی تمہیں رزق بہم پہنچاتا ہے۔ اور وہی تمہاری روزی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ مگر اس سادہ حقیقت کو بھی سمجھنے کے لئے جذبہ رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے۔ اگر طبیعت میں صلاحیت نہ ثابت ہو۔ اور حق کی طرف میلان ہو۔ تو پھر انسان کا اعمال اس حقیقت پر ایمان ہوگا۔ کہ سمجھے گا۔ کہ خدائے آسمان و زمین ہماری ضروریات کا متکفل ہے۔ ورنہ ہدایت کا حصول سخت مشکل ہے۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ کہ میری عبادت خلوص اور دیانت سے کرو۔ (ربانی صفحہ ۱۲۲ پ)

حل لغات

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ۔ کے معنے جہاں خود بلند مرتبت ہو سکتے ہیں۔ وہاں یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ اللہ اپنے بندوں کے درجات روحانی میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ وہ ان کے مرتبوں کو بڑھاتا رہتا ہے ۔

ٱلْوَٰحِدِ ٱلْقَهَّارِ ○
۱۷- ٱلْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ
لَا ظُلْمَ ٱلْيَوْمَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ ○
۱۸- وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْـَٔازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ
لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَـٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ
حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ○
۱۹- يَعْلَمُ خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى ٱلصُّدُورُ ○
۲۰- وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن
دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ
ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ○
۲۱- أَوَلَمْ يَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَيَنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ

اللہ کی جو اکیلا ہے دباؤ والا ○
۱۷- آج ہر شخص اپنی کمائی کا بدلہ پائیگا آج ظلم نہیں بےشک
اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○
۱۸- اور انہیں نزدیک آنے والے دن سے ڈرا جس وقت
دل غم میں بھرے ہوئے گلوں کو آپہنچیں گے۔ ظالموں کا
نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ شفیق کہ جسکی مانی جائے ○
۱۹- اللہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے۔ اور اس کو بھی
جو دلوں میں چھپا ہے ○
۲۰- اور اللہ انصاف سے فیصلہ کرتا ہے اور جنہیں اس کے
سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کرتے۔ بےشک
اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ○
۲۱- کیا اور انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے کہ ان

حاشیہ صفحہ ۱۱۲۱-

اور اس استحکام و عزیمت کے ساتھ کہ منکرین کی مخالفت تمہارے عقیدوں میں تزلزل پیدا نہ ہو سکے۔

ف یعنی وہ بلند مرتبت ذات جو عرش جلال و جبروت پر قرار پذیر ہے۔ وہ کائنات کی مصالح کو خوب سمجھتی ہے۔ اور وہ اس بات میں تمہارے مقاصد کی پرواہ نہیں کرتی۔ یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ تمہارے نزدیک جو نبوت کا مستحق ہو۔ وہ پیغمبر قرار پائے۔ اور جس کو تم دیکھو کہ دنیوی اعزاز سے محروم ہے اللہ بھی اسکو عہدہ رسالت سے سرفراز نہ کرے۔ وہ اپنے معاملات میں خودمختار ہے۔ اور اس کے ہاں فضیلت و شرف کا معیار وہ نہیں ہے۔ جو تمہارے ہاں ہے۔ وہ جس شخص کو اہل سمجھتا ہے۔ اسکو نوازتا ہے۔ اور امین بنکر وحی فرماتا ہے۔ وحی اور شریعت کو روح سے تعبیر کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح روح سے انسانی جسم میں تازگی اور نزہت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسانی زندگی کے لئے روح کی احتیاج ہے۔ اسی طرح شریعت اور مذہب جسم انسانی کی جان ہے۔ اور روح حیات ہے۔

بتوں کو کیوں پوجتے ہو؟

قرآن حکیم بار بار شرک کی تردید کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تمہارے بتوں کو اور معبودان باطل کو کائنات کے کاروبار میں کوئی دخل نہیں اور یہ مشرکانہ تصورات قیامت کے دن تمہیں اللہ کی گرفت سے نہیں چھڑا سکیں گے۔

حل لغات۔ یَوْمَ التَّلَاقِ۔ قیامت کے دن جب سب میں ایک جگہ جمع ہونگے۔ اور باری تعالیٰ کے حضور میں پیشی ہوگی۔ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ۔ وہ دن جو اپنی قطعیت کے اعتبار سے بالکل قریب اور قریع ہو

[illegible]

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ○

لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ وہ ان سے زور میں بھی بڑھے ہوئے تھے جو زمین میں چھوڑ گئے سو اللہ نے انہیں انکے گناہوں پر پکڑا۔ اور انکے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا ○

۲۲- ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○

۲۲- یہ اسلئے ہوا کہ ان کے پاس انکے رسول معجزے لیکر آتے رہے اور انہوں نے نہ مانا۔ پھر خدا نے انہیں پکڑا بیشک وہ زور آور اور سخت عذاب دینے والا ہے ○

۲۳- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○

۲۳- اور ہم نے موسیٰ اپنی نشانیاں اور کھلی سند دے کر بھیجا ○

۲۴- إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ○

۲۴- فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف سو وہ بولے کہ یہ جادوگر ہے جھوٹا ○

ف قابل غور چیز ہے۔ کہ کیونکر انسان ان پتھروں اور زندہ و مسخ کے لاشوں کو خدا سمجھ لیتا ہے۔ اور کس طرح ان کی عبادت میں اسکو روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ حالانکہ نہ یہ اسکی باتوں کو سن سکیں اور نہ انکے نعتہائے عقیدت سے واقفیت حاصل کر سکیں جو خدا ہماری آواز کو نہیں سنتا۔ اور ہمارے دلی جذبات کو نہیں جانتا۔ وہ کیونکر خدا ہو سکتا ہے؟ ہم تو فطرتاً ایسا خدا چاہتے ہیں۔ جو غموں اور مصیبتوں میں نعرۂ نالہ و فریاد اور شیون و بکا کے جاری رہتے ہی ہمیں روحانی تسکین عطا کرے۔ جو براہ راست ہمارے کلیجے کے داغہائے الم کو دیکھتا ہو۔ اور ہماری پُر درد آواز کو سنتا ہو۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ لوگ کیوں بتوں پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور کیوں یہ فرض کر لیتے ہیں۔ کہ یہ پتھر پسیجیں گے۔ اور اپنی غیر معمولی قدرت سے انکی مشکلات کو دور کریں گے۔ حالانکہ وہ پتھر ہیں۔ بے جان ہیں اور بے حس ہیں۔

زمین میں چل پھر کر دیکھو

ف خدا کی سنت اقوام و ملل کے متعلق یہ رہی ہے۔ کہ جب انکے پاس انکے رسول دلائل و شواہد لے کر آتے ہیں۔ اور انہوں نے انہیں جھٹلایا ہے۔ تو انکی غیرت جوش میں آئی ہے۔ اور انکو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور پھر کسی قسم کی رعایت کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اسلئے قریش مکہ کو تنبیہ کیا ہے۔ کہ تم قوت اور دولت پر ناز نہ کرو تم سے پہلے بھی اس روئے زمین پر قومیں آباد ہو چکی ہیں۔ اور وہ تم سے قوت اور استعداد میں کہیں زیادہ تھیں مگر جب انہوں نے نافرمانی کی اور اللہ کے حکموں کو ٹھکرایا۔ تو پھر انکو اس طرح فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کہ آج صرف عبرت و تذکیر کے لئے چند کھنڈرات باقی ہیں۔ جو انکے تکبر و غرور پر نوحہ کناں ہیں۔ اور وہ شاندار شخصیتیں جنکو یہ شبہ تھا۔ کہ زمانہ ان کو کبھی فراموش نہیں کریگا۔ قطعاً موجود نہیں ہیں۔ اور حرف غلط کی طرح انکا نام و نشان تک مٹ گیا ہے۔ کیا انکے بعد بھی تمہارا گمان ہے۔ کہ باوجود حق و صداقت کی مخالفت کے تم زندہ باقی رکھے جاؤ گے۔ اور خدا تمہاری قوت اور طاقت سے ڈر جائیگا۔ اور تم سے بالکل تعرض نہیں کریگا۔ تم زمین میں چلو پھرو۔ اور تاریخ اقوام کے ورق الٹ کر دیکھو۔ اگر وہ اللہ کی گرفت سے بچ سکے ہوں۔ تو تمہارے لئے بھی بچ نکلنے کے امکانات ہیں۔ ورنہ تم کیونکر بچ سکو گے۔

حل لغات:- آثارا۔ جمع اثر۔ یعنی اپنی عظمت و رفعت کے مادی نشانات۔ واق۔ بچانے والا۔ قوی۔ صاحب قوت و اقتدار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵- فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○

۲۵- پھر جب ہمارے پاس سے حق بات لیکر موسیٰ اُن کے پاس پہنچا تو وہ بولے کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں انکے لڑکوں کو قتل کرو اور انکی لڑکیوں کو جیتا رکھو اور کافروں کا جو داؤ ہوتا ہے سو غلط ہوتا ہے ○

۲۶- وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ○

۲۶- اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہارا دین نہ بگاڑ دے یا زمین میں فساد ظاہر نہ کرے ○

۲۷- وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○

۲۷- اور موسیٰ نے کہا کہ جتنے ہیں ہر متکبر سے جو حساب کے دن کو نہیں مانتا اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں ○

۲۸- وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ

۲۸- اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص نے جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا یوں کہا۔ کیا تم ایک آدمی کو اس بات پر مارے ڈالتے ہو،

فرعون کے استبداد کا جواب

ف۱ حضرت یوسف کے عہد بابرکت میں بنی اسرائیل مصر میں آئے اور پھر وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ تقریباً چار سو سال انہوں نے یہاں امن و سکون کے ساتھ گزارے لیکن اس کے بعد جب قبطیوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں میں ہم سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ تو انکو خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ قوت و اقتدار کے تمام شعبوں پر چھا جائیں۔ اور ہمیں جو کہ مصر کے اصل باشندے ہیں نکال باہر کریں۔ اسلئے مخالفت اور عناد کے جذبات ان کے سینوں میں پیدا ہوئے اور آہستہ آہستہ بڑھنے لگے۔ فراعنہ مصر نے قبطیوں کا ساتھ دیا اور بنی اسرائیل کی تذلیل و تحقیر شروع کی۔ تقریباً نصف صدی کے معاندانہ طرز عمل نے تمام اختیارات کو قبطیوں کی طرف منتقل کر دیا۔ اور بنی اسرائیل نہایت ہی بری طرح غلامی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اور پھر بھی ان کا جذبۂ انتقام فرو نہ ہوا۔ یہ لوگ چاہتے تھے کہ ان سے پوری طرح کا انتقام لیں اور مصر میں اس طرح انکو بے دست و پا کر دیں۔ کہ کبھی بھی یہ غلبہ حاصل نہ کریں۔ اور ہمیشہ ہمارے محتاج رہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بھیجا۔ تاکہ وہ ان کے ظلم و استبداد کا مقابلہ کریں۔ اور فرعون اور اسکے اعوان و انصار کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ فرعون کو جب حضرت موسیٰ کے ان عزائم کا پتہ چلا تو اس کے قتل کے منصوبے بنانے لگا۔ کہ مجھے اجازت دو کہ میں اس کو ہلاک کر ڈالوں اور یہ جو ایک خدائے واحد کی طرف بلاتا ہے۔ میں اس کی قوت بھی آزما دیکھوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ تمہارے نظام کو درہم برہم نہ کر دے اور تمہارے مسلک کو بدل نہ ڈالے۔ اور ملک میں ابتری اور خرابی نہ پھیلا دے۔ قرآن حکیم نے یہاں تمام واقعات کو یہاں مختصر کر دیا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ فرعون کے محلوں کے خلاف کس طرح آواز اٹھاتے رہے۔ اور انکے قصر میں تربیت حاصل کی۔ اور پھر اسکو تبلیغ کے لئے منتخب کیا۔ معجزات دکھلائے۔ مقابلہ ہوا اور انکی فتح ہوئی۔ یہاں صرف اس قدر جتلانا مقصود ہے۔ کہ ہر سرکشی اور بغاوت کے لئے اللہ کے پاس ایک نوشتۂ ہلاکت ہے اور قوت ہے جس سے وہ کام لیتا ہے۔ اور معاندین کو یا تو صفحۂ گیتی سے ملیامیٹ بنا دیتا ہے یا کچل دیتا ہے۔ اس لئے کج فہم لوگ اپنے جہل اور تعصب میں اس حد تک جرأت نہ کریں۔ کہ خدا کی گرفت سے اپنے کو آزاد سمجھیں۔

حضرت موسیٰ نے جب فرعون کے اس ارادہ کے متعلق سنا۔ تو کہنے لگے میں اس پروردگار کی پناہ میں ہوں۔ جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے اس لئے ہر بے دین کے کبر و نخوت سے محفوظ ہوں۔ (دیکھو ۳۲۹ پر)

حل لغات:- كَيْدُ ۔ تدبیر۔
اَلْفَسَادُ ۔ تباہی۔ ضد اصلاح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○

جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ بلاشبہ وہ رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑا ہے اور جو وہ سچا ہے تو کوئی وعدہ جو تم کو دیتا ہے ضرور وہ تم پر آ پڑیگا بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا جو حد سے نکلنے والا جھوٹا ہو ○

۲۹- يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○

۲۹- اے میری قوم آج تمہاری سلطنت ہے کہ ملک میں غالب رہے ہو سو اللہ کے عذاب سے کون ہماری مدد کریگا اگر ہم پر آ گیا فرعون نے کہا میں تم پر وہی دکھاتا ہوں جو میں دیکھتا ہوں۔ اور تمہیں وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے ○

۳۰- وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ○

۳۰- اور اس نے جو ایمان لایا کہا اے میری قوم میں تمہاری نسبت ڈرتا ہوں کہ تم پر گذشتہ گروہوں کا سا دن نہ آ جائے ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲۴۔ ایمان میں یہ عجیب قوت ہے کہ یہ خود ولولہ کو قبول اور پذیرائی کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور اس کا انتخاب بھی اس طرح کا ہوتا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے یہاں یہ کیفیت ہے کہ فرعون اور اسکی قوم موسیٰ کی دعوت آزادی کی وجہ سے انکار و عناد پر تلے بیٹھے ہیں۔ یا خرمات بیان کا یہ عالم ہے کہ فرعون ہی کے کنبہ والوں میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ کی دعوت کو قبول کر لیتا ہے اور صاف طور پر اپنی قوم سے کہتا ہے کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس خیال سے مارتے ہو۔ کہ وہ اللہ کی ربوبیت کا قائل ہے ✦ (حاشیہ صفحہ ھذا)

ف حالانکہ وہ بے شمار دلائل بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کر چکا ہے۔ اس لئے بہتر رائے یہ ہے۔ کہ تم اسے کچھ نہ کہو۔ اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو اپنی سزا خود بھگت لیگا۔ اور اگر صداقت شعار ہے تو پھر وہ عذاب ضرور آئیگا۔ جس کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے اور یاد رکھو۔ کہ آج بیشک ارض مصر میں تمہاری بادشاہی ہے مگر جب اللہ کے غضب اور غصہ میں تحریک ہوئی۔ تو کون ہماری مدد کریگا ✦

مردِ مومن کی وسعتِ نظری

مرد مومن نے قوم کو ارادۂ قتل سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ بہت عقلمند اور صاحب بصیرت آدمی معلوم ہوتا ہے اور اس کی گفتگو سے یہ بھی ٹپکتا ہے۔ کہ اسے اقوام و ملل کی تاریخ پر پورا عبور حاصل تھا۔ چنانچہ جب فرعون نے اسکے جواب میں کہا۔ کہ میری تو یہی رائے ہے۔ جس کو میں بیان کر چکا ہوں۔ اور میں تمہیں اصل مصلحت کی باتیں بتاتا ہوں۔ تو اس نے جواباً اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اے قوم تم جو چاہو اپنے لئے کرلو۔ مجھے تو ڈر ہے۔ کہ تمہارا حشر بھی کہیں وہ نہ ہو۔ جو پہلی قوموں کا ہوا ✦

حلِ لغت

فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ۔ تو اس پر اسکے جھوٹ کا بوجھ ہوگا۔ یعنی اس کا جھوٹ اسی پر ہوگا ✦

مُسْرِفٌ۔ حدود انصاف سے آگے نکل جانیوالا ✦

بَاْسِ اللّٰهِ۔ اللہ کا عذاب ✦

الْاَحْزَابِ۔ جمع حزب بمعنی گروہ۔ یعنی ہلاک شدہ جماعتیں ✦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۱- مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

۳۱- جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور جو لوگ پیچھے ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ۝

۳۲- وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝

۳۲- اور اے میری قوم مجھے تمہاری نسبت ہانکا کرنے کے دن کا ڈر ہے ۝

۳۳- يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

۳۳- جس دن پیٹھ پھیر کے بھاگو گے اللہ تمہیں بچانیوالا نہیں ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۝

۳۴- وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝

۳۴- اور اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا۔ پھر تم اس سے جو وہ تمہارے پاس نشانیاں لایا تھا ہمیشہ شک میں رہے یہاں تک کہ جب مر گیا تو تم نے کہا کہ اسکے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجیگا اسی طرح اللہ اس شخص کو جو حد سے باہر نکلا ہوا شک میں گرفتار ہوتا ہے گمراہ کرتا ہے ۝

تم بھی کہیں قوم نوح اور ثمود کی طرح اللہ کے عذاب کا شکار نہ بن جاؤ۔ اے قوم مجھے اندیشہ ہے۔ کہ قیامت کے دن جب تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر دوزخ کی طرف دوڑو گے۔ تو تمہیں کوئی قوت نہ بچا سکے گی۔ اس وقت یہ حکومت واقتدار اور یہ شاہت اور اختیارات تمہارے کام نہ آ سکیں گے۔

تم کو معلوم ہے۔ کہ جب حضرت یوسف تم میں پہلے پہل تشریف لائے تھے۔ اور انہوں نے دلائل وشواہد سے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا تو تم اس وقت بھی شک وشبہ میں مبتلا رہے۔ اور پھر جب انکا انتقال ہوگیا۔ تو تم نے از راہ محرومی وبدبختی کہا۔ کہ اچھا ہوا۔ اب ان کے بعد تو کوئی شخص نہ آئیگا۔ اور ہم کو عیش وعشرت کی زندگی سے نہ منع کریگا اس وقت بھی تم نے خباثت نفس کا ثبوت دیا۔ اور اس وقت بھی تم توفیق وہدایت سے محروم ہو رہے ہو۔ یقیناً ایسے نفاق کوش طبیعت کے لئے کبھی بھی سعادت سے بہرہ مندی حاصل نہیں ہوتی۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ مرد مومن قوموں اور ملتوں پر جو عذاب آتا ہے۔ اسکی حکمت کو خوب سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے جہاں یہ قوم کو تباہی اور ہلاکت سے متنبہ کرتا ہے۔ وہاں کہتا ہے۔ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ یعنی یہ عذاب جو آتا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ خدا بالطبع انتقام پرور واقع ہوا ہے اور بعض مظاہرہ جلال وجبروت میں عوام انسان کے ایک طبقہ کو فنا کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ بلکہ یہ مصلحت پر مبنی ہوتا ہے۔ قوموں کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے۔ جب انکے اعمال کی سمیت سارے جسم انسانی میں سرایت کر جائے۔ اور خطرہ ہو کہ ان کا بقا آئندہ نسلوں کیلئے تباہ کن ہوگا اس وقت انکو سزا دی جاتی ہے۔ اور جسم انسانی سے انکے تعلق حیات کو منقطع کیا جاتا ہے۔ تاکہ جسم کا وہ سارا حصہ آفت دنیا سے بچ جائے جس طرح زندگی قائم رکھنے کیلئے انسان کے بعض اعضاء کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور یہ عمل کے ساتھ مہربانی اور کرم گستری کا سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ان قوموں کو تباہ کر دینا جیسے گناہوں سے ساری کائنات انسانی کے لئے خطرہ ہو محض انسانیت کے ساتھ بہترین سلوک روا رکھنا اور زندگی کو بچانا ہے۔

حل لغات

اَلتَّنَادِ۔ پکار۔ دعوت۔ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ۔ یہ طرز طعن ہے کہ یہ قبطیوں کا عقیدہ نہیں تھا۔ کیونکہ وہ تو حضرت یوسفؑ کو پیغمبر ہی نہیں مانتے تھے۔ بلکہ یہ اظہار مسرت کا ایک انداز تھا۔ غرض یہ تھی۔ کہ اچھا ہوا اس مصیبت سے پیچھا چھوٹا۔ جن سے انکی خواہش تھی کہ اب کوئی دوسرا پیغمبر تشریف نہ لائے۔ اور ہمکو نصیحت نہ فرمائے جس کے لئے ان کی دقتی۔ جیسا کہ حق

موزوں ہی کے تقاضے کو پورا کیا ہے۔ کہ یہ انہوں نے غلط تسہیل الشمس کیا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

۳۵- الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○

۳۵- جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی سند کے جو ان کو پہنچی ہو جھگڑتے ہیں۔ یہ اللہ کے نزدیک اور مومنین کے نزدیک بڑی بیزاری ہے۔ یوں اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر کرتا ہے ○

۳۶- وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ○

۳۶- اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان میرے لئے ایک محل بنا تاکہ میں رستوں پر پہنچوں ○

۳۷- أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ○

۳۷- آسمانوں کے رستوں پر۔ پھر میں موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کے برے عمل اس کے لئے آراستہ کئے گئے اور وہ راہ سے روکا گیا اور فرعون کا مکر صرف ہلاکت میں تھا ○

میں موسیٰ کے خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں

جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ کے مشن کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اور لوگ خفیہ خفیہ ان کی تعلیمات پر ایمان لا رہے ہیں۔ تو اس کے وزراء و اشراف ہامان سے کہا کہ یہ مجھے اس خدا کی دعوت دیتے ہیں۔ تم ایک بلند مینار و بالا مینار تعمیر کرو۔ میں اس پر چڑھ کر دیکھوں کہ آسمانوں میں موسیٰ کا خدا کیونکر قیام پذیر ہے۔ گویا یہ لوگوں کو جتلانا چاہتا تھا کہ میرے سوا اور کون خدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی خدا ہے۔ تو وہ آسمانوں میں ہوگا۔ وہ اس کو میری طرح نظر آنا چاہیے۔ گویا اس بیوقوف نے سمجھا کہ خدا بھی میری طرح کوئی جسمانی تشخص رکھتا ہے۔ جو حواس و جہت کی محتاج ہے اور جس کو محسوس کیا جا سکتا ہے حالانکہ وہ ذات بے ہمتا ایسی ذات ہے جس تک نہ حواس اور خیال اور قیاس و وہم کی رسائی بھی نہیں ہو سکتی۔ جو عقل و خرد سے بالا اور فہم و فراست کی پہنچ سے بہت دور ہے۔ جو اگرچہ اعلیٰ درجے کے وصف و تحقق سے متصف ہے۔ مگر اپنے جمال اور جبروت کے ساتھ اس قدر پوشیدہ ہے کہ ہر طرف پنہاں ہیں کہ آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اور اس کا خیال اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی تجلیات ہر جگہ اور ہر مقام میں موجود ہیں۔ مگر وہ بذات خود کسی جگہ و جہت سے نسبت و اشتباہ نہیں رکھتا اس لئے فرعون نے اس کے متعلق اگر یہ کہا کہ وہ آسمانوں میں اس انداز میں موجود ہے۔ کہ میں اس کو دیکھ سکوں گا۔ یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ یا وہ محض خدا کے وجود کا مضحکہ اڑانا چاہتا تھا۔ اہل کتاب نے یہاں یہ کہا ہے۔ کہ ہامان جس کا قرآن نے فرعون کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ بہت بعد کا آدمی ہے اور فرعون کے دور ما بعد اور ہامان کے درمیان صدیوں کا فاصلہ حائل ہے۔ پھر یہ کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ کہ وہ فرعون کے زمانے میں بطور وزیر کے موجود تھا۔ اور فرعون نے اس سے کہا کہ وہ مینار تعمیر کرائے۔ جواب یہ ہے کہ فرعون کا زمانہ اتنا قدیم ہے کہ تاریخ کی نہیں ہے اور اس کا ذکر ہے جس قدر تاریخ کا تعلق ہے۔ وہ تعلق غیر مستند ہے۔ اس لئے اس کی روشنی میں قرآن پر اعتراض کرنا غلط ہے۔ قرآن ہمارے نزدیک مستند ترین تاریخ اقوام ہے۔ یہ اعتراض اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ کوئی کتاب ایسی موجود ہو جو استناد میں وہی درجہ رکھتی ہو۔ جو قرآن حکیم کا ہے۔ اور پھر اس میں یہ لکھا ہو۔ کہ فرعون کے زمانہ میں ہامان نامی کوئی شخص نہ تھا۔ اور جب یہ حیثیت نہیں ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ قرآن نے کہا ہے وہی درست ہے۔

حل لغات: سلطان۔ دلیل قاہر و حجت۔ تمدد عدہ۔ متکبر۔ مغرور۔ جبار۔ سرکش۔ جابر۔ اسباب۔ رستے۔ اطلع۔ جھانکوں۔

ہلاکت و تباہی۔ زیاں کاری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸- وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۚ

۳۸- اور اس ایماندار نے کہا۔ اے قوم میری پیروی کرو۔ میں تمہیں بھلائی کی راہ دکھلاؤں گا ○

۳۹- یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ○

۳۹- اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو صرف تھوڑا فائدہ ہے اور آخرت جو ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○

۴۰- مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ○

۴۰- جس نے بدی کی وہ اسی کے برابر جزا پائے گا۔ اور جس نے نیکی کی مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے تو وہی جنت میں جائیں گے۔ وہاں بے حساب[ف۱] رزق پائیں گے ○

۴۱- وَیٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ○

۴۱- اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات[ف۲] کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو ○

۴۲- تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ

۴۲- تم مجھے بلاتے ہو کہ اللہ سے منکر ہو جاؤں اور اس کا شریک

ف۱ اس مرد مومن نے اپنی قوم کو اچھی طرح حضرت موسیٰ کی تعلیمات سے روشناس کیا۔ اور پوری داعیانہ قوت سے کام لے کر ان کو سمجھایا کہ کس طرح وہ رشد وہدایت کی راہ قبول کر لیں۔ اور فرعون کی غلامی سے آزاد ہو جائیں۔ کبھی یہ کہا۔ کہ میں تمہیں ٹھیک راستہ پر گامزن کرنا چاہتا ہوں۔ کبھی دنیا کے زوال کے فنا اور عارضی ہونے کی طرف انکی توجہ کو مبذول کیا۔ اور کبھی یہ کہا۔ کہ دیکھو تم پر تمہارے یہاں کے اعمال کی پوری پوری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر برائی کا ارتکاب کرو گے۔ تو سزا ملے گی۔ اور اگر نیک اور صالح بنو گے۔ تو جنت کی نعمتوں سے تمہیں نوازا جائے گا ۔

مرد مومن کی بقیہ تقریر

ف۲ اس مرد مومن نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں تو تمہیں نجات اور خلاصی کی دعوت دیتا ہوں۔ اور تم مجھے جہنم کی طرف بلاتے ہو۔ تم یہ چاہتے ہو۔ کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہراؤں۔ جن کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ کیونکر خدا ہو سکتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ
اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝
٤٣- لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ
لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ
وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ
الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝
٤٤- فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ
وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝
٤٥- فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا

اُسے ٹھہراؤں جس کا مجھے علم نہیں اور میں تمہیں
غالب گناہ بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ۝
٤٣- کچھ شک نہیں کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کا
بلاوا کہیں (مفید) نہیں، نہ دنیا میں اور نہ آخرت
میں اور یقیناً ہمیں اللہ کی طرف جانا ہے اور یہ
کہ حد سے باہر نکلنے والے وہی دوزخی ہیں ۝
٤٤- پس جو میں تمہیں کہتا ہوں آئندہ یاد کرو گے اور
میں تو اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک اللہ
بندوں کو دیکھتا ہے ۝
٤٥- پھر موسیٰ کو اللہ نے اُنکے مکر کے شر سے بچا لیا۔

میں تمہیں اپنے رب عزت اور خطا بخش خدا کی جانب .... بلاتا ہوں۔ جو ساری دنیا کا مالک ہے۔ اور تم جن معبودان باطل کے لئے میری عقیدت مندی کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ وہ دنیا میں کام آ سکتے ہیں۔ نہ آخرت میں۔ یاد رکھو ہم سب کو بالآخر اسی خدا کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہاں وہ لوگ جو حد عبودیت سے تجاوز کر رہے ہیں۔ دوزخ میں جائیں گے۔ تم لوگوں کو عنقریب معلوم ہو گا۔ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ وہ حق و صداقت ہے۔ اور میں اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ میرا ایمان یہ ہے کہ خدا اپنے بندوں کا ہمیشہ خیال رکھتا ہے۔

اس مخلصانہ وعظ کا اثر الٹا ہوا۔ قوم مخالفت پر آمادہ ہو گئی۔ اور یہ سوچنے لگی۔ کہ کیونکر حضرت موسیٰ کے تبلیغی اثرات کو لوح قلب سے مٹایا جا سکتا ہے۔ تشدد کی تیاریاں ہونے لگیں اور سزا کی دھمکیاں دی جانے لگیں۔ کہ اتنے میں حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ آپ ارض مصر کو چھوڑ دیں۔ اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے اس پر عمل کیا۔ اور راتوں رات سرزمین مصر کو خالی کر دیا۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں نے تعاقب کیا۔ اور دریا میں ڈبو دیئے گئے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ نے اپنے بندوں کی حمایت کی اور حیرت انگیز طریق سے اتنے بڑے بادشاہ کے چنگل سے ان لوگوں کو رہائی بخشی۔ اور عملاً یہ جتا دیا۔ کہ اللہ کی ذات ہی بجائے خود ایک طاقت اور قوت ہے۔ اور جس کے ساتھ اللہ کی نصرت اور اعانت ہو۔ وہ کبھی اپنے مقاصد میں ناکام نہیں رہتا۔ اور نیز اس چیز کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ غرور والوں کے لئے ہمیشہ شکست اور ہزیمت ہے اور یہ مقدرات سے ہے۔ کہ حمایت کی فتح ہو اور باطل دب جائے۔

حل لغات

لَا جَرَمَ۔ تاکید کے لئے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝
۴۶- اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا
وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟
اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝
۴۷- وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ
الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝
۴۸- قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَيْنَ الْعِبَادِ ۝

اور فرعون کے لوگوں کو بُرے عذاب نے گھیر لیا ۝

۴۶- وہ آگ ہے جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی. کہیں گے کہ فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کرو ۝

۴۷- اور جب وہ آگ میں آپس میں جھگڑا کریں گے۔ تو ناتواں لوگ سرکشوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے۔ پھر کیا تم ہم سے ایک حصّہ آگ کا دفع کر سکتے ہو؟ ۝

۴۸- متکبر کہیں گے، بے شک ہم سب اسی میں ہیں۔ بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے ۝

عذاب قبر کا ثبوت

ولہ اسلامی عقیدہ یہ ہے۔ کہ موت کے بعد ہر انسان عالم قبر یا عالم برزخ میں رہتا ہے۔ اور یہ حالت ایک طرح کی تنویمی حالت ہوتی ہے۔ سابقہ اعمال کا اس عالم پر اثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نیک رہا ہو۔ تو یہاں اچھے اثرات کو محسوس کرتا ہے اور قرب اور مسرت سے دوچار ہوتا ہے۔ اور اگر اس نے دُنیا میں بُرے اعمال کئے ہیں تو یہاں ان کی تکلیف کو محسوس کریگا۔ یہ عذاب قبر ہے۔ اس عقیدے کا ثبوت اس آیت سے ملتا ہے۔ کیونکہ یہ مذکور ہے۔ کہ فرعون اور آل فرعون کو صبح وشام جہنم کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اور پھر جب باقاعدہ حساب و کتاب کی منزلیں طے ہو چکیں گی۔ تو اس وقت ان کے متعلق کہا جائے گا۔ کہ انہیں شدید ترین عذاب میں ڈال دو۔ یہاں يُعْرَضُوْنَ کا لفظ یہ بتا رہا ہے۔ کہ یہ عذاب قبر صرف اسی شکل میں ہوگا۔ کہ یہ لوگ اپنے عذاب کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے۔ اور روحانی اذیت محسوس کریں گے ٭

گمراہ کن کبراء دین

قیامت کا یہ پہلو بالکل عجیب ہوگا۔ کہ وہ لوگ جن کو ضعیف الاعتقاد حضرات بزرگانِ کرام سمجھتے تھے۔ اور جن کی وجہ سے انہوں نے حق وصداقت کی آواز کو سُنا نہیں تھا۔ وہ بھی کال جہنم میں ہونگے۔ یہ مریدان عقیدتمندان سے کہیں گے۔ کہ دنیا میں تو ہم لوگ تمہارے تابع تھے۔ ہم نے اپنی عقل وخرد کو تمہارے ہاتھ بیچ رکھا تھا۔ آج ہمیں اس عذاب سے بچاؤ۔ اور اپنی مشیخت کا ثبوت دو۔ وہ کہیں گے آج وہ تمام پردے اُٹھ کے چاک ہو چکے ہیں اور معلوم ہو چکا ہے۔ کہ یہاں ہم اور تم دونوں برابر کے مجرم ہیں۔ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اللہ نے اپنا منصفانہ فیصلہ صادر فرما دیا ہے۔ اب نہ ہم بچ سکتے ہیں اور نہ تم ٭

حل لغات :- غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۔ باعتبار معنا کے صبح وشام ٭

اَلضُّعَفٰٓؤُا ۔ جو اپنی رائے نہیں رکھتے۔ اور دین کے معاملہ میں اپنے مشائخ مذہبی کے تابع ہیں ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹- وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

۴۹- اور جو آگ میں ہوئے دوزخ کے داروغوں سے کہیں
گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ ایک دن ہمارے
۵۰- عذاب میں تخفیف کرے ○

۵۰- قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم
بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا
وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ ○ع

وہ کہیں گے کیا تمہارے رسول معجزے لے کر
تمہارے پاس نہ آئے تھے؟ کہیں گے کیوں
نہیں۔ کہیں گے پھر تم ہی پکارو اور کافروں کی
پکار کچھ نہیں مگر بھٹکنا یعنی بالکل بے سود ہے ○

ربع

۵۱- إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ
آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ
يَقُومُ الْأَشْهَادُ ○

۵۱- ہم اپنے رسولوں کی اور مومنین کی حیات دنیا
اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے مدد
کرتے ہیں ○

ف غرض یہ ہے کہ وہ مقام ہوگا جہاں ارادت اور عقیدت کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور ہر شخص اپنی ذاتی ذمہ داری کو محسوس کرے گا۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ حاملین قسمت و مقتدائے دین کس وجہ مکار تھے اور کیونکر کمزور استعداد کے لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔

پھر جب یہ لوگ دیکھیں گے۔ کہ یہ بیچارے تو کچھ نہیں کر سکتے۔ تو فرشتوں سے کہیں گے۔ تم ہی ہمارے لئے تخفیف عذاب کی دعا کرو۔ وہ کہیں گے اب تو دعا کا کوئی موقع ہی نہیں رہا۔ کیا تمہارے پاس انبیاء و رسل نہیں آئے تھے۔ اور کیا انہوں نے دلائل و شواہد سے تمہیں نہیں نوازا تھا۔ تم نے اس وقت کیوں انکار کیا۔ کیوں حق و صداقت کی تعلیم کو ٹھکرایا۔ وہ جواباً کہیں گے۔ یہ تو درست ہے۔ کہ اللہ کے رسول آئے۔ اور انہوں نے اپنا پیغام ہم تک پہنچایا۔ یہ ہماری محرومی تھی۔ کہ ہم ایمان کی دولت سے بہرہ مند نہ ہو سکے۔ فرشتے کہیں گے۔ کہ پھر تم خود ہی دعا کرو۔ اور یہ معلوم ہے۔ کہ کفار و منکرین کی دعائیں محض بے اثر ہیں۔

حل لغات

فِي ضَلَالٍ یعنی معرض انعدام میں۔ یہ اس قبیل سے ہے۔ كَيْدُهُمْ فِي تَضْلِيلٍ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲- يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ
وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ الدَّارِ ○
۵۳- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْهُدٰى وَ
اَوْرَثْنَا بَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ الْكِتٰبَ ○
۵۴- هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○
۵۵- فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ○
۵۶- اِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِي
صُدُورِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

۵۲- جس دن ظالموں کو ان کا عذر نفع نہ دیگا اور ان
کے لئے لعنت ہے اور انکے لئے بُرا گھر ہے ○
۵۳- اور بے شک ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی ۔ اور
بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ○
۵۴- (جو) ہدایت اور نصیحت (تھی) عقلمندوں کیلئے ○
۵۵- سو تو صبر کر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ
کی معافی مانگ اور صبح کے وقت اور شام کے وقت
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی تسبیح کر ○
۵۶- جو لوگ بغیر کسی سند کے جو اُن کے پاس
آئی ۔ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ۔ ان
کے دلوں میں سوائے غرور کے اور کچھ نہیں

ف۱ ابتدائے سورت میں یہ بتایا تھا ۔
کہ یہ لوگ جو منکرین ہیں ۔ ان کا شہروں
میں گھومنا پھرنا آپ کو دھوکے میں
نہ ڈالدے ۔ ہم ضرور اُن سے انکی
سرکشیوں کا انتقام لیں گے ۔ ان کے
بعد ان لوگوں کا ذکر تھا ۔ جنہوں نے
حق کا مقابلہ کیا ۔ اور ناکام رہے ۔ اور
ان کی تمام تدبیریں باطل رہیں ۔ اس آیت
میں بتایا ہے ۔ کہ ہمارا قانون ہے ۔ کہ
تمام صداقت شعار لوگوں کی حمایت
کی جائے ۔ ہم کفر کے مقابلہ میں ایمان
کو رسوا نہیں کرتے ۔ انبیاء و رسل کی
اور ان کے ماننے والوں کی ہم دُنیا
میں تائید کرتے ہیں ۔ اور آخرت
میں بھی ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ۔
جنہوں نے عقل و خرد سے کام

نہیں لیا ۔ وہ یہاں بھی ذلیل ہیں اور عقبیٰ
میں بھی ذلیل ہونگے ۔ وہاں ان کا کوئی
عذر مسموع نہ ہوگا ۔
ف۲ یعنی جب یہ طے ہے ۔ کہ انبیاء اور مصلحین
اُمت کی اللہ تعالیٰ ہمیشہ تائید فرماتا ہے ۔
اور دنیا میں ان کو ذلیل اور رُسوا نہیں ہونے
دیتا ۔ تو آپ آپکو حق و صداقت کی راہ میں
جو مصیبتیں پیش آئیں ۔ انکو خندہ پیشانی سے برداشت
فرمائیے ۔ کہ بالآخر فتح آپ ہی کی ہے ۔
اور وہ لوگ جو ازراہِ نادانی آپکے حق میں
گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ ان کے لئے
بخشش طلب کیجئے ۔ اور صبح و شام اللہ
کی حمد و تسبیح بیان کرتے رہیئے ۔
حلِ لُغات :- لِذَنۢبِكَ ۔ یعنی وہ گناہ جو
تیرے باب میں سرزد ہوا ۔ یعنی اِضَافَةُ الْمَصْدَرِ
اِلَى الْمَفْعُولِ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

جس تک وہ کبھی نہ پہنچیں گے سو تو اللہ سے پناہ مانگ بیشک وہ جو ہے وہی سنتا دیکھتا ہے ○

۵۷- لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

۵۷- کچھ شک نہیں کہ لوگوں کی پیدائش کی نسبت آسمانوں اور زمین کی پیدائش بہت بڑی بات ہے۔ لیکن آدمی نہیں جانتے ○

۵۸- وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

۵۸- اور نابینا اور بینا برابر نہیں اور نہ ایمان دار جو نیک کام کرتے ہیں اور نہ بدکار۔ تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو ○

۵۹- اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

۵۹- بے شک وہ گھڑی آنی ہے اس میں شک نہیں۔ اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○

خدا حشرِ اجساد پر قادر ہے

طبیعیین قیامت کے منکر ہیں۔ اور اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے کہ موت کے بعد اللہ تعالیٰ حشرِ اجساد پر قادر ہے۔ اسلئے قرآن کہتا ہے۔ کہ تم آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرو۔ جب کہ ان سب عظیم چیزوں کو اس نے محض اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔ اور ان میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہیں کی۔ تو پھر اس مشتِ غبار انسانی کو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر دشوار ہوگا۔ جو خدا محض ارادہ کی حرکت سے ہزار جہان منصۂ وجود پر لا سکتا ہے۔ جس کو دلیل کی ضرورت ہے اور نہ تدریج کی حاجت۔ جو زندگی کے عناصر کو پیدا کرتا ہے۔ جس کا علم وسیع ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ کہاں کہاں کے آثار ہیں۔ اسلئے دوبارہ عالم انسانی کا پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔ دراصل یہ سب قسم کے شبہات اس وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو۔ اور جب اسکو تسلیم کر لیا۔ اس کی قدرتوں کو مان لیا۔ تو پھر شبہات کیلئے کہاں گنجائش رہ جاتی ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے۔ کہ خدا کے باب میں اس طرح کے شکوک کا اظہار کرنا محض نادانی اور گستاخی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

ف یعنی جس طرح اندھا اور سوجھ والا برابر نہیں ہیں۔ اسی طرح مومن اور منکر برابر نہیں ہیں۔ مومن بصیرت والا ہوتا ہے۔ اس کا وجدان زیادہ اجلا اور پاکیزہ ہے۔ وہ بے پناہ وسعتِ نظر رکھتا ہے۔ وہ حقائق کو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ اور اس نوع کے شکوک اسکے دل میں کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ کہ یہ عالم انسانی دوبارہ وجود پذیر ہو سکے گا یا نہیں۔ منکر اندھا ہوتا ہے۔ وہ بصیرت سے محروم اور جہل و حمق اس درجہ مبتلا ہوتا ہے۔ کہ دین کی صحیح صداقتوں کو بھی نہیں سمجھ پاتا۔ یہاں منکر کیلئے تذکیر کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ یعنی پیدائش جس کا کفر و انکار دنیا میں کیلئے ایک بڑائی اور تکبر ہے۔ یہیں حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ مومن جو خیر و نیکی ہوتا ہے۔ اور نیکات کیلئے اس کا وجود برکت و نور۔ وہ نہ تو کسی کے حق میں جتا ہے۔ اور نہ کسی سے وہ کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

ف۲ منکر والوں کو قیامت کا بھی انکار تھا۔ اس لئے فرمایا کہ وہ گھڑی ہے۔ اسکے آنے میں شک و شبہ نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔ اور اس محرومی کی وجہ سے حقائق کا انکار کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٠- وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ
دٰخِرِيْنَ ۝ۧ
٦١- اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ۝
٦٢- ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ

٦٠- اور تمہارے رب نے کہا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو
مَیں تمہاری دُعا قبول کروں گا ۔ بے شک جو لوگ
میری عبادت سے تکبّر کرتے ہیں ۔ عنقریب ذلیل
ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے ۝
٦١- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات
بنائی کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن بنایا
دکھانے والا ۔ بے شک اللہ آدمیوں پر
فضل رکھتا ہے ۔ لیکن اکثر آدمی شکر
نہیں کرتے ۝
٦٢- یہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہر شے کا خالق
ہے ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ،

ف مشرکین کے لئے قابلِ غور اور فکر یہ
بات ہے ۔ کہ آخر کیوں ربّ العزّت کی
دہلیز اجابت کو چھوڑ کر وہ دوسروں کے
آستانوں پر جھکتے ہیں ۔ جب کہ اس نے
براہ راست دُعا مانگنے کی اجازت دی ہے
اور کہا ہے ۔ کہ تم مجھے جس وقت اور جس
حالت میں بھی چاہو پکارو ۔ مَیں تمہاری سنوں گا ۔
ایسے رحیم اور شفیق خدا کو چھوڑ کر دوسروں
کی عبادت کرنا محض ناشکری اور کبر و غرور
ہے ۔ جس کی سزا ہمیشہ جہنّم میں رہنا ہے ۔
غور تو کرو ۔ وہ خدا جس نے تمہارے لئے رات
کو پیدا کیا ۔ کہ تم اس میں آرام اور آسودگی
حاصل کرو ۔ جس نے دن کو روشنی بخشی ۔
کہ تم اس میں اپنے کاروبار کو سہولت
سے جاری رکھ سکو ۔ ایسے صاحبِ فضل و کرم
مالک کا شکر ادا نہ کرنا اور دوسروں سے
عقیدت کا اظہار کرنا کتنی بڑی احسان فراموشی
ہے ۔ فرمایا ۔ وہ جو تمہاری دُعاؤں کو سُنتا ہے
اور جس نے ساری کائنات کو تمہارے
فائدے کے لئے بنایا ہے ۔ وہی تمہارا
معبودِ حقیقی ہے ۔ اسی کے سامنے جھکو ۔
اور اِدھر اُدھر نہ بھٹکتے پھرو ●

حلِّ لغات

دَاخِرِيْنَ - ذلیل ہو کر ●
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ - تاکہ تم اس میں آرام کرو ۔
یعنی رات کا مقصد یہی ہے ۔ کہ اس میں
دن بھر کی کوفت کو دُور کیا جائے ۔ اس کے یہ
معنے نہیں ہیں ۔ کہ رات کو ضروری کام کرنا بھی
ممنوع ہے ۔ بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ فطرت
کی یہ تقسیم اوقات اس لئے ہے ۔ کہ انسان اس سے

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○
پھر کہاں سے اُلٹے جاتے ہو ○

۶۳- كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○
۶۳- وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں اسی طرح پھیرے جاتے تھے ○

۶۴- اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○
۶۴- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو خیمہ بنایا اور تمہاری صورت بنائی۔ پھر تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور ستھری چیزوں میں سے انہیں رزق دیا یہ اللہ ہے تمہارا رب سو اللہ بڑی برکت والا جو سارے جہان کا رب ہے ○

۶۵- هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
۶۵- وہ زندہ ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو نری اس کی عبادت کرکے اس کو پکارو۔ سب تعریف

خالق کون ہے؟

ف قرآن حکیم نے انسانی توجہ کو مبذول کیا ہے۔ کہ وہ کائنات کی عظمت و رفعت کو دیکھے۔ اور غور کرے۔ کہ یہ عریض و بسیط زمین کس نے ہمارے پاؤں تلے بچھادی ہے۔ اور کس نے نیلگوں آسمان پیدا کیا ہے۔ اور کون ہے جس نے انسان کو بہترین شکل و صورت میں پیدا کیا ہے۔ اور کس نے ہماری تمام ضروریات پوری کی ہیں۔ کیا تیجوں نے اور پتھر کی بے جان مورتیوں نے ایسا کیا ہے کیا احبار و رہبان کی یہ صنعت کاری ہے۔ یا قبروں اور لاشوں کی یہ کارگزاری ہے اگر نہیں ہے کسی نے بھی یہ نہیں کیا۔ اور یہ بات کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ تو پھر سوائے رب العالمین کے اور کون عبادت اور پرستش کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اور کون ہے جس کا آستانہ جلال و عظمت اس سے زیادہ قابل رفعت ہے یہ ملحوظ رہے کہ خدا نے انسان کو اس کائنات میں سب سے زیادہ بہتر حالت میں پیدا کیا ہے۔ تاکہ یہ احساس خود داری سے بہرہ مند ہو اور معلوم ہو کہ اپنی فطرت اور ساخت کے اعتبار سے یہ مجبور ہے۔ کہ کائنات میں کسی کے سامنے نہ جھکے اور اپنے کو تمام مظاہر قدرت سے بالا اور برتر سمجھے۔ مگر یہ عجیب حماقت حضرت انسان کی ہے۔ کہ یہ اپنی فطرت اور ساخت کی بھی توہین کرتا ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ اپنے ابنائے جنس کے آگے اظہار تذلل و عبودیت کرتا ہے۔ بلکہ ان پتھروں کو بھی خدا سمجھتا ہے جن کو پاؤں تلے روندتا ہے۔ اور اس مٹی کو بھی مقدس جانتا ہے جس کو پامال کرتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ اگر اس کے پاس کوئی پیغام رشد و ہدایت نہ ہوتا۔ تب بھی یہ اپنی حالت پر غور کرتا۔ اپنے فضائل کا احساس رکھتا۔ اور خودداری سے دنیا میں بسر کرتا۔

منبع حیات

ف حکمائے مادیت کے نزدیک یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ کہ زندگی کا اصل ماخذ کون ہے۔ کیونکہ جہاں تک مادہ کے تقلبات و تغیرات کا تعلق ہے۔ یہ اپنی ہر منزل اور ہر سطح پر بے جان ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱۳۶ پر)

حل لغات

يَجْحَدُوْنَ ۔ یعنی انکار کرنا۔
بِنَآءً ۔ یعنی کا لبناء رمثل چھت کے۔

www.KitaboSunnat.com

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
۶۶- قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا
جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ
اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
۶۷- هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا
مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○
۶۶- تو کہہ مجھے منع ہوا ہے کہ میں اللہ کے سوا انہیں
پوجوں جنہیں تم پکارتے ہو۔ جبکہ میرے رب کی
طرف سے میرے پاس کھلی نشانیاں پہنچ چکیں
اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں جہان کے رب کا تابع رہوں ○
۶۷- وہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔
پھر نطفہ سے پھر پھٹکی سے پھر تمہیں بچہ نکالتا ہے
پھر تمہیں پالتا ہے، تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر
تاکہ تم بڑھے ہو جاؤ اور کوئی تم میں اس سے پہلے
ہی وفات دیا جاتا ہے اور کوئی زندہ رکھا جاتا ہے
تاکہ تم وقت مقررہ کو پہنچو اور تاکہ تم سمجھو ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۳۵ -

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر زندگی آتی کہاں سے ہے؟ قرآن اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ زندگی کا منبع وہ خدائے حی ہے۔ جس کی وجہ سے کارگاہِ حیات میں زندگی کے ہنگامے ہیں۔ ورنہ مادہ ہزار ارتقاء کے بعد بھی یہ صلاحیت نہیں رکھتا۔ کہ زندگی کی رمق بھی پیدا کر سکے۔ فرمایا۔ اس خدائے حقیقی کی عبادت کرو۔ یہی معبود ہے۔ اور اسی کیلئے تمام نوع کی ستائیشیں ہیں۔ یہ ساری کائنات کا بلا امتیاز پروردگار ہے ✦

(حاشیہ صفحہ ھذا)

ف ان آیات میں بتایا ہے۔ کہ ہم مجبور ہیں۔ کہ ایک ہی خدا کی پرستش کریں۔ کیونکہ دلائل و شواہد کا یہی تقاضا ہے۔ اور اسی چیز کے لئے ہم مامور بھی ہیں۔ اس کے بعد انسان کی پیدائش کی چند منزلیں گنائی ہیں۔ کہ دیکھو کیونکر اس نے تمہیں زندگی کے مختلف دوروں میں اپنی تربیت خاص سے نوازا ہے۔ اور تمہیں اس قابل کیا ہے۔ کہ زندگی کے مقصد کو سمجھ سکو ✦

حل لغات:- نُطْفَةٍ۔ قطرۂ آب منی۔ عَلَقَةٌ۔ جونک سی ہے۔ اسکے معنے جرثومہ حیات کے ہیں۔ جو کہ رحم میں جاکر چپک جاتا ہے ✦ اَشُدَّكُمْ۔ یعنی وہ عمر جس میں انسان کی فطری اور جبلی قوتیں انتہائی ترقی پر ہوں ✦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۔ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○

۶۹۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ○

۷۰۔ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○

۷۱۔ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ○

۷۲۔ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ○

۷۳۔ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ○

۶۸۔ وہ وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے۔ پھر جب کسی کام کا حکم کرتا ہے۔ تو اس سے صرف اتنا کہتا ہے۔ کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے ○

۶۹۔ کیا تو نے ان کی طرف نہیں دیکھا۔ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں؟ کہاں سے پھیرے جاتے ہیں ○

۷۰۔ جنہوں نے اس کتاب کو جو ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا۔ اس کو جھٹلایا سو وہ آخر کو معلوم کر لیں گے ○

۷۱۔ جب طوق ان کی گردنوں میں پڑیں ہوں گے اور زنجیریں بھی، اور گھسیٹے جائیں گے ○

۷۲۔ کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے ○

۷۳۔ پھر ان سے کہا جائیگا کہ وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

مادہ کو قدیم ماننے کے نتائج

کن فیکون امر تکوینی ہے۔ یعنی جس وقت اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو صرف یہ کافی ہے۔ کہ وہ کن فیکون کہہ دے۔ اور اس سے یہ بھی مقصود ہے۔ کہ وہ جب پیدا کرنا چاہے اور کہے ہو جا۔ تو پھر اس میں خلاف نہیں ہوتا۔ ادھر کہا۔ اور ادھر وہ چیز کتم عدم سے نکل کر لباس وجود میں آ گئی۔ اس کے لئے نہ علت و وسائل کی ضرورت ہے اور نہ دیگر ذرائع اور وسائل کی۔ وہ بغیر واسطے اور ذرائع کے صد ہزار عوالم کون کو منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ عالم کی پہنائیوں پر اس کی حکومت ہے۔ وہ ہم انسانوں کی طرح محتاج نہیں ہے۔ کہ اسے درمیان کی منزلوں کو طے کرنا پڑے۔ درحقیقت یہ اس کی ذوات والا صفات کی بہت بڑی توہین ہے۔ کہ اس کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ بھی صرف موجودات میں تصرف کر سکتا ہے۔ اور عدم کی خلاؤں پر اس کی حکومت نہیں ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مادہ بھی اپنے تقلبات میں قدیم ہے۔ اور مخلوق نہیں ہے؟ اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ خدا اور مادہ دو مستقل چیزیں موجود ہیں۔ فرق یہ ہے۔ کہ خدا کو کچھ اختیارات ہیں۔ اور مادے کو نہیں ہیں۔ یہ نظریہ اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس کو مان لینے کے بعد خدا کی عظمت دلوں پر برقرار نہیں رہ سکتی۔ اور اس کے لازمی نتائج یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ :-

۱۔ خدا صرف صناع ہے۔

۲۔ خدا مادہ کو فنا کر دینے پر قادر نہیں ہے۔

۳۔ بقاء و قدم میں مادہ اور خدا دونوں برابر کی ٹکر کے ہیں۔

۴۔ خدا مادہ کی فطرت کو نہیں بدل سکتا۔

۵۔ وہ نقائص جو مادہ میں فطرۃً موجود ہیں ان کو دور کرنا خدا کے بس میں نہیں۔

۶۔ انسان میں جتنے نقائص ہیں۔ وہ مادی ہیں اور ناگزیر ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ ان خیالات کی موجودگی میں پھر مذہب کی اور نفس دین کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ (باقی صفحہ [illegible])

حل لغت

اَلْاَغْلٰلُ۔ غُل کی جمع ہے۔ یعنی طوق۔

یُسْحَبُوْنَ۔ کشاں کشاں لے جائے جائیں گے۔

اَلْحَمِیْمِ۔ گرم اور کھولتا ہوا پانی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا
بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ
شَيْـًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝
۷۵- ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ
فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا
كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝
۷۶- اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
۷۷- فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ
اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

۷۴- کہیں گے کہ وہ ہمارے پاس سے گم ہو گئے بلکہ ہم
تو پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی
طرح کافروں کو گمراہ کرتا ہے ۝
۷۵- یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں ناحق خوش ہوتے
تھے۔ اور اس کا بدلہ ہے کہ تم
اِتراتے تھے ۝
۷۶- دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو، وہاں
ہمیشہ رہو سو مغروروں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے ۝ ف
۷۷- پس تو صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر جو وعدے
ہم ان سے کرتے ہیں اگر ہم کوئی وعدہ ان میں سے تجھے
دکھاویں یا تجھے قبض کر لیں۔ پھر وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے ۝ ف

حاشیہ صفحہ ۱۱۳۷ ان خیالات کے ساتھ اتفاق کے معنی یہ ہیں۔ کہ معاذ اللہ خدا کا وجود محض بڑے نام ہے۔

ف ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی حالت پر تبصرہ فرمایا ہے کہ یہ لوگ بغیر علم و دلیل کے اللہ کی آیتوں میں بےمعنی حجتیں نکالتے ہیں۔ اور بحث و مناظرہ کرتے ہیں۔ قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور ساری کتابوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ انہیں عنقریب معلوم ہوگا۔ جب کہ ذلت و رسوائی کے گراں بار طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے۔ اور زنجیریں ان کے پیروں میں۔ جب یہ گھسیٹتے ہوئے گرم پانی کے چشموں کی طرف لیجائے جائیں گے۔ اور پھر جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔ تب ان سے پوچھا جائیگا۔ کہ آج تمہارے معبودانِ باطل کہاں ہیں۔

حاشیہ صفحہ ھٰذا آج وہ کیوں تمہاری عقیدہ مندی اور نیازمندی کا صلہ نہیں دیتے۔ اس وقت انکو محسوس ہوگا۔ کہ ہم غلطی پر تھے۔ وہ کہیں گے کہ وہ بت اور وہ معبودانِ باطل غائب ہیں۔ تو وہ انتہائی اضطراب اور بے چینی میں انکار کر دینگے اور کہیں گے کہ ہم تو ان میں کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے ارشاد ہوگا۔ کہ ساری تکلیفیں اس لئے ہیں۔ کہ تم نے دنیا میں اپنے لئے باطل اور جھوٹ کو پسند کر لیا تھا۔ اور اسی پر تم کو ناز اور غرور تھا تو لو جاؤ جہنم کے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں۔ وہ تمہارا ٹھکانا ہے۔ اور وہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

ف غرض یہ ہے کہ آپ مطمئن رہیں۔ آپکے مخالفین یقیناً عذاب میں گرفتار ہونگے۔ کیونکہ یہ مقتضیات میں سے ہے۔ کہ جو لوگ حق اور صداقت کی مخالفت کریں گے۔ ان سے انتقام لیا جائیگا۔ ورنہ دنیا میں کبھی نہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ صداقت کی مخالفت آسان نہیں ہے۔ اس کے بہت زیادہ تلخ اور ناقابل برداشت نتائج ہو سکتے ہیں۔

اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ سے مراد تشکیک و تردید نہیں ہے۔ کہ یا تو انہیں دنیا میں عذاب سے دوچار کیا جائیگا۔ اور یا جب یہ لوگ ہمارے پاس لوٹ کر آئیں گے۔ اس وقت انہیں جہنم میں جھونکا جائیگا۔ بلکہ دونوں حقیقتوں کا جمع کرنا مقصود ہے۔ یعنی یہ بھی ہوگا۔ کہ یہ لوگ یہاں تک عذاب میں مبتلا ہوں اور یہ بھی ہوگا۔ کہ وہاں غضبِ الٰہی کا نشانہ دیکھیں۔ چنانچہ جہاں تک دنیا میں نزولِ عذاب کا تعلق تھا وہ پیش آیا۔ اور بدر کی صورت میں اس نے مکہ والوں کے تمام کبر و غرور کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

حلِ لغات

تَمْرَحُوْنَ۔ اَلْمَرَحُ۔ اَلْبَطَرُ۔ یعنی اِترانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝

۷۹- اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝

۸۰- وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

۷۸- اور تجھ سے پہلے ہم نے کتنے رسول بھیجے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا حال ہم نے تجھے سنایا۔ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنکا حال ہم نے تجھے نہیں سنایا[ف۱] اور کسی رسول کا اختیار نہ تھا کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ لے آتا۔ سو جب خدا کا حکم آیا تو انصاف سے فیصلہ ہو گیا اور جھوٹوں نے اسوقت نقصان اٹھایا ۝

۷۹- اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے[ف۲] تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو ان میں سے کھاتے ہو ۝

۸۰- اور ان میں تمہارے لئے اور بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ تم انپر چڑھ کر کسی حاجت کو پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے اور (علاوہ ان کے) تم انپر اور کشتیوں میں لدے پھرتے ہو ۝

بعض انبیاء کا ذکر قرآن میں نہیں ہے

ف۱ چونکہ قرآن عربوں میں نازل ہوا۔ اور عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس میں انہیں انبیاء کا تذکرہ ہو جن سے ان کے گوش آشنا ہوں۔ اور جن کے متعلق انہیں کچھ بھی وقوف ہو۔ اس لئے ابتداً قرآن حکیم نے اس التزام کو قائم رکھا ہے۔ مگر گو اس نے اس نظریہ کی بڑے زور کے ساتھ اشاعت کی۔ کہ مذہب کسی رنگ و بوم کے ساتھ مختص نہیں۔ اور کائنات میں ہر جگہ اللہ کے پیغمبر آئے۔ پھر بھی اس نے شامی انبیاء کا زیادہ تر ذکر کیا ہے۔ کہ یہودی اور عیسائی انہیں اکابر دین کے حالات سے واقف تھے۔ اور ان کے لئے انہیں حضرات کا اسوۂ پاک قابل تقلید و تتبع قرار دیا جا سکتا تھا۔

اس آیت میں اس غلط فہمی کو رفع فرمایا ہے۔ کہ مبادا کوئی شخص اس طرح یہ سمجھ لے۔ کہ جن انبیاء کو قرآن نے بیان کیا ہے بس وہی عہدۂ نبوت پر فائز تھے۔ بلکہ انبیاء کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہر قوم میں حالات اور مقامات کے مطابق اللہ نے رسولوں کو بھیجا ہے۔ اور انہوں نے ہر زبان میں اللہ کے پیغام کو پہنچایا ہے۔ ان مصالح کے موافق ہم نے بعض کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض کو چھوڑ دیا ہے۔

ف۲ مظاہر فطرت کی طرف توجہ کو مبذول فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ دیکھو اللہ نے تمہارے لئے کس درجہ آرام اور سہولتیں مہیا فرما دی ہیں۔ چارپائے اور حیوانات پیدا کئے ہیں جن میں بعض پر تم سواری کرتے ہو۔ اور بعض کو کھاتے ہو۔ اس کے علاوہ ان کے چمڑے۔ ہڈیاں۔ دانتوں اور خون میں بہت سے منافع ہیں۔ تم ان پر سوار ہو کر کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہو۔ پھر کشتیاں اور جہاز ہیں کہ سمندر میں ڈال دیتے ہو۔ اور لدے لدے پھرتے ہو۔

حل لغت

وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ سے غرض منافع کی تقسیم ہے۔ یعنی حیوانات میں یہ فوائد ہیں۔ یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ سواری کے تمام جانور غیر ماکول ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۱- وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ○

۸۲- أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

۸۳- فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

۸۴- فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

۸۱- اور اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے۔ پھر تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں سے انکار کرو گے؟ ○

۸۲- کیا انہوں نے زمین کی سیر نہیں کی کہ دیکھتے آخر اُن کا کیا انجام ہوا۔ جو اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں، وہ اُنکے شمار سے زیادہ تھے اور قوت اور اُن نشانیوں کے لحاظ سے جو زمین میں چھوڑ گئے ہیں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ پھر اُنکی کمائی اُنکے کچھ کام نہ آئی ○

۸۳- پھر جب اُنکے رسول اُنکے پاس معجزے لیکر آئے تو وہ اُس علم سے جو اُنکے پاس تھا، خوش ہوتے رہے اور جس چیز پر ٹھٹھے کرتے تھے وہی اُن پر الٹ پڑی ○

۸۴- پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو بولنے لگے کہ

علاوہ اس کے بے شمار اس کی نشانیاں ہیں۔ جو وہ تم کو صبح و شام دکھاتا رہتا ہے۔ کیا ان نوایہ مادی کا۔ اور ان آیات کا یہ تقاضا نہیں ہے۔ کہ تم زندگی کے متعلق اور اس کے مقصد کے متعلق کچھ سوچو۔ اور انکار و سرکشی سے کام نہ لو۔

گوشت خوری کو بھی اللہ تعالیٰ نے انعامات میں ذکر فرمایا ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے۔ کہ کائنات میں جو کچھ ہے۔ وہ اس لئے ہے۔ کہ حیات کبریٰ یعنی انسانیت کے کام آئے۔ اور انسان دنیا کی ہر چیز سے استفادہ کرے۔

حق جھٹلانے والوں سے کہا ہے۔ کہ وہ چل پھر کر زمین میں دیکھیں کہ گذشتہ قوموں کا کیا حشر ہوا۔ جب کہ انہوں نے اللہ کے پیغام کو ٹھکرایا کیا ان کی قوت اور طاقت اور عظمت کا کوئی لحاظ کیا گیا۔ اور کیا اُن کے دنیوی مشاغل نے ان کو عذاب سے بچا لیا۔ پھر آج اگر قریش کے اکابر انکار کریں گے۔ اور کبر و غرور میں مبتلا رہیں گے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان پر اللہ کا غضب نازل نہ ہوگا۔ اور یہ اس کے عذاب کا شکار نہ ہونگے۔

حل لغات

آثاراً - ان کی عظمت کے نشانات۔

وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ○

۸۵- فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۗ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○

اللہ پر ہم ایمان لائے ہیں اور جو ہم نے شریک ٹھیرائے تھے۔ ان کو ہم انکار کرتے ہیں ○

۸۵- سو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ تو اس وقت انکا ایمان لانا انہیں نفع نہیں پہنچا سکتا تھا۔ یہ اللہ کا دستور ہے جو اسکے بندوں میں چلا آیا ہے اور کافر اسجگہ گھاٹے میں رہے ○

آیاتہا (۵۴)	(۴۱) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۱)	رکوعاتہا (۶)

(۴۱) سورۂ حٰم سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

۱- حٰمٓ ○

۱- حٰم ○

۲- تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۲- بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○

۳- كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

۳- یہ کتاب ہے جسکی آیتیں وضاحت سے بیان کی گئی ہیں قرآن عربی ہے ان لوگوں کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں ○

۴- بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

۴- خوشی اور ڈر سناتا ہے۔ پھر ان میں سے بہتوں نے منہ

علوم نبوت کی وسعت

ف گمراہ قوموں میں سب سے بڑا عیب یہ ہوتا ہے کہ ان میں خود پسندی آجاتی ہے۔ اور وہ اپنے ادنیٰ علوم پر فخر و غرور کرنے لگتی ہیں اور ان معارف و حکم پر غور و فکر نہیں کرتیں۔ جن کا تعلق راست دل کی پاکیزگی اور لطافت سے متعلق ہوتا ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے ہیں۔ تو ان کو ہدف استہزاء بنالیتی ہیں۔ اور اپنے مزخرفات و اوہام پر ہی رہتی ہیں۔ اور ان مختصر معلومات کو علوم نبوت سے زیادہ بیش قیمت جانتی ہیں۔ جو ان کے پاس ہوتی ہیں۔ حالانکہ پیغمبر اپنے وقت کا بہت بڑا عارف اور بہت بڑا عالم ہوتا ہے۔ اسکی نظریں بہت وسیع اور بلند ہوتی ہیں۔ وہ اپنی چشم بصیرت سے ان حقائق کو دیکھ لیتا ہے۔ جہاں تک علم تفریق نہیں پہنچ سکتی ہیں۔ وہ بیک جنبش فکر عالم اعلیٰ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا دل بحثی مطلع مستقبل کی تاریکیوں میں بھی چشم آئندہ حالات کو ٹٹول لیتا ہے۔ اور وہ الہام و وحی کے طریقوں سے جانتا ہے۔ کہ وہ انسانیت کیلئے کون طریق رشد و ہدایت زیادہ موزوں اور کون اعمال زیادہ مفید ہیں۔ مگر کوتاہ نظر لوگ اس زمانے کے کوتاہ نگاہیں رکھنے والے بسبب اپنی فطری پستی کے جب اسکی بلندیوں کا صحیح اندازہ نہیں کر پاتے۔ تو جہالت و تعصب کی وجہ سے اسکی مخالفت کرتے ہیں۔ اور عملاً اپنے کو عذاب الٰہی کا مستحق گردانتے ہیں۔ اور پھر جب وہ وقت آجاتا ہے۔ کہ ان بدبختیوں کا ان سے انتقام لیا جائے۔ تو ان کی روح بیدار ہوتی ہے۔ قلب حجابات اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر علی الاعلان کہنے لگتے ہیں۔ کہ اب ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ اور اپنے علوم و معارف کو ہیچ جانتے ہیں۔ اور ان تمام مشرکانہ عقیدوں سے توبہ کرتے ہیں جو ہماری تباہی و ہلاکت کا باعث ہوئے ہیں۔ مگر یہ وقت توبہ و انابت کا نہیں ہوتا۔ بلکہ مکافات عمل کا ہوتا ہے۔ اللہ کے غضب اور غصہ کو برداشت کرنے اور اعمال بد کے نتائج کو نہایت واضح و مشہود طریق پر دیکھنے کا ہوتا ہے۔ اس لئے ان سے اسوقت کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اب تمہاری درخواست نہیں سنی جائے گی۔ اور یہ سنت اللہ کا اقتضا ہے۔ کہ خسران اور گھاٹے کو سہو اور اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتو۔

سُوْرَۃُ حٰمٓ فُصِّلَتْ ف اس صورت میں دوسری مکی سورتوں کی طرح اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کی حیثیت شرعی کیا ہے اور مشرکین جو کو اسکے ماننے میں کیوں تامل ہے اور حشر و نشر و قیامت کی

www.KitaboSunnat.com

لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

منہ موڑ لیا۔ سو وہ نہیں سنتے ۝

۵- وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

۵- اور کہا کہ جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہیں اور ہمارے اور تیرے درمیان پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں ۝

۶- قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

۶- تو کہہ میں بھی تمہاری ہی مانند بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے سو اسی کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے ۝

۷- الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

۷- جو زکوٰۃ نہیں دیتے، اور آخرت کے منکر ہیں ۝

۸- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

۸- اور بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کو بے انتہا ثواب ملے گا ۝

ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں

مکہ کے رہنے والے جب قرآن حکیم کو سنتے تھے۔ تو صاف طور پر اعلان کرتے تھے۔ کہ ہمارے دلوں پر حسد اور تعصب کے موٹے موٹے پردے پڑے ہوئے ہیں جو حق و صداقت کی روشنی کو نہیں پہنچنے دیتے۔ ہماری سماعت میں ثقل ہے۔ جس کی وجہ سے ہم معذور ہیں۔ کہ ان آیات کو نہ سنیں۔ تمہارے اور ہمارے درمیان اختلافات عقائد کا اتنا بڑا برزخ حائل ہے۔ کہ متفق الرائے ہونا عقلاً و شعوراً اور لامحال ہے۔ اس لئے اب یہی بہتر ہے۔ کہ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ اور ہمیں اجازت دو۔ کہ ہم اپنے مشاغل میں مصروف رہیں۔ گویا ان کے نزدیک حضور کی کامیابی کیلئے کوئی امکان ہی موجود نہ تھا۔ اور یہ امکان کا کیونکر خیال ہو سکتا ہے۔ جب کہ لوگ بات سننے کیلئے بھی تیار نہ ہوں۔ جب مکان کے روشن دان بند کئے جائیں۔ تو پھر روشنی کیسے اندر پہنچ سکتی ہے۔ جب کانوں اور دلوں پر حجابات و حماقت کے پہرے بٹھلا دیئے جائیں۔ تو اسکے بعد بھلائی کی توقع واقعی مشکل ہے۔ مگر یہ قرآن کا معجزہ ہے۔ کہ باوجود اس تعصب و تاریکی کے اس کا نغمۂ عطر و حی کانوں میں داخل ہوا۔ اور دل تک اتر گیا۔ انہیں لوگوں نے قرآن کو سنا۔ اور مجبور ہو کر سنا۔ حتیٰ کہ یہی لوگ قرآن کے مبلغ بن گئے کیونکہ قرآن نے جو تعلیم پیش کی۔ وہ حالات کے عین مطابق تھی۔ وہ وقت کی آواز تھی۔ اور ایک فطری ضرورت کی تکمیل تھی۔ ان لوگوں کیلئے کوئی چارہ کار ہی نہ تھا۔ بجز اسکے قرآن کے آغوش رحمت کے نیچے جمع ہو جائیں۔ اور اس کی صداقت پر ایمان لے آئیں۔

میں ایک انسان ہوں

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک میری جسمانی ساخت اور طبیعت کا تعلق ہے محض ایک انسان ہوں۔ اور کسی بات میں بھی تم سے ممتاز نہیں۔ میرے بھی دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں۔ دو آنکھیں اور دو ہونٹ ہیں۔ میں بھی ایک دماغ اور ایک دل رکھتا ہوں۔

(باقی صفحہ ۱۱۴۳ پر)

حل لغات (صفحہ ۱۱۴۲)

بَاْسُنَا۔ ہمارا عذاب۔
فُصِّلَتْ۔ تفصیل سے ہے۔ جیسے معنے جدا جدا کر کے بیان کر دیئے ہیں۔ اور شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی کہ ان آیتوں میں فواصل کی جلیلہ اور موسیقی خیز رعایت رکھی گئی ہے۔ جو صوتی مناسبت کیلئے نہایت ضروری تھے۔ اور ان فواصل میں یہ فلسفہ بھی ہے۔ کہ گویا پوری آیت کا مضمون ان میں سما جاتا ہے۔
اَكِنَّةٍ۔ کن کی جمع ہے۔ جس کے معنے پوشیدہ اور مستور شے کے ہوتے ہیں۔

حل لغات صفحہ ہذا۔ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔ غیر منقطع، دائمی، اور ابدی جو بطور قرض نہ ہو جیسے اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ اَكِنَّةٌ۔ کنان کی جمع ہے۔ معنی پردہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٩- قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○

٩- تو کہہ کیا تم منکر ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا؟ اور اُس کیلئے اوروں کو برابر ٹھہراتے ہو؟ حالانکہ وہ سارے جہان کا رب ہے ○

١٠- وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ○

١٠- اور اسی نے زمین میں اسکے اوپر پہاڑ قائم کئے اور اس کے اندر برکت رکھی اور اس میں اس کی خوراکیں چار دن میں ٹھہرائیں۔ پوچھنے والوں کیلئے پورا جواب ہوا ○

١١- ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ○

١١- پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دُھواں ہو رہا تھا۔ پھر اُس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوش یا ناخوش ہو کر چلے آؤ۔ دونوں بولے۔ کہ ہم خوشی سے آئے ○

١٢- فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ

١٢- پھر اُن (آسمانوں) کو دو دن میں سات آسمان (بنا دیا۔ اور) دن کو کئی بلندیوں میں تقسیم فرما لیا۔ اور یہ بھی دو قرنوں میں ہوا۔ مگر یہ دو قرن پہلے دو قرنوں میں داخل ہوا ●

بقیہ حاشیہ صفحہ ١١٤٢۔ اور نہ وہ تمہیں زندگی کی ضروریات مہیا کرتی ہیں مگر ایک بات میں مختلف ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ کی طرف سے مجھے رسالت کے عہدہ پر سرفراز کیا گیا ہے۔ اور مجھ کو ایک بہت بڑی ذمہ داری کا حامل بنا کر بھیجا گیا ہے۔ یعنی پیغمبر ہوں۔ رسول ہوں۔ اور اسکی طرف سے ایک پیغام مسرت لیکر آیا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ معبود ایک ہے۔ اسی کی طرف اپنی توجہات فکر و عقیدت کو پھیر لو۔ صرف اسے اپنی نیاز مندیوں کیلئے منتخب کرو۔ اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ یاد رکھو۔ وہ مشرک جو اسلامی نظام عمل نہیں مانتے ہیں۔ نہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت پر بھی اعتقاد نہیں رکھتے اُنکے لئے جہنم کا عذاب اور بڑی خرابی ہے ●

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

سلسلہ تکوین

ف تخریج کائنات کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ زمین کو دو مدید وقفوں میں پیدا کیا ہے۔ اور پھر اس میں پہاڑوں کو استوار کیا ہے۔ اور ضروری برکات پھیلائی ہیں۔ اور غذاؤں کا سامان مہیا کیا ہے۔ اور یہ سب کچھ چار وقفوں میں قرار پایا۔ پھر آسمان کی جانب توجہ مبذول کی۔ اور

حل لغات

یَوْمَیْنِ۔ یہاں مُراد بارہ گھنٹے کا دن نہیں ہے۔ بلکہ وہ مدید وقفے ہیں جنہیں زمین کو پیدا کیا گیا جیسا کہ قرآن کے دیگر استعمالات سے پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ سے مقصود چار قرن ہیں ●

لِلسَّائِلِیْنَ۔ پوچھنے والے یہود اور نصاریٰ سے پوچھ کر اس قسم کے سوالات کرتے تھے۔ تاکہ پیغمبر نبوت کی پڑتال کریں۔ اسلئے انکی تسکین خاطر کیلئے مسئلہ تخلیق پر روشنی ڈالی گئی ●

اِسْتَوٰی۔ قرار پذیر ہوا۔ توجہ فرما ہوا۔ تفصیل کئی مقامات پر گذر چکی ہے۔ مختصر یوں سمجھئے۔ کہ مراد ایک طرح کی توجہ خاص سے ہے ●

دُخَانٌ۔ یعنی ابتدا میں صرف ایک دُھواں سا تھا۔ موجودہ تحقیقات کا نظریہ بھی یہی ہے اور سائنس کی

وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ
وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ
وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○
١٣- فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ
صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ○
١٤- إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا
تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا
لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم
بِهِ كَافِرُونَ ○
١٥- فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ

بنائے۔ اور ہر آسمان میں اس کا حکم نازل کیا اور ہم نے
آسمان کو ہم نے چراغوں سے آراستہ کیا اور یہ بھی حفاظت
کیلئے کیا۔ یہ تقدیر غالب خبردار کی ہے ○
۱۳- پھر اگر وہ (اہل مکہ) منہ موڑیں تو کہہ میں تمہیں ایک کڑک سے
ڈراتا ہوں جیسے عاد و ثمود کی کڑک تھی ○
۱۴- جب ان کے پاس ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے
رسول آئے۔ کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو تو بولے
کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے بھیج دیتا۔ سو جو چیز
تم دے کر بھیجے گئے ہو۔ ہم اس کو نہیں
مانتے (ف۱) ○
۱۵- سو جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا

اس کے بعد سمٰع دنیا کو بوقلموں چراغوں سے آراستہ فرمایا۔ اور ان میں حفاظت کیلئے پورا پورا انتظام کر دیا۔ کہ شیطانی قوتیں عالم اعلیٰ کے اسرار نہ معلوم کر سکیں۔ فرمایا کہ اس ساری کائنات میں دیکھو تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ ایک علیم ہے۔ جو اس کے پس پردہ کارفرما ہے اور زبردست قوت و غلبہ ہے۔ جس کی حکومت و اقتدار ہے۔ پھر ان حالات میں بھی تم اللہ کی طرف رجوع کرنے کیلئے تیار نہیں ہو۔

یاد رہے۔ کہ کائنات کیونکر منصہ شہود پر آئی ہے۔ یہ ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ ارباب عقل نے مختلف توجیہیں کی ہیں۔ جن میں کوئی قطعی نہیں۔ کیونکہ اس ضمن میں جتنی بحثیں ہوں گی۔ وہ محض قیاس پر مبنی ہونگی۔ اس میں منطق اور تجربہ کو بالکل دخل نہیں۔ اور کوئی ایسی حسی شہادت موجود نہیں ہے۔ جس کی بنا پر یقین کے ساتھ کچھ کہا جا سکے۔ اس لئے اس باب میں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ قرآن ہمیں اس قسم کی معلومات کا سامان دے۔ البتہ جب یہ معلومات قرآن کے مطابق ہو جائیں گی۔ اس وقت ہم سمجھیں گے۔ کہ نظر اور استدلال میں کوئی تفاوت پیدا نہیں ہوا۔ اور حضرت انسان نے پیدائش اور تخلیق کا صحیح صحیح سراغ لگا لیا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

ف۱ ان شواہد و دلائل کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں عزت آبرو کے ساتھ زندہ رہیں تو پھر بچ سکتے اور کوئی چارہ کار نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام کے لوائے رحمت تلے جمع ہو جائیں۔ ان کا حشر بھی وہی ہونے والا ہے۔ جو عاد اور ثمود کی قوموں کا ہوا۔

قوم عاد کے پاس جب اللہ کے پیغمبر آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ایک اللہ کے سامنے جھکو۔ اور قلب و دماغ سے لے کر اعضاء وجوارح تک سب کو اسی کی اطاعت میں لگا دو۔ تو انہوں نے انتہائی کبر و غرور سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم انسان کی فرمانبرداری کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اگر اللہ کو منظور ہوتا۔ کہ وہ ہمیں ہدایت دے۔ تو پھر وہ فرشتوں کو بھیجتا۔ یہ پیغمبر جسمانی ساخت میں ہم جیسا ہے۔ اور جس کے پاس کچھ مادی قوت اور اقتدار بھی نہیں ہے۔ کیونکر نبوت کا مستحق قرار پا سکتا ہے۔

حل لغت

مَصَابِيحَ۔ مِصْبَاحٌ کی جمع ہے۔ بمعنے چراغ۔
صَاعِقَةً۔ آفت۔ بدحواس کر دینے والی مصیبت۔
اَلْمَرَّةُ مِنَ الصَّعْقِ۔

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَ
لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○
۱۶- فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ○
۱۷- وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى
الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○
۱۸- وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ ع
۱۹- وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ

اور لوگے کہ ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں
نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا وہ قوت
میں زیادہ ہے اور وہ ہماری آیتوں کے منکر تھے ○
۱۶- سو ہم نے ان پر منحوس دنوں میں زور کی آندھی بھیجی تاکہ
دنیا کی زندگی میں ہم انہیں رسوائی کا عذاب چکھائیں
اور آخرت کا عذاب تو بڑی ہی رسوائی کا ہے اور
انہیں مدد نہ ملے گی ○
۱۷- اور وہ جو ثمود تھے انہیں ہم نے ہدائت کی سو انہوں نے
ہدائت پر اندھا رہنا پسند کیا۔ پھر انہیں انکی بداعمالیوں
کے سبب جو وہ کرتے تھے ذلت کے عذاب کی کڑک نے آپکڑا ○
۱۸- اور جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے تھے انکو ہم نے نجات دی ○
۱۹- اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف اٹھائے جائینگے

وہ اصل وہ لوگ کوتاہ نظر تھے۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کو مبعوث کرنیوالا ان سے زیادہ مصالح کو جانتا ہے۔ اور اسکو خوب معلوم ہے کہ کس میں اس منصب جلیل کی اہلیت ہے۔ فرمایا اگر ان کو اپنی طاقت کا گھمنڈ ہے۔ تو وہ دیکھیں۔ کہ انکا خالق ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے۔ وہ انکی ساری شان و شوکت کو خاک میں ملا دیگا۔ چنانچہ اللہ کا عذاب آیا۔ اور یہ اپنے غرور و کبر کی وجہ سے تیز و تند ہوا کے طوفان سے ہلاک ہو گئے ○

ف۲ قوم ثمود کے پاس اللہ تعالیٰ نے ہدائت کے لئے پیغمبر بھیجا۔ مگر انہوں نے گمراہی کو پسند کیا۔ ان کی راہنمائی کی گئی۔ مگر انہوں نے جاہل رہنے کو ترجیح دی۔ ان کو روشنی کی طرف بلایا گیا۔ مگر انہوں نے اس سے محروم رہنا بہتر سمجھا۔ اس لئے اللہ کا عذاب آیا۔ اور وہ مٹا دیئے گئے۔ بجز ان لوگوں کے جو مومن تھے۔ اور جنہوں نے از راہ احتیاط و تقویٰ رسول کی باتوں کو توجہ اور التفات سے سنا۔ اور عقیدت مندی کے ساتھ قبول کیا۔ اور یہ اللہ کا قانون ہے۔ کہ وہ صرف ان قوموں کو نعمت بقاء بخشتا ہے۔ جو اس کے نوامیس کو مانتی ہیں۔ اور اس کے حکموں کی پیروی کرتی ہیں۔ وہ قوم جو سرکشی اختیار کرتی ہے۔ اور اس کے مقررہ فطری قوانین کو ماننے سے انکار کر دیتی ہے۔ وہ کبھی نہیں پنپتی۔ اور ذلت و رسوائی کے ساتھ معدوم ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ ایک شخص اس وقت تک اپنی صحت و تنومندی کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ جب تک فطرت کے اصول کے مطابق نہ چلے۔ اور ان قواعد کی پابندی نہ کرے۔ جو اس ضمن میں ضروری ہیں۔ اسی طرح ان قوموں کی بقا، ان کی قوت و توانائی صرف اسی وقت تک قائم رہتی ہے۔ جب تک کہ وہ شریعت کی پیروی کرتی ہیں۔ اور اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا فرض منصبی گردانتی ہیں ○

حل لغت

صَرْصَرًا۔ وہ ہوا جو تیز اور تند ہو۔ اور جو شدید طور پر ٹھنڈی بھی ہو ○

نَحِسَاتٍ۔ منحوس یا سردی کے دن ○

اَخْزٰى۔ زیادہ رسوائی ○

اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ۔ عدُوٌّ کی جمع ہے ○

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْزَعُوْنَ ○
۲۰- حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
۲۱- وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا
اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ
خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○
۲۲- وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا
مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
۲۳- وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

پھر اُن کی شلیں بنیں گی ○
۲۰- یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے نزدیک آئیں گے۔ تو
اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے
اُن پر گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے ○
۲۱- اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے کہ تم نے ہم پر کیوں
گواہی دی؟ وہ چمڑے کہیں گے۔ کہ ہمیں اللہ نے گویا
کیا جس نے ہر شے کو گویائی دی اور اسی نے تمہیں پہلی
بار پیدا کیا۔ اور اسی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ○
۲۲- اور تم چھپ نہیں سکتے تھے اس بات سے کہ گواہی دیں گے،
اوپر تمہارے تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے
چمڑے لیکن تم نے گمان کیا کہ اللہ نہیں جانتا
بہت اس چیز سے جو تم کرتے ہو ○
۲۳- اور تمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کی نسبت کیا تمہیں
ہلاک کیا ہے۔ سو تم زیاں کاروں میں ہو گئے ○

اعضاء بولیں گے

ف۱ یہ لوگ اس لحاظ سے اللہ کے دشمن ہیں۔ کہ اس کے پیش کردہ نصب العین سے عداوت رکھتے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ ان کی دشمنی اس کی جلالت قدر کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یا ان کو اللہ کے مقابل ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ دشمن دین جب کشاں کشاں اس کے حضور میں لائے جائیں گے۔ تو خلاف توقع ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ اور بولیں گی۔ یہ لوگ حیرت وندامت سے کہیں گے کہ تم میں گویائی کی صلاحیت کیونکر پیدا ہو گئی؟ یہ جواب میں کہیں گی۔ کہ جس اللہ نے ہر بولنے والی چیز کو نطق کی نعمت سے نوازا ہے۔ اسی نے ہمیں بھی یہ صلاحیت بخشی ہے۔ اسی نے تمہیں پیدا کیا تھا۔ اور آج اسی کے حضور میں لائے گئے ہو۔ یہ جواب جو اعضاء و جوارح کی طرف سے دیا گیا ہے کس درجہ معقول ہے۔ کتنا درست ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ سارے اعتراضات کو ایک جملہ میں رفع کر دیا ہے۔ کیونکہ جب ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ زمین میں گوشت کا ایک ٹکڑا بول سکتا ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ کان نہیں بول سکتے۔ اور آنکھیں گفتگو نہیں کر سکتیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ اللہ کی مشیت اور قدرت کا تعلق ہے۔ اس کو مان لینے کے بعد اس نوع کے شکوک کا قطعی ازالہ ہو جاتا ہے۔ وہ چاہے تو آہن اور فولاد کے جگر میں احساس کی استعداد رکھ دے۔ پتھروں کو شنوا کر دے۔ اور پہاڑوں کو رواں دواں بنا دے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اس کی قدرتوں کا دائرہ اتنا وسیع اور لامحدود ہے۔ کہ ہم اس کے احاطہ سے عاجز ہیں۔ ہمارا یہ منصب نہیں۔ کہ ہم کہیں یہ مشکل ہے۔ اور یہ محال ہے بلکہ ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ اس کے سامنے سرِ نیاز جھکا دیں۔ اور کہہ دیں کہ اے اللہ تو ان بے شمار چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔ جن کے متعلق ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں۔

خدا کا علم وسیع ہے

ف۲ منکرین یہ سمجھے ہوئے تھے۔ کہ ہماری سیاہ کاریوں کا علم خدا کو کس طرح ہو سکے گا۔ اور یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ ان اعمال کو بھی جو ہم چھپ کر کرتے ہیں۔ اور جس جگہ کی اطلاع چشم فلک کو بھی نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری تمام سیہ کاریوں کو کوئی ذات اپنی قدرت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۴- فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ○

۲۵- وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○

۲۶- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ○

۲۷- فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

۲۸- ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

۲۴- پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ انکا ٹھکانا ہے اور جو تو[بہ کریں یا] عذر خواہی کریں تو انکی توبہ قبول نہ ہوگی ○

۲۵- اور ہم نے اُن کے لئے ہمنشین (شیاطین) مقرر کر[دیئے] ہیں۔ سو انہوں نے انکے اگلے اور پچھلے اعمال انکی نظ[روں] میں اچھے کر دکھلائے ہیں اور (ان) پر عذاب کی بات قائم ہو گئی۔ یہ بھی انہیں اُمتوں میں شامل ہوئے جو جنات اور آدمیوں میں سے اُن سے پہلے ہو گزری ہیں بیشک وہ زیاں کار تھے ○

۲۶- اور کافروں نے کہا کہ یہ قرآن[1] نہ سنو اور (پڑھنے کے وقت) اسمیں بک بک کرو (شور مچاؤ) شاید تم غالب آ جاؤ ○

۲۷- سو ہم کافروں کو (ضرور) سخت عذاب چکھائینگے اور انکے بدترین اعمال کا جو وہ کرتے تھے ضرور بدلہ دیں گے ○

۲۸- یہ اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے۔ آگ ہے۔ انہیں اُن کا ہمیشہ کے لئے گھر ہے یہ اس کا بدلہ ہے کہ وہ ہماری آیتوں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴۶: ... جرات کی کوئی ... تباہ ... جب ... انکی ... کو جانتا ہے۔ بلکہ یہ قدرت بھی رکھتا ہے۔ کہ انکے اچھے برے چھپے کو ... آنکھیں اور کھالیں ... اور انکی برائیوں کو ... بیان کر دیں۔ فرمایا کہ ... کہ وہ ہمارے اعمال سے آگاہ نہیں ہے۔ یہی وہ بات تھی جس نے انہیں ہلاکت کے گڑھے میں ڈالدیا۔ اور جس کی وجہ سے ... آج انکا جہنم ٹھکانا ہے۔ ... صبر کے ساتھ ... برداشت کریں۔ اور چاہے بیزاری اور ... کا اظہار کریں۔ ... اور نہ تکلیف رفع کی جائیگی۔

نہیں جانتا کہ ... صورت ... اور ... وجہ ہے کہ وہ صرف اس بات پر اکتفا نہیں کرتا۔ کہ انسان کو عقل سے بہرہ مند کرے۔ اور پھر وہ ... بلکہ وہ پیغمبر بھیجتا ہے۔ ... ہدایت سے ... کرتا ہے۔ ... پیش کرتا ہے۔ ... کے متعلق یہ خیال کرنا بھی کس قدر گناہ ہے۔ کہ وہ ... اس طرح کے اسلوب بیان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے۔ ... اور کسی ... اسکو فراموش نہ کرے۔ ... وہ اپنی جانب منسوب کرتا ہے۔

[1] یعنی کفار ... کی ... یہ تھی۔ کہ انکی ... کیلئے قرآن پڑھ کر ان کو سنایا جاتا۔ ... نہ صرف انکی مخالفت کرتے بلکہ دوسروں کو بھی آمادہ کرتے۔ کہ شور و شغب ... کی محفلوں کو منتشر کریں اور ایسی فضا پیدا کریں ... اور ایسی فضا پیدا کریں۔ کہ حضور کے ... کوئی استفادہ نہ کر سکے ... شفقت اور ... [illegible]

بُرے دوست

... یہ ایک ... ہے۔ کہ ... بُرے ہمنشین مقرر کر دیئے تھے ... مقصد یہ ہے۔ ... ایسے یار ... تھے۔ ... میں حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ... اعمال بد کو سنوار سنوار کر پیش کرتے تھے جس سے ... اس ... پیدا ہوتا تھا ... [illegible]

يَجْحَدُونَ ○

۲۹- وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ
أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا
تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○

۳۰- إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا
تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ
تُوعَدُونَ ○

۳۱- نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي
أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○

۳۲- نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ○

۳۳- وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ

سے انکار کرتے تھے ○

۲۹- اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں جن اور آدمیوں میں سے وہ فریق دکھلا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا کہ ہم ان دونوں کو اپنے پیروں کے نیچے کر ڈالیں کہ وہ سب سے نیچے رہیں ○

۳۰- تحقیق جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو، اور نہ غم کرو، اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ○

۳۱- دنیا کی زندگی اور آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں اور وہاں تمہارے لئے جو تمہارا جی چاہے گا موجود ہوگا اور جو تم مانگو گے ملے گا ○

۳۲- (یہ) اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ○

۳۳- اور اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴۷) اور ... کی نزد تھا ان ... ہوش بھی بھول گئیں۔ انہوں نے کلام الٰہی سرخیہ سنا نہ جا ... (حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ہمکو گمراہ کرنیوالے کہاں ہیں

ف مشرکین جب جہنم میں جائیں گے۔ اس وقت انکی یہ خواہش ہوگی کہ کسی طرح ہم کو ... قبیلوں کا ... وہ دوستوں کو دیکھیں۔ جو ہماری گمراہی کا باعث بنے ہیں۔ تاکہ وہاں انکی بھی ہر ... غلط ... کی سزا دیں۔ انکو پاؤں تلے روند ڈالیں اور سخت ترین اذیت میں مبتلا کرنا چاہیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے کہ ... دیکھ لیں ... کرو وہ تم کو ... غور و فکر کی باتیں کیا ہوئیں ... کہ تم ہر ... اللہ کے غضب کے موجود اور مستحق قرار پائے ہیں ... اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہو اور نجات تمہارا ... جلو تم چاہو گے جنت میں لے جاؤ گے اور جبکو نہ چاہو گے۔ وہ محروم رہیں گے ... یہ کیا حالت ہے۔ کہ تم خود ذلت اور رسوائی سے دوچار ہو اور جہنم ... سزا بھگت رہے ہو ○

فرشتے اتریں گے

ف اس آیت میں یہ بتایا ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ لوگ جہنم میں دکھ اور تکلیف برداشت کر رہے ہونگے۔ جنہوں نے دنیا میں اللہ کے پیغام کو جھٹلایا۔ دوسری جانب جنہوں نے رب العالمین کے ساتھ تعلقات عبودیت کو استوار کیا اور پھر ان تعلقات کی ذمہ داریوں کو مردانہ وار استقلال اور عزیمت کے ساتھ آخر تک نبھایا۔ وہ فرشتوں کی زبان سے خوشخبریاں سن رہے ہونگے۔ کہ اس وقت تم قطعاً غم اور فکر سے بے نیاز ہو جاؤ۔ دلوں کو مسرت سے معمور کرو۔ کہ تمہارے لئے جنت کی نعمتیں اور آسودگیاں مقدر ہیں۔ جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم نے دنیا میں تمہاری رفاقت کی۔ آج آخرت میں بھی تمہارے رفیق اور دوست ہیں۔ یہاں جنت میں رزق اور قوت کی کمی نہیں۔ جو چاہو گے ملے گا۔ اور جس چیز کی خواہش کا اظہار کرو گے۔ وہی دی جائے گی۔ اور تم یوں رہو گے جس طرح مہمان عزت و احترام کے ساتھ رہتا ہے ۔ (باقی صفحہ ۱۱۴۹ پر)

حل لغات ۔ استقاموا یعنی راہ و ہدایت کے سلسلہ میں تمام مصیبتوں کو برداشت کیا۔ تتنزل۔ اترتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ ۝
٣٤- وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ؕ
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ
بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝
٣٥- وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝
٣٦- وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
٣٧- وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ
الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا
لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ

کی طرف بلایا اور نیک کام کیا اور کہا کہ میں مسلمانوں
میں ہوں ۝
٣٤- اور نیکی اور بدی برابر نہیں۔ بدی کو اس خصلت سے جو بہت
اچھی ہو دفع کر (یعنی بدی کے جواب میں اس سے بہتر
سلوک کر) تو کہ ایک شخص جسکو تجھ سے عداوت ہے ایسا
ہو جائیگا کہ گویا وہ رشتہ دار دوست ہے ۝
٣٥- اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صابر ہیں اور
یہ بات اسکو ملتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے ۝
٣٦- اور اگر شیطان کے چوک لگانے سے تجھ کو کبھی چوک لگے۔ تو
اسکی پناہ پکڑ بیشک وہی سنتا جانتا ہے ۝
٣٧- اور اسکی نشانیوں میں سے رات دن اور سورج اور چاند ہیں
نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو۔
جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر تم اسی کو

بقیہ حاشیہ صفحہ ١١٣٨ ۔ یہ صاف ہے کہ تتنزل علیہم الملٰئکة سے مقصود ہے۔ کہ عظیم خوشی جب کہ لوگ گھبرا رہے ہونگے! اور کوئی معلوم نہیں ہوگا۔ کہ ہمارے ساتھ کیا برتاؤ ہونا ہے۔ تو اس وقت فرشتے تسکین کیلئے آتے ہیں اور انکو خوشخبری سنائینگے جنہوں نے عزیمت و استقامت کو اختیار کیا ہے جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اسکا تعلق دنیوی زندگی سے نہیں ہے۔ اور اگر اسکا تعلق سیاق کے واقعات سے سمجھا جاوے اور اسکے عموم کو برقرار رکھا جائے۔ تو پھر فرشتوں کے نزول سے مراد وہ موضع ہونگے جہاں اطمینان پیدا کرنا ہے یہ مقصود نہیں۔ کہ فرشتے باقاعدہ نزول وحی کی غرض سے آتے ہیں کیونکہ اس قسم کا نزول وحی کی غرض سے آتے ہیں کیونکہ اس قسم کا نزول جن کیلئے بند ہوچکا ہے۔ جناب رسالتمآب محمد صلعم کے بعد اب کوئی اسکا استحقاق نہیں رکھتا۔ کہ خدا کا پیغام الہٰی لیکر اسکے پاس آئیں (بقیہ حاشیہ صفحہ حذا)

خلق عظیم

اس سے قبل کی آیت میں صبر و ثبات کی تلقین فرمائی تھی۔ اور یہ کہا تھا کہ منکروں کی بد خلقی کا جواب جس سلوک سے دو وہ اپنی روحانیت سے دو۔ اس میں یہ بتایا ہے۔ کہ یہ کام آسان نہیں ہے۔ اسکیلئے استقامت اور صبر کی ضرورت ہے وہ لوگ اس خلق عظیم سے بہرہ مند ہوتے ہیں جنہوں نے مواہب سے وافر حصہ

وافر پایا ہو۔ یعنی معلوم ہوا۔ کہ جہاں تک سختی اور برائی کے جواب نیکی سے دو جو ترتیب قرآنی ہے۔ کہ طرز عمل بالکل لطف اختیار کیا جائے۔ دشمن مشکلات پیدا کرے تو انکے لئے سامانیں بہم پہنچائی جائیں۔ دکھ دے تو اور تکلیف کا سبب ہو تو اسکے لئے راحت و سکون کی آرزو کی جائے۔ مخالف اور موذی آلات نفرت سے مسلح ہو تو اسکا جواب صبح کی ترتیب و تزئین سے دیا جائے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حریف اخلاق عظمت کا قائل ہو کر اپنے کئے پر پچھتاتا ہے۔ اور دل کی گہرائیوں سے دوستی کا اظہار کرتا ہے۔ اس وقت اسکی دشمنی دوستی اور محبت کے جذبات سے بدل جاتی ہے۔

شیطان کی وسوسہ اندازی

ف نزغ کے معنی بعض کسی شئے سے شرارت کی غرض سے حرکت کرنا ہے۔ جیسے ارشاد فرمایا۔ من بعد ان نزغ الشیطان بینی و بین اخوتی۔ اور کسی کسی کام میں ہے کہ دل میں وسوسہ اندازی کی تحریک کی جائے۔ غرض یہ ہے کہ آپ مخالفین کیساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اور ان کی برائیوں کا جواب نیکی اور حسن خلق سے دیں۔ اور اگر شیطان کی جانب سے آپکے دل میں تحریک ہو انتقام کی۔ یا ان پر کبھی سختی اور تشدد کرنے کی۔ تو پھر حتی الامکان اس جذبے کے اثر سے بچنے کی کوشش فرمائیے۔ اور خدا کی پناہ میں آجائیے۔ (باقی صفحہ ١١٥٠ پر)

حل لغات ۔ ادفع بالتی ہی احسن ۔ یعنی اسلام تبلیغ کی طرف اشارہ ہے کہ حضور کیونکر اسلام کو لوگوں تک پہنچانے تھے اور کس اسلوب سے بحث و مناظرہ میں مقابلہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝

پوجتے ہو ۝

٣٨ - فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝ السجدة

٣٨ - پھر اگر وہ تکبر کریں تو جو فرشتے تیرے رب کے پاس ہیں۔ وہ رات اور دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں تھکتے ۝

٣٩ - وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

٣٩ - اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی پڑی ہے پھر جب اسپر پانی نازل کرتے ہیں تو لہلہاتی اور بڑھتی ہے بیشک جس نے اسے جلایا وہی مردوں کو جلانے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شئے پر قادر ہے ۝

٤٠ - إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

٤٠ - جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئے گا۔ جو چاہو کرو وہ تمہارے کام

بقیہ حاشیہ صفحہ ١١٤٩ :- اور یہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام اس باب میں کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اسلام ناگزیر حالات میں تشدد اور سختی کی نہ صرف اجازت ہی دیتا ہے بلکہ اسکو بہتر اور ضروری قرار دیتا ہے۔ مگر مقصد نہیں ہے اور حقیقت دعا ہے۔ کہ امن و طمانیت کو برقرار رکھتے ہوئے لوگ اسلام کی برکات سے استفادہ کریں اور معلوم کریں کہ اس مذہب عقل و دانش میں انکے لیے کیا کچھ ذہنی و دماغی تسکین کا سامان موجود ہے یہ آیت کا وہ مفہوم ہے جسکا تعلق سیاق سے ہے۔ اگر اسکو سیاق سے منقطع کر لیا جائے جب بھی ہمارے نزدیک کوئی قابل اعتراض مفہوم پیدا نہیں ہوتا۔ عصمت انبیاء کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں۔ کہ انبیاء میں انسانی فطرت نہیں ہوتی اور وہ بشری تقاضوں سے دوچار نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس پاک گروہ میں بھی نفس کی خواہشات ہوتی ہیں۔ جذبات ہوتے ہیں۔ اور شاید زیادہ شدت کے ساتھ مگر یہ بہ تقاضائے اخلاق اور بحکم بصیرت کی وجہ سے گناہوں کے چنگل سے نکل جاتے ہیں جس طرح تیر کمان سے ۔ ۔
بزور دم سے نکلا ہوں ایک جنبش میں ۔ جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے
اسلئے اس آیت کا مفہوم واضح ہے کہ اگر تقاضائے بشری آپکے دل میں بھی وساوس پیدا کرتے ہونگے مگر آپ کی بمین خوبی کے باعث اللہ غالب آجاتے

ہیں۔ اور خدا کی حفاظت و کفالت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ بیسا مقصد ہے کہ یہ انداز بیان کو طرز اشارہ ہے۔ مگر مراد عرض بحث ہے۔ (حروف القلوب بلغتہ)

حل لغات

يُلْحِدُونَ ۔ الحاد سے ہے۔ بمعنے کجروی ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَصِیْرٌ ○

۴۱- اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا
جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ
عَزِیْزٌ ○

۴۲- لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ
وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ
حَمِیْدٍ ○

۴۳- مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ
لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ
مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ○

۴۴- وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا
لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَ اَعْجَمِیٌّ

دیکھتا ہے ○

۴۱- وہ لوگ جو ذکر (قرآن) سے جب وہ اُن کے پاس آیا،
منکر ہوئے ہم انہیں بدلا دیں گے اور یہ تو
نادر کتاب ہے ○

۴۲- اس میں جھوٹ کا دخل نہیں۔ نہ اس کے آگے سے
اور نہ پیچھے سے اس کی اُتاری ہوئی ہے، جو
حکمت والا قابل تعریف ہے ○

۴۳- اے محمد تجھ سے وہی کہا جاتا ہے جو تجھ سے پہلے رسولوں
سے کہا گیا تھا بیشک تیرے رب کے ہاں مغفرت بھی
اور دردناک عذاب بھی ہے ○

۴۴- اور اگر ہم اس کو عجمی زبان کا قرآن کرتے تو اہل عرب
کہتے ہیں کہ اس کی آیتیں واضح کیوں نہ کی گئیں کتاب عجمی ہے

قرآن عزیز

طعنہ دینے والوں کی یہ انتہائی بدبختی اور محرومی تھی۔ کہ وہ اس قرآن عزیز سے استفادہ نہ کرسکے۔ ورنہ نفس کتاب کی خوبیاں اور وجوہ نمایاں ہیں۔ کہ ان میں قطعاً شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

عربی میں عزیز کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنے انداز بیان کے لحاظ سے عدیم النظیر ہے۔ دنیا کی کوئی کتاب فصاحت اور بلاغت میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسے ایک دوسرا استحکام حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے تمام مذہبی اور دینی صحیفوں پر غالب اور ممتاز ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس کے لئے دلیل نہ ہو۔ اور عقل و دانش کے قرین نہ ہو۔ دوسرا وصف یہ ہے۔ کہ اس میں تحریف و تبدیل کسی عنوان بھی راہ نہیں پا سکتی اور کسی وقت بھی یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ اس میں باطل کی آمیزش ہو جائے۔

چنانچہ یہ حیرت انگیز بات ہے۔ کہ چودہ سو سال ہوگئے ہیں مسلمانوں پر زوال بھی آیا۔ فتنوں اور آزمائش کا طوفان بھی اٹھا۔ حکومت اور جمعیت نے اسلامی شرعی پر بھی بڑی حد تک دخل اندازی بھی کی۔ مگر قرآن جوں کا توں ہے۔ وہ آج بھی اسی درجہ مستند اور صحیح ہے جس درجہ قرون اولیٰ میں تھا۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ لوگوں کو اس کی تعلیمات میں کلام ہو۔ اور زندگی کے پیش کردہ مسائل میں اسکے ساتھ اتفاق نہ کرسکیں۔ مگر بڑے سے بڑا دشمن بھی بشرطیکہ وہ اسلام کے متعلق کچھ بھی معلومات رکھتا ہو۔ اس اعتراف پر مجبور ہے کہ یہ قرآن آج اسی طرح مسلمانوں میں موجود ہے۔ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پڑھا تھا اور اس میں ایک شوشہ تک کی تحریف بھی نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ جتنے مذہبی صحیفے اس وقت موجود ہیں ان میں سے کسی کے متعلق قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ٹھیک اصلی حالت میں موجود ہے۔

(باقی صفحہ ۱۱۵۲ پر)

حل لغات

مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۔ یہ بطور تمثیل کے ہے یعنی قرآن منزل کے لیے محفوظ اور مستحکم ہے۔ جس میں کوئی باطل کے لئے کوئی راستہ کھلا نہیں۔ نہ آگے کی طرف اور نہ پیچھے کی جانب سے۔

اَعْجَمِیٌّ ۔ غیر عربی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّعَرَبِيٌّ ۚ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
وَّشِفَآءٌ ۚ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ
اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۟ؑ
۴۵- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○
۴۶- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ○

اور نبی عربی تو کہو قرآن انکے لئے جو ایمان لائے ہدایت اور
صحت ہے۔ اور جو ایمان نہیں لائے انکے کانوں میں بوجھ ہے
اور یہ (قرآن) ان پر انکی بینائی کا جاتا رہنا ہے۔ یہی لوگ دور
کے مکان سے پکارے جاتے ہیں ف۱ ○
۴۵۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر
ایک بات نہ ہوتی جو تیرے رب کے پہلے نکل چکی ہے تو ان میں
فیصلہ کیا جاتا اور وہ لوگ اس (قرآن) سے
قوی شک میں ہیں ○
۴۶۔ جس نے نیک کام کیا اپنے ہی لئے ہے اور جس نے
برا کیا تو اسکی برائی اسی پر ہے اور تیرا رب بندوں
پر ظلم نہیں کرتا ○

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵۱:-

بائبل کی تحریف تو تقریباً اہل علم کے حلقوں میں مسلم تھی۔ اب یہودیوں کے جاننے والے اور ریسرچ کرنے والے بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ متعدد مقامات میں بعض علماء سوء نے ان میں حسب منشاء تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس صورت حالات میں یہ خود قطعاً [illegible] ہے۔ اور پھر ایسی کوئی کتاب لائق اعتنا نہیں رہتی۔

(حاشیہ صفحہ ھٰذا)

ف۱ اللہ تعالیٰ کی اپنی کوئی خاص زبان نہیں۔ اس نے تمام زبانوں کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے اس کا تعلق ربوبیت ہر زبان میں یکساں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا۔ کہ پھر جب کہ اس کا تعلق تمام زبانوں کے ساتھ یکساں ہے۔ تو عربی کو کیوں ترجیح دی گئی۔ اور کیوں قرآن کو جو دنیا کی آخری کتاب ہے۔ اس زبان میں نازل کیا گیا؟

جواب یہ ہے۔ کہ یہی زبان ایسی ہے جس میں مذہبی اور دینی مطالب کے لئے اجمال و تفصیل کی قابلیت اور استعداد دوسری زبانوں سے زیادہ ہے۔ اور اس لئے بھی عربی زبان کا استعمال ناگزیر تھا۔ کہ جن لوگوں کو رشد و ہدایت کے لئے منتخب کرنا ضروری تھا۔ وہ عرب تھے۔ قرآن کا حامل اور پیش کرنے والا بھی عربی تھا۔ لہٰذا یہی اقرب تھا۔ کہ باوجود غیر جنبہ داری کے اللہ تعالیٰ قرآن کو عربی کے خوبصورت لفظ بیان ہی میں نازل فرماتا۔

حل لغت

وِقْرٌ۔ بوجھ۔ ثقل، گرانی گوش۔
بِظَلَّامٍ۔ حق تلفی کرنے والا۔ ظالم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ